یہہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرطیکہ پسند ہوں درج ہونگے اور ناپسند مضامین بغیر محصول واپس ہونگے۔

اخبار اہلحدیث امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن ۔ پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

نمبر (۱) جلد (۱۲)

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عہ
روساء و جاگیرداران سے ۔ ۔ عمہ
عام خریداران سے ۔ ۔ ۳؎
ششماہی ۲؎
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۴ پنس
ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

فی سطر ... طے ہو سکتی ہے
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و ایڈیٹر اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر مورخہ ۱۷ ذی الحجہ ۱۳۳۲ھ مطابق ۶ نومبر ۱۹۱۴ء یوم جمعہ

رشی نمبر پر ریویو

نمبر ۱

لاہور کے آریہ اخبار پرکاش کا رشی نمبر (جس کا ... پرکاش مورخہ ... اکتوبر کے صفحہ ۱۳ پر دیا گیا تھا) بڑی ... کتاب سے نکلا جس کی بابت ہم اپنے معاصر پرکاش کو کامیابی پر مبارک کہتے ہیں۔ رشی نمبر میں بہت سے مضامین ہیں جن سب میں قریباً سوامی دیانند کی مدح کے گیت ہیں مگر سب سے اول ایک مضمون جنگی ہے جس میں سوامی دیانند کو حقیقت ایک جنگی افسر کے دکھایا گیا ہے۔ ہم کو خوشی ہوتی اگر مضمون نگار کو اس مضمون میں ... شدہ پاتے۔ مگر افسوس ہے کہ راقم مضمون باوجود ایک ... درسگاہ (گروکل) کے مدرس ہونے کے ... حیثیت و مضمون کی نوعیت کو نہیں سمجھے اور بغیر سوچے سمجھے جو کچھ دل میں آیا لکھتے چلے گئے۔

ناظرین کو یہہ امر بخوبی یاد ہوگا اور یاد رہنا چاہئے کہ آریہ سماج کا دعوے ہے کہ جملہ علوم کا خزانہ وید ہیں اسیکی فرع یہہ ہے کہ وید مستند بالذات (دلیل) ہیں باقی کتب ویدوں کی سند سے مستند بالغیر ہوسکتی ہیں ورنہ نہیں۔ اس دعوے کو غور سے دیکھا جاوے تو بہت ہی قابل قدر ہے کیونکہ الہامی اور غیر الہامی میں یہی فرق ہے کہ الہامی کلام مستند بالذات ہے اور غیر الہامی مستند بالغیر اسیلئے مسلمان بھی اس بات کے قائل ہیں کہ علماء کا قول کسی آیت یا حدیث سے مدلل ہے تو دلیل میں پیش ہو سکتا ہے ورنہ محض قول حجت نہیں۔

الحمدللہ کہ اس اصول میں دونوں (مسلمان اور آریہ) متفق ہیں۔ اس مسلمہ اصول کے مطابق آریہ مضمون نگاروں کا فرض ہونا چاہئے کہ جب کبھی اپنے مذہب کا مقابلہ کسی دوسرے مذہب سے کریں تو اپنے مذہب کی اوس کتاب سے اپنے دعوے کو ثابت کریں جس کو وہ مستند بالذات کہتے ہیں نہ کہ ایسی کتاب سے جو خود کسی دوسری دلیل کی محتاج ہو۔ آریہ مضمون نگار اس اصولی غلطی کو نہیں سمجھتے تو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

اس مضمون میں راقم مضمون شروع سے ویدک دھرم کا دوسرے مذاہب عیسائیت اور اسلام سے مقابلہ کرتا ہے چنانچہ آپکے الفاظ یہہ ہیں:۔

"رشی دیانند اور سنسار کے دیگر بڑے مذہبی پیشواؤں کے درمیان یہی تو فرق ہے کہ جہاں دیگر پیشوا اور بزرگوں کے اپدیش جیون کے محدود انگوں سے متعلق ... کہتے ہیں وہاں رشی دیانند نے ایک ایسے دھرم کا پرچار کیا۔ جو انسانی جیون کے متعلق ایک مکمل پروگرام پیش کرتا ہے۔ اگر ایک آدمی عیسائی ہے تو

ناظرین کو اخبار کا سال نو مبارک ہو

ahmadimuslim.de

اس کے دہرم کا تعلق یا تو صرف ایت وار اور گرجے کے ساتھ ہے۔ اور یا جیون کے بہت تھوڑے کاریہ کشیتروں میں اس کی رہنمائی قائم ہے۔ اگر ایک عیسائی نوجوان کالج میں فلاسفی اور ریاضی پڑھتا ہے۔ تو اس کا مذہب اس کو فلسفہ اور ریاضی کے مسئلوں کے متعلق کچھ نہیں بتلاتا کیونکہ انجیل مقدس میں فلسفہ یا سائنس کا ذکر تک نہیں۔ اس کو کیا کھانا چاہئے۔ کیسے مکان میں رہنا چاہئے۔ اپنے ملک اور [illegible] کے دشمنوں کے ساتھ کیسے [illegible] ان معاملوں میں بھی اس کا مذہب [illegible] ہے۔ اس کے دیش میں راجیہ پرکار کیسے ہونا چاہئے۔ اس معاملہ میں تو انجیل مقدس سے رہنمائی کی تلاش کرنا بالکل بے سود ہے۔ کیونکہ یہ باتیں تو کبھی حضرت مسیح کے خواب وخیال میں بھی نہ تھیں۔" (پرکاش رشی نمبر ۲ کا تک صفحہ ۵ کالم ۱)

اہلحدیث۔ اس اقتباس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ مضمون نگار کے خیال میں معیار مذہب جنگی اور ملکی انتظام ہے یعنی مذہب حق کا فرض ہے کہ اپنے تابعداروں کو جنگی قواعد اور ملکی انتظام کے طریق بھی سکھائے صرف یہی نہ ہو کہ نماز یوں پڑھو اور سندھیا یوں کرو روزہ یوں رکھو بلکہ انکے علاوہ تمام انسانی ضرورتوں کے متعلق تعلیم دینا سچے دھرم کا فرض ہے بہت خوب مگر مضمون نگار نے اس فرض کو کہاں تک ادا کیا ہے اوسکے اپنے الفاظ میں ہم دکھاتے ہیں کہ وہ اپنے اس اصول کو کہاں تک سمجھا ہے چنانچہ اس کے الفاظ یہ ہیں۔

39006

"مذہب اسلام کی بھی یہی حالت ہے۔ بھلا وہ مذہب پڑھے لکھے سنسار کو پرماتما کا بھگت کیسے بنا سکتا ہے۔ جو یہ نہیں بتلا سکتا کہ پرماتما کا راجیہ کیسا وسیع ہے۔ جو چندرماں کے سروپ کو اتنا تھوڑا سمجھا ہے کہ شق القمر کے معجزے کا فخر کرتا ہے۔ جو اس پرتھوی کو ہی سنسار میں سب سے بڑا سیارہ مان کر سب کا کیسے [illegible] اس پاس گردش کرنا سکھلاتا ہے۔ (ختم)

اہلحدیث۔ کوئی سمجھدار آدمی کہہ سکتا ہے کہ مضمون نگار نے اپنا معیار قائم رکھا ہے معیار تو جب [illegible] ہیں یہ تھا جنگی اور ملکی انتظام سکھانا مذہب حق کی علامت ہے اسی بنا پر عیسائی مذہب کو نامہ نگار نے فیل کر دیا تھا مگر جب اسلام کا ذکر کیا تو اوس معیار کے لحاظ سے مقابلہ نہیں کیا بلکہ اوس کو چھوڑ کر معجزہ شق القمر کو لے بیٹھے۔ ہم نہیں کہتے کہ معجزہ شق القمر قرآن مجید میں نہیں ہے۔ نہ ہم یہ کہتے ہیں کہ کوئی مخالف اسپر اعتراض کرنے کا حق نہیں رکھتا بلکہ یہ کہتے ہیں کہ جس معیار سے نامہ نگار نے مذہب کی جانچ شروع کی تھی جس کی وجہ سے اوسنے عیسائی مذہب کو فیل کیا تھا اوسی معیار کو لیکر اسلام کی جانچ کرتے تو ہمیں گلہ گذاری کا موقع نہ ہوتا صورت موجودہ میں تو ہم یہ کہنے کا حق رکھتے ہیں ؎

تو آشنائے حقیقت نئی خطا اینجاست

اچھا اس بے اصولی کو بھی جانے دیجئے ہم یہ بھی معاف کر سکتے ہیں مگر اس کے بعد دوسری بے اصولی کو کون معاف کرے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ نامہ نگار مع اڈیٹر صاحب پرکاش کے اپنے اصول مذہب سے یا تو واقف نہیں یا دانستہ ناواقف بنتے ہیں یا اپنے ناظرین کو ناواقف جانتے ہیں۔ چنانچہ اُسکے اپنے الفاظ یہ ہیں:۔

کنتو ورتمان کال کے واحد رشی اور پیشوائے دین بھگوان دیانند کی تصانیف میں ان سب کی جھلک موجود ہے اگر ان تمام علوم کا خیال کیا جاوے۔ جن کا ذکر دیانند رشی کی تصانیف میں جگہ جگہ مسلسل طور پر موجود ہے تو آج ہم رشی دیانند کی رائے فن جنگ کے متعلق ایسے طریق پر پیش کرینگے جس سے آجکل یورپ میں جرمنی کی طرف سے تہذیب کے نام پر چھاتیا چار ہو رہے ہیں۔ ان پر پرکاش پڑے۔ اور جنب دنیا کو جتا دینگے۔ کہ ان کے یدھ کے طریقوں میں کہاں کہاں ترقی کی گنجائش ہے۔ ہم سوامی دیانند کی رائے رشی کے الفاظ میں ہی پیش کرینگے۔" (صفحہ ۵ کالم ۲)

اہلحدیث۔ ناظرین اس اقتباس کو بغور ملاحظہ کریں کہ نامہ نگار نے اپنا مذہبی اصول کہاں تک یاد رکھا کہ ہم آریوں کے ہاں مستند بالذات وید ہیں باقی کسی کی بات اگر وید سے مستنبط (اخذ کی ہوئی) ہے تو مسلم اور حجت ہے ورنہ نہیں۔ مناسب بلکہ لازم تھا کہ رشی دیانند کی تصنیفات کی بجائے ویدوں کا حوالہ دیتا تاکہ یہ ثابت ہو سکتا کہ ویدک دھرم کی الہامی کتاب اس معیار کی رو سے کہاں تک کامیاب ہے اور کہاں تک فیل۔ مگر واقع یہ ہے کہ بجائے وید کی تعلیم دکھلانے کے ہم کو سوامی دیانند یا منوجی کے الفاظ سنائے جاتے ہیں جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس معیار کے مطابق ویدوں [illegible] ہم مانتے ہیں کہ ویدوں میں جنگی احکام ہیں [illegible] قسم کے احکام نامہ نگار بتلانا چاہتا ہے وہ [illegible] اگر ملینگے تو منوجی اور سوامی جی کے اقوال میں ملینگے مختصر یہ کہ سماجی مناظروں کی یہ عام عادت ہے کہ دعوے کے مطابق ویدوں سے ناامید ہو کر دیگر اشخاص کے اقوال کی طرف رجوع کر جاتے ہیں یہ عادت عام طور پر سماجیوں میں [illegible] سوامی جی بھی ایسا ہی کرتے تھے۔ اون کی [illegible] ستیارتھ پرکاش کو [illegible]

[illegible]

جہاد وید

ویدوں اور وید دہرم شاستر [illegible]

جہاد کا ثبوت [illegible]

قیمت [illegible]

جنگ یورپ اور مسئلہ تعدد ازواج

یورپ کی مردم شماری میں عورتوں کی تعداد مردوں کی نسبت اب بھی کئی حصے زیادہ ہے فرانس میں بہت سے عیاش طبیعت مردوں اور عورتوں نے نکاح کرنا چھوڑ دیا ہے تعلق نکاح کو آزادی کے خلاف جانتے ہیں اسلئے لازمی نتیجہ اس کا یہ ہوا ہے کہ فرانس میں نسل انسانی سب ملکوں سے کم ہے گورنمنٹ فرانس کو اس کمی کی طرف پہلے ہی توجہ تھی اب تو جنگ کی وجہ سے اور بھی اس طرف توجہ ہونی لازمی ہے۔

جنگ کی روش یہی رہی تو مقتول مردوں کی تعداد غالباً لاکھوں سے گذر کر کروڑوں تک پہونچیگی بہت دنوں بعد جب مردوں اور عورتوں کی تعداد کو شمار کیا جائیگا تو مردوں کی تعداد اتنی کم ثابت ہوگی کہ لاچار اوس وقت یورپ کی سلطنتوں کو اپنی آئندہ ترقی نسل کے لئے بہت کچھ سوچنا ہوگا۔

ہم جو ایک معنی سے سارے یورپ سے تعلق رکھتے ہیں ہمارا بھی فرض ہے کہ اوس نازک اور اندوہناک نظارہ کو سامنے سمجھکر جو کچھ ہماری رائے [illegible] اوس کا [illegible]

[illegible] خیال میں اوس وقت جبکہ مردوں کی تعداد [illegible] یورپ کی ہستی قائم رکھنے کے لئے [illegible] بہت مفید ہوگا یعنی [illegible] عام ہونا چاہئے [illegible] متعدد عورتوں سے شادی کرے اور نسل انسانی [illegible] کی بہت جلد تلافی ہو [illegible] اس مسئلہ [illegible] اعتراض [illegible] ہرگز مورد اعتراض نہیں۔ بلکہ نسل انسانی کو ترقی دینے کے لئے بہت ضروری اور [illegible] یورپ ہی کو اختیار کریگا یا [illegible] پیدا کرے گا جو ممکن نہیں [illegible]

یورپی جنگ کا اثر عیسائی مشن پر

ہم سمجھتے تھے کہ جنگ کا اثر ہندوستانیوں کے کاروبار ہی پر ہوگا مگر عیسائیوں کا رسالہ مسیحی تجلی دیکھنے سے معلوم ہوا کہ جنگ کا اثر علاوہ ہندوستانی کاروبار کے خود عیسائی تبلیغ پر بھی ہوا ہے تجلی میں ایک نوٹ لکھا ہے کہ ولایت سے مشنری سوسائٹی کو بذریعہ تار اطلاع آئی ہے :-

بڑے بڑے خرچ ملتوی کردو۔ بنک سے حتی المقدور تھوڑا روپیہ عارضی طور پر ادھار لے کر کام چلالو۔

اہلحدیث - ہم ہندوستانی اپنا اندازہ کرسکتے ہیں کہ یہاں کے خیراتی کاموں کی حالت کیا ہوگی انا للہ

جواب اکذب الحدیث

(از مولوی منیر خان صاحب از بنارس)

[illegible] سے گذرا فاضل اڈیٹر نے حدیث شریف ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث کی طرف علماء کو توجہ دلائی ہے کہ کیا وجہ ہے کہ اس حدیث میں ظن جو کہ قلب کا فعل ہے محکوم علیہ اور اکذب الحدیث جو کہ زبان کا فعل ہے محکوم بہ ہے لہذا میں نے باوجود بیچمدانی اس سوال کے متعلق جو کچھ سمجھا ہے وہ علمائے کرام کی خدمت میں پیش کرتا ہوں گر قبول افتد زہے عزو شرف۔

منتہی الارب میں ہے ظن بالفتح گمان یعنی طرف راجح از ہر دو طرف اعتقاد غیر جازم ظنون واظانین جمع و دانست از لغات اضداد است و گمان بردن و داشتن والفعل من نصر تقول ظننتک زیداً وقولہ تعالے وظن داؤد ای علم وایقن۔

اس حوالہ سے ثابت ہے کہ ظن بمعنی یقین اور گمان دونوں آتا ہے اور ظاہر ہے کہ حدیث مذکور میں ظن بمعنی یقین ہرگز نہیں پس لامحالہ حدیث مذکور میں ظن بمعنے گمان ہے اور گمان نیک و بد دونوں صفتوں کے ساتھ متصف ہوتا ہے چنانچہ فرمان والاشان ہے۔ ظنوا بالمومنین خیرا مومنین کے ساتھ اچھا گمان رکھا کرو وقال اللہ تعالیٰ فَاجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ۔ اکثر گمان کرنے سے بچتے رہو کیونکہ بعض ظن گناہ اور باعث عذاب ہوتا ہے۔ اس آیت کریمہ میں قول اللہ تبارک وتعالےٰ کا فَاجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا اور اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ صاف بتا رہا ہے کہ ظنوں میں احتیاط لازم اور ضروری ہے بلکہ غور اور تامل ظن کا تابع نہ ہونا چاہئے ورنہ ممکن ہے کہ بعض ظنون میں خطا کار ٹھہرے اور اس وجہ سے مستحق عذاب ہو معلوم ہوا کہ ہر ظن قابل نفرین اور مذموم نہیں بلکہ خاص کر وہی ظن جس کی بنا محض خیال اور اندازہ پر ہو بلا غور اور تامل ہو اور واقعات اور قرائن سے اس خیال کی تکذیب ہوتی ہو مثلاً ایک مومن نیکو کار جس کے افعال ظاہری سراسر شریعت کے مطابق اور موافق ہیں اوسکے [illegible] کی نسبت بدگمانی اور برا خیال رکھنا ہرگز صحیح نہیں بلکہ گناہ ہے چنانچہ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ تعالےٰ فتح الباری شرح صحیح بخاری میں حدیث مذکور کی شرح میں لکھتے ہیں والنہی عن الظن السوء بالمسلم السالم فی دینہ وعرضہ یعنی نہی مذکور فرمان والاشان صلے اللہ علیہ وسلم میں مخصوص ساتھ مسلمان نیکوکار کامل الدین اور صاحب عزت اور وقار ہے۔

اور اگر کوئی شخص فاسق اور فاجر اوسکے افعال ظاہری شریعت کے مطابق نہیں تو اس کے متعلق بدگمانی ممنوع نہیں چنانچہ امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ نے ایک باب خاص جو جواز میں اس قسم کے ظن میں لکھا ہے اور حدیث صلے اللہ علیہ وسلم ما اظن فلاناً وفلاناً یعرفان من دیننا شیئاً یعنے میرا گمان ہے کہ فلاں فلاں دین اسلام کی باتوں سے بالکل کورے ہیں اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ فاسق فاجر کے حق میں بدگمانی شرعاً ممنوع نہیں چنانچہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالےٰ لکھتے ہیں ہ

وحاصل الترجمة ان مثل هذا الذی وقع فی الحدیث لیس من الظن المنهی عنہ لانہ مقام التحذیر من مثل من کان حالہ کحال الرجلین یعنی حاصل ترجمہ باب کا یہ ہے کہ جس قسم کا ظن حدیث باب میں مذکور ہے وہ شرعاً ممنوع اور حرام نہیں کیونکہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسے دو شخصوں کو مظنون قرار دیا ہے جو کہ شریعت کے احکام سے بالکل ناواقف محض تھے اور ظاہر ہے کہ ایسا شخص وہی ہوگا جو فاسق فاجر بدکار ہوگا اور جلالین میں ہے اجتنبوا کثیراً من الظن ان بعض الظن اثم ای مؤثم وهو کثیر کظن السوء باهل الخیر من المؤمنین وهم کثیر بخلافہ بالفساق منهم فلا اثم فیہ فی نحو ما یظهر منهم اس عبارت سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ بدگمانی مسلمان کامل الایمان کے ساتھ ممنوع اور گناہ ہے اور فاسق و فاجر کے ساتھ گناہ نہیں البتہ اس قدر اس میں اضافہ ہے کہ بدگمانی فاسقین کی انہیں امور ناشروعہ میں جائز اور مباح ہے جنکا صدور ان سے برابر ہوتا رہتا ہے اور حدیث بخاری میں فرمان والاشان کہ فلاں فلاں کے ساتھ میرا گمان ہے کہ دین اسلام کی باتوں سے کچھ بھی نہیں جانتے صاحب جلالین کے مضمون کی تائید کرتا ہے اور در اصل فاسقین کے ایسے ہی افعال میں بدگمانی صحیح ہو سکتی ہے ورنہ ایسے افعال میں جن کا صدور ان سے ہنوز نہیں ہوا وہ اور مسلمان کامل الایمان دونوں یکساں ہیں۔

میرے اس قدر بیان سے یہ امر بخوبی ظاہر ہو گیا کہ جملہ اقسام ظنون کے ممنوع نہیں بعض جائز اور بعض مباح ہیں البتہ یہ امر قابل غور ہے کہ جب ظن افعال قلوب سے ہے تو حدیث شریف ایاک والظن فان الظن اکذب الحدیث میں ظن متصف بحدیث فعل لسانی کیوں واقع ہے وجہ اس کی یہ ہے کہ جملہ افعال اختیاریہ کا صدور قلب سے تعلق رکھتا ہے کیونکہ قلب مصدر جملہ افعال اختیاریہ ہے لیکن افعال قلوب کا صدور مخصوص بقلوب ہے اعضائے ظاہری کا واسطہ نہیں درکار نہیں صرف انکا تعلق قلب سے ہوتا ہے بخلاف اور افعال کے کہ ان میں اعضائے ظاہری کا واسطہ اور ذریعہ درکار ہوتا ہے اور جس قدر افعال اختیاریہ حسنہ ہیں صرف نیت اور ارادہ پر ہی اونہیں ثواب مترتب ہوتا ہے اگرچہ اعمال ظاہری اونہیں نہ بھی پایا جائے اور افعال اختیاریہ سیئہ میں تاوقتیکہ اعمال ظاہری ان میں نہ پایا جائے صرف نیت اور ارادے سے عقاب مترتب نہیں ہوتا دلیل اس کی حدیث شریف ہے من هم بحسنة فلم یعملها کتب لہ حسنة فان عملها کتب لہ عشراً ومن هم بسیئة فلم تکتب لہ سیئة فان عملها کتب لہ سیئة یعنے اگر کسی نے کسی اچھے کام کا پختہ ارادہ کر لیا اور ہنوز وہ کام اوس نے نہیں کیا تو ایک نیکی کا اوسے ثواب حاصل ہوتا ہے اور اگر اوس کام وہ کرے تو دس نیکیوں کا اوسے ثواب ملتا ہے اور اگر برائی کا پختہ ارادہ کرے تو تاوقتیکہ اُس برائی کو نہ کریگا اُس کے حق میں برائی ہرگز نہ لکھی جائیگی اور کرنے پر صرف ایک برائی لکھی جاوے گی اور نیز حدیث میں وارد ہے ان اللہ تجاوز عن امتی ما حدثت بہ انفسها ما لم تتکلم بہ او تعمل یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ اس امت کی خطرات نفسانیہ سے درگذر کرتا ہے تاوقتیکہ اوسکے ساتھ کلام نکرے یا عمل نکرے۔

ان دونوں حدیثوں سے صاف ظاہر ہے کہ افعال اختیاریہ سیئہ کا ارتکاب تاوقتیکہ اعضائے ظاہری سے نہ ہو گناہ ہرگز نہیں اور افعال قلوب اگرچہ وجود پذیر بدون اعضائے ظاہری صرور ہو جاتے ہیں مگر ان پر کوئی حکم قضاءً بدون اظہار اعضائے ظاہری کے نہیں دیا جا سکتا چنانچہ تصدیق قلبی بدون اقرار لسانی شرعاً معتبر نہیں پس بدگمانی کا تعلق اگرچہ قلب سے ہے مگر جبتک زبان پر اسکا اجرا نہ ہوگا گناہ نہیں اسلئے حدیث ایاک والظن فان الظن اکذب الحدیث میں سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے ظن مذموم بدگمانی کی صفت حدیث قرار دیا ہے یعنی ظن مبتدا اور اکذب الحدیث خبر واقع ہے اور میرے بیانات سے اسکا ثبوت کھلا ظاہر ہے اس بحث کے متعلق میرا ارادہ تھا کہ کسیقدر اور طول دوں مگر علماء کرام سے امید ہے کہ اس پر بخوبی روشنی ڈالیں گے ۔ فقط۔

حاشیہ: یہاں تک کی تقریر اصل سوال سے بے تعلق ہے کیونکہ سوال موضوع منہی کے مصداق سے نہیں بلکہ اکذب کے حمل سے ہے باوجود بے تعلق تقریر ہونے کے قابل شکریہ ہے اسلئے کہ علمی مضمون ہے اور سوال سے زائد جواب دینا جائز ہے (اہلحدیث)

اہلحدیث۔ میری اس سوال سے غرض یہ تھی کہ جن خرابیوں کو بند کرنے کے لئے یہ حدیث سد سکندری کا کام دے سکتی ہے مثلاً ان کا ذکر بھی آ رہا ہے تاکہ ناظرین پر اس حدیث کی حکمت اور اسرار ظاہر ہوتے جاویں۔

ایک مثال اس کی میں عرض کرتا ہوں۔ گذشتہ مہینے میں مولوی فیض اللہ صاحب ملتانی کئی روز امرتسر میں رہکر اہلحدیث میں مصالحت کرانے میں ساعی ہوئے اس طرف سے تو حسب عادت کوئی شرط نہیں تھی فریق ثانی (جناب مولوی احمد اللہ صاحب) کی طرف سے بہت سی شرائط پیش ہوئیں جن کا سفیر صاحب نے کسی حد تک جواب دیا آخرکار مولوی صاحب موصوف نے فرمایا ہمیں گمان ہے کہ اوس (خاکسار) کی اس مصالحت کرنے میں یہ غرض ہوگی کہ اہلحدیثوں کی مدد سے میونسپل کمیٹی کا ممبر بنجائے حالانکہ ادہر اس کا خیال بھی نہیں تھا تاہم ہم نے جواب دیا کہ مصالحت نامہ میں یہ شرط لکھی جاوے کہ اگر وہ ممبر کمیٹی بنا تو مصالحت ٹوٹ جاوے گی۔ آخر نتیجہ یہ ہوا مولوی فیض اللہ صاحب اپنا وقت گذار کر چلے گئے۔

میری غرض اس واقع کے لکھنے سے یہ ہے کہ اس قسم کی بدگمانیاں بسا اوقات مانع کار خیر ہو کر نااتفاقی ہمیشگی بندش کے لئے حضور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی ہے پس جو صاحب اہلحدیث کے عقدہ کو حل کرنے کی توجہ کریں وہ اس قسم کی چند

ahmadimuslim.de

مثالیں بھی بتلایا کریں تاکہ اس حدیث کی حکمت اور اسرار ناظرین پر نمایاں ہوتے جاویں۔

اس حدیث کے عقدہ کا حل جو خاکسار کے ذہن میں ہے وہ ابھی مخفی ہے کسی صاحب نے بیان نہ کیا تو پھر میں بھی عرض کرونگا (اڈیٹر)

بقیہ جواب متعلق بہ اشربہ مسکرہ

(از مولوی خیر الدین احمد صاحب از سرسہ ضلع حصار)

پرچہ اہلحدیث ۱۸ ذی قعدہ ۱۳۳۲ھ کی اشاعت میں چند سطور بذیل سرخی (حنفی علماء کی طرف سے جواب) ناظرین ملاحظہ فرما چکے ہونگے اور اسپر فاضل اڈیٹر کی تنقید یا تردید بھی معائنہ فرمائی ہوگی۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آنجناب والا جاہ نے غور اور تامل کی نگاہ سے نہیں دیکھا ورنہ اتنے بڑے مسلم فاضل کا معمولی عبارت کے فہم میں غلطی کھاجانا سمجھ میں نہیں آتا یا تجاہل عارفانہ کیا ہے۔

آنجناب کی خدمت میں اصلاح سوال کی اپیل کیگئی تھی تو بالکل بے تعلقی ظاہر فرمائی تھی اور جواب کے وقت اوس کی معاونت کے لیے مستعد ہوگئے اسمیں غالباً کوئی سر ہے جو ہمارے فہم سے بالاتر ہے۔ ایک ضعیف خیال یہ بھی گذرتا ہے کہ وہ سوال کہیں حضرت والا کا ساختہ پرداختہ ہی نہو ورنہ انکی طرف سے اپیل بننے کی وجہ سمجھ میں نہیں آتی آنجناب نے تین طرح سے جرح فرمائی ہے۔

(۱) کتب فقہ میں کہیں قید عبادت نہیں (جواب) اگر ذرا غور فرمائیں تو خود آنجناب کی منقولہ عبارت میں قید عبادت موجود ہے۔ ہدایہ کی عبارت اذا کان من غلبۃ لہو وطرب اور قاضی ثناء اللہ مرحوم کی عبارت "آنچہ بقصد لہو خورد حرام است" دونوں منہ سے بول رہے ہیں کہ بغیر نیت نیک لہو وطرب کے قصد سے حرام ہے نفی لہو وطرب سے مقصود اثبات نیت نیک ہی ہے دوسرے درمختار وغیرہ کتب فقہ میں صاف لکھا ہے اذا قصد بہ الستمراء الطعام والتداوی والتقوی علی طاعۃ اللہ تعالیٰ جس سے آنجناب کا ادعاء انکار مطلق کافور ہوگیا ؎

آنکھیں اگر ہیں بند تو پھر دن بھی رات ہے
اسمیں قصور کیا ہے بھلا آفتاب کا

اور قرآن میں بطریق حصر آیا ہے انما ھذہ الحیوۃ الدنیا لھو ولعب۔ اعلموا انما الحیوۃ الدنیا لعب ولھو۔ جو نفس ہے اسپر کہ لہو ولعب کے سوا دین ہی ہے۔

(۲) امام محمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے قولوں کا متحد ہونا معلوم۔

(جواب) اثنینیت درجہ فروع میں ہے اور اتحاد مرتبہ اصول میں پس کوئی مغائرت نہیں شیخین یا صاحبین کسی کے قول پر حسب اصول رسم المفتی عمل کرنے والا حنفیت سے نہیں نکلتا چنانچہ حضرات غزنویہ ودیگر جماعت اہلحدیث آنجناب کے نزدیک بھی اسلام سے خارج نہیں بلکہ مرزائیوں تک کی اقتدا درست ہے۔

(۳) اما المقلد فمستند کا قول مجتہدہ

(جواب) استناد قول مجتہد کا یہ مطلب ہے کہ کسی مقلد کو اپنی طرف سے خلاف اصول فقہ استنباط واجتہاد کا منصب نہیں نہ یہ کہ اپنے امام کے مسئلہ مستنبط کے متعلق اظہار دلائل بھی نہیں کرسکتا۔

اس قدر معروض ہوچکنے کے بعد آنجناب کے فہم وانصاف وحق پرستی ونیک نیتی سے امید واثق بلکہ اوثق ہے کہ آنجناب اپنی تائید یا تقریظ کو جو سوال سائل کی تقویت میں تحریر فرمائی گئی ہے واپس لیکر داد انصاف دینگے اور سوال کے غیر مکمل ہونے کا واضح طور پر اقرار فرمادینگے۔

نوٹ۔ اشربہ مسکرہ کی مزید تفصیل وتشریح واحادیث صحیح برمذہب امام آئندہ تحریر ہوگی انشاء اللہ والسلام۔

اڈیٹر۔ آپکی اس تقریر سے میری سابقہ رائے میں تغیر نہیں آیا میرے خیال میں آپکی ساری تحریر نظری ہے۔

تعریف تصوف از کتب تصوف

(از صوفی)

کشف القلوب وکشف الظنون میں علم تصوف کی تعریف اس طرح ابن صدر الدین سے منقول ہے۔

التصوف ھو علم یعرف بہ کیفیۃ ترقی اھل الکمال من النوع الانسانی مدارج سعاداتھم والامور العارضۃ فی درجاتھم بقدر الطاقۃ البشریۃ۔

کسی بزرگ نے تصوف کی ماہیت کو نظم میں ادا کیا ہے۔

علم التصوف علم لیس یعرفہ
الا اخو فطنۃ بالحق معروف
ولیس یعرفہ من لیس یشھدہ
وکیف یشھد ضوء الشمس مکفوف

اللہ تعالیٰ نے صوفیوں کا ذکر اس طرح فرمایا ہے یخرجھم من الظلمات الی النور۔ حضرت امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ جن بزرگوں سے تصوف کے معنے بطور اشارات منقول ہیں ان میں سے بطور اختصار کے ہم بیان کرتے ہیں۔

حضرت ابو جریری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ التصوف ھو الدخول فی کل خلق سنی والخروج من کل خلق دنی۔ یعنی تصوف ہر ایک اعلیٰ خلق سے متصف ہونا اور بدخلقی اور بری خصلتوں کا چھوڑنا ہے۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا التصوف ھو ان یمیتک الحق عنک ویحییک بہ یعنی تصوف یہ ہے۔ کہ حق تعالیٰ تجھے تجھ سے مارے اور اپنے سے تجھے زندہ رکھے۔

اور فرمایا حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے دوسرے مقام پر کہ التصوف ذکر مع اجتماع ووجد مع استماع وعمل مع اتباع یعنی تصوف ذکر ہے باجامعیت اور وجد باسماعت اور عمل باتباع سنت اور فرمایا الصوفی کالارض یطرح علیھا کل قبیح ولا یخرج منھا الا کل ملیح یعنی صوفی مثل زمین کے ہے۔ کہ ہر ایک بری چیز

سلہ آپ کے بلانے پر بولنا پڑا۔ اذا نطقت فاسئنی الحیو زار (اڈیٹر) سلہ ان بعض الظن اثم کی یہ بھی ایک مثال ہے (اڈیٹر)

اُس پر ڈالدی جاتی ہے۔ اور اُس میں سے جو چیز نکلتی ہے اچھی ہوتی ہے۔ اور یہ بھی فرمایا کہ صوفی زمین کے مانند ہے۔ جس کو نیک و بد سب روندتے ہیں۔ اور وہ ابر کی طرح ہے کہ ہر ایک پر سایہ افگن ہوتا ہے۔ اور بارش کی طرح ہے۔ کہ ہر ایک کو سیراب کرتا ہے۔

حضرت حسین بن حلاج رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ الصوفی وحدانی الذات لا یقبلہ احد ولا یقبل احداً۔ صوفی اپنی ذات سے اکیلا ہو نہ اس کو کوئی پسند کرتا ہے۔ نہ وہ کسی کو چاہتا ہو یعنے وہ اس طرح مشغول بحق ہے کہ غیر حق سے ملنے اور بات کرنے کی گنجائش نہیں ہے ؎

فلیت الذی بینی وبینک عامر
وبینی وبین العالمین خراب

حضرت ابو حمزہ رحمۃ اللہ علیہ بغدادی کا قول ہے کہ سچے صوفی کی علامت یہ ہے۔ کہ تو انگر تھا پھر فقیر ہو گیا۔ عزت والا تھا۔ پھر ذلیل ہو گیا۔ مشہور تھا پھر مخفی ہو گیا۔ اور جھوٹا صوفی وہ ہے۔ کہ پہلے فقیر تھا۔ اب دنیا پیدا کر لی پہلے ذلیل تھا۔ اب عزت والا ہو گیا۔ پہلے گم نام تھا۔ اب مشہور ہو گیا۔

حضرت عمرو بن عثمان مکی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ کہ تصوف یہ ہے کہ جس وقت جو بہتر کام ہو اُسی میں مشغول ہونا۔

حضرت سمنون رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ التصوف ان لا تملک شیئًا وان لا یملکک شیءٌ۔ تصوف یہ ہے۔ کہ تو کسی چیز کے مالک ہونے کا دعوے نہ کرے اور نہ کوئی شئے تیری مالک ہو جائے۔

حضرت راویم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تصوف یہ ہے کہ تو اپنی ذات کو خدا کے ارادے پر چھوڑ دے بقول اُنکے۔ ؏

عاقلاں تسلیم کردند اختیار

اور یہ بھی فرمایا کہ تصوف تین خصلتوں پر مبنی ہے (۱) فقر و احتیاج اللہ کی جانب (۲) بذل و ایثار (۳) کسی طرح کا اعتراض نہ کرنا اختیار۔

حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

التصوف الاخذ بالحقائق والیاس مما فی ایدی الخلائق۔ تصوف یہ ہے کہ حقیقت پر عمل کرنا اور مخلوق کے ہاتھ میں جو کچھ ہے۔ اُس سے مایوس ہو جانا۔

اور حضرت سہیل بن عبد اللہ فرماتے ہیں۔ کہ صوفی وہ ہے۔ کہ جو اپنے خون و ملک کو مباح سمجھتا ہو۔[1]

حضرت ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ صوفی کی صفت ہے کہ نہ ہو تو سکون و اطمینان ہو۔ اور جو ہو۔ تو دیدالے۔

اور حضرت بو علی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں۔ کہ تصوف درِ حبیب پر بیٹھ جانا ہے۔ گو وہ سخت ہی سے ؎

ہم در پہ تیرے بیٹھے ہیں کچھ کرکے اُٹھیں گے
یا وصل ہی کی ٹھہر گئی یا مر کے اُٹھیں گے

اور یہ بھی آپنے فرمایا۔ کہ اقبح من کل قبیح صوفی شحیح۔ یعنے سب سے بری بات یہ ہے کہ صوفی جو۔ اور بخیل بھی ہو۔ حضرت ابو منصور نے فرمایا۔ کہ صوفی اللہ سے مشورہ کرتا ہے اور مخلوق اللہ سے مدد چاہتی ہے۔

حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ کہ صوفی خلق سے دور مگر حق کے وصال سے مسرور ہے۔ جیسے خدا نے حضرت موسےٰ علیہ السلام کو فرمایا واصطنعتک لنفسی۔ یعنے اپنے خصائص قرب سے اُن کو خاص فرمایا۔ اور غیروں سے علیحدہ کر لیا اور پھر فرمایا۔ کہ لن ترانی۔ یہ منع حرمان نہیں ہے۔ بلکہ زیارت ترقی و مزید قربت کی وجہ سے تھا جس کے قرب کی مثال اس طرح سمجھ میں آسکتی ہے۔ کہ ایک شخص کی آنکھ پر عینک ہے جب عینک کا شیشہ بالکل آنکھ سے ملا دیتا ہے۔ تو کچھ نہیں دیکھ سکتا۔ اور جب آنکھ سے کچھ فاصلے پر لگاتا ہے۔ تو سب دیکھتا ہے۔ دوم قرب اور وصل کی حالت میں دیکھنا ممکن نہیں ہوتا تفرقہ ہو تو دیکھ سکے۔ حالت قرب میں نہ دید ہے نہ شنید۔ گفتگو نہ عقل نہ ہوش کچھ بھی نہیں رہ جاتا ہے۔ اور یہ بھی فرمایا۔ کہ الصوفیۃ اطفال فی حجر الحق

یعنے صوفیہ فقیر و عاجز ہیں خدا ہی کے فضل و کرم سے پرورش پاتے ہیں۔ یہ بھی فرمایا کہ تصوف مخلوق کو دیکھنے سے بچنا ہے۔

حضرت ابو تراب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ الصوفی لا یکدرہ شیء۔ صوفی کو کوئی شے مکدر نہیں کر سکتی۔ بلکہ ہر شے بسبب اُس کے پاک و صاف ہو جاتی ہے اور یہ بھی کسی کا قول ہے۔ کہ الصوفی لا یتعبہ طالب ولا یزعجہ سبب یعنے صوفی وہ شخص ہے۔ کہ نہ طلب اُس کو تھکا وے۔ اور نہ کوئی سبب اُس کو جگہ سے ہلا دے۔

حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا الصوفی لا تقلہ الارض ولا تظلہ السماء یعنے صوفی کو نہ زمین ہٹا سکتی ہے نہ آسمان سایہ کر سکتا ہے۔

امام قشیری فرماتے ہیں۔ کہ یہ محو کے حال کی طرف اشارہ ہے۔ یعنی جو خود سے فنا ہوتا ہے۔ تو پھر اُس کو آسمان و زمین کا کب خیال رہتا ہے۔ وہ تو زمین و آسمان سے چھٹ کر فنا فی اللہ کی راہ طے کر رہا ہے۔ اور یہ اشیا نیچے کی چیزیں ہیں۔

اور بعضوں نے کہا۔ کہ صوفی وہ ہے کہ جب اُس کے سامنے دو حال یا دو خلق اچھے پیش آئیں۔ تو وہ اُن دونوں میں سے بہتر کو اختیار کرے۔ کسی نے کہا۔ التصوف اسائۃ الجاہ وسواد الوجہ فی الدنیا والاخرۃ۔ تصوف یہ ہے کہ جاہ کی پاس نہ رکھتا ہو۔ اور دنیا و آخرت سے بے تعلق رہتا ہو۔ یعنی صوفی کو اگرچہ ثواب کا پھل بھی ملیگا لیکن اُس نے صرف ذات حق کی عبادت کی اور وہی اُس کا مقصود ہے۔ وہ جنت اور حوروں کا خواستگار نہیں ہوتا ہے۔

حضرت یعقوب مزابلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ التصوف حالٌ یضمحل فیہا معالم الانسانیۃ تصوف ایک حال ہے۔ کہ جس میں علامات انسانیت جاتے رہتے ہیں۔ یعنی صوفی کو خدا کے حسب استغراق ہوتا ہے۔ کہ غرق کی طرح وہ اپنی ذات کو بھی بھول جاتا ہے۔

[1] یعنے اللہ کی راہ میں اُسکو دریغ نہ ہو (اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

حضرت ابوالحسن سروانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا
الصوفی من تکون مع الواردات لا مع
الاوراد۔ صوفی وہ شخص ہے۔ جو واردات
کے ہمرنگ ہوتا ہے۔ نہ اوراد و وظائف میں
مشغول رہتا ہے۔ کیونکہ اوراد مبتدی کے لئے ہیں
حضرت ابو سہیل صعلوکی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں
کہ التصوف الاعراض عن الاعتراض
تصوف یہ ہے۔ کہ قضا و قدر پر اعتراض نہ کرنا
اور راضی ہو جانا۔ اُس کی مرضی پر کیونکہ صوفی
سمجھتا ہے۔ کہ خدا مجھ سے زیادہ علیم اور ارحم الراحمین
ہے۔

حضرت حصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب
فنا ر کامل حاصل ہوتی ہے یعنی خواہشات و عادات
مٹ جاتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے قرب میں پہنچتا
ہے۔ اور اس کی مناجات کی لذت حاصل ہوتی ہے
تو پھر وہ خواہش کی آفتیں نہیں پلٹتی ہیں بفضل حق
شامل حال رہتا ہے۔ اسی لئے کہتے ہیں۔ ما
رجع من رجع الا من الطریق (جو پلٹتا ہے
تو راہ میں سے پلٹتا پہنچنے کے بعد نہیں پلٹتا ہے)
اور لا یعدم بعد وجودہ کے معنے یہ کہ جب
وہ متوجہ بحق ہو چکا ہے۔ اور اعلےٰ مقامات پر
پہنچ گیا۔ تو اب سقوط خلق ہو تو وہ اپنے مقام
سے نہ گریگا اب یہ دونوں حادث اُس پر اپنا اثر
نہیں ڈال سکتے۔ کیونکہ وہ مشغول بحق ہے۔
والمشغول لا یشغل۔ اور اس طرح بھی کہا
جاتا ہے۔ الصوفی المصطلم عنہ بما لاح له
من الحق۔ صوفی وہ ہے کہ جس کو بسبب ظہور
لوائح حق کے وہ استغراق ہوتا ہے۔ کہ اپنا شعور
بھی نہیں رہتا ہے اور یوں بھی کہا جاتا ہے۔ کہ
الصوفی مقصود بتصریف الربوبیۃ
مستور بتصریف العبودیۃ صوفی
تصریف ربوبیت سے مجبور ہے اور تصریف عبودیت
سے مستور ہے۔
اور یہ بھی ایک قول ہے۔ الصوفی لا
یتغیر فان تغیر لا یتکدر۔ صوفی متغیر
نہیں ہوتا۔ اور جو کسی امر کے غلبہ سے تغیر پیدا
ہو جائے۔ تو مکدر نہیں ہوتا ہے۔ یعنے جہاں تغیر
پیدا ہو اپنے مولا کی طرف رجوع کیا۔ اور اُس سے
نکل گیا۔

لان التغیر الیسیر یزول بالماء الکثیر
حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ
علیہ عوارف المعارف میں فرماتے ہیں کہ مشائخ
نے تصوف کی تعریف احوال کی بنا پر کی ہے۔ جو
مختلف حالات ہوتے ہیں۔ اور میں ایک ضابطہ
بیان کرتا ہوں جس میں اُن سب کے معانی آجائیں
صوفی وہ ہے۔ جو ہمیشہ اپنے اوقات کو کدورت
سے پاک کرتا ہے۔ اس طرح پر کہ نفس کے لوث
سے دل کو صاف کرتا ہے۔ اس تصفیہ کے لئے وہ
مدام اپنے مولا کا محتاج رہتا ہے۔ اور یہ اُس کا دوامی
افتقار اُس کو کدورتوں سے صاف رکھتا ہے۔
غرض اُس کی جامعیت وصفائی دوام تصفیہ و
تزکیہ سے ہے۔ اور اُس کا تفرقہ و کدورت نفس
کی جنبش سے ہے۔ تو وہ اپنے رب کے ساتھ
ہو کر اپنے قلب پر حاکم اور اپنے نفس پر اپنے
قلب کے ساتھ ہو کر حکومت کرتا ہے۔
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کُونُوا قَوَّامِینَ لِلّٰہِ
شُہَدَاءَ بِالْقِسْطِ یعنے اللہ کے لئے قائم اور
سیدھے گواہ عدل کے ساتھ ہو۔ پس اب جو
اللہ کے لئے نفس پر قوامیت ہے۔ یہی تصوف
ہے۔ یہ وہ جامع بات ہے۔ جو اس سے واقف
ہو گا وہ صوفیوں کے متفرق اشارات کو اسمیں
پاویگا۔ اور یہ بھی فرمایا کہ تصوف درحقیقت
زہد اور فقر دونوں سے بڑھ کر ہے۔ کیونکہ
زاہد اور فقیر دنیا کو اس لئے ترک کرتا ہے۔ کہ
تا جنت میں پانسو برس پیشتر یا آگے اغنیا سے
پہنچے۔ اس لئے فقر کے معدوم ہونے سے ڈرتا
ہے۔ تاکہ اس کی فضیلت و معاوضہ کہیں نہ جاتا
رہے۔ اور صوفیہ کے پاس یہ عین اعتلال اور
سبب کا پابند ہونا ہے۔ کیونکہ صوفی اجر موعود
کے انتظار میں نہیں ہے بلکہ اُس نے اپنے اوقات

(بقیہ بر صفحہ ۱۱ ضرور ملاحظہ ہو)

اسلام اور اہل اسلام

پیارے ناظرین۔ السلام علیکم۔ آپ لوگ جانتے ہیں
کہ اسوقت اودھ کے مسلمانوں کی کیا ناگفتہ بہ حالت
ہے۔ اور دن بدن کیسی ہوتی جاتی ہے نہ زبان کو
بیان کی قدرت ہے نہ قلم کو لکھنے کی طاقت۔ جسقدر
امراض شرکیہ و بدعیہ دین میں مہلک ہیں اُنکو
مسلمانان خوشی سے نہیں بلکہ زر کثیر خرچ کر کے
حاصل کر رہے ہیں۔ اصل جوہر جو اسلام کا توحید
و سنت ہے۔ جس پر نجات کا دارومدار ہے۔ اُس سے
تو کوسوں دور اُس کی تو کسی کو پرواہ نہیں ہے
بعینہ وہی حال ہو رہا ہے۔ جو قبل از نبوت رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ زادہا اللہ شرفا کی تھی
بلکہ اُس سے بھی کئی گونہ زیادہ جدہر دیکھو بجز شرک
والحاد کے کچھ نظر نہیں آتا۔ اور مسلمانان کچھ ایسے
بجاجیتی رسم کے پابند ہو رہے ہیں۔ کہ اگر غور کیا
جائے۔ تو ہنود و مسلمانوں میں کوئی فرق نہیں معلوم
ہوتا۔ چنانچہ وہ بت پرستی کے شیدا ہیں۔ تو یہ
قبر پرستی کے دلدادہ وہ یہاں اور جو راہ کی پوجا
کرتے ہیں۔ تو یہاں پنجہ نشان کی اون کے گلے میں
زنار ہے۔ تو اون کے گلے میں بدہی۔ اگر اون کے
یہاں تیرتھ جاترا ہے۔ تو یہاں عرس و میلہ وہ لوگ
کاشی۔ ہردوار۔ بیدی ناتھ سے پرشاد دلاتے ہیں
تو یہاں مکن پور۔ اجمیر۔ پاک پٹن سے رسول اور دیگ
کے چاول۔ وہ شمبہو ناتھ۔ شیو بخش۔ و شیو چرن
داس کہلاتے ہیں۔ تو یہ پیر بخش۔ فرید بخش۔ سالار
بخش۔ کہلاتے ہیں۔ اونہوں نے کسی دیوی دیوتا
کو بھینٹ چڑھائی۔ تو یہاں غازی میاں کی کندوری
اور شیخ سدہو کا بکرا ہی ہیں چڑھا دیا۔ وہ لوگ بم بہا
دیو کی صدا لگاتے ہیں۔ تو یہاں دم مارا یا علی حیدر کا
کہ نعرہ۔ اون کے یہاں اتیت برہمچاری۔ تو یہاں
گنجیلے شاہ لٹے دہاری۔ وہ لوگ برہمن اور پوجاری
سے منتر پڑھواتے ہیں۔ تو یہاں تکئیے والے سے فاتحہ
ہی دلواتے ہیں۔ وہ لوگ دیوی دیوتاؤں کے مندروں
میں پوجا پاٹ کرتے ہیں۔ تو یہاں درگاہ اور خانقاہوں

میں سجدہ اور طواف۔ جائے عبرت ہے کہ یہود
ونصاریٰ نے تو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی قبروں
کو سجدہ گاہ قرار دینے سے مستوجب لعنت ٹھیرے
مگر معلوم نہیں کہ ان بیچارے مسلمانوں کو اولیاء
اللہ کی قبروں کو سجدہ گاہ قرار دینے کی کہاں سے
پروانگی ملگئی ہے۔ خیر عوام تو بیچارے لکیر کے
فقیر رسم آبائی کے شیدائی ہو ہی رہے ہیں
سب سے زیادہ قابل افسوس کی بات تو یہ ہے
کہ جو لوگ حافظ۔ مولوی اور شاہ صاحب کہلاتے
ہیں۔ وہ بھی اعمال و امراض شرکیہ و بدعیہ میں مبتلا ہیں
خود بدعتی کام کرتے ہیں۔ اور اوروں کو بھی بدعت
کرنے کی ترغیب دیتے ہیں۔ اگر کوئی غریب
مسلمان موحد۔ جو توحید و سنت کا جام پی چکا ہو
بہ نیت خالص مسلمانوں کو سمجھانا چاہتے کہ یہ کام
خلاف شرع اور بدعت ہے۔ اسکو چھوڑ دو۔
اور رد بدعت میں اگر کوئی آیت یا حدیث پڑھے
تو پھر حامیان بدعت کی اسوقت حالت کو دیکھو
کہ مجلس میں کیا تحسین بارے لگتے ہیں۔ اور ہزار دل
صلواتیں سنا کر لیتے طیش میں آتے ہیں۔ کہ اگر قابو
چلے تو پڑھنے والے کا مونہہ نوچ لیں۔ سچ فرمایا
اللہ تبارک وتعالےٰ نے سورہ حج کے نویں رکوع میں
وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ تَعْرِفُ فِي
وُجُوهِ الَّذِينَ كَفَرُوا الْمُنكَرَ يَكَادُونَ
يَسْطُونَ بِالَّذِينَ يَتْلُونَ عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا یعنے
جب پڑھی جاتی ہیں۔ اوپر ان کے آیتیں ہماری
کھلا ہوا بیان کرنے والیاں تو پہچانتا ہے۔ بیچ
موہوں ان لوگوں کے جو منکر ہیں۔ ناخوشی کو۔ قریب
ہے کہ حملہ کر بیٹھیں۔ ان لوگوں پر جو سناتے
ہیں انکو آیتیں ہماری۔ دور نہ جائیے۔ قصبہ ہذا
جس میں خاکسار عرصہ تین ماہ سے مقیم ہے۔ ایک
شاہ صاحب کو جو کہ یہاں کے قطب کہلاتے ہیں نے خود
سنا کہ ایک کٹر وہابی۔ بیدین۔ لامذہب اس
قصبہ میں وارد ہوا ہے۔ خبردار ان بیدین گمراہ
کی باتوں کو نہ سننا۔ اور نہ اوس کے پاس نشست
و برخاست رکھنا۔ ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے۔

ناظرین اندازہ کر سکتے ہیں۔ کہ جب ان شاہ صاحب
کی جن کو ہزار ہا آدمی اپنا پیشوا و مقتدا سمجھتے
ہیں۔ یہ کیفیت ہے۔ تو اون کے چیلے چاپڑوں کا
تو خدا ہی نگہبان ہے۔ جن کی یہ اقتدار کرتے
ہیں۔ ایسے ایک شخص کا بگڑ جانا گویا ہزار دل کے
بگڑ جانے سے زیادہ ہے۔ اور طرہ یہ کہ قرآن و
حدیث پر اقرار و ایمان کا دعوے۔ اور اچھے خاصے
مسلمان محب رسول۔ سچ فرمایا اللہ جل شانہ نے
وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُم بِاللَّهِ إِلَّا وَهُم
مُّشْرِكُونَ۔ یعنے اکثر لوگ ایمان لاکر بھی شرک
کرتے ہیں۔ تجربے سے معلوم ہوا کہ جو مسلمانوں میں
بدعت و برے عقیدے کی دن دونی رات چوگنی
ترقیاں ہو رہی ہیں۔ باوجودیکہ قرآن و حدیث پر سب
کا ایمان و اقرار ہے۔ تو وجہ اوسکی یہ ہے کہ ایمان
و اقرار صرف زبانی جمع خرچ ہے۔ دل میں اوسکا
نور نہیں۔ وہی حال ہو رہا ہے۔ جو رسول اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم نے پچھلے زمانوں کی بات فرمایا تھا
یاتی علی الناس زمان لا یبقی من الاسلام
الا اسمہ ولا یبقی من القرآن الا رسمہ
مشکوٰۃ صفحہ ۳۸ یعنے ایسا زمانہ آجائے گا۔ کہ صرف نام
کے مسلمان اور رواج و عادت کے طور پر قرآن شریف
کا پڑھنا ہوگا۔ عمل نہ ہوگا۔ اگر قرآن و حدیث کا اثر دلوں
میں ہوتا۔ تو بدعت و برے عقیدے کی ترقی نہ ہوتی۔ اللہم
احفظنا۔ یا اخی دوستو۔ اگر فی الواقع محب
رسول ہونے کا دعوے ہے۔ اور قرآن و حدیث
پر سچا ایمان و اقرار ہے۔ تو افعال شرکیہ و بدعیہ
سے تائب ہو کر تعصب و نفسانیت و باہمی جنگ
و جدال کو ترک کر دو۔ اور فرمان خداوندی اور ارشاد
نبوی کو غور سے سنو۔ اور اس پر عمل پیرا ہو۔ سنیئے
اللہ جل شانہ فرماتا ہے۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا
اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُم
مُّسْلِمُونَ۔ وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا
وَلَا تَفَرَّقُوا وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ
إِذْ كُنتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ
فَأَصْبَحْتُم بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا۔

یعنے اے ایمان والو۔ ڈرو اللہ سے حق ڈرنے کا
اور ہرگز نہ مریو تم مگر مسلمان۔ اور مضبوط پکڑو رسی
اللہ کی سب ملکر اور پھوٹ مت ڈالو۔ اور یاد کرو
نعمت اللہ کی اوپر اپنے کہ تم آپس میں دشمن تھے
پس الفت ڈالدی تمہارے دلوں میں پھر ہو گئے
تم ساتھ نعمت اوس کی کے۔ آپس کے بھائی
اس آیت شریف میں یہ بیان ہوا۔ کہ تمام مسلمانوں
کو ہمیشہ اور ہر حالت میں دین اسلام پر ثابت قدم رہنا
چاہئے۔ تاکہ جبوقت موت آوے۔ اسلام ہی پر
مریں۔ اور سبکو ایک دل اور ایک جماعت رہنا
لازم ہے۔ اور یہ کیفیت ایک جماعت رہنے کی
یہ تدبیر بتائی گئی ہے کہ سب ملکر اللہ تعالےٰ کی
رسی کو مضبوط پکڑیں۔ اور اس تدبیر کی یہ تاثیر
بتائی گئی۔ کہ سب کے دل ملے رہیں گے۔ یعنے یوں
فرمایا کہ تم میں عداوتیں تھیں۔ ایک کا ایک دشمن
تھا۔ اب اس نعمت الٰہی کی برکت سے ایک کا
ایک پیارا اور بھائی بنگیا۔ اور وہ نعمت اور
رسی اللہ تعالےٰ کی قرآن شریف ہے

اور سنئے فرمایا۔ اللہ تبارک وتعالےٰ نے سورہ
انفال کے ۶ رکوع میں۔ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ
وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ
وَاصْبِرُوا إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ
یعنے تابعداری کرو اللہ کی اور اوس کے رسول صلی
اللہ علیہ وسلم کی اور آپس میں جھگڑا مت ڈالو۔ اگر
آپس میں پھوٹ ہوگی تو تم کمزور ہو جاؤ گے۔ اور
تمہاری ہوا اوکھڑ جاویگی۔ اور صبر کرو۔ تحقیق اللہ
تعالےٰ صبر والوں کے ساتھ ہے۔ قال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم تری المؤمنین فی
تراحمہم وتوادہم وتعاطفہم کمثل الجسد
اذا اشتکی عضوا تداعی لہ سائر الجسد
بالسہر والحمی مشکوٰۃ صفحہ ۴۲۲ یعنے مسلمان
اونکو جانو۔ آپس کی محبت و خیر خواہی میں ایک جسم
کے مانند ہوں جسطرح ایک عضو میں تکلیف
ہونے سے سارے جسم کو درد پہنچتا ہے۔ اوسی طرح
ایک مسلمان کو تکلیف ہو تو سب مسلمانوں کو اوسکا

درد پہنچے۔ دوستو! یہ ہے۔ اللہ و رسول کی پاکیزہ تعلیم کہ آپس میں مسلمان کسی طرح سے میل ملاپ رکھیں اور ایک دوسرے سے سلوک و محبت کے ساتھ پیش آویں۔ افسوس برعکس اس کے آج کل مسلمانوں میں خوب ہی خیرخواہی و محبت کا سلسلہ جاری ہے کہ ذرا سا انکار قیام مولود پر وہابی لہابی و کفر کا فتوے اور آمین رفع الیدین پر مسجد سے اخراج انا للہ ہاں ایک بات اور بھی ہے تاہم بغیر ورد معلوم ہوتی ہے سنواوسکو بھی لگے ہاتھ صاف کئے دیتا ہوں۔ کہ شریعت میں نئی باتیں یا نیا کام تراش کر جیسا کہ بدعتیوں کا شیوہ ہے) اور اپنی طرف سے ثواب و عذاب مقرر کرنا کسی امتی کا منصب نہیں جب تک کسی کام کو قرآن و حدیث میں ثواب نہ بتلایا گیا ہو۔ اوسکو ثواب سمجھنا صریح گمراہی ہے۔ لہذا دعوے کے ثبوت میں چند آیتیں اور حدیثیں پیش کی جاتی ہیں۔ جو سارے جھگڑوں کی بیخ کن ہے قال اللہ تبارک وتعالے۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ۔ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ۔ مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ یعنے کہدو اے رسول۔ اگر تم اللہ کی رضامندی چاہتے ہو۔ تو میرے حکم پر چلو۔ اللہ تم سے راضی ہو جائے گا۔ اطاعت کرو اللہ کی اور اوس کے رسول کی۔ جو کوئی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری کی تو اوس نے اللہ کی تابعداری کی۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ من اطاعنی فقد اطاع اللہ ومن عصانی فقد عصا اللہ۔ من احدث فی امرنا ھذا لیس منہ فھو رد۔ یعنے جس نے میری تابعداری کی۔ تو اوس نے خدا کی تابعداری کی۔ اور جس نے میرا خلاف کیا۔ تو اوس نے خدا کا خلاف کیا۔ جو کوئی وہ کام کرے۔ کہ جس پر میرا حکم نہیں ہے۔ سو وہ کام مردود ہے۔

اب تو ہمارے حامیان مولود محب رسول (صلعم) کو اس آیت و حدیث سے عبرت پکڑنا چاہئے۔ ورنہ یہی سمجھا جاویگا کہ محب رسول اور قرآن و حدیث پر ایمان و اقرار کا دعوے غلط۔ شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا ہے۔ ؎

محال است سعدی کہ راہ صفا
تواں رفت جز در پئے مصطفےٰ

یعنے بغیر تابعداری سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہرگز نجات نہ ہوگی۔ ما علینا الا البلاغ واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم

خاکسار خادم المسلمین عبدالصمد خاں عفی عنہ از سلطانپور

چند سوالات جواب طلب علمار مقلدین سے

حدیث شریف میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے تہتر فرقے ہونگے۔ اون میں ایک فرقہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اون کے یاروں کے طریق پر ہوگا ناجیہ یعنے دوزخ سے نجات پانے والا۔ اور باقی بہتر دوزخی ہیں

سوال اول۔ ان چار مذاہب مشہورہ میں فرقہ ناجیہ کونسا ہے حنفی یا مالکی شافعی یا حنبلی۔

دوم۔ اگر کہئے کہ چاروں فرقہ ناجیہ ہیں۔ تو بڑے ادب کے ساتھ گذارش ہے۔ کہ حدیث شریف میں تو نہیں آیا۔ کہ اس امت کے چھتر فرقے ہونگے چار نجات پانے والے اور بہتر دوزخی بلکہ یوں آیا ہے کہ اس امت کے تہتر فرقے ہونگے۔ ایک ناجیہ بہتر دوزخی۔

سوم۔ اور اگر یہ کہئے کہ یہ چاروں مذہب ایک ہی مذہب اور ایک ہی فرقہ ناجیہ ہے۔ تو البتہ یہ قول حدیث شریف کے مضمون کے موافق پڑے گا لیکن بموجب حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جب یہ چاروں مذہب اہل سنت والجماعت کے ایک ہی مذہب اور فرقہ ناجیہ ہوا۔ تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ ایک مذہب میں ایک کام (مثلاً قرأت خلف الامام) فرض ہے دوسرے میں حرام۔ واللہ اعلم

خاکسار عبدالصمد خاں خریدار اہلحدیث ۲۵۲۵

علم الفقہ۔ فقہ کی مروجہ کتابوں اور علم پر عالمانہ بحث قیمت دو آنہ (دیکھو)

عورتوں کا چوٹیوں میں موباف لگانا

(از مولوی محمد ابوطاہر صاحب مدرس اول مدرسہ احمدیہ آرہ)

کیا فرماتے ہیں علمائے محققین و متبعان سنت سید المرسلین اس مسئلہ میں کہ احاطہ بہار میں اکثر بلکہ کل عورتیں اپنے بالوں کو سوتی یا ریشمی یا اون کپڑہ کا بجڑہ (جسکو موباف کہتی ہیں) ملاکر چوٹیاں گوندھتی ہیں۔ یہ وصل منہی عنہ میں داخل ہے یا نہیں۔ اور یہ عورتیں حدیث واصلہ کی مصداق ٹھہریں گی یا نہیں۔ بینوا توجروا۔ السائل ابوالنصر بہاری

الجواب

صحیح حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ بالوں میں کچھ ملاکر سوتی کپڑہ ہو یا ریشمی یا اونی یا کسی حیوان یا انسان کا بال ہو گوندھنا سخت ممنوع اور ناجائز و حرام اور باعث استحقاق لعنت ہے۔ نعوذ باللہ منہا۔ اس سے مسلمان عورتوں کو بہت پرہیز کرنا لازم اور ضروری ہے۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے چنانچہ صحیح مسلم میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعن الواصلۃ والمستوصلۃ والواشمۃ والمستوشمۃ۔ ترجمہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے بال میں ملانے والی اور ملوانے والی۔ اور گودنا گودنے والی۔ اور گوندھوانے والی پر۔ اور اللہ تعالے قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ مَاۤ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا یعنے جو بات رسول خدا تم کو بتاتیں۔ اوسکو اختیار کرو۔ اور جس کو منع فرمادیں۔ اوس سے باز رہو۔ دوسری روایت میں اوسی صحیح مسلم کی صراحتہً موجود ہے۔ حدثنا الحسن بن علی الحلوانی ومحمد بن رافع قالا نا عبدالرزاق قال انا ابن جریج قال اخبرنی ابوالزبیر انہ سمع جابر بن عبداللہ یقول زجر النبی صلی

اللہ علیہ وسلم ان تصل المرءۃ براسہا شیئا۔ یعنے ابو زبیر نے جابر سے سنا وہ کہتے تھے۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو بیخ فرمائی ہے عورتوں کو اپنے سروں میں کچھ ملانے سے

علامہ نووی فرماتے ہیں۔ فقال مالک والطبری والاکثرون الوصل ممنوع بکل شیئ سواء وصلتہ بشعر او صوف او خرق واحتجوا بحدیث جابر الذی ذکرہ مسلم بعد ھذا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم زجر ان تصل المرءۃ براسہا شیئا انتھی۔ یعنے امام مالک اور علامہ طبری اور اکثر علماء یہی کہتے ہیں کہ بال میں ملانا ممنوع و ناجائز ہے۔ کوئی چیز ہو بال یا اون یا سوتی کپڑے اور انکی حجت جابر کی حدیث ہے۔ جو اوپر گذر چکی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو ڈانٹا کہ کوئی چیز اپنے بال میں نہ ملائیں۔ پس احادیث صحیحہ اور اقوال علماء محققین سے ثابت ہوا کہ عورتوں کو سروں میں موباف لگانا ناجائز و ممنوع ہے۔ واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب فقط

مسلمان اور مسلمین

مکرمنا مخدومنا جناب مولانا و بالفضل اولانا مولوی ثناء اللہ صاحب دام ظلکم

بعد از سلام مسنون گذارش ہے کہ اہلحدیث مورخہ ۱۱- ذی قعدہ ۱۳۳۲ھ میں دو سوالات از جناب غازی محمود (دہرمپال) ہوئے ہیں اور آپنے اون کے جوابات بھی بندہ کو سبکدوش فرمادیا ہے۔ تاہم میرا عریضہ بھی درج اخبار فرماکر مشکور فرمادیں۔ کہ میرے دل کا عندیہ بھی معلوم ہو جاوے۔

جناب غازی محمود صاحب۔ السلام علیکم میرا اپنے سوالات میں قرآن الحکیم کی آیات پیش کرنا اور اپنے آپ کو مسلمین ثابت کرنا اور آخر میں اپنے آپ کو مسلمان کہلانا صاف ثابت کرتا ہے۔ کہ میں نے مسلمان اور مسلمین کے لفظوں میں کوئی فرق خیال نہیں کیا۔ کیونکہ آج کل مسلمان کا لفظ ایسا عام ہے۔ کہ دنیا کی کل قومیں ہم کو اسی لفظ سے پکارتی ہیں۔ اور ہر اخبار اور ہر مضمون ہم کو اسی لفظ سے نامزد کرتا ہے۔ بلکہ ہر مجلس اور ہر تحریر مسلمان کا لفظ ہی اپنے میں لئے ہوئے ہے لہذا میں نے مسلمین اور مسلمان کے لفظوں کا خیال نہ کرکے ایسا لکھدیا۔ دراصل میرا مطلب اور مدعا مسلمین لفظ سے ہے۔ جو کہ خداوند تعالےٰ نے قرآن مجید میں بار بار ہم کو تلقین کیا ہے۔ لہذا میرے مضمون کے لفظ مسلمان کو مسلمین ہی خیال فرماویں۔ احقر العباد غلام حسین کلرک محکمہ نہر

بغیر مذہب کے چارہ نہیں ×

دنیا میں تین چیزیں ایسی ہیں جن پر بلا دخل عقل سر تسلیم خم کرنا پڑتا ہے۔ اور یہ ایک نہایت باریک مسئلہ ہے۔ اور میں جہانتک خیال کرتا ہوں۔ علماء نے اس اہم مسئلہ پر کبھی عقل سے کام نہیں لیا۔ ناظرین ہر شخص بلا امتیاز قوم و ملت اس بات پر مجبور ہے۔ کہ وہ رسم ورواج۔ حکومت۔ مذہب کے زیر اثر رہے۔ رسم و رواج کا تعلق ایک خاندان یا کسی خاص ملک یا قریہ سے ہوتا ہے۔ اور اس کا وجود اگر بعض افراد میں پایا جاتا ہے تو بعض سے مفقود ہوتا ہے اس کی حیثیت ہی رفتہ رفتہ ترقی کرکے مذہب کے پہلو بہ پہلو ہو جاتی ہے۔ اور ہر شخص اسکو مذہب میں داخل کرنے لگتا ہے

رسم ورواج اور مذہب میں فرق یہ ہے۔ کہ رسم و رواج کا تعلق ایک ملک یا ایک خاندان میں مختلف اشکال سے پایا جاتا ہے جیسے کہ ہنود کے تو تین فرقہ ہنود کے ہر خاندان سے علیحدہ علیحدہ متعلق ہیں اور یہ عادات مذہبی حیثیت سے ہنود میں قائم کرلئے گئے ہیں۔ اور اوسکو مذہب قرار دیدیا گیا ہے۔ اب قبل اس کے کہ میں اصل نتیجہ پر آپ کو پہنچاؤں۔ اسقدر عرض کر دینا مناسب سمجھتا ہوں کہ ہر مقام پر اسلام نے جو عقلی طور پر ایک حکم نافذ کردیا ہے۔ اور دین کے مصالح کو مسلمانوں نے نہیں پہچانا۔ اور انہیں خبر نہیں ہے کہ اسلام نے ان عادات و اختراعات کے متعلق کیا حکم دیا۔ اور اس حکم کا کیا منشاء تھا۔ اور ان احکام سے کہانتک فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ اسلام نے علانیہ یہ حکم شائع کردیا کہ جو رسم و عادت بحیثیت مذہب کے ادا کی جائے اور یہ سمجھا جاوے۔ کہ اسکا التزام ایسا لابد ہے جیسے مذہب اور اس کے ترک پر قدرتی تکلیفات مترتب ہونے لگیں گے۔ وہ بدعت کی تعریف میں داخل ہے اور بدعت وہ اختراع ہے جو مذہبی اصول و فروع سے خارج ہو۔ اور بدعت کا نتیجہ سزا جہنم ہے چنانچہ ارشاد نبوی ہے کل بدعۃ ضلالۃ و کل ضلالۃ فی النار۔ اس حکم کا منشاء یہی تہا۔ کہ آئے دن مسلمانوں کے جتھے میں ایک نئی رسم پیدا نہ ہو۔ اور عادتاً خاندان کے درمیان اختلاف رسم و عادت کی وجہ سے کوئی ضد فی مابین پیدا نہ ہونے پائے۔ اور ظاہر ہے کہ ایک نئی بات جو اختیار کی جائیگی اوسکو دوسرا خاندان اپنے خیال و زعم کی وجہ سے ناقابل تسلیم سمجھے گا اور جب اسمیں شرکت نہ ہوگی۔ تو لامحالہ نا اتفاقی کے اسباب پیدا ہونگے۔ جیسے کہ ایک گروہ ہے کہ ایک شادی میں سہرا باندھنے۔ بی بی کی صحنک کرنے۔ محرم کے طرح طرح کے رسوم ادا کرنے پر قائم ہے۔ اور دوسرا گروہ کہ جنہیں مذہبکے یا بحیثیت عقل کے قابل لعن سمجھتا ہے اور یہی طریقہ ہے آپس کی سب و شتم اور آپس کی رنجش ترقی کرتی جاتی ہے۔ اور رفتہ رفتہ ان اختراعات میں پابندی اور ترقی کیوجہ سے بعض رسوم کے ترک کرنے کو اپنی اولاد و اعضاء و مال و متاع کے حق میں باعث وبال و نحوست خیال کیا جاتا ہے۔ جہاں تکلف کے ساتھ عرسیت منائے جاتے ہیں۔ اور بالکل خلاف اصول ایصال ثواب و طعام طعام وغیرہ کا انتظام کیا جاتا ہے۔ وہاں کسی سال کے ترک ہونے پر یہ یقینا سمجھا جاتا ہے کہ اس دفعہ کی منت نہ اترنے سے اولاد تباہ ہوگی۔ فقر و فاقہ کی نوبت پہنچیگی۔ یہ ایک ایسا لغو خیال ہے۔ جو خدا کی قدرتوں اور اسکی جبروت و حکومت کے انکار پر یک گونہ مجبور کرتا ہے خدا کے حسن اوصاف کما لیہ تکوین۔ تخلیق۔ ترزیق وغیرہ کے جتلانے

بقیہ صفحہ ۷ کالم ۲

درست کرنے کے لئے تمام چیزوں کو ترک کیا ہے۔ اسواسطے اوسکو ابن وقت کہتے ہیں۔ جو بمرتبۂ انتہائی بوجہ خاص قرب الٰہی کے ابوالوقت ہوجاتا ہے۔ کہ اُسی کی جنبش لب اُسی کی خواہش کے مطابق واشارۂ چشم کے مطابق زمانہ چلنے لگتا ہے۔ اُس کو زمانہ کچھ الٹ پلٹ نہیں کرسکتا بلکہ وہ زمانہ کو الٹ پلٹ سکتا ہے۔ قیامت ڈھا سکتا ہے۔ سورج۔ چاند زمین۔ آسمان کو ایک سانس یا ایک پھونک میں گرد برد کرسکتا ہے۔ ایسے ہی لوگوں کی شان میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ لاخوف علیہم ولاہم یحزنون

اور یہ بھی فرق ہے کہ اگر فقیر نے ترک کو اختیار کیا ہے۔ اور نعمت فقر حاصل کرنے کا ارادہ ہو تو صوفی کے پاس یہ اختیار و ارادہ بھی علت ہے۔ کیونکہ صوفی ارادۂ الٰہی سے قائم فی الاشیاء ہے۔ نہ اپنے ارادے سے۔ تو اب اس کو نہ فقر میں فضیلت معلوم ہوتی ہے نہ تونگری میں۔ بلکہ فضیلت اُسی میں ہے جسکو اختیار کرنے کا اللہ سے حکم ملتا ہے۔ اور کبھی حکم سے آسودگی اختیار کرتا ہے اور اُسی میں فضیلت سمجھتا ہے۔ جو فقر کے خلاف ہے۔ لیکن یہ ہر ایک کا قصہ نہیں۔ صادقین کو یہ مرتبہ ملتا ہے۔ جنکو حکم الٰہی کا علم قوی اور محکم ہوتا ہے۔ ورنہ یہاں پاؤں بڑوں بڑوں کے پھسلتے ہیں۔ لوگ لغزش میں آگئے۔ کوئی زندقہ میں مبتلا ہوجاتا ہے کوئی حلول میں اور کوئی محو کو عینی سمجھکر نفس الامر میں محو ہوگیا ہے اسلئے الحاد و زندقہ میں مبتلا ہوا ہے حالانکہ محو محض نظری ہے یعنی تعین سالک کا اُس سے نظری طور پر مرتفع ہوتا ہے اور صاف زندقہ والحاد سے بچکر نکل جاتا ہے۔ جو لوگ زندقہ میں محو ہو گئے ہیں اور اُسکو قیامت کبریٰ خیال کیا ہے اور حشر و نشر و حساب کتاب میزان و صراط سے انکار کیا ہے۔ یہ اون کی نابینائی و کمی علم و کمی ایمان سے ہے۔ اور ان کے فنا کا نقص ہے رجوع بوحدت ہو۔ اگر کسی نے رجوع بوحدت پس از موت خیال کیا ہے تو کافر زندیق ہے کہ عذاب اُخروی سے انکار رکھتا ہے کہ دعویٰ حضرات انبیا علیہم السلام باطل ہوا جاتا ہے اور یہ کفر ہے اگر کچھ بھی بصارت ہو تو آئینہ سامنے رکھ کے اپنی تمثیلاً اوس میں دیکھکر ظہور حق متجلی کو عبد متجلی الہ میں اُسی طرح خیال کرسکتے ہیں کہ جسطرح اون کی صورت آئینے میں متجلی ہوتی ہے کہ نہ تو اتحاد لازم آتا ہے نہ حلول ؎

فالعین واحدۃ والحکم مختلف
وذاک سر لاہل العلم ینکشف

اور یہ بھی سمجھنا چاہیے کہ فقر تصوف کی اساس وبنیاد ہے۔ یعنی تصوف کے مرتبہ کو پہنچنا ہو تو پہلے فقر کو اختیار کرنا ضرور ہے۔ اور یہ بات نہیں ہو کہ وجود تصوف کو وجود فقر لازمی ہے یعنی جو صوفی ہو وہ فقیر بھی ہو بلکہ فقیری طریق تصوف ہے۔

اہلحدیث :- ہم نے اس مضمون کو اس لئے نقل کیا ہے تاکہ فریقین (قائلین اور منکرین تصوف) میں مصالحت کرادیں اور دونوں کو افراط و تفریط سے بچانے کی کوشش کریں۔ منکرین تصوف کی بڑی وجہ انکار یہ ہے کہ اس کا ثبوت زمانہ رسالت اور خلافت میں نہیں ملتا۔ نیز متصوفین میں بہت سی بدعات ہیں جو صریح مخالف شرع ہیں۔ یہ وجہ معقول ہے مگر ان اقوال میں جو تصوف کی تعریف کی گئی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تصوف ہی اصل مقصود اسلام ہے اور یہ دراصل آیت وتبتل الیہ تبتیلا کی عملی تفسیر ہے۔ گو نام اسکا جدید مگر کام اس کا قدیم ہے لیکن جو رسوم اور بدعات زمانہ حال کے صوفیوں میں مروج ہیں وہ اسی قسم کی ہیں جو خود علماء ظاہری میں بھی رواج پذیر ہیں۔ ایک شخص سنی مسلمان بلکہ مجدد مائۃ حاضرہ کہلا کر بھی ایسی بدعات کا قائل اور فاعل ہوتا ہے کہ صوفی کیا ہوگا۔ تو کیا اس خلط بدعت سے سنی مذہب ہیچ اور غلط ہے؟ ہرگز نہیں بلکہ سنت چیزے دیگرست و بدعت چیزے دیگر اسی طرح تصوف کی بابت تو صرف تبتل الی اللہ (خدا کا ہو رہنا ہے) جس کے درجے مختلف ہیں۔ رہی بدعات سو فاعل اس کا ذمہ دار ہے تصوف کو اس سے تعلق نہیں۔

ہاں صوفیوں کے اشغال وغیرہ بھی تصوف کی ذات اور ماہیت میں داخل نہیں۔ وہ بھی طریق تعلیم کی طرح مختلف ہیں۔ کوئی آسان اور سہل الوصول ہیں کوئی مشکل اور عسیر الحصول پنجاب میں علم صرف نحو کی تحصیل میں بہت وقت لگتا ہے کیونکہ بڑی محنت اور تنگی سے پڑھتے ہیں۔ ہندوستان میں اتنی دیر نہیں لگتی کتابوں کا بھی اختلاف ہے مگر اصل مقصود (تعلیم دینیات) میں اختلاف نہیں۔ اسی طرح علم تصوف کو سمجھنا چاہیے۔ واللہ اعلم۔

مفقود الخبر اور نیوگ

ناظرین! سوامی دیانند بانی آریہ سماج نے جو نئے مسئلے ہندو دہرم کے خلاف جاری کئے اُن میں سے ایک نیوگ بھی ہے سردست ہم کو اس سے بحث نہیں کہ سوامی دیانند نیوگ کو ایک ویدک دہرمی مسئلہ ثابت کرنے میں حق بجانب ہے یا کیا لیکن اتنا کہنے سے ہم کو کوئی طاقت نہیں روک سکتی کہ سوامی دیانند کا تجویزہ نیوگ نہایت گندا فعل ہے جسکے کرنے کی کسی باشرم انسان سے توقع نہیں ہو سکتی یہی وجہ ہے کہ آجتک باوجود سوامی جی کے خاص پیان احکم کے ہمارے آریہ دوست اس سے محترز رہے ہیں گو زبانی دعوے اس کے خلاف ہیں۔ علاوہ ازیں نیوگ کے قواعد نامکمل بھی ہیں۔ مثلاً مفقود الخبر کی زوجہ کو لیجئے۔ اسکے واسطے کچھ حکم نہیں کہ وہ کسقدر انتظار کرنے کے بعد نیوگ کرلے۔ ایسے ہی مفقود الخبر کیلئے بھی کوئی ہدایت نہیں پائی جاتی کہ وہ ایسی حالت میں نیوگ کو اپنے حق میں جائز قرار دے سکتا ہے یا نہیں۔ دوسری شادی تو کر نہیں سکتا کیونکہ سوامی جی تعدد ازدواج کے خلاف ہیں۔ آریہ سماجی سوچکر جواب دیں کہ سوامی جی نے ایسی صورت میں ان دونوں (خاوند بیوی) کا کیا علاج بتلایا ہے۔ (آریہ سماج کا سیوک ...

محمد بخش ایڈیٹر اسلام گزٹ)

فتاوے

اطلاع :- گزشتہ سال کل فتوے جو اخبار میں شائع ہوئے (۲۱۸) تھے قلمی بھی قریب قریب اسی کے یا کچھ زیادہ۔ مگر ان میں بہت سے احباب ایسے بھی ہیں جو باوجود اعلان جاننے کے غریب فنڈ کی پرواہ نہیں کرتے حالانکہ اس فنڈ سے سینکڑوں غربا کو فائدہ ہو چکا ہے۔ اسلئے احباب سائلین فتوے کو چاہئے کہ فی سوال ۲ پائی غریب فنڈ کے لئے بھیجا کریں۔ قلمی کے لئے فی سوال ۶ پائی۔ فرائض (تقسیم وراثت) کیلئے فی بطن (درجہ) ۲ ؎ تاکہ اونکی طرف سے یہ سلسلہ خیرات جاری رہے (اڈیٹر)

سوال نمبر ۱ :- جو عورت حاملہ ہووے اور کوئی قاضی اسکا نکاح کردیوے حالانکہ اوسکو خبر بھی دیجاوے کہ یہ عورت حمل میں ہے پھر بھی اس بات کا خیال نہ کرے اور اوسکو خبر بھی کیجائے کہ اللہ تعالےٰ کا یہ حکم نہیں۔ وہ شخص اس بات پر کوئی غور نہ کرے اور عقد کردیوے اس پر کیا حکم چاہئے۔ ایسا کرنا جائز ہے یا گناہ ہوتا ہے (نور محمد منگل گورو ضلع امرتسر)

جواب نمبر ۱ :- حاملہ عورت کا نکاح کرنا بحکم قرآن شریف ناجائز ہے۔ نکاح خواں قاضی کی بابت کوئی فتویٰ نہیں دیا جاسکتا جبتک اوسکا حال اور نیت معلوم نہ ہو۔ کہ اس نے بےخبری میں ایسا کیا یا انکار شریعت سے کیا۔ بہرحال نکاح ناجائز ہے۔

س نمبر ۲ :- اگر ایک لڑکی کا رشتہ عرصہ دراز سے کیا ہوا ہے اور لڑکے والے نے لڑکی کو کچھ زیورات یا چاٹ بھی پہنائے جو کہ عید کو مسلمانوں کے دستور ہوتا ہے۔ اور اب لڑکی والا کچھ خفا ہو گیا ہے اور رشتہ دوسری جگہ کرنا چاہتا ہے۔ اگر وہ کسی دوسری جگہ نکاح کر دے تو اہلحدیث کے نزدیک جائز ہے یا نہیں۔

ج نمبر ۲ :- صورت مرقومہ میں نکاح نہیں وعدہ ہے۔ لڑکی کا ولی اگر کوئی خرابی دیکھے تو وعدہ فسخ کرسکتا ہے۔ لہذا نکاح دوسری جگہ جائز ہے۔

س نمبر ۳ :- جس تجارت سے یا کاروبار کے روپیہ کو حرام کہا جاتا ہے وہ روپیہ مسجد میں لگایا جائے تو مسجد ہو سکتا ہے یا نہیں (عبدالرحمن خریدار نمبر ۳۵۰۳۔ ز بنگال)

ج نمبر ۳ :- حرام روپیہ کسی خیرات میں نہیں لگ سکتا نہ قبول ہوتا ہے نہ اوسکا ثواب ملتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے ان اللہ طیب لا یقبل الا الطیب اللہ پاک ہے اور پاک کمائی کو قبول کرتا ہے۔

س نمبر ۴ :- انگریزی دوا پینا یعنی ڈاکٹری دوا پینا جائز ہو سکتا ہے کہ نہیں (؍؍)

ج نمبر ۴ :- جو دوا نشہ آور ہو وہ نہ پینی چاہئے خواہ اوسکا ایک ہی قطرہ پلایا جاوے۔ بموجب حدیث شریف حرام ہے۔ ۱ ؎ داخل غریب فنڈ

س نمبر ۵ :- جو شخص بوقت کلام آباؤ اجداد کے حق میں لفظ بہشتی کا کہے کہ میرے والد یا جد بہشتی نے اسی طرح فرمایا تھا کیا یہ شخص گنہگار ہوتا ہے یا نہ۔ اگر عدم جواز ہو تو دلیل نقلی کتب احادیث یا فقہ سے تحریر فرمائی جاوے (خاکسار محمد۔ امام مسجد اہلحدیث ڈیرہ غازیخاں)

ج نمبر ۵ :- بہشتی کہنے والے کی مراد اپنی تمنا اور آرزو ہوتی ہے یعنی خدا اوسکو بہشتی کرے اوسکے بہشتی ہونے کی خبر دینی مقصود نہیں بلکہ بہشتی کا لفظ "مرحوم" کے لفظ کی طرح ہے۔ یعنی دلی آرزو کا اظہار ہے کہ خدا اوسپر رحم کرے اور اوسکو بہشت میں داخل کرے لہذا جائز ہے جیسا کہ مرحوم کہنا جائز ہے۔

س نمبر ۶ :- جو عورت کہ حالت حمل میں مرجاتی ہے اوسکا حشر کس طرح ہوگا۔ آیا با حمل اوٹھیگی یا نہ۔ بر تقدیر ثانی اوس کا حمل کہا جائیگا۔ مدلل تحریر فرماویں۔ (حاجی اصغر علی خریدار نمبر ۳۰۸۳۔ انبار دونہ)

ج نمبر ۶ :- حاملہ عورت بے حمل اوٹھیگی۔ قیامت کے دن کی تو ہولناک حالت یہ بتلائی گئی ہے وتضع کل ذات حمل حملھا اوس روز تو حاملہ اپنا حمل بھی گرادیگی۔ غرضیکہ اوس روز حاملہ کا با حمل اوٹھنا ثابت نہیں۔ یہ سوال کہ اوسکا حمل کہاں جاویگا اسکا جواب یہ ہے کہ قبر میں فنا ہو جائیگا۔

س نمبر ۷ :- زید نے مغرب کی جماعت کرائی جب تیسری رکعت ختم ہو چکی تو سلام سے پہلے عمرو بھی نماز میں تشہد کی حالت میں شامل ہوا۔ بعد سلام کے عمرو اپنی تین رکعت پوری کرتا ہے مگر عمرو کی سلام سے پہلے چند اشخاص آئے۔ عمرو کو جب معلوم ہوا تو قرأت بلند آواز سے پڑھنی شروع کردی۔ مذکورہ اشخاص شامل ہو گئے نماز باجماعت پوری کرلی۔ بعد میں زید کے ہمراہیوں نے کہا ایسی جماعت کسی کتاب میں نہیں ملتی محض خواہش نفسانی ہے۔ البتہ عمرو کی اقتدا نہ کرتے علیحدہ دوسری جماعت کراتے تو جائز تھا۔ زید کی اقتدا پر عمرو جماعت نہیں کرا سکتا۔ عمرو کے ہمراہی اور عمرو مذکورہ جماعت جائز جانتے ہیں۔ آپس میں بحث تکرار ہوتا ہے بلکہ فساد کا خوف ہے۔ براہ مہربانی جواب معہ الفاظ حدیث و ترجمہ کے تحریر فرماویں (ابوالرجاء خریدار اہلحدیث نمبر ۲۶۴۲)

ج نمبر ۷ :- اس مسئلہ میں اختلاف ہے حنفیہ مانع ہیں۔ شافعیہ قائل ہیں۔ دلیل اونکی کوئی صریح حدیث تو نہیں قیاس ہے کہ مسبوق اپنی بقیہ نماز میں مستقل ہے اسی لئے اوس کی بھول پر سجدہ سہو واجب ہوتا ہے۔ حنفیہ جو مانع قرأت خلف الامام ہیں وہ بھی مسبوق کو قرأت پڑھنے کا حکم دیتے ہیں اس کا نتیجہ ہے کہ مسبوق کی بقیہ نماز میں اقتدا جائز ہے۔

عجیب شرط سائل مذکور لکھتا ہے کہ ۲۳ اکتوبر کے پرچہ میں جواب لکھا جائے کیونکہ فریقین ۲۳ تک راضی ہیں ورنہ فساد ہوگا۔ مقام غور ہے کہ اس قسم کی شروط ایک مذہبی مسئلہ کی تحقیق پر کیسی بیہودہ ہیں۔ اول یہ کہ مذہبی مسائل کی تحقیق کسی زمانہ سے مخصوص یا محدود کرنی جائز نہیں۔ دوم مجیب کو کوئی امر مانع ہو۔ چنانچہ میں کئی روز سفر میں رہا۔ آج (۵ نومبر کو) یہ خط دیکھا تو جواب دیا گیا۔

بعض احباب جلدی میں اس قسم کی شروط باندھ کر ہم پر ناواجب دباؤ ڈالا کرتے ہیں۔ اون احباب کو ایسا کرنے سے پہلے مذکورہ بالا امور پر غور کر لینا چاہئے۔

س نمبر ۸ :- نماز جنازہ میں امام سراً اور علانیہ پڑھ سکتا ہے اور کیا فاتحہ پڑھ سکتا ہے۔ (محمد الغنی از ملتان)

ج نمبر ۸ :- ابن عباس سے روایت ہے کہ اونہوں نے ایکدفعہ بلند آواز سے فاتحہ پڑھکر فرمایا اس لئے پڑھی ہے تم جان لو کہ سنت ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اصل قرأت مخفی ہے لیکن کوئی صاحب فاتحہ کو بلند بھی پڑھ لے تو جائز ہے۔

متفرقات

محمدیہ کمپنی کی بابت گذشتہ پرچہ میں جو اعلان کیا گیا تھا۔ کہ فی الحال موجودہ رقم کو فی روپیہ ۱۲ ؍ کے حساب سے تقسیم کرنا تجویز ہوا ہے اوس کے مطابق تقسیم شروع ہے۔ جو صاحب اطلاع دینگے۔ اون کا حصہ بھیجا جائیگا۔ بقایا کے لئے کوشش جاری ہے۔ خدا سے امید ہے ملجائیگا

امرتسر میں ایک فوجداری مقدمہ جو بنام محمد یعقوب عطار ساکن کٹرہ جھنگیاں ہو رہا ہے۔ اوسکی بابت میں اعلان کرتا ہوں۔ کہ اس مقدمہ میں میرا کوئی تعلق تائیدی یا تردیدی نہیں ہے۔ نہ مجھے اس کی اصلیت کا علم ہے۔ نہ میں اس کے کسی مشورہ میں شریک یا دخیل ہوں۔ اگر کوئی شخص کسی وجہ سے مجھے اس میں شریک جانے گا۔ وہ بدگمانی کا مرتکب ہو کر عنداللہ ماخوذ ہوگا۔ (ابوالوفا)

استادی کا دعوےٰ مولوی عبدالرحیم صاحب جہلم والوں نے لکھا۔ کہ مولوی ثناء اللہ میاں نواب کا شاگرد ہے علم عربی سے بے علم ہے۔ اور بہت سی توہینی باتیں لکھی ہیں۔ اس لئے میں اعلان کرتا ہوں۔ کہ مولوی عبدالرحیم مع اپنے حمایتیوں کے مجلس عام میں مولوی ثناء اللہ اہلحدیث سے گفتگو کر لیں۔ یہ مجلس مقامات سنگوئی۔ چوٹالہ۔ چکری۔ جہلم۔ داراپور وغیرہ میں سے جہاں چاہیں کر سکتے ہیں۔ اڈیٹر صاحب سراج الاخبار جہلم کو بھی بلا سکتے ہیں۔ دعا گو (عبدالعزیز ملازم ڈاکخانہ سوہارہ ضلع جہلم)

آریوں اور سکھوں کا مقدمہ جو آریوں اور سکھوں میں کا مقدمہ بابت کتاب خالصہ پنتھ کی حقیقت ابھی چل رہا ہے۔ تواریخ ۲۷-۲۸-۲۹ اکتوبر خاص گواہان پستنا نہ پر جرح کرنے کے مقرر تھیں جن کو مسلمین نے بہت کم سمجھا۔ کیونکہ گواہ ۲۰ ہیں۔ اور جرح بہت زیادہ ہے۔ (مرزا صاحب قادیانی کے مقدمہ میں ہمارا تجربہ ہے کہ اس قسم کے مقدمات میں جتنی چاہیں طوالت دے سکتے ہیں۔ اور اگر مطلب کی بات پر نظر کریں تو تھوڑے وقت میں بھی ہو سکتی ہے

اہلحدیث میں نعتیہ اشعار ایک کالم نعتیہ اشعار کا رکھا جائے تو بہتر ہوگا جس سے اخبار کو رونق ہوگی۔ (محمد منظور الکریم صدیقی سب اسپکٹر خزید ملتان)

اڈیٹر: آداب شرع کو ملحوظ رکھکر شعراء اپنا کلام بھیجا کریں۔ تو چھپ جایا کرے گا۔ انشاء اللہ

جنازہ غائب اور دعاء مغفرت میری اہلیہ بہت عرصہ کی بیماری سے ۱۶ اکتوبر کو فوت ہو گئی انا للہ (احمد اللہ از فرحت پور ضلع سارن)

میرا بھائی وزیر علی دار دنیا سے دار بقا کو انتقال کر گیا۔ انا للہ۔ (بشیر الدین موضع بھوگا ؤں ضلع دیناجپور)

ہمارا ایک عزیز حافظ عبد الواحد تاجر پشینہ امرتسر انتقال کر گیا۔ (ابوالوفا)

ناظرین سے درخواست ہے کہ تینوں مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں۔ اور دعاء مغفرت کریں۔ اللہم اغفرلہما وارحمہما۔

مولانا شاہ عین الحق صاحب سابق سجادہ نشین پھلواری کو پہلے ایک دفعہ فالج ہو کر صحت ہوئی۔ اب پھر فالج پڑنے کی خبر داناپور میں پہنچی تھی۔ ناظرین سے درخواست ہے کہ بخلوص قلب جناب ممدوح کے لئے صحت کی دعا کریں۔ اللہم اشفہ بشفائک و دواہ بدوائک و عافہ بفضلک

اشتہارات تعزیہ

حسب سابق اس سال بھی اشتہارات تعزیہ دفتر اہلحدیث سے شایع ہونگے۔ جو صاحب چاہیں۔ منگا لیں۔ قیمت فی سینکڑہ ۸ ؍ محصول علاوہ۔ ہر مقام میں ان اشتہارات کا تقسیم و چسپاں ہونا ثواب کا موجب ہے (مینجر)

اہلحدیث کانفرنس کی رپورٹ

بعض پیش آمدہ وجوہات سے رپورٹ کی طیاری میں دیر ہوئی۔ تاہم بھی خواہان کانفرنس کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ کاتب رپورٹ لکھ رہا ہے جلدی شایع ہوگی۔ انشاء اللہ

مولوی ظفر علی خاں صاحب

اڈیٹر زمیندار لاہور

کو گورنمنٹ نے کسی مصلحت سے اپنے موضع کرم آباد متصل وزیر آباد میں نظر بند کر کے تقریر و تحریر سے روک دیا۔ ملکی اخباروں نے گورنمنٹ کو اسپر توجہ دلائی ہے۔ اہلحدیث اپنے ناظرین کے ہمراہ رب العلمین مقلب القلوب کی سرکار میں دعا کرتا ہے۔ کہ وہ احکم الحاکمین مولوی صاحب کی رہائی کے لئے کوئی صورت پیدا کرے۔ یا مصرف القلوب صرف قلوب حکامنا الینا و ثبت اقدامنا وانصرنا یا خیر الناصرین

استفسار طبی کوئی صاحب ڈاکٹر ہوں یا حکیم اس امر کا جواب عنایت فرما کر مشکور فرما دیں۔ کہ میرے سارے بدن میں علاوہ ٹانگ وغیرہ کے کھجلی کے طور پر کچھ کلکلی ہوتی ہے جب اسکو کھجلاتا ہوں۔ تو بدن سے خصوصاً پیٹ کے چمڑہ سے … کے طور پر چھلکا گرتا ہے جس کے سبب ایک طرح سے بدن پر داغ پڑ جاتا ہے۔ اور سفید سفید داغ بھی ہیں۔ گردن سے لیکر پیٹ و پیٹھ و دونوں ہاتھ وغیرہ سب کا ایسا ہی حال ہے۔ مہربانی کر کے کوئی صاحب علاج بتا دیں دعا گو (فقیر مجلی خریدار اخبار ۵۱۹ از بنارس)

کتابوں کی قیمت میں انتہائی بے نظیر رعایت اخبار اہلحدیث ۱۴ اگست میں سہ ورقہ پر جو اشتہار متعلق قیمت کتب مجلد و غیر مجلد کا شایع ہوا تھا اوس کی کتب بعض فروخت ہو چکی ہیں اب اور زیادہ تخفیف کے ساتھ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اوسی اشتہار میں جو کتب درج ہیں ان میں جو مجلد ہیں ان کی قیمت میں بجائے دو آنہ فی روپیہ تخفیف کے چار آنہ فی روپیہ تخفیف ہوگی۔ اور جو غیر مجلد ہیں ان کی قیمت بجائے ایک تہائی کے صرف چوتھائی قیمت لیجاویگی۔ محصول بصورت ذمہ خریدار۔ یہ رعایت ۲۰ ذی الحجہ مطابق ۱۹ نومبر تک رہے گی۔ اس کے بعد جو فرمایش آویگی

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

بحری کارزار

جرمنی کی چار تباہ کن کشتیاں جو ساحل ہالینڈ کے پاس غرق ہوئیں۔ ان کے نام ایس ۱۱۵-۱۱۷-۱۱۸-۱۱۹ ہیں

جرمن کروزر ایمڈن نے پھر نمودار ہو کر پانچ تجارتی جہازوں کو غرق کر کے کوئلے کے دو جہازوں کو گرفتار کر لیا ہے۔

کہتے ہیں کہ اگر ایمڈن کو یہ کوئلے کے جہاز نہ ملجاتے تو وہ کسی غیر جانبدار بندر میں داخل ہو کر گرفتار ہو جاتا۔ کیونکہ اس کے پاس کوئلہ بالکل ختم ہو چکا تھا۔

اب ان دونوں جہازوں کے ملجانے سے اس کے پاس سال بھر کا کوئلہ جمع ہو گیا ہے

اس تاخت میں غرق شدہ جہازوں کے نام یہ ہیں
چکانہ۔ بینمو۔ ٹرائلس۔ بین ریول۔ اور کلن گرینٹ

گرفتار شدہ جہازوں کے نام اکسفورڈ اور بواسک ہیں

کل جہاز جو ایمڈن نے آج تک غرق یا گرفتار کئے ہیں۔ انکی تعداد ۱۷ ہے۔ اور قیمت کا اندازہ ۳۰ کروڑ روپے کیا جاتا ہے۔

ایمڈن نے ان ساتوں جہازوں کے سواروں کو سٹیمر اگنسٹ پر سوار کر کے ساحل پر بھیجدیا۔

ان غرق شدہ جہازوں میں سے ایک کے کپتان نے بیان کیا ہے۔ کہ ان غرق شدہ جہازات میں سے ایک میں ایسا قیمتی مال تھا جس کی قیمت ۲ کروڑ روپیہ سے کم نہ ہوگی۔

ایک جرمن جنگی جہاز کالسروئے افریقہ کے جنوب میں متحدہ سلطنتوں کے ۱۳ تجارتی جہاز غرق کر دئے

امارت بحریہ انگلستان نے اعلان کیا ہے۔ کہ اس وقت مختلف سمندروں میں جرمنی کے ۹ جنگی جہازات پھر رہے ہیں جن کے تعاقب میں متحدہ سلطنتوں کے ۷۰ جنگی جہاز بھیجے ہوئے ہیں

ایک انگریزی زیر آب چلنے والی کشتی گم ہو گئی ہے جرمنی کی خبروں سے معلوم ہوا ہے۔ کہ انہوں نے اسکو غرق کر دیا ہے

ایمڈن نے اور دو جنگی جہاز ایک روسی کروزر اور ایک

فرانسیسی غرق کر دئے۔

تجارتی جہاز مانچسٹر کامرس آئرلینڈ کے شمال مغربی ساحل پر بحری سرنگ سے ٹکرا کر غرق ہو گیا

ٹوکیو کا ایک تار مظہر ہے کہ جاپانی جنگی جہاز ٹکاچیہو خلیج کیاچو میں ایک سرنگ سے ٹکرا کر غرق ہو گیا جس کے سوار بھی جو تعداد میں ۲۵۰ تھے غرق ہو گئے

سلونیکی کا تار مظہر ہے۔ کہ دو آسٹریوی آبدوز کشتیوں نے فرانسیسی بیڑے پر حملہ کیا جن میں سے ایک نے فرانسیسی جنگی جہاز والڈک روسو غرق کر دیا۔

ایک جرمن تباہ کن کشتی تاریکی شب میں جاپانی بیڑے کی نظر بچا کر کیاچو سے بھاگ نکلی تھی لیکن کیاچو سے ۶۰ میل کے فاصلہ پر ساحل پر چڑھی ہوئی پائی گئی۔

ٹوکیو میں سرکاری طور پر اعلان ہوا ہے کہ جاپانی جنگی بیڑے نے مارشل اور جزائر کیرولائن پر قبضہ کر لیا ہے

بری میدان جنگ

جرمن افسر انگلستان پر حملہ کرنے کی لاف زنی کر رہے ہیں

کینیڈا نے ۳۰ ہزار سپاہ میدان جنگ میں بھیجی ہے

ساحل بلجیم کی لڑائیوں میں انگریزی جنگی جہازوں نے متحدہ افواج کی مدد کی۔ اور جرمنوں کو سخت نقصان پہنچایا

کہتے ہیں۔ کہ قیصر جرمن غیر جانبدار سلطنتوں سے دریافت کرنا چاہتا ہے۔ کہ آیا وہ اسے شاہ بلجیم تسلیم کرنے پر آمادہ ہیں یا نہیں۔

گذشتہ پندرہ روز کے تاروں سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمن پیچھے ہٹ رہے ہیں اور متحدہ افواج ان کو دبائے چلی آتی ہیں اور ان لڑائیوں میں جرمنوں کا کئی لاکھ آدمیوں کا نقصان ہوا ہے

جرمن شہزادہ میکسیملین آف ہیسی جنگ میں زخمی ہو گیا ہے۔

بیان کیا جاتا ہے۔ کہ انگریزی ہلکے کروزر فورسائٹ نے نیوپورٹ کے جرمن مورچوں پر گولہ باری کرتے ہوئے جرمن جنرل فان ٹرپ اور اس کے سارے سٹاف کو ہلاک کر دیا۔

روسی اعلان کرتے ہیں۔ کہ جرمن ان کے سامنے سے پسپا ہو رہے ہیں اور انہوں نے کئی ایک مقامات پر قبضہ کر لیا ہے۔

جرمنی نے اعلان کیا ہے۔ کہ جرمن سپاہ نے روسی علاقہ پولینڈ کے دارالخلافہ وارسا پر قبضہ کر لیا ہے۔

انگریزی اخبارات لکھتے ہیں۔ کہ گورنمنٹ جرمنی نے اپنی رعایا کی بددلی کو دور کرنے کے لئے وارسا کی تسخیر کی جھوٹی خبر شائع کی ہے۔

اٹلی کا اخبار ٹربیونا لکھتا ہے۔ کہ سروی اور مانٹی نگروی سپاہ نے سراجیوو کے تمام بڑے بڑے قلعوں پر قبضہ کر لیا ہے۔

سرویہ کی سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ کہ بلغراد اب بالکل محفوظ ہے۔

ہندوستانی افواج نے تازہ لڑائیوں میں جو بہادری دکھائی ہے اسکی تمام فرانس و انگلستان میں تعریف ہو رہی ہے

ایک جگہ میں ہندوستانی رسالہ نے عین وقت پر انگریزی فوج کو بچا لیا۔

جرمنی دستہ فوج چڑھا چلا آ رہا تھا۔ کہ ہندوستانی رسالہ بڑی چابکدستی سے ان میں گھس گیا۔ اور جرمنوں کو ککڑی کی طرح کاٹنا شروع کیا۔ یہ دیکھ کر جرمن بدحواس ہو کر بھاگ نکلے۔ رسالہ نے ان کا تعاقب کر کے انہیں دور جل سے بھی ایک میل پرے تک بھگا دیا۔ جب واپس آنے کا حکم ملا۔ تو پیچھے ہٹ آیا۔ انگریزی فوج نے ہندوستانی رسالہ کی اس بہادری پر نعرہ ہائے مسرت بلند کئے

دول متحدہ کے سفراء متعینہ قسطنطنیہ نے باب عالی سے درخواست کی تھی کہ گوبین اور بریسلا کے جرمن افسروں کو موقوف کر دیا جائے۔ باب عالی نے اس سے صاف انکار کر دیا

باب عالی نے اپنے ممالک میں غیر سلطنتوں کی عدالتیں اور ڈاکخانے بند کر دئے ہیں

یونان نے اپیرس واقعہ البانیہ میں اپنی فوجیں امن قائم کرنے کے بہانہ سے بھیجدی ہیں

اٹلی نے بھی ساحل البانیہ پر اپنے جنگی جہاز متعین کر رکھے ہیں۔ اور ولونا میں بھی کچھ سپاہ اتاری ہے

جرمن اسٹاف تمام سپاہ کو جو ہنوز جرمنی اور بلجیم میں مشکل سے مرتب و مجتمع کر رہا ہے۔ تاکہ [illegible] کے حوالی میں اپنی ساری طاقت کو جمع کرے۔

آسٹریا نہایت سرگرمی سے سرحد اٹلی پر مورچے بنا رہا ہے

ترکی جنگ۔ جو آخر وہی ہوا جسکا خطرہ کیا جاتا تھا۔ ۲۹۔ اکتوبر کو ترک بھی شریک جنگ ہو گئے۔ روسیوں پر حملہ کر کے ان کے کئی ایک جہاز ڈبو دئے۔

ahmadimuslim.de

اسلامی طہارت و عبادت کی فلاسفی

ضخامت ۵۸۰ صفحات

دینیات کے موضوع پر زبان اردو کے لئے ایک قابل فخر تحفہ جدید ہے۔ اس میں جملہ اقسام عبادات نماز روزمرہ (سفر و حضر) جمعہ۔ عیدین۔ تراویح۔ جنازہ۔ خسوف کسوف وغیرہ۔ حکم صیام فریضہ حج۔ زکواۃ صدقۃ الفطر۔ قربانی۔ عقیقہ۔ ولیمہ۔ وغیرہ ضروریات دین کے ساتھ مسائل نجاست۔ طہارت اور ہدایات اسلامیہ متعلق رسوم شادی و غمی کو بالتفصیل ایسی خوبی و خوش اسلوبی سے مذاق زمانہ کے موافق فلسفیانہ طریق میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ بائد و شائد بعض انگریزی خوان نوجوانوں میں بوجہ غیری مذہب کے متعلق جو شبہات و خیالات فاسدہ پیدا ہو رہے ہیں۔ ان کے انسداد کیلئے تریاق کا کام دیگی

کوئی مسلمان گھر اس سے خالی نہیں رہنا چاہیئے۔ مبتدی سے لیکر منتہی تک اس سے مستفید ہو رہے ہیں۔ اگر آپ بھی چاہتے ہیں۔ تو بہت جلد آرڈر بھیجدیجئے۔ ورنہ دوسرے اڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔ بس اب بہت تھوڑی جلدیں باقی رہگئی ہیں۔ تمام خوبیوں کی علت غائی یہ ہے۔ کہ اس کے لائق مصنف مولٰینا ابوالمسیح احمد ماشاء اللہ علوم دینیہ میں ماہر ہونے کے ساتھ زبان انگریزی میں درجہ فضیلت رکھتے ہیں۔ ان معنوی خوبیوں کے ساتھ کاغذ۔ لکھائی۔ چھپائی کی نفاست نے سونے پر سہاگہ کر دیا ہے

اصلی قیمت غیر مجلد عہ؍ مجلد ۱۲؎ رعایتی قیمت غیر مجلد عا مجلد عہ

اخبار کا حوالہ دے کر

مینیجر صاحب حجاز بک ایجنسی شہر سیالکوٹ سے طلب کرو۔

R. L. N. 352

نہایت مفید ضروری اور کارآمد کتابیں

حمایل شریف معرا ہنایت خوشخط۔ عمدہ کاغذ۔ لکھائی چھپائی لفظ لفظ علیحدہ علیحدہ۔ شروع میں قرآن مجید کے جملہ مضامین کی فہرست بحروف تہجی اردو میں دیگئی ہے۔ اخیر میں سورتوں۔ سیپاروں۔ رکوعات و آیات کی تفصیل درج ہے۔ تقطیع اوسط۔ سفر وحضر دونوں میں کارآمد ہے خصوصاً بچوں۔ بوڑھوں۔ اور عورتوں۔ لڑکیوں۔ اور نوآموز لڑکوں کے لئے ہنایت مفید۔ اصلی قیمت [illegible] ہے لیکن رعایتی مجلد مع محصول صرف [illegible]

سفری جیبی حمایل شریف مترجم یہ حمایل شریف کا [illegible] سایز پر ہے۔ ہنایت خوشخط۔ صحیح۔ ترجمہ عمدہ ہے۔ ملک میں عام طور پر پسند کی گئی ہے۔ سفر میں ہنایت کارآمد۔ جلد چرمی خوشنما مع محصول [illegible]

لغات القرآن اس میں قرآن شریف کے جملہ الفاظ کو حروف تہجی کی ترتیب پر جمع کر کے ہر ایک لفظ کے ساتھ اس کے معانی و مصادر و مادہ مجرد درج ہیں۔ مزید استفادہ کے لئے شروع میں مختصر طور پر عربی گرامر کے قواعد بھی بتا دیے ہیں۔ تاکہ مبتدی کو الفاظ قرآنی کے معانی سمجھنے میں آسانی ہو غرض اس کے مطالعہ سے ایک اردو دان قرآن مجید کے معانی و مطالب سے کامل واقفیت حاصل کر سکتا ہے۔ اصلی قیمت بلا جلد [illegible] رعایتی مجلد مع محصول [illegible]

انسان کامل عارف ربانی سید عبد الکریم صاحب گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب الانسان الکامل کا سلیس اردو ترجمہ مع مختصر تذکرہ مصنف اس میں تصوف کے تمام اصول و فروع و اصطلاحات کی پوری تشریح موجود ہے احدیت۔ واحدیت۔ عما۔ قلب۔ روح۔ کتب آسمانی۔ فرشتگان۔ کرسی لوح۔ قلم وغیرہ کے اسرار و معانی کا ذکر ہنایت شرح و بسط سے کیا گیا ہے اصلی قیمت للعہ رعایتی محصول سمیت صرف [illegible]

شرح فصوص الحکم عربی از مولانا جامی اہل تصوف کے نزدیک جو رتبہ امام اکبر حضرت محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کی فصوص الحکم کو حاصل ہے۔ مشکل سے کسی کتاب کو حاصل ہوا ہوگا یہ کتاب حقائق و معارف سے مملو ہے۔ اور اس پر مولانا جامی کی شرح سونے پر سہاگے کی مثال ہے۔ ہنایت صحیح نسخہ بڑی شکل اور پوری احتیاط سے چھپی ہے اصلی قیمت للعہ رعایتی مع محصول [illegible]

خیر کثیر در اثبات وجود رب قدیر مغربی تعلیم کے بعض یافتہ اصحاب کو جو ذات باری کی ہستی کے متعلق شکوک و شبہات پیدا ہوتے ہیں ان کا جواب فاضل مصنف نے عقلی و نقلی طریق پر اس خوبی سے دیا ہے کہ باید و شاید۔ دہریوں کے مایہ ناز اعتراض کا دندان شکن جواب [illegible]

منشی مولا بخش کشتہ امرتسر ڈہاب کھٹیکاں

مومیائی

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ جو بیان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو۔ ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اسکا معمولی کرشمہ ہے بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد۔ عورت۔ بوڑھے۔ بچے۔ جوان کو یکساں مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال کی جا سکتی ہے سردیوں میں خصوصاً ہنایت مفید ہے۔

قیمت فی چھٹانک عہ۔ دو چھٹانک پر [illegible] رعایت [illegible] مع محصولڈاک وغیرہ۔ ممالک غیر سے محصول علاوہ

پروپرائٹر دی میڈلسن الحسینی کٹڑہ قلعہ امرتسر

راجپوت پرنٹنگ ورکس لاہور میں ٹھاکر مدن گوپال سنگھ پرنٹر نے چھاپا اور امرتسر سے مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل، مالک نے شائع کیا

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۵۲

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفےٰ بر جان مسلم داشتن

اخبار

اہلحدیث

امرتسر

جلد ۱۲ — نمبر ۲

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جملہ واپس ہونگے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین بحصولڈاک آنے پر واپس ہوسکیں گے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۔۔۔ مے
رؤسا و جاگیرداران سے ۔۔۔ للعہ
عام خریداران سے ۔۔۔ ہے
ششماہی عہ
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۶ پنس
ششماہی ۳ شلنگ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہوسکتا ہے
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناءاللہ صاحب مولوی فاضل مالک و اڈیٹر اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے

امرتسر مورخہ ۲۳ ذی الحجہ ۱۳۳۲ھ مطابق ۱۳ نومبر ۱۹۱۴ء یوم جمعہ

ہندو مسلم اتفاق

آجکل اخباروں میں یہ مضمون گشت کر رہا ہے کہ ہندو مسلم اتفاق کی ضرورت ہے۔ اور کسطرح ہوسکتا ہے۔ اسکی وجہ یہ پیش آئی ہے۔ کہ آجکل گورنمنٹ جنگ کی وجہ سے پریشانی میں ہے۔ اس لئے ہم ہندی رعایا کو باہمی کشمکش بڑھا کر گورنمنٹ کی پریشانی کو نہ بڑھانا چاہئے۔ بلکہ مثل انگلینڈ اور آئرلینڈ کے باہم شیر و شکر ہو کر یک جہت ہوجانا چاہئے۔

وجہ مصالحت تو معقول ہے۔ مگر اس کی وجوہات اور طُرق میں اختلاف ہے۔ اہلحدیث ایک مذہبی جماعت ہے۔ اس کی حیثیت مذہب کے اندر ہے۔ اسلئے اسکا طریق استدلال مقدم وہ ہدایت ہوگی۔ جو مذہب کی جانب سے صادر ہوں۔ پولیٹکل اور ملکی دلائل انکی نگاہ میں وہ وقعت نہیں رکھ سکتے۔ جو مذہبی دلائل رکھتی ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ دونوں قومیں ایک ملک کی رہنے والی ہیں۔ ایک دوسرے کی ہمسائی ہی نہیں بلکہ ایک کو دوسرے سے خون کا تعلق بھی ہے۔ پھر لڑائی کیا۔ اور جنگ کیا۔ بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ بقول شاعر

وجہ بیگانگی نہیں معلوم
تم جہاں کے ہو واں کے ہم بھی ہیں

اسلام ملکی اور پڑوسی بھائیوں کے ساتھ محبت اور سلوک کی ہدایت کرتا ہے۔ لیکن سب سے مقدم یہ دیکھنا ہے۔ کہ باوجود اتنے تعلقات کے لڑائی کیوں ہے۔ اور کس طبقے میں ہے۔ بعد تلاش تمام لڑائی کے سبب قرار دئے جاتے ہیں۔ عید البقرہ پر گائے کی قربانی اور محرم پر تعزیے۔ ہنود اس بات سے ناراض ہوتے ہیں کہ گائے کی قربانی کی جائے۔ مسلمان اس پر مصر ہوتے ہیں کہ کریں گے۔ غرض ان دونوں کی لڑائی اس شعر کی مصداق ہوتی ہے ؎

ملک الموت کو ضد ہے کہ میں جان لیکے ٹلوں
سر بسجدہ ہے مسیحا کہ مری بات رہے

دونوں قومیں اپنے اپنے دعوے پر بضد مصر ہیں۔ کچھ شک نہیں کہ ہز مجسٹی امیر حبیب اللہ خان صاحب شاہ کابل نے اپنی سیاحت کے ایام میں ہندوؤں کے جذبات کا خیال کرکے عموماً مسلمانوں کو گائے کی قربانی سے منع فرمایا تھا کیونکہ انہوں نے مقرر گائے کی قربانی نہ کرنے کی وجہ یہی بتلائی تھی۔ کہ ہندوستان کی ایک بڑی قوم اس قربانی سے ناراض ہوتی ہے مگر اہلحدیث کی نگاہ سب سے مقدم مذہبی ہدایات پر ہے۔ اس لئے ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم پہلے مذہبی ہدایات پڑتال کریں۔ کہ آیا مذہب اسلام میں گائے کی قربانی کرنی جائز ہے یا نہیں۔ اس کا مختصر جواب یہی ہے۔ کہ جائز ہے۔ بلا ہم ان لوگوں کی رائے اور طریق عمل سے متفق

گلزار احمدی یعنے سوانح النبوت شریف کا پنجابی نظم میں دلچسپ دلپسند طرز میں تین جلدیں۔ داعظان شیریں زبان اور عاشقان پیغمبر ذیشان کے بے نظیر تحفہ ہے۔ سہ جلد کی اصل قیمت للعہ رعایتی ہے۔ ملنے کا پتہ: میاں غلام نبی جلد ساز ہال بازار امرتسر

نہیں ہیں۔ جنکی شکایت مسافر آگرہ ان لفظوں میں کرتا ہے۔

"تمام کے مسلمان ان تہواروں کو ہر ممکن طریقہ پر ہندؤں کی دل آزاری کا موجب بنانا بھی شعار اسلام سمجھتے ہیں" (مسافر ۳۰ اکتوبر)

مگر اتنی گذارش کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ نیت کا حال سوائے خدا کے کسی کو معلوم نہیں۔ ہم نے جہاں تک مسلمانوں کے ~~حالات~~ قربانی کے متعلق دیکھا ہے۔ کسی مسلمان کے دل میں یہ خیال نہیں پایا۔ کہ میں اسلئے قربانی کرتا ہوں کہ ہندوؤں کو ستاؤں۔ البتہ ایک مذہبی حکم ہے۔ اس لئے مسلمانوں کی نسبت ایسا خیال کرنا ہمارے خیال میں بدگمانی ہے۔

رہا تعزیوں کا معاملہ۔ سو اُس کی بابت تو اہلحدیث کی بحیثیت مذہب کھلی رائے ہے۔ کہ یہ مذہبی حکم نہیں ہے۔ اس لئے بند کرنے کے قابل ہیں۔ تعزیہ داروں کی نیت کی بابت اگر کہا جائے۔ کہ ہندؤں کی دل آزاری کو دخل ہے۔ تو ہو سکتا ہے۔

یہ تو ہماری مذہبی رائے ہے۔ اب ہم پولیٹیکل طور سے اس مسئلہ پر بحث کرنا چاہتے ہیں۔ کچھ شک نہیں کہ گورنمنٹ کا منشا کسی مذہب کی جانچ اور تحقیق کرنے سے نہیں۔ بلکہ یہ ہے کہ جو قوم کسی رسم کو اپنے مذہب میں داخل سمجھتی ہے۔ گورنمنٹ اسکو ایسا ہی سمجھکر اوسکی حفاظت کرتی ہے۔ اور کریگی۔ اس اصول سے قربانی اور تعزیہ کی رسم جو مدت سے مسلمانوں میں چلی آتی ہے۔ پولیٹیکل نگاہ میں جائز ہے۔ اور گورنمنٹ کا فرض ہے کہ انکی حفاظت کرے۔ چنانچہ گورنمنٹ اپنے فرض کو آج تک بڑی جانفشانی اور محنت سے ادا کرتی رہی ہے۔

اب غور طلب بات یہ ہے۔ کہ فساد کس کی طرف سے ہے۔ کچھ شک نہیں کہ قانون کا منشا ہے۔ کہ جائز کام کرنے والا مفسد نہیں۔ بلکہ جائز کام سے روکنے والا مفسد ہے۔ گذشتہ ایام میں آمین بالجہر کا مقدمہ مابین مقلدین اور اہلحدیث تھا۔ جکی اپیل چیف کورٹ لاہور میں پیش ہوئی۔ تو جناب چیف کورٹ نے اسی اصول سے لکھا۔ کہ آمین بالجہر کہنا ایک جائز فعل ہے۔ جائز فعل فساد نہیں بلکہ جائز سے روکنا فساد ہے۔

اس اصول کے مطابق ہم کو دیکھنا چاہیئے کہ قربانی اور محرم میں ہندوؤں کی طرف سے جو مزاحمت ہوتی ہے۔ وہ فساد ہے یا نہیں۔ کیونکہ دونوں رسمیں پولیٹیکل نقطۂ خیال سے جائز ہیں۔

ہم اس منطق کے سمجھنے سے قاصر ہیں۔ جو ہندو کہتے ہیں۔ کہ ہمارے نزدیک گائے پاک جانور ہے۔ (بہت خوب) آریہ سماجی جو ہندوؤں کے اس خیال میں مذہبی نقطۂ خیال سے تعلق نہیں رکھتے۔ مگر انکا جی چاہتا ہے۔ کہ ہندوؤں کی اس رائے میں شریک رہیں۔ اسلئے اون کا طرز استدلال اور ہے۔ وہ کہتے ہیں گائے سے کہ چونکہ ملکی فوائد ہیں۔ اس لئے اس کی حفاظت کرنی چاہیئے۔ تاکہ گھی دودھ اور زراعت کو ترقی ہو۔ مانا۔ مگر اس کے معنے یہ نہیں۔ کہ مسلمانوں کے ایک جائز کام میں رکاوٹ پیدا کی جاوے۔

علاوہ اس کے محرم میں تو ہندوؤں کا کوئی نقصان نہیں۔ پھر کیوں آئے دن فساد ہوتے رہتے ہیں۔ اسکے جواب میں مسافر آگرہ کہتا ہے۔ کہ مسلمان ہندوؤں سے دو باتوں کا سخت مطالبہ کرتے ہیں۔ اوّل ایام محرم میں ہندو اپنی خوشی کی تقریب پر بھی باجہ نہ بجاویں دوم تعزیئے کے راستے میں کسی پیپل کی شاخیں لٹک رہی ہوں۔ تو اون کو کٹوایا جائے۔ خواہ وہ پیپل ہندو کی ملکیت ہو۔ ان دونوں مطالبات کی بابت مسافر کہتا ہے۔

"یہ دونوں مطالبات قطعی بیہودہ اور بیجا ہیں"

ہم بھی مسافر کی تائید کرتے ہیں مگر غور کریں۔ تو اصل مقدمہ میں مسافر نے ڈگری مسلمانوں کو دلائی ہے۔ کیونکہ جسطرح مسلمانوں کا یہ مطالبہ کہ ہندو ہماری خاطر باجہ نہ بجاویں۔ بقول مسافر فضول اور بیجا ہے۔ اسیطرح ہندوؤں کا یہ مطالبہ کہ مسلمان ہمارے پوتر جانور کو ذبح نہ کریں۔ (مسافر کی اصطلاح میں انہی الفاظ کا حقدار ہے یا نہیں؟ کوئی فرق نہیں۔

اس تقریر سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ مسافر کی وکالت نادان دوست کی حمایت سے بہتر نہیں ہے۔ سچ ہے ؎

ترا از دو ہا گر بود یار غار
ازاں بہ کہ جاہل بود غمگسار

مختصر یہ ہے۔ کہ ہندو مسلم اتفاق کے ہم حامی ہیں۔ بلکہ متمنی ہیں۔ اس لئے ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم ہی اسکا طریق بتلا دیں۔ ہمارے خیال میں اس مصالحت کے دو طریق ہیں۔

(الف) دونوں قومیں اتفاق سے مشترک کمیشن بنا دیں۔ جن میں جملہ رسومات متنازعہ کو پیش کر کر فیصلہ کرایا جاوے۔ جو رسم بحیثیت مذہب جائز ثابت ہو۔ اوس کو بند کیا جائے۔ خواہ وہ ہندوؤں کی ہو یا مسلمانوں کی۔

(ب) پہلی صورت نہ ہو سکے تو گورنمنٹ کے پولیٹیکل اصول کے مطابق جو قوم جس رسم کو اپنی مذہبی رسم کہے۔ دوسری قوم بھی اوسکو اوس کی مذہبی رسم سمجھکر اُس میں مزاحمت نہ کرے۔ خواہ وہ رسم ہندوؤں کی بت پرستی کی ہو۔ یا مسلمانوں کی تعزیہ سازی کی۔

ہمارے خیال میں یہ دو صورتیں ہندو مسلم اتفاق کی ہیں۔ جن میں سے بحیثیت مذہب ہم پہلی کو ترجیح دیتے ہیں۔ اور بحیثیت پولیٹیکل دونوں ٹھیک۔ اور اپنا عندیہ ان دو لفظوں میں ظاہر کرتے ہیں ؎

مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر کرنا
ہندی ہیں ہم وطن ہے ہندوستان ہمارا

ahmadimuslim.de

جنگِ یورپ

ترکی جنگ میں مسلمان کیا کریں گے؟

عرصہ سے یہ سوال اخباروں میں گشت کر رہا ہے کہ ترکی سلطنت اگر جنگ میں کود پڑے۔ تو ہندوستان کے مسلمان کیا کرینگے۔ اسلامی اخبارات کا جواب گو الفاظ میں مختلف تھا۔ مگر معنے میں متفق۔ آج جو یہ پریشان کن خبر آئی ہے۔ کہ جس امر کا خطرہ لگ رہا تھا۔ وہ وقوع پذیر ہو گیا۔ یعنی ترک بھی آلودہ جنگ ہو گئے۔ تو اس سوال نے نئے سرے سے شکل دکھائی۔ کہ اب مسلمانانِ ہند کیا کریں گے؟۔

سوال کنندوں کا منشاء معلوم ہوتا ہے۔ کہ چونکہ مسلمانانِ ہندوستان کو ترکوں سے مذہبی اتحاد ہے۔ اسی اتحاد کی وجہ سے جنگ طرابلس و بلقان میں مسلمانوں نے ہمدردی کا اظہار بھی کیا۔ مگر اب جو ترکوں نے بمقابلہ گورنمنٹ انگریزی جرمنی سے ملکر کاروائی شروع کی ہے۔ اس موقع پر مسلمانانِ ہند کیا کریں گے؟

ہمارے خیال میں اس سوال کا جواب بہت آسان ہے۔ بلکہ سچ تو یہ ہے۔ کہ جواب کی آسانی پر نظر کر کے ہمیں سائلین پر تعجب آتا ہے۔ کہ انہوں نے اس سوال کو کیوں اتنی اہمیت دی سنئے مسلمانانِ ہند وہی کریں گے۔ جو مندرجہ مثال سے ثابت ہوتا ہے۔

"ایک شخص کا بھائی کسی فوجداری مقدمہ میں ماخوذ ہے۔ دورانِ مقدمہ میں وہ اوس کے لئے خوب زور لگاتا ہے۔ کہ کسی طرح الزام سے بری ہو جائے۔ ماتحت عدالت سے نکلکر محکمہ اپیل تک جاتا ہے۔ مگر جب اعلیٰ محکمہ میں بھی ناکام رہکر دیکھتا ہے۔ کہ اوس کے بھائی کو جیل میں لئے جاتے ہیں۔ تو اوس وقت وہ اپنی تمام قوت اور ہمدردی کا خاتمہ کر دیتا ہے۔ اور خاموش ہو کر بیٹھ جاتا ہے۔ یہانتک کہ بعض اوقات اوسکو اپنی آنکھوں سے پھانسی پر لٹکا ہوا دیکھتا ہے۔ مگر کوئی ناجائز حرکت نہیں کرتا

اس مثال کے کیا معنے ہیں؟ سنئے!

مسلمانانِ ہند اگر یہ کہیں کہ ترکوں سے ہماری ہمدردی نہیں تو جھوٹ کہتے ہیں۔ اور دہوکہ دیتے ہیں جس کو کوئی دانشمند قبول نہیں کرے گا۔ اس لئے ہم نے جو مثال دی ہے۔ اوس کو ملحوظ رکھکر سوچئے۔ تو اس مشکل سوال کا جواب مل سکتا ہے۔ کہ مسلمانانِ ہندوستان کیا کرینگے۔

وہی کریں گے جو قانون اون کو اجازت دیگا۔ جسطرح ملزم کا بھائی دوران مقدمہ میں اپنے بھائی کی رہائی کے لئے کوشش کرتا ہے۔ اس لئے کہ قانون اوسکو اجازت دیتا ہے مگر بعد فیصلہ جب قانون اسکو روک دیتا ہے تو خاموش بیٹھ جاتا ہے۔ جنگ طرابلس اور بلقان میں مسلمانوں نے چندہ دیا۔ ہمدردی کی کیونکہ قانون وقت نے اون کو ایسا کرنے کی اجازت دی تھی۔ یہاں تک کہ ینگ دل (؟) اور اون کی بیگم صاحبہ نے چندوں کی نہ صرف تحریک کی بلکہ شرکت بھی فرمائی۔ اس لئے مسلمانوں کو بھی حوصلہ ہوا۔ اب جو وقت اوس کے برخلاف ہے۔ تو مسلمانانِ ہند بقول ؎

"چلو تم ادہر کو جدہر کی ہوا ہے"

وہی کریں گے۔ جس کے کرنے کی قانون اور گورنمنٹ اجازت دیں گے۔ اور بس۔

معذرت

اخبار کے کاتبوں میں سے ایک بیمار ہو۔ دوسرا بھائی کی شادی میں مصروفیت رہی۔ اسلئے متفرق طبعی بشکل چھ صفحے کہا ہے گئے۔ آئندہ پورے ۱۶ صفحے ہو نگے۔ انشاء اللہ۔

منیجر

رشی نمبر پر ریویو

نمبر ۲

رشی نمبر کی بابت ہم نے گذشتہ پرچہ میں لکھا ہے۔ کہ وہ آریوں کے اخبار پرکاش کا ایک خاص پرچہ ہے۔ جس میں خاص سوامی دیانند کی صفت و ثنا کی گئی ہے۔ اوسی پر ریویو کا ایک نمبر گذشتہ پرچے میں کیا گیا ہے اور آج دوسرا نمبر کیا جاتا ہے۔

گذشتہ نمبر میں ہم نے سوامی دیانند کے جنگی لاٹ ہونے کی حیثیت پر گفتگو کی ہے۔ آج ہم اون کی نرم یا درشت کلامی پر بحث کرتے ہیں۔ کیونکہ رشی نمبر میں ایک مضمون اس عنوان کا بھی ہے۔ کہ "سوامی دیانند سخت کلامی کرتے تھے؟" اس میں مضمون نگار نے تمام دنیا کے برخلاف یہ دعویٰ کیا ہے۔ کہ سوامی جی کا طرزِ عمل نہایت شیریں تھا۔ اس عجیب دعوے پر جو دلیل لائے ہیں وہ اس سے بھی عجیب تر ہے۔ لکھتے ہیں۔

"اگر یہ بات صحیح ہوتی۔ تو سر سید احمد خان اپسے مسلمان اور پادری سکاٹ جیسے عیسائی اون کے مرنے پر ان الفاظ میں اپنا غم ظاہر نہ کرتے۔ جنمیں انہوں نے کیا"

حالانکہ امر واقع یہ ہے۔ کہ سوامی جی بہت سخت کلام اور دل آزار تھے۔ مگر چونکہ اونکی تحریر و تقریر عموماً سنسکرت یا ہندی ناگری میں تھیں۔ جن سے سر سید احمد خاں اور پادری صاحب جیسے بالکل ناواقف تھے۔ اس لئے وہ صرف یہ سمجھ کر کہ ایک شخص برہمن خاندان کا ہندو بت پرستی کا رد کرتا ہے۔ اون کی تعریف کرتے اور اون کی موت پر افسوس کرتے تھے۔ کسی شخص کی تعریف کرنے سے واقعات اصلیہ چھپ نہیں سکتے۔

سوامی جی کی بڑی سوانح عمری میں ہم اس بات

ahmadimuslim.de

کا ثبوت پاتے ہیں۔ کہ آپ سخت کلام اور دلآزار تھے۔ ایک موقع پر جلسہ میں جہاں کلکٹر صاحب ضلع اور کمشنر صاحب بھی شریک تھے سوامی نے ہندوؤں اور عیسائیوں کے حق میں ایسی سخت کلامی کی۔ کہ دوسرے روز کمشنر صاحب نے منتظم جلسہ کو بلا کر کہا۔

"اپنے پنڈت صاحب کو کہہ دو۔ کہ ایسی سخت کلامی سے پرہیز کیا کریں۔"

(دیباچہ سوانح ص ۶)

اس واقعہ کے علاوہ ہم سوامی جی کے دلآزار الفاظ کی فہرست بھی دے سکتے ہیں۔ جو انہوں نے خاص مسلمانوں کے حق میں استعمال کئے ہیں۔ جو نہایت اختصار سے درج ذیل ہیں۔ ستیارتھ پرکاش اردو طبع اول کے صفحات ذیل ملاحظہ ہوں۔

"یہ شیطان سے بڑھ کر شیطنت ص ۶۸۲ جنگلی لوگوں میں پاکھنڈ چلایا۔ ص ۶۸۶ خدا نے یہ تدبیر شیطان سے سیکھی ہوگی۔ دیکھئے خدا کی بیعلمی ص ۶۸۶ معجزے کی سب باتیں فضول اور سادہ لوگوں کو بہکانے کے لئے گھڑی گئی ہیں ص ۶۹۰۔

بانی اسلام نے اپنا مطلب عیش و عشرت پورا کرنے کو لالچ دیا ص ۶۸۳ یہ قرآن بے انصافی کی بات جاہل اور خود غرض لاعلم آدمی کی ہے خدا مسلمانوں کو فساد کرنے پر آمادہ کیوں کرتا ہے۔ ص ۶۸۴ دیکھئے لاعلمی کی بات قرآن کے مصنف کو علم ہیئت اور جغرافیہ نہیں آتا تھا۔ واہ واہ دیکھو جی مسلمانوں کا خدا شعبدہ بازوں کی طرح کھیل رہا ہے ص ۶۸۶ بہشت کیا ہے۔ طوائف خانہ ہے ص ۶۸۸ محمد صاحب کی نیت صاف نہ تھی اور وقت جنگلی اور جاہل آدمی زیادہ تھے۔ اسی واسطے ایسے خلاف از علم مذہب چل گئے ص ۶۸۹ خدا دہوکا اور فریب کرتا ہے۔ خدا بھی تو مسلمانوں کے ساتھ جھوٹی محبت میں پھنسا ہوا ہے ص ۶۹۰ خدا بڑا شیطان ہے۔ ایسی تعلیم دینے والی قرآن کی تعلیم ۔کنوئیں میں ڈالنی چاہیئے۔ ایسے جاہلانہ مذہب ص ۶۹۲ محمد صاحب نے یہ باتیں عیش و عشرت کے لئے بنائیں ص ۶۹۳۔ واہ جی واہ مسلمانوں کے خدا محمد صاحب نے اپنا مطلب نکالا ص ۶۹۴ مسلمانوں کا خدا بھی شیطان کا کام کرتا ہے۔ نہ خدا کا کلام ہے نہ کسی عالم کی تصنیف ص ۶۹۵ تمہارا خدا بھی بہرہ ہے ص ۶۹۶ ایسی جھوٹی باتوں کو خدا اور محمد صاحب بھی مانتے تھے ص ۶۹۷ پاگلانہ بکواس ہے یہ سب فریب قرآن کے مصنف کا ہے ص ۶۹۸ یہ قرآن خدا کا بنایا ہوا نہیں ہے کسی مکار فریبی کا بنایا ہوا ہے۔ مسلمانوں کے خدا سے انصاف اور رحیم وغیرہ نیک اوصاف دور بھاگتے ہیں۔ یہ تعلیم خدا کی تو کیا کسی نیک آدمی کی بھی نہیں ہو سکتی ص ۷۰۰ ایسے خدا کو ہماری طرف سے ہمیشہ تلانجلی (ترک) ہے خدا کیا ہے۔ ایک تماشہ گر ہے۔ تعجب ہے عقلمند لوگ ایسے بے بنیاد اور نامعقول مذہب کے قائل ہیں ص ۷۰۲ واہ جی واہ محمد صاحب آپنے تو گوسائیوں کی ہمسری کر لی۔ واہ آہ میاں۔ آپنے اچھی سوداگری جاری کی۔ عقلمند اور شریفوں کے قابل نفرت ہے۔ دیکھو محسن کیسی تحقیق ہوا۔ کہ مصنف قرآن علم طبعیات کو بھی نہیں جانتا تھا۔ ص ۷۰۴ وحشی لوگوں نے یہ کتاب بنائی ہے۔ واہ جی واہ خدا کی اونٹنی ص ۷۰۷ ایسی باتیں جاہلوں کی ہوتی ہیں خدا اور عالموں کی نہیں مسلمانوں کا خدا علم طبعی کچھ بھی نہیں جانتا۔ قرآن کا مصنف بادلوں کے علم کو بھی نہیں جانتا طرفدار۔ غیر منصف اور جاہل ہے ص ۷۰۸ خدا اور شیطان میں کیا فرق ہے ص ۷۰۹ شیطان کا بھی استاد کیوں نہیں۔ یہ سب بے علمی کی باتیں ہیں۔ ایسی باتوں کو انجان لوگ مان لیتے ہیں۔ ص ۷۱۰ بھلا خدا کی کتنی نادانی ہے لاعلمی کی بات ہے۔ قرآن کے مصنف کو جغرافیہ یا علم ہیئت نہ آتا تھا۔ ایسی خلاف از عقل باتیں کیوں لکھ دیا۔ اس کتاب کے معتقد بھی بے علم ہیں۔ ایسی کتاب کو وحشی لوگ بھی مانتے ہیں۔ ص ۷۱۰ شائستگی کے خلاف بہت سی باتیں لکھی ہیں ص ۷۱۱ ایسی فحش باتیں خدا کی کتاب میں کیا کسی شائستہ آدمی کی بھی نہیں ہو سکتیں۔ کسی گمراہ کی بنائی ہوئی ہے ص ۷۱۲ خدا اور مسلمان بڑے بت پرست ہیں ص ۷۱۳" (بالاختصار)

اہلحدیث۔ ان حالات کو دیکھکر بھی کوئی شخص کہہ سکتا ہے۔ کہ سوامی دیانند سخت کلام نہ تھے بلکہ نرم کلام تھے۔ ایسا کہنے والے ہمیں اجازت دیں گے۔ کہ ہم بھی اپنی نرم کلامی کا ثبوت دیکر اون کے حق میں ایسے الفاظ کا استعمال کریں۔ ہرگز نہیں۔ بس سماجی مترو! ؎

آنچہ بخود نہ پسندی بدیگراں مپسند

مسافر کی غلط بیانی

اگر ہم یہ کہیں کہ آریہ اخبار مسافر آگرہ نے غلط بیانی کی ہے تو ہمارے ناظرین ہم سے اسکو کوئی غیر معمولی بات نہ جانینگے کیونکہ اسکی تو عادت ہی یہی ہے مگر اس قسم کی غلط بیانی جو پبلک سے تعلق رکھتی ہو واقعی غیر معمولی ہے ۲۳-۲۵ اکتوبر کو داناپور (پٹنہ) میں مسلمانوں کا جلسہ تھا جسمیں خاکسار اور غازی محمود (دھرمپال) بھی مدعو تھے میرے ساتھ جو خط و کتابت تھی اسمیں صرف دو روز کا جلسہ لکھا تھا اسی کے مطابق ہم نے اپنا وقت سوچا تھا عید بھی سر پر تھی چنانچہ ہم شریک جلسہ ہوئے اشتہار جلسہ میں لکھا تھا کہ مخالفین اسلام اپنے شکوک رفع کرانے کی خواہش کرینگے تو وقت دیا جاویگا آریوں نے چالاکی کی کہ جلسہ کے خاتمہ پر ایک رقعہ لکھ مارا کہ آپ اپنے اشتہار کے مطابق وقت کب دینگے جسکا جواب جلسہ میں دیا گیا کہ ہمنے لکھا تھا مخالف خواہش کرینگے تو وقت دیا جاویگا جبکہ آریوں نے خواہش کا اظہار کیا جبکہ جلسہ ختم ہونے کو ہے۔ اسمیں قصور کسکا ہے چنانچہ ہم دو تو اپنے پروگرام کے مطابق

اسمیں لکھا ہو جو اس نے لکھا ہے کہ مخالفین کو شنکا سمادہان کا وقت دیا جائے گا؟

انسانوں میں سے شیطان کون ہیں

اس عنوان سے ایک مضمون آریہ گزٹ میں بغرض حوال درج ہوا ہے جسکو بغرض جواب ہم درج کرتے ہیں۔ آریہ گزٹ لکھتا ہے:۔

قادیاں کے فرقہ احمدی کی ایک جماعت کی طرف سے جس جماعت کو "بشیریہ جماعت" کہہ سکتے ہیں ایک اخبار الفضل نکلتا ہے اُس کی پیشانی پر ذیل کی سیاہ سطور لکھی ہوتی ہیں "خدا تعالےٰ نے اس بات کے ظاہر کرنے کے لئے کہ میں اس کی طرف سے ہوں اس قدر نشان دکھلائے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جاویں تو ان کی بھی ان سے نبوت ثابت ہو سکتی ہے۔ لیکن پھر بھی جو لوگ انسانوں میں سے شیطان ہیں وہ نہیں مانتے"۔ اس فقرے کا صاف یہ مطلب ہے کہ انسانوں میں سے جو لوگ مرزا صاحب کو نبی تصور نہیں کرتے وہ سب شیطان ہیں۔ مسلمانوں کا ایک ہی شیطان پہلے اس قدر اُدھم مچا رہا تھا لیکن اب سوائے چند سو یا ہزار بشیری احمدیوں کے دنیا کے کروڑہا انسان الفضل کی پیشانی کی سیاہ سطور کے قول کے مطابق شیطان ہو گئے تو پھر دنیا کا کیا حال ہوگا۔ یقیناً اس کا جواب اُن مسلمان بھائیوں کو دینا چاہئے جو مرزا صاحب کو نبی تصور نہیں کرتے نامعلوم الفضل کے ایڈیٹر صاحب یہ کسطرح گوارا کرتے ہیں کہ اپنے اِکّے گِنے مریدوں کے سوائے سب کو شیطان کا خطاب دیدیں۔ بہرحال یہ سیاہ سطور تمام ہندو مسلمان عیسائی لوگوں کے دلوں کو دکھ پہنچانے والی ہیں۔ (۲۹-اکتوبر)

اہلحدیث:۔ ہمارے خیال میں اس کا جواب آسان ہے گو اڈیٹر آریہ گزٹ نے بہت مشکل سمجھا ہے۔ پس آریہ گزٹ اور الفضل غور سے سنیں ؎

اونہوں نے خودغرض شکلیں کبھی دیکھی نہیں شاید
وہ جب آئینہ دیکھینگے تو ہم اون کو بتا دینگے

رومن کیتھولک پادریوں کا جنون

عیسائیوں کے دو فرقے بڑی تعداد میں ہیں رومن کیتھولک اور پروٹسٹنٹ۔ موخر الذکر بائبل کو اردو وغیرہ زبانوں میں اشاعت کرتے ہیں۔ اول الذکر اس کے ترجمہ کو ناپسند کرتے ہیں۔ لاہور کے رسالہ مسیحی تجلی نے مندرجہ بالا عنوان سے اس کے متعلق ایک واقعہ لکھا ہے جو درج ذیل ہے (اڈیٹر)

"کرسچن ہیرلڈ" رقمطراز ہے کہ جزائر فلپائن میں جو پروٹسٹنٹ مشنری وہاں کے دیسیوں کے درمیان بشارت کا کام کرتے ہیں اُنہوں نے اشاعت دین کی خاطر چند ماہ ہوئے یہ اعلان کیا جو آدمی ایک بائبل خرید کرے اُسے بائیسکوپ (چلتی پھرتی تصویروں کا تماشا) کے تماشے کا ایک ٹکٹ مفت ملیگا۔ لوگوں کے لئے یہ ترغیب کافی تھی۔ بہت آدمیوں نے اس سے فائدہ اُٹھانے کی کوشش کی۔ یعنی تین روز کے عرصہ میں چھ ہزار جلدیں بائبل کی خرید لیں اور تماشے کا ٹکٹ مفت میں حاصل کیا۔ پروٹسٹنٹ مشنریوں کی یہ کارروائی قابل اعتراض نہیں بلکہ بہت اچھا کیا۔ جو انجیل فروخت کرنے اور لوگوں کو اس کی مبارک تعلیم سے مستفید ہونے کا ذریعہ بہم پہنچا دیا۔ مگر وہاں کے رومن کیتھولک مشنری یہ حالت دیکھکر چراغ پا ہوئے۔ یہ لوگ بائبل کے ترجمہ اور فروخت کے سخت دشمن ہیں۔ انہوں نے یہ اعلان کیا کہ جو آدمی بائبل واپس لاکر دے اُسے تماشے کا ٹکٹ مفت ملیگا۔ چنانچہ سینکڑوں آدمی اپنی بائبلیں واپس لائے اور ٹکٹ مفت پایا۔ جب وقت مقررہ پر لوگ تماشا دیکھنے کو جمع ہوئے تو تمام بائبلوں کو اکٹھا کرکے آگ لگا دیگئی یہ کیسی ناپاک حرکت ہے اور ان لوگوں کی طرف سے ہوئی جو خداوند کے مبارک نام سے کام کرنے اور دنیا کو مسیح کے پاس لانے کے دعویدار ہیں خدا ان سے سمجھیگا۔ (مسیحی تجلی)

کانفرنس اخبار اور جماعت اہلحدیث

نمبر ۱۳

(از مولوی محمد یوسف صاحب شمس فیض آبادی)

اہلحدیث ایک ایسی جماعت کا لقب ہے جسکا مذہبی نام مُسلمان ہے۔ اہلحدیث نام تو فن حدیث میں انہماک اور مشغولیت اور اس کے ماہر ہونیکی وجہ سے ہے اور اس لحاظ سے یہ جماعت اہل قران کہلانے کی بھی مستحق ہے کیونکہ قران پاک کی صحیح تفسیر [illegible] جو سکتی ہے جو الہامی مفسر روحانی مذکر سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول و فعل سے ہو۔

نیز اسی وجہ سے یہ جماعت اپنے کو اہل فقہ کہہ سکتی ہے کیونکہ قران وحدیث میں تفقہ کرنے والے ہی اہل فقہ کہلانے کے مستحق ہیں نہ ادھر اودھر کے اقوال و آرا کی پیروی کرنیوالے۔

پس یہ پاکیزہ جماعت جس کا مذہبی نام سوائے مسلمان کے اور کچھ نہیں ہو سکتا۔ ہنر فن اور علم و توغل کی وجہ سے اہل قران۔ اہلحدیث اور اہل فقہ کہی جا سکتی ہے اس بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہم سب کچھ ہیں مگر ہائے پھر ہمیں یہ بھی کہنا پڑتا ہے کہ ہم کچھ بھی نہیں۔

حضرات! آپ میری ژولیدہ بیانی پر متعجب ہوکر یہ نہ کہدیں کہ یہ کیا کہ ہم سب کچھ ہیں اور پھر کچھ بھی نہیں؟ سنئے! غور سے سنئے!!

کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ کا پیارا خطاب ہمارے لئے ہے اس سے تو معلوم ہوا کہ ہم سب کچھ ہیں مگر اس کے معیار پر تو نظر فرمائیے اُسکی علتوں اور دلیلوں پر توجہ کیجئے۔ پڑھئے تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَتَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ یعنی تم لوگ اللہ پر اور قیامت پر ایمان رکھتے ہو۔ اور معروف کا حکم دیتے ہو اور منکر سے روکتے ہو۔ پس اگر یہ تینوں باتیں ہم میں ہوں تو ہم خیر امت ہو سکتے ہیں۔ نہیں تو نہیں۔ اللہ اور روز حشر پر ایمان رکھنے کے تو سب مدعی ہیں مگر کوئی کسی کے دل اور نیت سے تو واقف نہیں یہ تو علیم بذات الصدور کی صفت ہے۔ رہگیا ظاہری اور شرعی حکم سو افعال ظاہری پر مترتب ہوتا ہے جیسے حدیث صحیح میں تارک

ahmadimuslim.de

صلوٰۃ کو صاف صاف کافر کہا ہے۔ اب کوئی اس کی لاکھ تاویلیں کرے اور اپنی اپنی اونچ او پچے مگر حدیث رسول کے الفاظ فقد کفر صاف اور صریح اور واضح میں اسی طرح زانی زنا کے وقت۔ شارب الخمر شراب پینے کے وقت مومن نہیں رہتا۔ اب کوئی بات بنائے اور کہے اس سے یہ مراد ہے وہ مراد ہے۔ ہم کہینگے اصل مراد اور اصل تاویل تو اللہ سے زیادہ کسے معلوم ہو سکتی ہے۔ باقی رہی ہم تو ظاہر کی الفاظ کے موافق کہینگے۔

پس اس اصول سے اس حدیث من رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ الخ کے صاف معنی سمجھ میں آتے ہیں یعنی جو تم میں سے برا کام دیکھے اسے ہاتھ سے مٹا دے وہ مومن ہے ورنہ زبان سے اگر اتنی طاقت بھی نہ ہو تو دل سے اگر یہ بھی نہ ہو تو رائی کے دانہ بھر بھی ایمان نہیں۔

اس پاک حدیث کو آیت شریفہ سے صاف صاف مطابقت ہے کیونکہ ہمارے سلف صالحین رحمہم اللہ کا یہ دستور تھا کہ جب وہ کوئی حدیث پاتے ان کو اس کی تصدیق اللہ کی کتاب میں ملتی۔

اب تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ (یعنی تم اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہو) کو تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ کے ساتھ دیکھنے اور حدیث نبوی پر غور کرنے سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ آیت و حدیث دونوں کا مطلب ایک ہی ہے۔

اب مضمون کا نتیجہ سنئے! جماعت اہلحدیث چونکہ خیر امت ہے اور یہی ایک جماعت ہے جو اللہ پر اور روز آخرت پر ایمان رکھتی ہے جسکی صحت امر بالمعروف و نہی عن المنکر پر موقوف ہے اور یہی وہ کام ہے جسکے لئے کانفرنس اور اخبار اہلحدیث کی ضرورت ہے کانفرنس جماعت کی طرف سے اسی کام کے لئے قائم کی گئی ہے اور اخبار کا بھی یہی مقصد ہے لہذا اگر دونو کو ہم ترقی پر نہ دیکھیں تو کہہ سکتے ہیں کہ جماعت کا قصور ہے۔

آج ہم اپنی جماعت کو یہ سنا کر کہ تم ہی خیر امت ہو تم ہی یہ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ [illegible] سمجھتا ہے۔ تمہاری حرکات سے ہمت رسول ضلالت پر نہیں جمع ہو سکتی جس کے لئے ارشاد ہے لا تجتمع امتی علی الضلالۃ۔ ہاں ہاں صراط مستقیم کے پیچھے رہرو تمہیں ہو۔ مصلح دین تمہارا ہی لقب ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم تمہیں کو کہہ گئے ہیں ھم الذین یصلحون ما افسد الناس من بعدی من سنتی بیشک وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا کے عامل اور اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ کی علمبرداری میں کامل تمہیں ہو۔ خدا کے لئے اٹھو جاگو! اشاعت دین کے لئے کمر باندھو!! اخبار کو ترقی دو۔ کانفرنس کو زور شور سے چلاؤ اور دیگر وسائل اختیار کرو!!!

لندن کی ہوٹل کا دلچسپ نظارہ

یورپ کے جنگ کو چھڑے ابھی تھوڑا ہی عرصہ گذرا تھا۔ شاید دو ہفتے ہوئے ہونگے کہ لندن کے ایک نہایت عالیشان ہوٹل میں ایک معزز فوجی افسر کی بیوہ معہ اپنی خادمہ کے وارد ہوئی۔ ہوٹل کے منیجر نے اپنے معزز مہمان کو ہاتھوں ہاتھ لیا اور ایک فسٹ کلاس کمرے میں بہترین جگہ پسند کر کے لیڈی صاحبہ فروکش ہوئیں۔ نووارد مہمان کوئی معمولی عورت نہیں تھی بلکہ امراء میں سے ایک معزز خاتون تھی۔ کچھ عرصہ ہوا کہ اس کا معزز شوہر جو گورنمنٹ اور ملک میں یکساں ہر دلعزیز جنگی افسر تھا اور اپنی قیمتی خدمات سے بہت کچھ ناموری حاصل کر چکا تھا قضائے الٰہی سے فوت ہو گیا۔ بیوی کے دل پر شوہر کی وفات سے قدرتی طور پر جو صدمہ پہنچا تھا اس کے مفصل اظہار کی یہاں ضرورت نہیں۔ شب و روز مرغ بسمل کی طرح تڑپتی تھی۔ آخر ڈاکٹر کے مشورہ اور عزیزوں کی رائے سے دل بہلانے کے لئے لیڈی صاحبہ نے یورپ کے مختلف ممالک کی سیاحت کا ارادہ کیا اور حال ہی میں فرانس روس اور جرمنی میں چار ہفتے بسر کر کے اپنے وطن میں واپس آئی تھی اور اس ہوٹل میں فروکش ہوئی۔ لیڈی موصوفہ کو جنگ کے معاملات میں بہت دلچسپی ہے اور جیسا کہ ایک فوجی افسر کی بیوی کو فوجی معاملات میں رائے زنی کرنے سے دلچسپی ہو سکتی ہے یہ بھی اکثر اپنے ملنے والوں سے جنگ کے ہی معاملات پر گفتگو کر کے اپنا دل بہلاتی ہے بلکہ جنگی حلقوں میں اس کی بڑی عزت کیجاتی تھی۔

ہوٹل میں فروکش ہوئے تیسرے روز جبکہ ملٹری اور سول نوجوان انگریز سموکنگ روم میں بیٹھے تھے اور جنگ پر رائے زنیاں ہو رہی تھیں ہر ایک اپنی اپنی رائے آزادانہ ظاہر کر رہا تھا کہ اس معزز بیوہ خاتون کی خادمہ جو قدرتی طور پر خاموش مزاج اور سنجیدہ خدمتگذار معلوم ہوتی تھی چپ چاپ دروازے کی آڑ میں آکھڑی ہوئی اور سب باتوں کو غور سے سننے لگی۔ کمرے کے مکینوں نے اس بات کو بالکل معلوم نہ کیا کہ آیا ہماری باتوں کو کوئی اور بھی سن رہا ہے یا نہیں اور مزے سے وہ عورت جس کا نام مسز ونٹرنی تھا اخذ کرتی گئی۔

ایک نوجوان فوجی افسر کسی ضرورت کے لئے اچانک باہر نکلنے لگا اور اس نے دیکھا کہ ایک عورت دروازے کے پاس ان باتوں کو سن رہی ہے۔ معاً اس کے دل میں شک گذرا کہ اس جگہ اس حالت میں کھڑے ہونے سے سوائے جاسوسی کے اس کا اور کوئی مطلب نہیں ہو سکتا۔ نوجوان افسر نے اس راز کو اپنے ہی سینہ میں محفوظ رکھا۔ مگر اس دن سے اس کی ٹوہ میں رہنے لگا اور خفیہ طور پر کچھ کارروائی شروع کر دی۔ ہوٹل کے نوکروں سے اس خادمہ کی نقل و حرکت کی بابت دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وہ ہر شام آٹھ بجے کے قریب اپنا کام نہایت عمدگی سے بھگتا کر کہیں چلی جاتی ہے اور پھر دس گیارہ بجے واپس آکر سوتی ہے مگر معلوم نہیں کہ کہاں جاتی ہے۔ معزز بیوہ سے بھی دریافت کیا گیا۔ جس نے جواب دیا کہ دوران سفر جرمنی میں اس نیک عورت کو جو حد سے زیادہ خاموش اور شریف معلوم ہوتی تھی میں نے ایک دوست کی سفارش پر ملازمت میں لیا تھا اور آج تک ہر قسم کا آرام اس کی ذات سے مجھے ملتا ہے۔ وہ اپنے فرض کو نہایت خوبی سے انجام

دیتی ہے۔ نوجوان آفیسر کے دل سے ابھی تک جاسوسی کا شبہ رفع نہیں ہوا تھا۔ کہ دوسرے ہی دن سر شام اٹھ بجے سے پہلے ہوٹل سے باہر نکلا۔ ٹوپی کو اس نے پیشانی پر جھکا لیا تھا۔ اور کوٹ کا کالر کھڑا کر لیا۔ تاکہ اس کی شکل کو کوئی پہچان نہ سکے۔

دوسرے دن کسی سرکاری ضرورت سے اسی نوجوان فوجی افسر کو انگلستان کے ایک ایسے مشرقی علاقہ میں جانا پڑا۔ جہاں جرمن جاسوسوں کا بہت زور ہے۔ اور جس علاقہ کی نسبت شک کیا جاتا ہے۔ کہ اگر خدانخواستہ جرمنوں نے انگلستان پر حملہ کیا۔ تو اسی راستہ سے وہ اپنی ناپاک کوششوں پر عمل پیرا ہونگے اس ساحل بحر کے موضع میں ایک چھوٹے سے ہوٹل کا مالک جرمن تھا۔ اور اس کا ہوٹل آج کل جنگ کے زمانہ میں ہر ایک انگریز کی آنکھ میں کانٹے کی طرح کھٹک رہا تھا۔ اور نہایت بے رونق ہو گیا تھا اب بھی اکثر خفیہ پولیس کے آفیسر اور فوجی حکام اس ہوٹل کے رہنے والوں کی نقل و حرکت کی نگرانی کرتے رہتے تھے۔ وہی نوجوان فوجی افسر اپنی کسی ضرورت کے لئے اس ہوٹل کے پاس سے ہو کر گذر رہا تھا۔ کہ اسکو ہوٹل کی کھڑکی میں سے ایک شکل نظر آئی۔ جو اس کی نظروں میں کسی قدر آشنا معلوم ہوئی۔ جب اس نے ذرا اور توجہ سے دیکھا۔ تو اسکو صاف معلوم ہو گیا۔ کہ یہ تو وہی خادمہ مسز ڈانسٹرک ہے جس پر اسکو جرمن جاسوس ہونے کا شبہ ہے۔ مسز ڈانسٹرک نے جب اس نوجوان کو دیکھا۔ تو سخت پریشان ہوئی۔ اور جھٹ کھڑکی بند کر کے کہیں چھپ گئی۔ افسر کے دل میں اگر پہلے اس کی جاسوسی کا صرف شبہ ہی تھا۔ تو اب یقین ہو گیا۔ اور بغیر زیادہ تحقیقات کرنے کے اس نے پولیس کی معرفت اس عورت کو گرفتار کر لیا۔

پہلے تو جرمن خادمہ سے زبانی ہی بہت سے سوال کئے گئے۔ اور کچھ کھوج لگانے کی کوشش کی گئی۔ مگر یہ بے سود ثابت ہوئی۔ کیونکہ وہ کم گو اور بظاہر بھولی بھالی عورت تھی۔ بھلا ان باتوں سے کیا واقف ہو سکتی تھی۔ آخر لنڈن کے اس ہوٹل میں واپس آ کر اس کے اسباب کی تلاشی لی گئی اس کے صندوق کو خوب الٹ پلٹ کر دیکھا۔ ایک ایک کاغذ اور ایک ایک کپڑا تہ و بالا کر دیا۔ مگر کوئی مطلب کی چیز برآمد نہ ہوئی۔ کہ جس سے اس کے برخلاف کوئی کارروائی کی جا سکتی۔ آخر جب مایوس ہو کر پولیس کے آفیسر واپس ہونے لگے۔ تو ایک سراغ رسان نے بے ساختہ کہا۔

کیا اس صندوق کے نیچے کے حصہ میں کوئی چور خانہ تو نہیں بنا ہوا ہے۔ اس بات کی بھی ذرا تحقیقات کر لینی چاہئے۔ جب غور سے دیکھا گیا۔ تو مسز ڈانسٹرک کا صندوق دوہرے پیندے کا معلوم ہوا۔ نیچے کے حصہ کو توڑا گیا۔ تو حاضرین کی حیرت اور استعجاب کی کوئی حد نہ رہی۔ غصہ کے مارے نوجوان انگریز دل کے خون پینے لگے۔ اور کیوں وہ اس قدر برافروختہ نہ ہوتے جبکہ انہوں نے دیکھا۔ کہ صندوق کے پیندے میں سے اس قسم کے نقشے اور ڈاکومنٹ نکلے تھے جن سے معلوم ہوتا تھا۔ کہ یہ عورت اس غرض سے انگلستان بھیجی گئی ہے۔ کہ جب جرمن والے انگلستان کے اس حصہ پر حملہ کریں۔ تو یہ عورت قصبہ کے فلاں پل کو بم کے گولہ کے ذریعہ سے فلاں وقت میں اڑا کر انگریزی فوج کو پریشان کرے گی۔

(وقفۃ لشد) (انتخاب لاجواب)

بقیہ مذہب کی ضرورت

"گذشتہ پرچہ میں اس مضمون کا ایک حصہ درج ہو چکا ہے۔ آج دوسرا درج ہے"

دوسرا اثر حکومت کا ہے جس کے نیچے ہر قوم و ملت کا شخص ملکی قانون کی پابندی پر مجبور رہتا ہے اور حقیقت میں حکومت کا اثر دوسرے اثرات سے زیادہ مرجح ہے۔ اور اس کی وجہ سوائے اس کے ذہن میں نہیں آتی۔ کہ حکومت کے نتائج فوری انسان پر مترتب ہونے لگتے ہیں اگر کوئی چوری کرتا ہے۔ تو وہ اسی وقت پولیس میں گرفتار ہو کر سزا پاتا ہے۔ اگر کوئی قتل کرتا ہے۔ تو فوری حکم قصاص صادر ہو جاتا ہے۔ اسلام نے اس دائرہ کو نہایت وقعت کے ساتھ وسیع کر دیا ہے اور حکومت و حاکم کی اطاعت و پیروی کے لئے بڑے تشدد کے ساتھ احکام نافذ کر دئے ہیں۔ قرآن کا کھلا فرمان ہے۔ اَطِيعُوا اللّٰهَ وَاَطِيعُوا الرَّسُولَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ یعنی خدا و رسول اور پھر حاکم کی پیروی کی جائے

بہرحال مذہب اسلام اس امر کا مانع نہیں ہے۔ کہ قوانین دنیاوی کی پابندی کی جاوے مگر ہر مقام پر اسلام نے جو تاکید کی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ اصول اسلام میں کوئی چیز مزاحم نہ ہو۔ نہ رسم و رواج کو مذہب میں دخل ہو سکتا ہے۔ اور نہ حکومت کا اصول مذہب پر کوئی اثر پڑ سکتا ہے یعنے اس بات کا لحاظ ہر مسلمان کو ہونا چاہئے۔ کہ حاکم وقت کی پابندی کے ساتھ اصول مذہب کی پابندی کا خیال رکھا جاوے کیونکہ مذہب جو میرے مضمون کا تیسرا سبجکٹ ہے اس کا اثر انسانی قلوب پر جس طرح کہ ہو سکتا ہے وہ کسی دوسری شے کا نہیں ہو سکتا۔ اور انسان کو جو کچھ امن و آسائش کیا بلحاظ دنیا کے اور کیا بلحاظ آخرت کے نصیب ہو سکتا ہے۔ وہ اسی مذہب کی بدولت۔ کیونکہ انسان حکومت سے مجبور صرف بلحاظ التزامات ظاہریہ ہے۔ اور مذہبی حیثیت سے نیت پر بھی مجبور کیا جاتا ہے۔ ارشاد خداوندی ہے۔ وَاِنْ تُبْدُوا مَا فِي اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ۔ یعنے جو ظاہر کر دیا۔ چھپاؤ اوسکا حساب خدا کے پاس ہو گا۔ اور ظاہر ہے۔ کہ اس فرمان خداوندی کے اثر سے انسان اپنی دلی جذبوں سے بھی مجتنب ہونے کی کوشش کرتا رہے گا۔ اور کوئی ایسا شخص نہ ہو گا۔ کہ ارتکاب جرم سے پیشتر خدا کا خوف اس کے دل میں جاگزین نہ ہوتا ہو یہی وجہ ہے کہ انسان ہر وقت اپنی نیت کو بھی ظاہری اسباب کے صاف و پاک رکھنے کی کوشش کرتا رہتا ہے اور جہاں تک ممکن ہو۔ وہ نیکی پر کمربستہ رہتا ہے کسی کو تکلیف اور ایذا پہنچانے سے اجتناب کیا کرتا ہے۔ بہرحال جو کچھ اخلاق اور جو کچھ مروت اور عمدہ طرز معاشرت حاصل ہو سکتی ہے۔ وہ اسی

مذہب کی بدولت۔ مذہب کے نہ ہونے سے کبھی انسان صاحب خلق و صاحب مروت نہیں ہو سکتا۔ ظالم۔ جابر۔ سرکش ہونا ایک لازمی امر ہے۔ غور کیجئے۔ کہ خصوصاً مذہب اسلام نے چھوٹے بڑے احکامات جو نافذ کئے ہیں۔ وہ عقلاً اس بات کی رہنمائی کرتی ہیں۔ کہ بغیر اس کے دنیا میں کوئی چارہ نہیں ہو سکتا۔ بسلسلہ عبادات میں جہاں ارشاد ہوتا ہے۔ کہ اَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ یعنی سائل کو نہ جھڑک۔ وہاں سائل کو یہ حکم ہوتا ہے کہ سوال کی بری خو کو بہت جلد ترک کرنے کی کوشش کرے۔ لڑائی جھگڑے پر جہاں اسلام نے سبقت کرنے والے پر ملامت کی ہے۔ وہاں فریق مقابل کو بھی قابل ملامت اس وجہ سے سمجھا ہے۔ کہ فریقین کی نیت میں یہ بات تھی۔ کہ ایک دوسرے کو مارے پیٹے۔ ان اصولوں کے لحاظ سے کون ہے۔ جو یہ کہنے کی جرأت کرے کہ مذہب سے بڑھ کر کوئی اور شے امن و آسائش سکھاتی ہے۔ اور کون ہے جو بغیر مذہب کے زندگی بسر کرنے کا دعوے رکھتا ہے۔ بہر حال جملہ اخلاقی اصول جو ایک انسان بحیثیت اشرف المخلوقات کے اختیار کرنا چاہتا ہے۔ وہ مذہب سے حاصل ہو سکتے ہیں۔ پس جب انسان کے لئے بغیر اخلاقی حالات درست کئے اور بغیر خود کو کسی کا پیرو بنائے کوئی چارہ نہیں۔ اور وہ عادتاً رسم و رواج یا حکومت کا پابند بھی ہوتا جاتا ہے۔ تو یہ عذر ہرگز قابل سماعت نہیں ہو سکتا۔ کہ مذہب کے سبجکٹ میں دہریت کو کام میں لا کر مذہبی پابندی سے انکار کیا جائے۔ مجھے توقع ہے۔ کہ نوجوان انگریزی تعلیم یافتہ احباب اس بات کی کوشش کریں گے۔ کہ جدید تعلیم سے دنیاوی ترقی کا کام لیکر مذہبی پابندی کو ہاتھ سے جانے نہ دیا جاوے۔

(ابو النعیم)

جناب مولانا شاہ علیم الحق صاحب کے فالج کی خبر سنکر سخت صدمہ ہوا۔ میرے پاس بڑی مجرب دوا ہے۔ شاہ صاحب چاہیں تو منگا لیں حاضر کردونگا۔ حکیم نور الدین لاہور موچی دروازہ

غریب فنڈ میں مفصلہ ذیل آمد ہوئی۔ از فتوی فنڈ ۲/ از عبد الرزاق صاحب از آلے گاؤں ۲/ سابقہ ۱۲/ کل ۱۴/۔ امیر الدین محمد ابراہیم مدرسہ ہسیلہ ۲/ (رسالہ) محمد ابراہیم موضع کسانہ ضلع گورداسپور عہ (رسالہ) تمیز الدین احمد شہر بنارس عہ (رسالہ) صدر الدین کھٹنے کے بانگر عہ (رسالہ) محمد خلیل مرزاپور عہ (رسالہ) میزان کل [illegible] پانچوں سائلوں کے نام اخبار جاری کر کے باقی [illegible]

منیجر

علماء کرام سے سوالات

کیا فرماتے ہیں۔ علماء دین۔ مولانا مولوی ابو الوفا ثناء اللہ و مولوی محمد علی لکھوی۔ و مولوی عبد الجبار عمر پوری و مولانا سید عبد السلام دہلوی۔ و مولوی محمد ابراہیم سیالکوٹی و مولوی ابو القاسم بنارسی۔ و مولوی عبد الواحد غزنوی لاہوری اور حافظ عبد المنان وزیر آبادی۔ اس بارے میں۔ کہ زید چودہ پندرہ سالہ ہے اور نامرد ہے۔ اور اس کی بیماری کی خبر اس کے والدین کو نہیں۔ زید کے باپ نے اس کی منگنی کر دی جب تک منگنی رہی۔ تب تک زید کے سسرال کو اور نہ زوجہ کو اس کی بیماری کی خبر ہوئی۔ جب زید کی شادی ہوئی۔ اور اس کی زوجہ اس کے گھر آئی تو اسکو اسی کی بیماری کی خبر ہوئی۔ تب اس نے اپنے والدین سے اپنے شوہر زید کی بیماری کی خبر کی۔ اسی طرح ہوتے ہوتے زید کے والدین کو بھی اس کے بیمار ہونے کی خبر ہوئی۔ کیا اس صورت میں زید کی عورت کو طلاق کی ضرورت ہے یا نہیں۔ اور اگر طلاق کی ضرورت ہے تو عدت بیٹھنا اسکو لازم آئے گا۔ یا نہیں۔ اور اگر طلاق کی ضرورت ہوگی۔ تو کیوں۔ جب کہ زید مدت سے بیمار ہے۔ اور وہ مرد ہی نہیں۔ اور نکاح ہمیشہ مرد کا ہی کرایا جاتا ہے جب زید مرد ہی نہیں۔ تو اس کا نکاح ہی نہیں ہوا۔ جب نکاح نہ ہوا۔ تو طلاق کی کس طرح ضرورت ہوئی۔ نہایت تحقیق کے ساتھ معتبر احادیث سے بذریعہ اخبار اہلحدیث جواب دیں۔ تا کہ ہر ایک صاحب پر مسئلہ روشن ہو جائے۔

سوال ۲۔ رفع یدین کرنے والے اہلحدیث کی اقتدا حنفی امام کے پیچھے جو رفع یدین نہیں کرتا۔ جائز ہے یا نہیں۔ اگر جائز ہے۔ تو جواز کا ثبوت حدیث قوی یا قول صحابہ کرام سے ہو۔ اور کیا خیر القرون میں یہ بات مل سکتی ہے۔ کہ اگر امام رفع یدین کرتا ہو۔ اور مقتدی نہ کرتا ہو۔ اور اگر مقتدی کرتا ہو۔ تو امام نہ کرتا ہو

(۳)

یہ بات اکثر عام مشہور ہے۔ کہ پیر صاحب شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ پر انہیں حنفیوں نے کفر کا فتوے دیا تھا جن میں سے امام ابن جوزی بھی تھے۔ اور پھر انہوں نے ہی توبہ کی تھی۔ کیا کوئی صاحب اس امر کا ثبوت دے سکتا ہے۔ اگر کسی کے پاس ثبوت ہو۔ تو بذریعہ اخبار اہلحدیث مشکور فرمادے۔ اور بہتر ہو گا۔ اگر جس کتاب میں اس کا ثبوت ہو اس کی عبارت بھی نقل کر دیں۔

(راقم خریدار اخبار ہذا ۳۴۹۶)

سلسلہ علوم القرآن

قرآن مجید کی بلاغت مسلم ہے۔ بلاغت قرآن کے متعلق جناب مولوی ابو البرکات عبید اللہ صاحب نے سلسلہ شروع کیا ہے۔ چنانچہ اسی سلسلہ کے دو نمبر ہمارے پاس پہنچے ہیں۔ ہماری دعا ہے خدا اس سلسلہ کو تا قائم رکھے۔ ایک رسالہ میں مضمون ہے استفہام کی تحقیق بلا تفصیل۔ دوسرے میں امر کی تحقیق۔ مضامین علمی ہیں۔ اس لئے ان کے سمجھنے کی کوشش چاہئے۔ قیمت اول کی ۱/ دوم کی ۲/ محصول علاوہ۔ پتہ۔ مولوی صاحب موصوف حیدر آباد دکن بنگلہ نواب مرزا نواز جنگ

علم الفقہ۔ فقہ کی مروجہ کتابوں اکثر مسائل پر عالمانہ بحث۔ قیمت ۲/

منیجر

ahmadimuslim.de

متفرقات

محمدیہ کمپنی کی بابت لکھا جاتا ہے کہ چونکہ فیصلہ ہو گیا ہے یہ کمپنی کا سرمایہ بانٹ دیا جائے چنانچہ وصول شدہ رقم کو فی روپیہ ۱۳/ تقسیم کا اعلان کیا گیا ہے اوس اعلان کے مطابق ۷- نومبر تک جن جن صاحبوں کی طلب پر روپیہ بھیجا گیا ہے۔ اون کے نام نامی حسب ذیل ہیں۔

امرتسر

منشی غلام محمد - خواجہ حبیب اللہ - شیخ فضلدین - عبدالعزیز ولد شیخ شیر محمد - شیخ دین محمد فیض علی منشی مولابخش کشتہ - مولوی خیرالدین - فضلدین عبداللطیف - محمد یعقوب عطار - حکیم عزیزالدین - منشی خدابخش - حافظ عبداللہ - مولوی الہ بخش الہ دین لکڑی فروش پسر دار خان - نبی بخش خیاط بابوجان محمد اسمعیل ولد حبیب اللہ - میاں دیدار بخش ابوالوفا ثناء اللہ - ڈاکٹر حفیظ اللہ - **دھلی** ڈاکٹر عبدالحکیم مع فرزندان - بہادرپور - مولوی فتح یاب خاں - فضل کریم مولوی محمد حیات - قصور منشی بدرالدین - فیض محمد تیجہ - گورداسپور - خواجہ عبدالرحمن گورداسپور - نظام الدین - الٰہی بخش جالندھر بابو برکت علی لودہانہ۔

اور بھی جو صاحب طلب کرینگے بھیجدیا جاویگا باقی روپیہ بھی وصول ہونے پر تقسیم ہوگا۔ انشاءاللہ۔

اہلحدیث کانفرنس کے دو نئے واعظ

مولوی عبدالستار حسن صاحب خلف مولانا عبدالجبار صاحب عمرپوری اور مولوی محمد جعفر خلف مولانا محمد سعید صاحب مرحوم بنارسی کا تقرر اہلحدیث کانفرنس کے زمرہ واعظین میں ہوا ہے۔ انکو جو رسیدات دی گئی ہیں۔ اونکی تفصیل یہ ہے۔ مولوی عبدالستار حسن صاحب رسید بہی ۳ ۳۰۱ لغایت ۴۰۰ ہم صفحہ بہت اور مولوی ابوالمسعود محمود صاحب رسید بہی ۵۰۱ لغایت ۶۰۰ صفحہ بہت۔ یہ دونوں واعظین دورہ پر روانہ ہوگئے ہیں۔ جن جن مقامات پر انکا ورود ہو۔ برادران اہلحدیث کا فرض ہے کہ اونکو مدد دیں۔ تاکہ وہ اپنے فرائض اچھی طرح ادا کرسکیں۔ راسید عبدالسلام عفی عنہ جائنٹ سکرٹری اہلحدیث کانفرنس بازار بلیماراں دہلی)

اہلحدیث آنہ فنڈ کا صحیح ۲۸- نومبر تک دفتر ہذا میں عیدالبقرہ کے آنہ فنڈ کی رقم صرف عہ از منشی محمد صاحب پنشنر مظفر گڈھ اور ۱۱/ از گجرانوالہ ۶ مرسلہ محبوب حسین نصیر خاں ڈلیہ اور عہ مرسلہ محمد سلیمان خدابخش از ہوان ضلع حصار وصول ہوئے۔ امرتسر میں عید کے روز بارش تھی یہاں تو کچھ نہ ہوسکا۔ اور احباب بھی اپنی محنت کی اطلاع دیں۔

اہلحدیث آنہ فنڈ دہلی اہلحدیث کے میدان تیس ہزاری میں عید کے روز نماز پڑھا کرتے ہیں۔ مولوی عبدالوہاب صاحب نماز پڑھاتے ہیں۔ اور خطبہ میں وعظ کہتے ہیں۔ اس دفعہ بھی آنہ فنڈ کا چندہ کیا گیا۔ عیہ وصول ہوئے۔ شیخ رحمت اللہ صاحب سوداگر صدر بازار اور محمد اشراق صاحب سوداگر صدر بازار نے وصولی چندہ میں بہت کوشش کی۔ کانفرنس ان کا شکریہ ادا کرتی ہے۔ سید عبدالسلام جائنٹ سکرٹری

فتح اہلسنت - اس رسالہ میں تعزیوں کی حرمت اور جالندہری تعزیہ داروں کے مقدمات میں فتوحات مع فیصلہ چیفکورٹ درج ہے۔ اور ایک فتوے علماء حنفیہ کا راگ کی حرمت کے متعلق ہے ایک مضمون مرزائیوں کی تکفیر پر قیمت مع محصول ۲/ خواجہ شمس الدین صاحب حنفی جالندہر محلہ لکم سٹہ۔

جنازہ اور دعاء مغفرت نہایت رنج ہے کہ مولوی عبدالعظیم صاحب فوت ہوگئے عبدالرحمن ازمقام ہنگال ضلع لائلپور۔ ناظرین سے درخواست ہے کہ مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں۔ اور دعاء مغفرت کریں۔ اللہم اغفر لہ وارحمہ

درخواست دعائے صحت میرے برادر مکرم منشی فضلدین صاحب کی اہلیہ عرصہ دراز سے بیمار ہیں ناظرین دعاء صحت فرمادیں۔ اللہم اشفہا

شفاء کاملہ (محمد منظور الکریم سب انسپکٹر پولیس جانسیفل ضلع بلوچستان

علاج مرض جنبل اخی مکرم شیخ دین محمد صاحب سگنیلر اسٹیشن سلسی ضلع ملتان آپ اس دوا کو کام میں لائیں۔ انشاءاللہ دائرہ سے شفا ہوگی سم الفار ۲ ماشہ - سفیدہ ۲ ماشہ - نیلا تھوتھا ۲ ماشہ ان سب اشیاء کو پیس کر سکہ گاو کاوہ ۲ تولہ - شہد خالص ۲ ماشہ - شیر دنبہ ۲ ماشہ - شیرمش ۴- تولہ میں حل کریں۔ اور مقام جنبل پر ضماد کریں۔ زیادہ سے زیادہ تین روز تک استعمال کریں۔ اول تو ایک بار کے لگانے سے ہی فائدہ ہوجائے گا اگر کچھ بقیہ ہو۔ تو پورے تین روز تک ضماد کریں۔ یہ نسخہ بہت ہی مجرب ثابت ہوا ہے۔ اگر کوئی بات سمجھ میں نہ آوے۔ تو بذریعہ جوابی خط کے اطلاع دیں۔ (ابوسعید محمد شریف از کھیتیاں ضلع گوجرانوالہ ڈاکخانہ کا مونکوال-

ہندو کب سے نکلے میں قوم کا ہندو ہوں مگر جانتا نہیں کہ ہندو دہرم کب سے نکلا ہے آپ مہربانی کرکے اخبار اہلحدیث میں اس سوال کو درج کرکے جواب دیں۔ کہ ہندو دہرم کب سے نکلا ہے۔ رام خوشی پر بھوا از افریقہ۔

جواب - آج تک ہندو کی تعریف DEFINATION نہیں ہوسکی - آپنے اس شکل میں ایک اور اضافہ کیا۔ کہ ہندو دہرم کب سے ہے۔ ہمارا خیال ہے موجودہ ہندو دہرم منو کے زمانہ سے چلا ہے کیونکہ ہندو دہرم کا دار مدار منوسمرتی پر ہے۔ اور کوئی صاحب بھی جواب دینگے تو درج ہوجائیگا انشاءاللہ

مفید کتابیں

حزب اعظم - کا تحفہ ملتی ہے حزب مقبول کا فلابن حزب اعظم سفید ۵ رسہ من یزد عم ترجمان تفسیر سورہ بقر عم وعظ عزیزی شاہ عبدالعزیز صاحب کا ۱۳/ تحفۃ الہند انگریزی عمہ جنان الفردوس ۴/ درمنثور فی تراجم اہل حدیث وقبور عم رسالہ ترجمہ اہلحدیث قیام اللیل ۱/ تیسیر القاری لشیخ اخرہہ سفینہ للاحناف مصداول ۱/ صحیح مسلم پارہ اول مترجم اردو ۸/

انتخاب الاخبار

انگریزی - روسی - اور فرانسیسی سلطنتوں نے سلطنت ترکی کے خلاف اعلان جنگ کر دیا۔

انگریزی سلطنت نے بمشورہ حلیف سلطنتوں کے اعلان کیا ہے۔ کہ اسلامی مقدس شہروں کو حدود جنگ سے باہر سمجھا جاویگا۔ بشرطیکہ ہندی حاجیوں کو مزاحمت نہ ہو

انگریزی جنگی جہاز نے عقبہ پر گولہ باری کی (عقبہ خلیج عقبہ پر بحیرہ قلزم میں جزیرہ نما سے سینا کے مشرق میں واقع ہے)

انگریزی اور فرانسیسی بیڑہ دردانیال پر گولہ باری کر رہا ہے۔ ترکی قلعے جواب دے رہے ہیں

روسی سرکاری بیان مظہر ہے۔ کہ انہوں نے کردوں کی عظیم جمعیت کو منتشر کر کے ۳- نومبر کو بایزید پر قبضہ کر لیا۔ (بایزید روسی ترکی سرحد پر صوبہ ارمینیا میں ارارات سے ۱۵ میل جنوب مغرب کو پانچ ہزار کی آبادی کا قصبہ ہے)

ترکوں نے روس کے جنگی جہاز سستوپ کو غرق کر دیا ہے۔

گورنمنٹ انگریزی نے مصر میں فوجی قانون نافذ کر دیا ہے۔

گورنمنٹ رومانیہ نے سامان حرب سے لدے ہوئے ۱۱۴ چھکڑے روک لئے ہیں۔ جو جرمنی نے ترکوں کو بھیجے تھے۔

ترکی وزرائے محکمہ تعمیرات عامہ۔ محکمہ تجارت اور محکمہ بحری نے استعفا دیدیا ہے۔

اخبار مارننگ پوسٹ مظہر ہے۔ کہ ترکوں کے شتری جیش اسمعیلیہ پر حملہ کرنے کی تیاریاں کر رہی ہیں (اسمعیلیہ نہر سویز پر مصر میں واقع ہے)

سلطنت انگریزی جزیرہ قبرص کو اپنے ساتھ ملحق کر لے گی (جزیرہ قبرص ایشیائے کوچک کے ساحل سے ۴۰ میل کے فاصلہ پر بحیرہ روم میں واقع ہے ۱۸۷۸ء سے یہ بھی مصر کی طرح انگریزی نگرانی میں ہے۔ رقبہ ۳ ہزار ۵ سو ۸۴ مربع میل ہے)

سلطنت ایران نے دول کو اپنی غیر جانبداری کا یقین دلایا ہے (کہا جاتا ہے کہ ایران میں جرمنی کا شور ہے)

ترک اپنی مدم میں اپنی فوج کو اکٹھی کر رہے ہیں جس کی تعداد ۹۰ ہزار تخمینہ کی جاتی ہے۔

ترکوں نے برٹش قونصل بصرہ اور وہاں کے انگریز سوداگروں کو روک لیا ہے۔

ایک انگریزی زیر آب چلنے والی ۱۸؁ کشتی سرنگوں سے ٹکرا کر غرق ہو گئی۔

ایک جرمن کروزر سرنگوں سے ٹکرا کر غرق ہو گیا۔

جرمن جنگی جہاز کالسروہے نے تین تجارتی جہاز غرق کر دئے۔

جاپانیوں نے خلیج کیاؤچو میں ایک جرمن مسلح کشتی کو غرق کر دیا۔

بقول نامہ نگار پاونیر ایمڈن کے کپتان کے ماں باپ انگریز تھے۔

جرمنوں نے بلجیم میں جنگی قانون نافذ کر دیا ہے۔

بقول نامہ نگار ٹائمز جرمنوں نے للی کو خالی کر دیا ہے۔ اور افواج متحدہ اس پر قابض ہو گئی ہیں

مغربی میدان جنگ میں جرمن ہر جگہ پیچھے ہٹ رہے ہیں۔ اور متحدہ افواج پیشقدمی کر رہی ہے

ہندوستانی سپاہ نے میدان جنگ میں جرأت انگیز شجاعت کا اظہار کیا ہے۔ تمام انگریزی اور فرانسیسی اخبارات ان کے کارناموں کی تعریف میں رطب اللسان ہیں

فرانس کے پریسیڈنٹ نے ۱۱۹- انگریز افسروں کو اعلی بہادری کے صلہ میں لیجن آف آنرز کے تمغے عطا کئے ہیں۔

جاپانی گولہ باری سے سنگٹاؤ میں ایک اہم مقام الٹس ہل کو سخت نقصان پہنچا۔ اور اس کے قلعہ کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔

فیلڈ مارشل سر جان فرنچ نے ہندوستانی سپاہ کو اعلی بہادری پر مبارکباد دی ہے۔

روسیوں نے اعلان کیا ہے۔ کہ روسی افواج نے تمام خط محاذ پر فیصلہ کن کامیابی حاصل کی ہے۔ جرمن اب خط شرقی پر سے سیا پر خندقیں بنا رہے ہیں

روسیوں نے بلجیوہ پر قبضہ کر کے سامان حرب کی ایک مقدار عظیم گرفتار کی ہے۔

روسیوں نے گلیس اور سینڈومرز والے خط تصادم پر آسٹریلوں کو شکست دیکر گلیس اور سینڈومرز پر قبضہ کر لیا ہے۔

روسیوں نے گذشتہ ہفتے گلیس کے جنوب میں پندرہ ہزار قیدی اور چند توپیں گرفتار کی ہیں۔

آسٹریلوں نے منگل کی رات کو سان پر شدید حملے کئے۔

سرویہ نے ترکوں سے اپنے تعلقات قطع کر لئے۔

بلغاریہ ابھی تک غیر جانبداری پر قایم ہے

برٹش شرقی افریقہ کے سرداروں نے ۳ ہزار بکرے بکریاں گورنمنٹ کو پیش کی ہیں

تبت کی گورنمنٹ نے تمام چینیوں کو تبت کی حدود سے نکال دینے کا حکم دیا ہے

جرمن چینیوں میں انگریزوں اور جاپانیوں کے خلاف نفرت کا بیج بو رہے ہیں

جرمنوں نے بیکن گرڈ کو خرید لیا ہے

افسوس کی ہمدرد پریس کی دو ہزار روپے کی ضمانت ضبط ہو گئی (خدا حافظ)

گورنمنٹ پنجاب نے اپنے کم تنخواہ کے ملازموں کو قحط کا الاونس دینا منظور کیا ہے

امپیریل ریلیف فنڈ میں ۴۲ ۵ لاکھ روپیہ جمع ہو گیا ہے

اعلان جنگ کے وقت جرمن کے ۴۳۵ تجارتی بیٹر سمندروں میں موجود تھے۔ جن کی مجموعی قیمت ۲۰ کروڑ پونڈ ہوگی۔ اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ ان میں سے ۲۰۰ سٹیمر پکڑے جا چکے ہیں۔ جن کی قیمت ۶ کروڑ کے لگ بھگ ہے۔

ترکی فوج کا کمانڈر انچیف وائٹر انڈس ہے جو جرمنی ہے۔ جرمنی سے کئی سو جرمن افسر قسطنطنیہ پہنچے ہیں۔ کئی سو آسٹرین ملاح بھی ترکی بیڑہ پر کام کرنے کے لئے آ رہے ہیں۔

ترکوں نے باطوم پر گولہ باری کی ہے۔ (یہ مقام بحیرہ اسود کے کنارے پر ہے)

ahmadimuslim.de

مومیائی

۵/۵۲

مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل و دق دمہ کھانسی ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے۔ دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے ان کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا معمولی کرشمہ ہے۔ بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال ہو جاتی ہے چوٹ درد کو موقوف کرتی ہے مرد۔ عورت۔ بوڑھے۔ بچے۔ جوان یکساں مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال کی جا سکتی ہے۔ سردیوں میں خصوصاً نہایت مفید ہے۔ (ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوگی)

قیمت فی چھٹانک عہ ۱۲ دو چھٹانک پ ۳ پاؤ چھٹانک ۱۰ للعہ مع محصول ڈاک وغیرہ۔ ممالک غیر سے محصول علاوہ

تازہ شہادات

جناب شیخ نجیب اللہ صاحب مقام بھدرک ضلع بالیسر سے لکھتے ہیں:۔ کہ ۳ چھٹانک مومیائی بذریعہ ویلیو پارسل کے پتہ ذیل سے روانہ کریں۔ آپ کی مومیائی سے لوگوں کو فایدہ ہوتا ہے جلدی ارسال کریں بہت لوگ خواہشمند ہیں (۵ ستمبر ۱۴ء)

جناب منشی محمد علی صاحب گھوڑا گھاٹ ضلع دیناجپور لکھتے ہیں:۔ آپ کا مومیائی استعمال کے فائدہ ہوا۔ اب از راہ مہربانی ایک چھٹانک مومیائی جلدی روانہ کریں (یکم اکتوبر ۱۴ء)

جناب ابو النعمان صاحب از مئو ناتھ بھنجن اعظم گڈھ لکھتے ہیں:۔ ایک چھٹانک مومیائی بپتہ ذیل۔۔۔۔ ویلیو کر دیجئے۔ آپ کی یہ دوا واقعی نافع ہے۔ (۱۵ اکتوبر ۱۴ء)

جناب مولوی محمد عبد الرحیم صاحب مقام انبوہ ضلع بیر بھوم ملک بنگال سے تحریر فرماتے ہیں:۔ جناب کی مومیائی جو میرے ایک دوست کے واسطے منگوائی تھی الحمد للہ بہت مفید ہے۔۔۔۔۔ ایک اور صاحب کے لئے جو کہ ۔۔۔ کھانسی میں حیران رہتا ہے۔۔۔ ایک چھٹانک منگوا دیجئے مہربانی کر کے جلدی بھیجئے۔ (۱۹ اکتوبر)

ملنے کا پتہ

پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر

اسلام اور علماء فرنگ۔ اسلام کی عظمت و فضیلت کا اقرار یورپین فاضلوں محققوں کے قلم و زبان سے قیمت ۳/

نہایت مفید ضروری اور کار آمد کتابیں

۲۳/۵۲

حمائل شریف معرا } نہایت خوشخط۔ عمدہ کاغذ۔ لکھائی چھپائی۔ لفظ لفظ علیحدہ علیحدہ۔ شروع میں قرآن مجید کے جملہ مضامین کی فہرست بحروف تہجی اردو میں دیگئی ہے اخیر میں متعلق سیپارہ۔ رکوعات و آیات کی تفصیل درج ہے۔ تقطیع اوسط سفر و حضر دونوں میں کار آمد ہے خصوصاً بچوں۔ بوڑھوں۔ اور عورتوں۔ لڑکیوں۔ اور نو آموز لڑکوں کے لئے نہایت مفید۔ اصلی قیمت بلا جلد ... رنگین رعایتی مجلد مع محصول صرف ... عہ

سفری جیبی حمائل شریف مترجم } یہ حمائل شریف کا نئو سائز پر ہے۔ نہایت خوشخط۔ صحیح۔ ترجمہ عمدہ ہے ملک میں عام طور پر پسند کیگئی ہے۔ سفر میں نہایت کار آمد جلد چرمی خوشنما۔ مع محصول رعایتی عہ

لغات القرآن۔ اس میں قرآن شریف کے جملہ الفاظ کو حروف تہجی کی ترتیب پر جمع کر کے ہر ایک لفظ کے ساتھ اس کے معانی و مصادر۔ ماضی مجرد۔ درج ہیں۔ مزید استفادہ کے لئے شروع میں مختصر طور پر عربی گرامر کے قواعد بھی بتا دیئے ہیں۔ تاکہ مبتدی کو الفاظ قرآنی کے معانی سمجھنے میں آسانی ہو غرض اس کے مطالعہ سے ایک اردو دان قرآن مجید کے معانی و مطالب سے کامل واقفیت حاصل کر سکتا ہے اصلی قیمت بلا جلد عہ رعایتی مجلد مع محصول عہ

انسان کامل } عارف ربانی سید عبد الکریم صاحب گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب الانسان الکامل کا سلیس اردو ترجمہ مع مختصر تذکرہ مصنف۔ اسمیں تصوف کے تمام اصول فروع و اصطلاحات کی پوری تشریح موجود ہے۔ احدیت۔ واحدیت۔ عما۔ قلب۔ روح۔ کتب آسمانی۔ فرشتگان۔ کرسی۔ لوح۔ قلم۔ وغیرہ کے اسرار و معانی کا ذکر نہایت شرح و بسط سے کیا گیا ہے۔ اصلی قیمت للعہ رعایتی مع محصول صرف عہ

شرح فصوص الحکم عربی۔ (از مولانا جامی رح) اہل تصوف کے نزدیک جو رتبہ امام اکبر حضرت محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کی فصوص الحکم کو حاصل ہے مشکل سے کسی کتاب کو حاصل ہوا ہوگا۔ یہ کتاب حقائق و معارف سے مملو ہے۔ اور اس پر مولانا جامی کی شرح سونے پر سہاگہ کی مثل ہے۔ نہایت صحیح نسخہ بڑی شکل اور بڑی احتیاط سے چھپا ہے۔ اصلی قیمت للعہ رعایتی مع محصول صرف عہ

خیر کثیر در اثبات وجود رب قدیر۔ مغربی تعلیم کے فیض یافتہ اصحاب کو جو ذات باری کی ہستی کے متعلق شک کے شبہات پیدا ہوتے ہیں۔ اس کا جواب فاضل مصنف نے عقلی و نقلی طریق پر اس خوبی سے دیا ہے۔ کہ معترض کو ذات باری تعالیٰ کی ہستی کا یقین شام ہو جاتا ہے۔ مخالفین کے مایۂ ناز اعتراض کا دندان شکن جواب۔ قیمت ۔۔۔ ۴/

تحفۃ النساء یا فیملی ڈاکٹر } ایک مستند مسلمان خاتون ڈاکٹرہ کی تصنیف اینجبش بہا فوائد و محاسن کیوجہ سے حضور لیڈی صاحبہ لفٹنٹ گورنر پنجاب کی منظور و مقبول شدہ۔ اسمیں عورتوں کے جملہ امراض و تولدات شکایات حیض و نفاس حمل۔ اسقاط اٹھرا وغیرہ کے عوارضات بچوں کے متعلق جملہ تکلیفات کے اسباب و علاج و علامات۔ مع علاج و مفید ہدایات ضروری نقشہ جات مجرب نسخہ جات ۔۔۔ بڑی شرح و بسط سے بیان کئے گئے ہیں اس کا گھر میں ہونا نہایت ضروری مفید اور کار آمد ہے۔ قیمت عہ

ملنے کا پتہ منشی مولا بخش کشتہ امرتسر ڈھاب کھٹیکاں

نصرۃ الواعظین بافت وصایا سید المرسلین

یہ کتاب اپنی طرز میں نئی نرالی مسلمانوں کے امنگوں کو [illegible] و سرور سادر ان کے ایمان کو قوت دینے والی ہے۔ واعظین کو بہت مفید۔ خصوصاً مدارس اسلامیہ کے طلبہ کو جو بغرض مہارت وعظ ایسی کتب کی تلاش میں ہیں [illegible] از حد سودمند ہے۔ اس میں دس بیان ہیں۔ اور ہر بیان پہلے قرآن عظیم کی دس آیہ سے [illegible] کی فضیلت و بزرگی عیاں [illegible] کا ترجمہ و شان نزول [illegible] بیان [illegible] کی آیت کے موافق [illegible] حضرت [illegible] اوصاف و فضائل خصائل و شمائل اور احادیث و روایات صحیحہ و مواعظ و اشعار بالقصد لائے گئے۔ اور موقع بموقع برائے دلچسپی ناظرین و سامعین مثنوی مولانا روم ملائی گئی جس سے ہر بیان کا لطف دوبالا ہو گیا۔ حجم کتاب ۱۶۰ صفحہ۔ قیمت فی جلد ۸/ محصول ڈاک علاوہ۔ تاجروں کو بہ نرخ تاجرانہ علاوہ محصول

درخواست میں اخبار کا حوالہ ضرور ہو

مولوی محمد حشمت علی باش بریلی محلہ گڈھیا

کتبخانہ ثنائی امرتسر کی مختصر فہرست کتب

تفسیر ثنائی اردو

پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے تفسیر کے دو کالم ہیں۔ ایک میں الفاظ قرآنی مع ترجمہ بامحاورہ کے درج ہے دوسرے کالم میں ترجمے کے لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کی گئی ہے۔ نیچے حاشیے میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دیئے گئے ہیں! [illegible] تفسیر [illegible] ایک مقدمہ ہے جس میں کئی ایک زبردست دلائل [illegible] سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے [illegible] لا الہ الا [illegible]

[illegible] اور لکھنے کے چاہو [illegible] تفسیر [illegible] چھ جلدوں میں طیار ہے

جلد اول۔ سورہ فاتحہ تا بقرہ [illegible]
" دوم۔ سورہ آل عمران و نساء
" سوم۔ سورہ مائدہ۔ انعام۔ اعراف
" چہارم۔ سورہ نحل [illegible]
" پنجم تا سورہ فرقان
" ششم تا سورہ یٰسین

چھ جلدوں کے ایک ساتھ خریدار سے مع محصول [illegible] لئے

تقابل ثلاثہ } توریت۔ انجیل اور قرآن کا مقابلہ قرآن مجید کی فضیلت کا ثبوت۔ عیسائیوں کی بحث کا انقطاعی فیصلہ۔ قیمت مع محصول صرف عم

اجتہاد و تقلید۔ اس کتاب میں اجتہاد و تقلید [illegible] بحث کی گئی ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت

القرآن العظیم۔ قرآن مجید کے الہامی [illegible] ثبوت۔ قیمت ۱/

الہام۔ الہام کی تشریح اور آریوں کی تردید۔ قیمت ۱/

دلیل الفرقان بجواب اہل القرآن
مولوی عبد اللہ چکڑالوی اہل القرآن کے مفصل رسالہ متعلقہ نماز کا کامل جواب قیمت ۲/

الہامی کتاب۔ وید و قرآن کے الہام پر مسلمان اور آریہ عالموں کی دلچسپ بحث ۶/

تبر اسلام۔ مہاشہ ہریم پال آریہ کے رسالہ [illegible] اسلام کا جواب قابل دید۔ قیمت ۴/

تہذیب۔ ہندوؤں کے فرائض [illegible] وید اور دیگر آرین کتابوں سے [illegible] کا نمونہ [illegible] ہے۔ قیمت

ادب العرب۔ صرف و نحو عربی کو [illegible] طرز سے لکھ دیا ہے کہ اردو خواں [illegible] مطلب سمجھ لے۔ اور کامیاب ہو سکے [illegible] نے پسند فرمایا ہے۔ قیمت

فضائل النبی۔ شمائل ترمذی کا با محاورہ اردو ترجمہ قیمت ۱/

مناظرہ نگینہ } مشہور و معروف مناظرہ جو نگینہ میں آریوں سے ہوا تھا۔ قیمت صرف ۴/

ترک [illegible]۔ غازی محمود (دھرم پال) کی تازہ تصنیف جس میں ویدوں کے غیر الہامی ہونے کا ثبوت دیا ہے۔ قیمت ۶/

[illegible] بجواب **تہذیب الاسلام** دھرم پال جلد اول ۳/ جلد دوم ۳/ جلد سوم ۳/ جلد چہارم ۳/ چاروں کی قیمت علاوہ محصول ڈاک ۸/

اہلحدیث کا مذہب۔ فرقہ اہلحدیث یعنی موحدین کے مسائل کا بیان ۳/

السلام علیکم۔ اسلامی سلام کے احکام [illegible] قیمت ۱/

[illegible] **بدعت**۔ بدعات کا رد ۱/

[illegible]۔ اتفاق کا سبق دینے والا [illegible] قیمت

اسلامی تاریخ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے حالات مبارکہ بچوں کے لئے بہت مفید ۱/

اسلام اور برٹش لا۔ یعنی سیاست محمدیہ اور قوانین انگریزیہ کا مقابلہ دکھا کر بدلائل ثابت کیا ہے کہ اسلامی قانون موجب فلاح ہے ۴/

بحث تناسخ۔ تناسخ اور مادہ کا ابطال [illegible] رسالہ قیمت ۲/

نیاوی ہوگان اور نیوگ ۔ ۱/

رسوم اسلامیہ۔ رسوم قبیحہ کی تردید ۱/

صحیفہ محبوبیہ [illegible] رسالہ صحیفہ آصفیہ کا جواب اور مرزا صاحب کی تردید قیمت ۴/

حدوث وید۔ [illegible] ۲/

[illegible]

[illegible] پریس [illegible] میں [illegible] چھاپا۔ اور مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک نے امرتسر سے شائع کیا

یہہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جملہ واپس ہونگے
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند منت درج ہوں گے اور ناپسند مضامین بحصول ڈاک آنے پر واپس ہو سکینگے۔

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ برجان مسلم داشتن

اخبار اہلحدیث امرتسر

پوچھتے کیوں ہو حدیث کیا ہے
وہ روایت صحیح مصطفیٰ ہے

جلد ۱۲ نمبر ۳

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ملعہ
روساء و جاگیرداران سے " للعہ
عام خریداران سے " عہ
" " ششماہی عمہ
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۶ پنس
" " ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و اڈیٹر اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے۔

امرتسر مورخہ ۳۰ ذی الحجہ سنہ ۱۳۳۲ھ مطابق ۲۰ نومبر سنہ ۱۹۱۴ء یوم جمعہ

دہلی کے دو اشتہار

عید گذشتہ کے موقع پر دہلی سے دو اشتہار نکلے جو دفتر اہلحدیث امرتسر میں بھی پہونچے ایک اشتہار حاجی عبدالغنی صاحب متولی عیدگاہ دہلی کا ہے جسمیں عید کے متعلق چند مسائل کا بطریق حنفی مذہب ذکر ہے اوس کے جواب میں ایک اشتہار عظیم اللہ عبدالستار کا ہے جس کو منجانب اہلحدیث کہا گیا ہے۔ کچھ شک نہیں کہ جو مسائل اہلحدیث کے دوسرے اشتہار میں درج ہیں اہلحدیث کی جماعت کے ہاں معمول بہا ہیں مگر جس عنوان اور طرز سے ان مسائل کو لکھا گیا ہے اہلحدیث کو پسندیدہ نہیں عنوان ہی میں لکھتے ہیں "تقابل حنفیہ و نبی معصوم" اس اشتہار کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے لکھنے والے کو اشاعت سنت کا شوق تو ہے مگر ڈھب نہیں۔ خواہ مخواہ دل آزار طریق سے مقابلہ کرنے کی کیا غرض تھی کافی تھا کہ جس طرح حاجی عبدالغنی صاحب نے حنفی مسائل کا اشتہار دیا تھا اہلحدیث صاحب بھی نفس مسائل مع دلائل لکھکر شائع کر دیتے محض اشاعت خیالات سے کسی عامہ میں شورک ہوئی نہ اب بھی مشتہر صاحب اتنا تو خیال فرما لیتے کہ قرآن مجید میں تبلیغ کا طریق خدائے عالم نے کیا فرمایا ہے غور سے سنئے

قُلْ لَّهُمْ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَوْلًۢا بَلِيْغًا

یاد رکھئے فی انفسہم کی طرف بلیغاً کا تعلق ہے مطلب یہ ہے کہ تبلیغ کے وقت ایسی بات کہو جو سننے والے کے اندر اتر جائے اور سنئے۔

فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى

نرم کلامی پر تفریع بتلائی ہے تذکر اور خوف خدا آپ خود ہی خیال فرما دیں کہ انکا مندرجہ ذیل اقتباس کہاں تک بلیغ ہے جو آپنے شروع اشتہار میں لکھا ہے کہ۔

"ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ عید کے موقع پر جو اشتہارات منجانب مقلدین نکلے ہیں انکا مطلب سوائے اسکے اور کچھ نہیں کہ صاف و صریح کھلم کھلا بالمقابل نبی معصوم کی مخالفت کی جائے"

اسی عنوان سے کوئی مضمون ہمارے حق میں یوں لکھا جائے کہ غیر مقلدین کی طرف سے جو تحریر نکلتی ہے اسکا مطلب صرف یہی ہوتا ہے کہ اسلام کی مخالفت کیجائے تو مشتہر صاحب ہمکو بتادیں کہ اونکے دل کا کیا حال ہوگا میں اپنے دل کا پتہ دیتا ہوں کہ ایسا عنوان سنتے ہی میرا دل اس سے ہدایت پانے کی بجائے انتقام لینے کی طرف متوجہ ہو جائیگا۔ مختصر یہ کہ ہمارے بھائی اگر دل سے چاہتے ہیں کہ توحید و سنت کی اشاعت ہو تو اشاعت کرنے میں خود بھی سنت نبوی پر عمل کیا کریں۔ اسیلئے اہلحدیث کانفرنس کے جلسہ پشاور میں بموجودگی علماء دہلی وغیرہ یہ تجویز پاس ہو چکی ہے

مذہبی تحریرات اور تقریرات میں سختی اور دل آزاری پر یہ کانفرنس نفرت کا اظہار کرتی ہے۔"

بھائیو! خاکسار اڈیٹر اہلحدیث کو بھی اشاعت توحید وسنت کا شوق ہے جس کا ادنےٰ ثبوت علی سوجود ہے کہ ہندوستان میں آپ کی قومی کانفرنس کے جلسے بڑی شان سے ہو رہے ہیں۔ مگر یہ خاکسار جب دیکھتا ہے کہ ہمارے بھائی سنت کی اشاعت کرنے میں خود سنت سے خلاف کرتے ہیں تو بے ساختہ منہ کو نکلتا ہے

لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ

اللہ کے لئے اشاعت سنت کو سنت کے مطابق کرو جس سے سننے والوں کا دل ہدایت کی طرف مائل ہو انتقام کی طرف نہ ہو واللہ الہادی۔

یورپی جنگ

خدا کی شان تھوڑا ہی عرصہ گذرا ہے لوگ کہا کرتے تھے اب تو دنیا میں ایسا امن امان ہے کہ کہیں پتہ بھی حرکت کرتا نہیں سنا جاتا گو یورپی سلطنتیں ایک دوسرے سے خائف تھیں اور اسی خوف میں انہوں نے حد سے زیادہ فوجی اخراجات اٹھا رکھے تھے اسی وجہ سے توقع تھی کہ دنیا میں امن امان دیر تک قائم رہیگا اتنے میں جب دنیا کی بدبختی کا ستارہ چمکا تو بعض حکومتوں کو طمع دامنگیر ہوئی اور بعض نے اسی میں مصلحت سمجھی کہ طرابلس پر اٹلی حملہ کر کے قبضہ کرلے جس سے پولٹیکل میزان درست رہیگی مگر وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ بندوں کا علم خدا کے علم کے برابر نہیں ہو سکتا اوس کی شان ہی نرالی ہے اوس کے ہاں قانون ہی کچھ اور ہے وَنُرِيْدُ أَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا "بسا اوقات خدا ضعیفوں کو قوت دینا چاہتا ہے" اسلئے انسان اپنے منصوبوں میں بہت کم کامیاب ہو سکتا ہے یہی معنے ہیں۔

وَمَا تَشَاءُوْنَ إِلَّا أَنْ يَّشَاءَ اللّٰهُ

تمہارے چاہنے سے کچھ نہیں ہو سکتا مگر جو اللہ چاہے

وہی ہوتا ہے۔

طرابلس کی جنگ ہنوز جاری تھی کہ بلقان میں شروع ہو گئی بلقانیوں اور اونکے مددگاروں نے بھی اچھا موقع سمجھا۔ قطع نظر اختلاف مذہب اور قومیت کے بلقانی حیثیت میں ہم بھی کہیں گے کہ اونہوں نے موقع اچھا پایا کیونکہ آجکل کی سلطنتوں کا علم سیاست وہی ہے جو عرصہ ہوا منوجی نے اپنے دھرم شاستر میں لکھکر رواج دیا تھا۔

"جب اپنی کمل طاقت یعنی فوج کو خورسند آسودہ اور خوشحال دیکھے اور دشمن کی طاقت برخلاف اسکے کمزور ہو جائے تب دشمن کی طرف جنگ کرنے کے واسطے کوچ کرے۔ (منو، باب ۷ کا فقرہ ۱۷۱) (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۰۶)

اسلئے بلقانی ریاستوں نے جو سمجھا قرین مصلحت اور مروجہ پالٹیکس کے مطابق تھا کیونکہ اونکے دشمن ترک اوس وقت پھنسے ہوئے تھے (بہت خوب) مگر وہاں اونہوں نے کیا کیا کیا آہ اوس کا ذکر سنانے اور سننے کا موقع نہیں مختصر یہ کہ ہزاروں معصوم بچوں کو اور لاکھوں بے گناہوں کو تہ تیغ کر کے مٹی کا تیل ڈالکر جلا دیا انا للہ۔

اس کشت وخون کے بعد بظاہر چند روزہ وقفہ رہا مگر در اصل وہ وقفہ بیج کی پرورش کے لئے تھا۔ چنانچہ اوس بیج نے سر نکالا اور ایسا سر نکالا کہ اوسکے کانٹوں میں تمام دنیا مبتلا ہو گئی ہے ابھی آئندہ کو خدا جانے کیا ہو گا بظاہر تو وہی ہے جو کسی دور اندیش نے کہا ہے ؎

آنکھ جو دیکھتی ہے لب پہ آسکتا نہیں
محو حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائیگی

ملکی مدبر تو اس عظیم جنگ کی بابت کچھ رائے لگا دیں مگر باطن بین اصحاب اس جنگ کو طرابلس کی جنگ کا نتیجہ سمجھکر اس مصرع پر ختم کرتے ہیں کہ ؎

طرابلس کے شہیدوں کا لہو ہے لہو ہیں

قادیانی مشن

مصری جنگ میں قادیانی تکذیب

مرزا صاحب قادیانی مسیح اپنی مسیحیت کے دلایل میں ایک بڑی زبردست دلیل یہ بھی لکھا کرتے تھے کہ قرآن شریف اور احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح موعود کے زمانہ میں اونٹنوں پر سواری ترک ہو جاویگی چونکہ اب دنیا میں ریل نکلی ہے خصوصاً ملک حجاز میں ریل بننے کی خبر سے تو مرزا صاحب اور انکے مریدوں کو پختہ یقین ہو گیا تھا کہ بس اب اونٹ بالکل متروک ہو جاینگے چنانچہ گذشتہ ایام میں لاہوری جماعت نے ایک اشتہار بھی اس مضمون کا دیا تھا کہ منکرین اب کیا کہیں گے اہلحدیث میں اسی وقت جواب دیا گیا تھا کہ ملک حجاز (مکہ۔ مدینہ) میں ابھی ریل جاری نہیں ہوئی مرزا صاحب اور اونکے مریدوں نے پہلے ہی شور محشر بپا کر دیا غالباً اسیلئے خدا نے ریل بند کر دی تاکہ جناب مرزا صاحب کی تکذیب کافی ہو جائے۔

آجکل لوگوں کو جنگ خصوصاً مصری جنگ کی خبروں کا شوق محض جنگ کی حیثیت سے ہے لیکن اہلحدیث اپنے مذاق کو ہمیشہ ملحوظ رکھکر واقعات کو مذہبی رنگ میں دیکھا کرتا ہے۔ اسی بنا پر معلوم ہوا کہ مصری جنگ میں بھی قادیانی مذہب کی تکذیب پنہاں ہے کیونکہ انہی دنوں میں خبر ملی ہے کہ ترکی فوج شتر سوار آئی ہے کیونکہ دمشق سے سوئز تک لق ودق ریگستان بغیر سواری اونٹوں کے طے نہیں ہو سکتا چنانچہ ترکوں نے بھی یہ سفر اونٹوں پر طے کیا ہے ثابت ہوا کہ اونٹوں کی سواری ابھی تک متروک نہیں ہوئی جس کا نتیجہ صاف ہے کہ جناب مرزا صاحب قادیانی اپنے اصول سے بھی مسیح موعود اور مہدی مسعود یا بالفاظ دیگر اپنے دعوے میں سچے نہ تھے ؎

ہوا ہے مدعی کا فیصلہ اچھا میرے حق میں
زلیخا نے کیا خود پاک دامن ماہ کنعاں کا

تنقید وید اور مسافر کا نامہ نگار تیلی کے بیل نے آنکھیں کھولدیں

اہلحدیث میں قریبًا ایک سال سے ہمارے مضامین درج ہو رہے ہیں لیکن کیا مجال کہ مسافر نے ہمارے کسی مضمون کا بھی جواب دیا ہو۔ اگر مسافر کے جواب دینے کی بابت ہم کو کوئی دوست سوال کر دیا کرتا تھا تو ہم جواب میں استاد غالب کا مندرجہ ذیل شعر مسافر کی شان میں پڑھکر سنایا کرتے تھے ؎

غالب تمہیں کہو کہ ملیگا جواب کیا
مانا کہ تم کہا کئے اور وہ سنا کئے۔

ایک عرصہ سے ہمارا سلسلہ مضامین بعنوان تنقید وید اہلحدیث میں درج ہو رہا ہے۔ کئی نمبر نکل چکے ہیں لیکن ابھی تک کسی آریہ کو یہ جرأت نہیں ہوئی کہ شروع سے جواب دے۔ شکر صد شکر کہ مسافر (۲۳ اکتوبر) میں مسافر نے دیا لیکے ایک طالب علم کے نام سے ۹ اکتوبر کے مضمون (تنقید وید) کا جواب دیا گیا ہے۔ اس مضمون میں ہم نے تین وید منتروں پر اعتراض کئے تھے جن میں سے دو کو تو نامہ نگار صاحب نے چھوا تک بھی نہیں شاید مسئلہ چھوت چھات مانع ہوا ہوگا ہاں البتہ ایک منتر کا جواب دیا ہے۔ جواب نقل کرنے سے پہلے ہم اس منتر کو مع اپنے اعتراض کے درج کرتے ہیں۔

اے راجہ وغیرہ منشو جس طرح آج آپ لوگ اور دیگر انسان۔ روشن آگ ہماری رکھشا کریں اور وہ دان لوگ ہماری رکھشا کیلئے پراپت ہوں اسیطرح اس منش کو بھی سب قسم کی حفاظت اور دھن پراپت ہو۔
(یجر وید ادھیائے ۳۳ منتر ۵۲)

نوٹ۔ منتر ہذا بقول آریہ صاحبان پرمیشور کی طرف سے خیال کیا جاوے تو لا بد تسلیم کرنا ہوگا کہ پرمیشور راجہ وغیرہ سے رکھشا (مہربانی) کرنے کی درخواست کر رہا ہے اور اگر پرمیشور کی طرف سے نہ مانا جاوے تو وید کلام الٰہی کہنا غلط ہے (اہلحدیث ۹۔ اکتوبر)

اس کا جو جواب مہاشے مذکور نے دیا ہے بلفظہ درج ذیل ہے ملاحظہ ہو۔

"اس منتر کے ذریعہ ایشور لوگوں کو ہدایت کرتا ہے کہ کسی غریب آدمی کے واسطے اوس کے عزیز دوست مگر راجہ اور عالموں سے التجا کریں کہ جس طرح آج آپ لوگ ہماری رکھشا کرتے ہیں اسیطرح اس کی بھی کریں گویا کہ پرمیشور تمام لوگوں کو راجہ و عالموں سے رکھشا و امداد مانگنے کی تعلیم و تلقین کرتا ہے کہ جیسا آرام سب اپنے واسطے چاہیں ویسا ہی دوسروں کیواسطے بھی چاہیں۔ (ماخوذ از مسافر ۲۳۔ اکتوبر)

جواب من! ہم نے آجتک جس قدر اعتراضات وید منتروں پر کئے ہیں وہ محض اسی طریق پر کئے ہیں جس طرح کہ رشی م۔ اہرشی سوامی دیانند جی بانی آریہ سماج نے قرآن مجید پر کئے تھے اگر آپ جواب دینے سے قبل سوامی جی کے معیار صداقت کو پیش نظر رکھے ہوتے تو ہرگز جواب میں ایسا نہ لکھتے۔ سوامی جی کے اعتراضات کا نمونہ دکھانے کو ان کا سب سے پہلا اعتراض لکھا جاتا ہے۔ آپنے قرآن شریف کی بسم اللہ کا ترجمہ (شروع ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے) لکھکر یہ اعتراض کیا تھا کہ۔

"مسلمان لوگ ایسا کہتے ہیں کہ یہ قرآن خدا کا کلام ہے لیکن اس قول سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا بنانے والا کوئی دوسرا ہے کیونکہ اگر خدا کا بنایا ہوتا تو شروع ساتھ نام اللہ کے ایسا نہ لکھتا بلکہ شروع واسطے ہدایت انسانوں کے ایسا کہتا۔ (ستیارتھ سمولاس ۱۴)

مہربانمن جو اعتراض سوامی جی نے اسجگہ کلام پاک کے الہامی ہونے کی بابت کیا تھا وہی اعتراض کسی قدر تغیر کے ساتھ منتر مذکورہ بالا پر ہم نے ویدوں کے کلام انسانی ہونے کی بابت کیا ہے سے کہئے اس کا کیا جواب۔

آپ نے ایک جگہ ہم سے شکایت بھی کی ہے چنانچہ لکھتے ہیں۔

اول تو آپ نے ایک عبارت مذکورہ بالا ایسی مترجم کتاب سے نقل کی ہے جس کا ترجمہ ہمارے لئے مستند نہیں اور جس میں جگہ بجگہ عبارت کو توڑنے مروڑنے کی کوشش ظاہر ہے لیکن خیر اگر آپ اسکے دو منتر قبل دیکھ لیتے تو آپ کو معلوم ہو جاتا کہ وہاں صاف لکھا ہے کہ اب راج پرش کیسے ہوں اسپر کہا جاتا ہے (مسافر ۲۳۔ اکتوبر)

ہم جو وید منتر درج کیا کرتے ہیں وہ آریوں کے مترجم ہیں میرے یا کسی مسلمان کے نہیں۔ پس جب تک وہ غلط ثابت نہو جاوے آپ کو غیر مستند کہنے کا کوئی حق نہیں ہے۔

بموجب آپکے لکھنے کے ہم نے دو منتر قبل کے نہایت غور کے ساتھ دیکھے لیکن کہیں اس فقرہ کا پتہ نہ لگا کہ اب راج پرش کیسے ہوں اسپر کہا جاتا ہے مہربان، آپ پر کسی کا سایہ تو نہیں پڑ گیا جو ایسی بہکی باتیں کرتے ہو۔ اسکے علاوہ جو آپنے کئی جگہ تہذیب سے کام لیا ہے اس کا جواب ہم صرف یہی دے سکتے ہیں کہ ؎

تجھے ہو منہ چڑانے دیتے دیتے گالیاں صاحب
زباں بگڑی تو بگڑی تھی خبر لیجو دہن بگڑا

قابل مجیب نے ایک جگہ میرے طریقۂ اعتراض کو جاہلانہ معیار کہکر ٹالنا چاہا ہے اجی صاحب لیجئے ہم آپکی خاطر سے تھوڑی دیر کے واسطے اپنے طریقۂ اعتراض کو جاہلانہ ہی تسلیم کئے لیتے ہیں لیکن آپکے اسی معیار کے مطابق سوامی جی کا بسم اللہ والا اعتراض کس قسم کا ٹھیریگا۔

آخر میں ہم اپنے معزز دوست کو آیندہ کے واسطے نصیحت کرتے ہیں کہ جواب دینے سے پہلے اپنے گرو مہاراج کے طرز استدلال کو پیش نظر رکھو ورنہ یاد رکھو کہ ؎

رنگ لائیگا یہ اکدن آپکا رنگ حنا
اے ستمگر پاؤں کو مہندی لگانا چھوڑدے

آپکا مخلص محمد بخش الدین از قصبہ اسلام نگر ضلع بداین

ahmadimuslim.de

حدیث ایاک والظن فان الظن اکذب الحدیث

چند روز سے اس حدیث کے متعلق قیل وقال کا سلسلہ جاری ہے خاکسار بھی مختصر طور پر کچھ ہدیہ ناظرین کرتا ہے۔

واضح ہو کہ حدیث مذکور کا مطلب یہی ہے کہ ظن پر وثوق و اعتماد نہ کرنا چاہئے یہ امر ظاہر ہے کہ وثوق اعتماد اسی وقت متصور ہو سکتا ہے کہ جب عمل میں لایا جاوے اور زبان سے ظاہر کیا جاوے اسی وجہ سے اسکو حدیث سے جو کہ زبان کا فعل ہے تعبیر کیا گیا حدیث صحیح میں وارد ہے قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا التقی المسلمان بسیفیہما الحدیث یعنی جب دو مسلمان تلوار لیکر ایکدوسرے کے مقابل ہو دیں تو قاتل و مقتول دونوں دوزخی ہونگے اسپر عرض کیا گیا کہ قاتل تو ظلم و زیادتی کی وجہ سے دوزخ کا مستحق ہوا لیکن مقتول نے کیا قصور کیا آپ نے فرمایا کہ اسکے دل میں اپنے مقابل کے قتل کرنے کی پوری حرص و تمنا تھی۔ یہاں پر دل کے فعل پر اس واسطے مواخذہ کیا گیا کہ اسپر وثوق و اعتماد کر کے عمل میں لایا گیا لیکن یہ خیال کرنا چاہئے کہ ظن کے تمام افراد وثوق و اعتماد کے لائق نہیں اور بالکل بے اعتبار ہیں یا بعض افراد۔ تمام افراد کو بے اعتبار قرار دینا ہرگز صحیح نہیں ہو سکتا حق تعالے فرماتا ہے یا ایہا الذین آمنوا اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم۔ اس سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ ظن کے تمام افراد ناجائز اور بے اعتبار نہیں ظن کا وہ فرد جو محض اٹکل اور رائے سے پیدا ہو وہ بے اعتبار ہوتا ہے اور جو دلیل و سند سے پیدا ہو وہ اعتماد کے لائق ہوتا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمانا کہ ایاک والظن عموماً نہیں بلکہ بطور تنبیہ جہلہ کے فرمایا گیا ہے۔ اللہ تعالے نے کفار کے بارہ میں فرمایا ان یتبعون الا الظن یعنے وہ لوگ صرف ظن کی پیروی کرتے ہیں دلیل و برہان سے کام نہیں لیتے اور ایک مقام پر حق تعالی نے انکا مقولہ نقل کیا ہے۔ ان نظن الا ظنا وما نحن بمستیقنین۔ یہاں پر ظن کو یقین کے مقابلہ میں قرار دیا گیا۔ یقین وہ ہوتا ہے جو دلیل سے حاصل ہو اور فرمایا ولا تقف ما لیس لک بہ علم یعنے جو بات دلیل سے معلوم نہ ہو اسپر وثوق و اعتماد نہ چاہئے۔ علماء اصول نے بیان فرمایا ہے کہ احتمالات سب برابر نہیں ہوتے وہ احتمال جو دلیل سے پیدا ہو قابل اعتبار ہوتا ہے اور احتمال بلا دلیل غیر معتبر۔ اسی طرح ظن کو خیال کرنا چاہئے۔ حاصل کلام یہ ہے کہ جو ظن دلیل و سند سے پیدا ہو وہ یقین کے حکم میں ہوتا ہے اور شرعاً قابل اعتبار۔ اور جو اس کے خلاف ہو وہ بالکل بے اعتبار۔ واللہ اعلم۔

راقم عبدالستار عمرپوری سفیر اہلحدیث کانفرنس

اڈیٹر۔ مجیب نے ظن موضوع کی تحقیق میں وقت لگایا حالانکہ سوال یہ نہ تھا بلکہ سوال محل پر تھا کہ ظن فعل قلب ہے الکذب فعل جارح کو کیوں محمول کیا۔ یہ بھی واضح رہے کہ میں اس حدیث کو دنیا بھر کی بداخلاقیوں کے لئے بیخ کن جانتا ہوں اسلئے مجیب صاحبان اون خرابیوں کی مثالیں بھی دیتے جایا کریں۔

شرائط جمعہ

بخدمت جناب حضرت مولانا مکرم و معظم جناب ابوالوفا، فاضل امرتسری دام لطفہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ ومرضاتہ

واضح باد کہ برائے نوازش مہربانی فرما کر مفصلہ ذیل مضمون اخبار اہلحدیث میں اندراج فرما کر مشکور فرماویں۔

ہمارے گاؤں میں ایک حنفی مولوی کا ورود چند یوم ہوئے ہوا تھا۔ جو ہمارے گرد نواح ہی کا تھا حسن اتفاق یعنے خاکسار موجود نہ تھا۔ راقم کی عدم موجودگی میں مخالفین نے اُس مولوی صاحب سے نماز جمعہ کے بارے میں دریافت کیا۔ تو اُس نے کہا کہ گاؤں میں جمعہ ہرگز درست نہیں ہے۔ کیونکہ شہر و سلطان کا ہونا عین ضروری ہے۔ یہ ہر دو شرائط نہ موجود ہونے سے بالکل جمعہ درست نہیں۔ اس میں اہلحدیثوں کو سخت غلطی و دہوکا لگا ہوا ہے۔ بڑی بڑے اکابر علمائے اہلحدیث اس میں عاجز ہیں۔ و میانوی غریب تو کس قطار میں شمار ہے۔ ہاں اگر کوئی ان ہر دو امر میں ثبوت رکھتا ہے۔ تو بذریعہ اپنی آرگن اہلحدیث مشتہر کر کے دکھا سکتا ہے تاکہ کوئی دوسرا اہل علم بھی اس کی عدم شرائط کے بارے میں غور فرما کر دلجوئی کرے۔ اسلئے راقم حروف چند سطور ہدیہ ناظرین کرتا ہے۔ تاکہ مولوی موصوف کی دلجمعی ہو کر آنکھوں کے پردے کھل جاویں۔ اور عامہ مسلمین کو افادہ حاصل ہو۔ امید ہے کہ ہمارے بزرگ علمائے کرام اہلحدیث غلطی معاف فرما کر مشکور فرماینگے۔

شرط ٹھہرانا مصر کو اور سلطان کو واسطے ادائے نماز جمعہ کے کسی معتبر دلیل سے نہیں ہے اولاً دیکھنا چاہئے۔ کہ دعوئے شرطیت مصر کے پر استدلال قول لا تشریق ولا جمعۃ الا فی مصر جامع الحدیث سے کیا جاتا ہے۔ اور اس کو حدیث کہا جاتا ہے حالانکہ یہ قول موقوف ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ تک کما صرح بہ الزیلعی فی تخریج احادیث الہدایۃ اور پھر بعد ازاں اوس میں سخت ضعف ہے جیسا کہ نووی نے کہ متفق علی ضعفہ اور اگر کسی صاحب نے اوس کی تصحیح پر بھی زور دیا ہے اور بطریق روایت منصور اوس کو صحیح کہنے پر آمادہ ہوئے۔ تاہم جرح تعدیل پر مقدم رکھی جاوے گی حسب قاعدہ اصول کے تو اب خواہ کتنا ہی کوشش کرو۔ تو بھی اس قول کی صحت کا قطعی ثبوت تو نہیں مل سکتا۔ اور جبکہ بعد کمال زور دینے کے تعصب پر اس کی صحت پر کہا جاویگا۔ تو وہ ثبوت صحت قول ہذا کا ظنی ہے۔ پس واضح ہوا کہ یہ قول ظنی الثبوت ہے اور پھر تامل سے دیکھیں تو ظنی الدلالۃ بھی ہے کیونکہ شائد لا سی نفی کمال کی مراد ہے۔ یا نفی وجوب کی یا نفی صحت کی۔ تو ظاہر ہوا کہ قول ہذا ظنی الثبوت اور ظنی الدلالۃ ہے تو اس قول سے شرط ٹھہرانا مصر کو واسطے ادائے نماز جمعہ کے ہرگز صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ شرط ٹھہرانا مصر کو واسطے نماز جمعہ کے

زیادتی ہے قرآن شریف پر بوجہ تخصیص اور تقیید کے کیونکہ قرآن مجید میں یہ حکم عام ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَوٰةِ مِن يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ الخ تو اس قول ظنی الثبوت اور ظنی الدلالت سے اسکی تخصیص کیونکر ہو سکتی ہے کیونکہ تخصیص کرنے عموم نص کے میں شرط ہے کہ کلام متصل مستقل مساوی مخصص ہو۔ ایسے قولوں سے تخصیص ہو نہیں سکتی۔ پھر یہ جو قاعدہ ہے۔ کہ قول صحابی کا فیما لایعقل بالقیاس میں مرفوع حدیث کا کام دیتا ہے۔ سو اس میں شرائط ہیں۔ اول یہ کہ ضرور ثابت ہو کہ یہ قول صحابی کا ہے۔ دوسرا یہ کہ مسئلہ کتاب اللہ کی مخالف نہ ہو اور نہ حدیث صحیح کی اور چونکہ اس قول کو ثبوت میں بھی کلام ہے۔ اور مخالف بھی قرآن شریف اور حدیث شریف کے ہوا کیونکہ نصوص وجوب جمعہ کے ہیں جو قرآن شریف یا حدیث شریف سے ہیں۔ کسی میں شرطیت مصر کا ذکر نہیں ہے۔ تو اس وقت یہ قول حدیث مرفوع کا کیسے کام دے سکتا ہے۔

پس شرطیت مصر کا ماخذ حدیث سے تو یہ تھا جو بیان ہوا۔ اور جو شخص آیت وَذَرُوا الْبَيْعَ سے شرطیت مصر کی ثابت کرتا ہے۔ اس کے قول کی طرف التفات نہیں کیا جاتا۔ کیونکہ جب نہ آنحضرت علیہ السلام نے اور نہ صحابہ کرام نے اور نہ ائمہ مجتہدین نے اور نہ سلف و خلف کی علماء معتبرین نے اس آیت سے شرطیت مصر کی فرمائی تو جو شخص اس استنباط میں آج اپنا تفرد ظاہر کرتا ہے بے معنے ہے۔ پس معلوم ہوا کہ شرطیت مصر کی واسطے نماز جمعہ کے قرآن شریف سے بھی ثابت نہیں ہے باقی رہا یہ قول یعنی شرطیت مصر کا ہمارے امام اعظم کا ہے۔ تو اس کی نسبت عرض یہ ہے کہ اس باب میں امام صاحب سے کوئی قول مروی نہیں ہے۔ کیونکہ اگر امام صاحب سے کوئی قول مروی ہوتا تو تعریف مصر میں بیس قول تک نوبت نہ پہونچ جاتی اور نیز اگر واقعی اس باب میں کوئی قول امام صاحب کا ہوتا تو فقہا اوسکے برخلاف فتویٰ نہ دیتے۔ کیونکہ کہا فقہا نے کہ تقع فرضًا فی القصبات والقری الکبیرة لان هذا مجتهد فيه واذا اتصل به الحكم نصار مجمعًا علیه الخ اور قصبہ اور قریہ مصر کے حکم میں اور پھر کہا فقہا نے کہ اذا بنی مسجد فی الرستاق بامر الامام فهو امر بالجمعة الخ تو اگر شرطیت مصر کی امام کے کسی قول سے پائی جاتی۔ تو فقہا کیونکر اس کا خلاف کرتے۔ کیونکہ فقہا کے اس فتویٰ سے یعنی تقع فرضًا فی القصبات اور اذا بنی مسجد فی الرستاق الخ سے شرطیت مصر کی ٹوٹ گئی۔ اور حالانکہ شرط کا حال یہ ہوتا ہے کہ عند عدمہ عدم مشروط کا ہوتا ہے۔ تو معلوم ہوا کہ اس بارے میں امام صاحب سے کوئی قول منقول نہیں ہے۔ بعد اس کے قول فقہا سے یعنی قول لان هذا المجتهد فيه سے صاف ظاہر ہوا کہ مذہب احناف میں جمعہ دیہات میں مختلف فیہ مسئلہ ہے۔

تو اگر اس بات میں کوئی ہی کامل ثبوت ہوتا۔ یعنی عدم وجوب جمعہ کا یا امام سے بھی اس بات میں کوئی صحیح قول وارد ہوتا۔ تو فقہا اس کو مختلف فیہ مسئلہ نہ لکھتے۔ اور اگر کہا جاوے کہ ظاہر روایت کی کتابوں میں شرطیت مصر کی پائی جاتی ہے۔ اور ظاہر روایت کی کتابیں وہ سب کے سب قول امام صاحب ہی کے ہیں تو عرض کیا جاتا ہے کہ ظاہر روایت کی کتابوں میں بھی امام صاحب کے برخلاف قول پائے جاتے ہیں۔ بلکہ برخلاف ائمہ ثلاثہ کے پائے جاتے ہیں۔ جیسا کہ بہ نسبت رفع سبابہ کے ظاہر روایت کی کتابوں میں عدم جواز رفع سبابہ موجود ہے۔ اور حالانکہ یہ کسی امام کا ائمہ ثلاثہ سے مذہب نہیں ہے کما صرح بہ علی القاری تو پھر کس طرح قطعیت کیجاوے کہ شرطیت مصر کی امام صاحب سے منقول ہے۔ سو اگر کہا بھی جاوے تو یہ بھی ظن سے خالی نہیں۔ اور پھر یہ بھی ہے۔ کہ کیا امام صاحب سے شرطیت مصر کی وجوب کے لئے ہے یا جواز اور اولویت کیلئے پھر جس طرح بھی دیکھو ظن سے خالی نہیں ہے۔ اور پھر خود تعریف مصر میں بھی کوئی تعیین قرار نہیں پائی ہوئی کسی نے تو تعریف مصر کی کرتے کرتے قسطنطین کو بھی شہر قرار نہیں دیا ہے کہ جبکہ کہا ہے کہ شہر وہ ہے کہ جس میں بادشاہ اور قاضی اور عالم ہوں اور قایم کی جاویں حدیں شرع کی اور انصاف کیا جاوے مظلوموں اور ظالموں میں تو تمام اوصاف کے تو موجود شاید کوئی ہی شہر ہوگا۔ اور کسی نے قصبہ کی تعریف کو شہر کہا۔ اور کسی نے بیس قدم کی لمبی چوڑی بستی کو شہر کہا ہے۔ جیسا کہ یہ پچھلی تعریف شیخ الاسلام فتاوی جنبلی میں موجود ہے۔ اور اور بھی تعریفیں کرتے کرتے اس مصر کی تعیین کے لئے ہمارے فقہا احناف ہی بیس قول تک پہونچ گئے ہیں۔ تو غور کا مکان ہے کہ دعوے شرطیت مصر ظنی الثبوت اور ظنی الدلالت ہے اور پھر مدلول غیر متعین ہو کر وہ بھی ظنی ہے۔ پس ظن کے پیچھے فرض قطعی کو چھوڑنا عجیب بے انصافی نہیں تو اور کیا ہے۔ اور اب شرطیت سلطان کے لیے ذرا کان لگا کر خیال مبارک کو تھوڑی دیر کے لئے میدان انصاف میں حاضر کیا جاوے اور غور فرما کر پٹی تعصب کو دور پھینک دیا جاوے

اول تو جس حدیث ابن ماجہ سے شرطیت سلطان کی ثابت کی جاتی ہے۔ وہ حدیث تمام طرق سے ضعیف ہے اور ہرگز قابل احتجاج نہیں۔ اور نہ ہی شرطیت سلطانی کے بارے میں امام صاحب سے کوئی قول ہے کیونکہ اگر ہوتا تو ہرگز نہ کہتے فقہا جیسا کہ کہا انہوں نے جیسا صاحب جامع الرموز نے بالصراحت فرمایا کہ فالسلطان لیس بشرط اور ایسا ہی ارکان اربعہ میں ہے اور بھی بہت سی معتبر کتابوں میں ایسا ہی موجود ہے۔ اور اگر امام صاحب سے کوئی قول اس باب میں ہوتا تو تب بھی نصوص کے برخلاف اوسکی تقلید لازم نہیں تھی۔ جیسا کہ خود امام صاحب نے ارشاد فرمایا ہے اترکوا قولی بخبر الرسول پس یہ شرطیت سلطان کی بھی ظنیت سے خالی نہیں ہے۔ بلکہ بعض فقہا نے بعد تحقیق کے یہ ظاہر کر دیا ہے۔ کہ شہر اور بادشاہ ہمارے امام اعظم کے نزدیک ہرگز شرط نہیں ہے

چنانچہ رسالہ محمدیہ میں مذکور ہے ان استدلال بعض مشائخنا الحنفیۃ بھذین الحدیثین علی ان السلطان والمصر شرطان لصحتھا غفلۃ ثم تابعہ من تابعہ جھلا و انما السلطان والمصر شرط عند الرفضۃ والزیدیۃ وبعض المعتزلۃ وقد صرح لدی اھل تحقیق من مذھبھا ان شرائطھا عند ابی حنیفۃ و صاحبیہ ثلثۃ الوقت والخطبۃ و الجماعت حسب ومن نسب ابھم غیر ھذا فھو مفتر کذاب ومن شک فیہ فعلیہ با سند من مسانیدہ الخ کہ تحقیق دلیل لانا بعض علما حنفی کا ساتھ ان دونوں حدیثوں کے اوپر اس کے کہ تحقیق بادشاہ اور شہر دونوں شرط ہیں واسطے صحت جمعہ کے بڑی اونکی غفلت ہی پھر تابع ہوا اسکے جو تابع ہو جاہلی سے اور خبر انیت کہ بادشاہ اور شہر دونوں شرط ہیں نزدیک رافضیوں اور زیدیوں کے اور بعض معتزلیوں کے اور صحیح ہوا ہے پاس تحقیق والوں کے ہمارے مذہب سے کہ شرطیں ادائے جمعہ کی نزدیک ابوحنیفہ اور اونکے شاگردوں کے تین ہیں وقت ظہر کا اور خطبہ اور جماعت ہے۔ بس بس اور جو کوئی نسبت کرے اون کی طرف سوائے اسکے پس وہ مفتری جھوٹا ہے اور جو کوئی شک کرے اس میں پس اسپر لازم ہے کہ کوئی سند دے اون کی سندوں سے۔ تو یہ شرطیں یعنی بادشاہ اور شہر کی اگر کسی بھی پختہ دلیل سے ثابت ہوتیں تو اون کی نسبت ایسا نہ کہا جاتا جیسا کہ کہا گیا۔ تو اس وقت ایسی ظنی اور واہی شرائط کے پیچھے ہو کر فرض قطعی کو ترک کرنا ہرگز مومنوں کا شیوہ نہیں ہے۔ العبد تعالیٰ بچاوے ایسے خیالات باطلہ سے کہ بعض لوگ ان ظنی شرطوں کا چھوڑنا تو اچھا نہیں سمجھتے ہیں بلکہ خواہ مخواہ الٹی نص قرآنیہ قطعیہ کو عام مخصوص منہ البعض اور مقید کہہ کر ظنی کر ڈالنے پر زور دیتے ہیں۔ اور جس طرح یہ لوگ تخصیص یا تقیید کرتے ہیں اس طرح تخصیص اور تقیید ہو بھی نہیں سکتی۔

لہٰذا انکی تخصیص اور تقیید کا بیان دل لگا کر سنئے اور آنکھوں کو ذرا کھول کر دھیان کریں۔ وہ تین وجوہ ہیں جو پیش کرتے ہیں۔ اولًا تو یہ کہتے ہیں کہ یہ آیت اپنے اطلاق پر یعنی مطلق نہیں ہے یعنے اجماع سے اوس کی تقیید کی گئی ہے۔ اور انعقاد اجماع کا محل اسطرح فرماتے ہیں کہ اذا لا یجوز فی البراری یعنے جبکہ جنگلوں میں جمعہ کسی کے نزدیک جائز ہی نہیں ہے۔ پس جب جنگل نکل گیا وجوب جمعہ سے تو قطعیت آیت کی تو یہاں سے ہی ٹوٹ گئی اور دوسرا قول لا تشریق ولا جمعۃ الا فی مصر الخ سے گاؤں بھی نکل گئے اور پھر تیسرا حدیث طارق بن شہاب کی حدیث منقطع سے افراد جن پر نماز جمعہ واجب نہیں ہے جیسے عورت غلام وغیرہ کے نکالنے سے قطعیت آیت بالکل جاتی رہی۔ سو واضح ہو ایسے اجماع سے جیسا ان صاحبوں نے بیان کیا ہے ایت قطعی کی تخصیص ہو نہیں سکتی۔ اور اسجگہ تو کوئی اجماع بھی منعقد نہیں ہوا ہے یعنی اس مطلق آیت کے مقید کرنے پر اور نہ ہی اس طرح کوئی طریقہ تخصیص کا ہے۔ اول تو یہ ہے کہ اصول میں مقرر ہے کہ واسطے تخصیص کرنے عام کے کلام متصل مستقل مساوی مخصص ہونی ضروری ہے۔ ورنہ تخصیص نہ ہوگی اور اور کسی وجہ سے یا اور کلام سے تخصیص عام کی ہوئی تو وہ تخصیص نہیں ہے۔ بلکہ نسخ ہے۔ پھر اوسکے ساتھ ہی اصول میں مقرر ہے کہ اجماع سے نسخ آیت شریف اور حدیث شریف کا نہیں ہو سکتا۔ تو معلوم ہوا کہ اگر اس موقع پر اجماع ہوتا تو تب بھی قابل نسخ آیت شریف نہیں تھا چنانچہ ماہر اصول پر مخفی نہیں ہے۔ اور دوسرا یہ ہے کہ اسجگہ تو کوئی اجماع منعقد ہوا ہی نہیں ہے۔ کیونکہ اجماع میں شرط ہے۔ کہ مخالف نہ ہو کوئی ایک بھی اجماع کرنے والوں سے اور اسجگہ تو اکثر اسکی برخلاف ہیں کہ جیسا کہ خود اصحاب کرام میں سے عمرو بن عاص نے جمعہ قایم کیا جنگل میں جب انہوں نے مصر پر چڑھائی کی اور ساتھ اون کے ساتھ

اصحاب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے جیسا واقدی فتوح المصر کے صفحہ ۳۶ پر موجود ہے تو اجماع کب اس بات پر منعقد ہوا۔ تو معلوم ہوا کہ اس دعوے پر کوئی اجماع منعقد نہیں ہے ہاں اگر کوئی صاحب انکار کرے اس سے اور کہے کہ اجماع اسپر ضرور منعقد ہوا ہے۔ تو لازم ہے اوسپر کہ پیش کرے انعقاد اجماع اور اتصال اسکا بمع تعیین مرتبہ اجماع ہر چہار مراتب اجماع سے بشرطیکہ پھر اس میں کوئی ایک بھی برخلاف نہ ہووے میرے خیال میں تو بغیر اس نام اجماع کے اسجگہ اور کچھ بھی نہیں ہے۔ تو پھر خواب سے تخصیص ہو جاوے گی اور نہ ہی کوئی اس طرح طریقہ تخصیص کا ہے کیونکہ تخصیص جو ہوتی ہے۔ تو یا مخاطبین مامورین کے ہونی چاہئے۔ تو اس جگہ مخاطبین مامورین تو مسلمان ہیں نہ شہر اور گاؤں اور جنگل جیسا خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے یا ایھا الذین امنوا تو مسلمان مخاطب ہیں نہ شہر اور گاؤں وغیرہ۔ پھر خواہ مخواہ ان کا بہانہ لیکر تخصیص قطعیہ کی کوشش کرنی صرف ظنی بات کو ترک کرنے کے خوف سے لائق نہیں ہے پس جب اجماع سے بطریقہ نسخ کے اس آیت شریف کی تخصیص نہ ہوئی بموجب قاعدہ اصول کے اور نہ ہی یہاں کوئی اجماع منعقد ہوا اور نہ ہی اسطرح کوئی طریقہ تخصیص کا ہے۔ اور قول لا تشریق تو صحت لذاتہ میں گرفتار ہے وہ کب صالحیت رکھتا ہے کہ اس سے قطعیت کو منسوخ کیا جاوے۔ اور ایسا ہی حدیث طارق بن شہاب کی وہ منقطع ہے اس سے بھی تخصیص قطعیہ کی نہیں ہو سکتی۔ اور وہ افراد جن پر جمعہ فرض نہیں ہے وہ تو اس آیت شریف میں داخل ہی نہیں۔ کیونکہ آیت شریف میں امر بالفاظ فاسعوا کے ہے۔ لیکن جو افراد کو طاقت سعی کی نہیں ہے وہ مخاطب بھی نہیں ہیں۔ جیسے یہ افراد عورت غلام وغیرہ کہ ان کو قابلیت اور اختیار اور طاقت سعی کی نہیں ہے تو یہ افراد اس خطاب میں داخل ہی نہیں

میل و ملاپ - اتفاق کا سبق دینے والا رسالہ - ۳ / نمبر

جب داخل نہیں تو خارج کیا ہوگا۔ اور جب خارج نہ ہوا تو قطعیت آیت شریف بحال خود رہی۔ اللہ تعالیٰ پناہ دیوے کیا لوگوں نے اس آیت قطعیہ پر کیسی کیسی اور کتنی تخصیص ڈالی ہیں۔ کہ بحالت تسلیم کرنے ان تخصیصوں کے اب اس آیت شریف سے واجب بھی ثابت ہو نہیں سکتا ہے حالانکہ جمعہ فرض عین ہو کر من الظہر ہے۔ اور منکر اس کا کافر ہے پس لائق ہے کہ ایسی انگل پچو تاویلیں کرنے سے آدمی باز آجاوے۔ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ پڑھو جمعہ کو فرض جانکر جہاں کہیں آدمی رہتے ہوں۔ بقدر ادنیٰ جماعت کے جیساکہ شرح موطا امام مالک میں موجود ہے اور اگر تقلیدی پٹی کھولکر انصاف سے دیکھا جاوے تو یہ آیت شریف اپنی قطعیت پر مضبوط ہے۔ اس میں تخصیص نہیں پڑ سکتی اور شرط ٹھہرانا واسطے نماز جمعہ کے شہر اور بادشاہ کو کچھ ثابت نہیں۔ ورنہ ظن سے تو خالی نہیں پس ظن کے پیچھے پڑ کر عین فرض ترک کونسی مسلمانی ہے دیگر بڑی عجیب بات تو یہ ہے کہ آجکل کے مولوی عبد الدرہم والدینار برائے دنیاوی مال کے اپنے اپنے گاؤں میں نماز عیدین ادا کر لیتے ہیں مگر جمعہ میں شرائط مقرر کر دیتے ہیں۔ سبحان اللہ ایمانداری اسی کا نام ہے۔ اے میرے مولا کریم ہر ایک صاحب کو صراط مستقیم پر چلا۔ آمین

حررہ نور محمد میانوی۔

کیا آریہ دھرم پنچایتی ہے؟

آریہ سماج کا دعوے سو سننے سے لکھنے کے قابل ہے کہ وید تمام علوم کا مخزن ہے واقعی الہامی کتاب کا یہی حق ہے کہ تمام مضامین کا خزانہ ہو مگر اس دعوے کے بعد آریہ سماج کا عملی پہلو جب دیکھا جاتا ہے تو اس دعوے میں شک پیدا ہو جاتا ہے۔ ہم دل سے متمنی رہتے ہیں کہ آریہ سماج اپنے دعووں میں کامیاب ہو مگر افسوس سے کہا جاتا ہے کہ عملی پہلو اس کے برخلاف ہے۔ آج ہم ایک مضمون آریہ گزٹ سے نقل کرتے ہیں اس سے صاف معلوم ہوگا کہ آریہ دھرم میں ابھی تک آریہ رسومات کا ہی فیصلہ نہیں ہے۔

ماہ نومبر کے اخیر لاہور آریہ سماج میں اس بات کا فیصلہ ہوگا کہ آریہ دھرم میں رسومات کیا کیا ہیں آریہ گزٹ کے الفاظ یہ ہیں:-

"بد قسمتی سے آریہ سماج کے اندر اب تک فیصلہ نہیں ہوا۔ کہ ان کے خاص تیوہار اور رسومات کیا ہیں۔ ہم اس کے متعلق اپنے گذشتہ پرچوں میں مفصل لکھ چکے ہیں اور بتلا چکے ہیں۔ کہ خاص آریہ تیوہار و رسومات نہ ہونے کے باعث کس قدر گڑبڑ ہو رہی ہے۔ اور پرائیویٹ زندگیوں میں اور گھریلو جیونوں میں کتنا آریہ پن آرہا ہے۔ جس کے باعث ہماری آئندہ نسلیں آریہ نہیں بنتیں شکر ہے کہ اس نہایت ضروری کام کو بھی اب کے سالانہ جلسہ پر پورا کیا جاویگا۔ اس کام کو عملی شکل دینے کے لئے آریہ سماج لاہور نے آٹھ آریہ پنڈتوں اور ودوانوں کی ایک کمیٹی مقرر کی ہے جو ایک مسودہ طیار کریگی جس میں یہ ظاہر کیا جاویگا کہ آریہ سماجیوں کے لئے کونسے تیوہار منانے ضروری ہیں اور خاص خاص رسومات کیا ہیں۔ کمیٹی کے ممبران صاحب ذیل ہیں:-

(۱) پنڈت بھگت رام جی شاستری ویدتیرتھ (۲) مہاتما ہنسراج جی (۳) پنڈت راجارام جی (۴) پنڈت نردیو جی شاستری مہا ودیالہ جوالاپور (۵) پنڈت سنت رام جی وید رتن وید بھوشن (۶) مہتہ رام چندر جی شاستری (۷) لالہ رام پرشاد جی بی۔اے (۸) پنڈت آریہ منی جی۔

اس کمیٹی کے اجلاس ۴ نومبر سے گیارہ نومبر تک ایک ہفتہ متواتر ہوتے رہیں گے۔ اور پھر جو مسودہ یہ کمیٹی تیار کرے گی وہ اس آریہ کانفرنس میں پیش کیا جاویگا۔ جو آریہ سماج کے سالانہ جلسہ پر ہوگی"

اہلحدیث۔ اس اقتباس کو دیکھکر کون آنکھ ہے جو آریوں کی مذہبی حالت پر آٹھ آٹھ آنسو نہ بہائے کون دل ہے جو غم نہ کرے ہائے وہ زندہ قوم جس کے نعرے آسمان تک بلند پہونچیں کہ

نقارہ دھرم کا بجتا ہے آئے جسکا جی چاہے
صداقت وید اقدس آزمائے جس کا جی چاہے

آج وہی قوم ہے کہ اپنی رسومات کا فیصلہ ویدوں سے نہیں۔ سمرتی سے نہیں۔ ستیارتھ پرکاش سے نہیں بلکہ کانفرنس سے فیصلہ کرانا چاہتی ہے کیا اب اس میں کوئی شک ہے کہ آریہ دھرم الہامی نہیں بلکہ پنچایتی ہے

آریہ مترو! سنتے ہو؟

نقارہ دین کا بجتا ہے آئے جس کا جی چاہے
صداقت دین برحق آزمائے جس کا جی چاہے

سوال بغرض جواب

مکرمنا مخدومنا جناب مولانا و بالفضل اولانا دام فیوضکم۔

السلام علیکم ورحمت اللہ وبرکاتہ۔ مزاج اقدس گذارش ہے کہ مندرجہ ذیل فتویٰ کی تشریح درکار ہے۔ امید ہے کہ از راہ کرم غور فرما کر مشکور فرماوینگے اور سوال وجواب اخبار میں درج فرما دینگے۔

دیکھو اہلحدیث ۱۳ شوال ۱۳۳۲ھ

س نمبر ۱۴۶۔ ایک شخص نے جنوری میں کسیکو پچاس روپے قرضہ دیا ہے۔ اور اقرار یہ ہے کہ ماہ ہاڑ میں تم سے فی روپیہ ۱۶ سیر پختہ گندم لونگا۔ نرخ اس وقت خواہ کم ہو یا زیادہ یہ بیع قرآن وحدیث کی رو سے جائز ہے یا نہیں اور اس بیع کا کیا نام ہے۔

ج نمبر ۱۴۶۔ یہ بیع جائز ہے اور اس کا نام بیع سلم ہے۔

مولانا! سوال وجواب کو پڑھکر میں نے مظاہر حق

اہلحدیث کا مذہب ۔ نزد اہلحدیث بیع سلم کے مسئلہ کا بیان ۱۳/ ۲

دیکھی۔ اس میں اسکی تفصیل درج نہیں ہے ہاں صرف شرطیں بیان کیگئی ہیں۔ جس کے مطالعہ سے میں اچھی طرح سمجھ نہیں سکا۔ اس لئے آپ کو تکلیف دیجاتی ہے تاکہ تسلی ہو جاوے۔ سوال وجواب تو درست ہیں۔ لیکن غرض یہ ہے۔ سود اور بیع سلم میں کیا فرق ہے۔؟

(۱) سود ایک جنس دیکر وہی جنس زیادہ لینا۔ پس اس زیادتی کا نام سود ہے۔ مثلاً سو روپے دے کر ۱۲۰ روپے لینا اور دس سیر گندم فی روپیہ لینا۔ پس یہ سود ہے۔ یا چالیس سیر گندم دے کر پچاس سیر گندم لینا پس دس سیر سود ہے۔

(۲) بیع سلم۔ نقدی دیکر گندم لینا۔ اگر اس وقت کے نرخ کے مطابق لیا جاوے۔ تو وہ بیع ہے۔ لیکن اگر نرخ مقرر ہو جاوے تو بیع سلم ہے۔ مثلاً فلاں ماہ میں ۱۶ سیر گندم فی روپیہ لونگا۔

لاکن سوال یہ ہے کہ مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ گندم اس وقت ۱۳ سیر روپیہ کی بکتی ہے۔ اور ماہ [illegible] میں بھی ۱۳ سیر ہی ہوگی۔ کیونکہ [illegible] تجربہ [illegible] ثابت ہو گیا ہے کہ قلت برآمد [illegible] کا نرخ ہر جگہ یکساں کر دیا ہے اور تقریباً ہر سال فصل کے موقع پر ۴ روپیہ ۴ آنے من بکتی ہے۔ یہ میرا سالہا سال کا تجربہ ہے کہ کبھی ۱۲ اور کبھی ۱۴ آنے ہو جاتی ہے۔ غرض عموماً ۱۲ یا ۱۳ سیر بکتی ہے۔ تو میں کس طرح ۱۶ سیر نرخ مقرر کر کے بیع کر سکتا ہوں۔ اور کہاں میں ۲۰ سیر بھی مقرر کر سکتا ہوں۔ یہ تو صریح اور صاف ظلم ہے اور خالص سود ہے یعنی ۳ یا ۷ سیر سود ہے۔ جو کہ زیادتی ہے کیا آپ اسکی تشریح زیادہ کرینگے اور ہم جیسے جاہلوں کو راہ راست پر لاوینگے۔ کیونکہ اگر یہ مسئلہ عام لوگوں میں رائج ہو گیا تو یہ سود سے بھی بدتر اثر پیدا کریگا اور پھر اسکی روک تھام نہیں ہو سکیگی والسلام۔ (راقم غلام حسن کلرک [illegible])

جواب۔ بیع سلم میں نقدی پہلے دیکر مبیع آئندہ کسی مقررہ وقت پر مقررہ نرخ سے لیجاتی ہے سود دو قسم ہے دونوں اس سے ممتاز۔ نقدی کا سود وہ ہے کہ نقد پر نقد زیادہ لے سود بیع کا وہ ہے کہ ادنیٰ چیز دیکر [illegible] کو کم و بیش بیچے۔ سو جس کو برابر سے زیادہ بیچنا سود فرمایا ہے مثلاً گیہوں سیر کے بدلے سیر سے زیادہ لینا بیع سلم میں یہ دونوں صورتیں نہیں ہوتیں اس میں نقدی دیکر مبیع کا مقررہ نرخ سے سودا ہوتا ہے نہ نقدی کے بدلے نقدی نہ سود کی بیع میں زیادتی شریعت نے جب اسکو جائز رکھا ہے تو عام لوگوں میں رواج ہونے کے لئے رکھا ہے پھر ہمیں اسکی کیا فکر۔

ہوائی ریل کا سفر

(از انتخاب لاجواب)

دنیا کے علمی عجائبات میں سے ایک ہوائی ریل ہے یہ ریل جرمنی میں بارمن سے البرفیلڈ تک جاری ہے اسکے دلچسپ سفر کے متعلق ایک سیاح مسٹر [illegible] بیان کرتا ہے کہ مجھے ایک دفعہ بارمن سے البرفیلڈ جانیکا اتفاق ہوا تو مجھے ہوائی ریل کے سفر کا شوق گدگدایا چنانچہ میں اسمیں سوار ہوا۔ یہ ریل بمصداق سر نیچے اور ٹانگیں اوپر بالکل الٹی ہے [illegible] ریل کی پٹڑی کے نیچے لٹکتی ہوئی جاتی ہے اسکی [illegible] معلق ہیں سب سے بڑا انتظام جو ہم کو محسوس ہوا یہ تھا کہیں فضا میں نہ ڈوب جائیں کیونکہ قریباً [illegible] ریل [illegible] کے اوپر اوپر جاتی ہے اسکی پٹڑی زمین سے خاصی اونچی [illegible] لیئے اپنی ستونوں کے ذریعے لگی ہوئی ہے اور یہ آہنی ستونوں کا سلسلہ دور تک سڑک کے دائیں بائیں چلا جاتا ہے۔ [illegible] کے اسٹیشن پر جہاں معمولی زمینی ریل کا خاتمہ ہو جاتا ہے جب آپ باہر نکلیں تو گاڑیوں کو ہوا میں معلق دیکھکر بڑا تعجب ہوتا ہے اور خیال کیا جاتا ہے کہ شاید یہ مرمت کے لئے الٹی لٹکی ہوئی ہیں مگر جب ہم ان میں سوار ہو جاتے ہیں اور ریل روانہ ہوتی تو بس

غرض دو گونہ عذاب است جان مجنوں را
بلائے صحبت لیلا و فرقت لیلیٰ

کے مصداق ڈر بھی لگتا ہے اور ایک عجیب کیفیت بھی نظر آتی ہے۔ سیکنڈ کلاس کا کرایہ کل آٹھ میل کے سفر کا صرف چار پنس ہے۔ حالانکہ معمولی ریل کا کرایہ آٹھ پنس ہے اور یہی وجہ ہے کہ لوگ ہوائی ریل میں سفر کرتے ہیں کہ ایک تو کرایہ کم ہے اور دوسرے حیرت انگیز سواری ہے۔ سٹیشن پر آتے ہی اس قسم کے چکر میں زور سے گھوم جاتی ہے اور پھر واپسی کے سفر کے واسطے تیار ہو جاتی ہے گاڑی میں بیٹھے ہوئے کسی قسم کی گھبراہٹ یا ہلچل معلوم نہیں ہوتی۔ مگر ایک نقص یہ ہے کہ اکثر موقعوں پر جب گاڑی یکلخت موڑ پر سے مڑتی ہے تو سمندر کی سی بیماری کی کیفیت محسوس ہونے لگتی ہے۔ جی متلاتا ہے اور طبیعت بہت پریشان ہوتی ہے۔ شروع شروع میں تو آپ بازاروں اور مکانوں کے اوپر سے گذرینگے اور جب آپ جنگل میں جائینگے اور عجیب وغریب نظارے آپکو نیچے دکھائی دینگے جن سے آپکی طبیعت نہایت محظوظ ہوگی کیونکہ اوسکا راستہ عموماً پہاڑیوں اور دریاؤں میں سے ہے وہ دور سے سٹیشن ایسے نظر آتے ہیں جیسے [illegible] کی قطاریں ہوا میں معلق ہوں لیکن قریب آنے پر معلوم ہوتا ہے کہ بڑے بڑے شہتیر اور تختوں کو بنا ہوا ہے جس پر مسافر [illegible] کھڑا ہوتا ہے البرفیلڈ میں پہنچکر آپ تنگ بازاروں میں سے گذرینگے دوکانوں اور ہوٹلوں پر سے گذرتے ہوئے آپ باغوں میں پہنچینگے جہاں آپکو نیچے رنگارنگ کی کیاریاں اور پھول کھلے ہوئے نظر آئینگے کہیں لڑکے کھیلتے کہیں فٹ بال اور کہیں بینڈ (باجہ) اپنی سریلی آوازوں سے آپکو محظوظ کریگا اور یہ نظارہ دلچسپی میں اور بھی بڑھ جائیگا جب آپ ہوا میں معلق جاتے ہوئے راستے میں کئی جگہ پہاڑ سے نیچے گذر جاتے ہیں کبھی ریل سر کے اوپر سے گذرتی جاتی ہے اور کہیں نیچے سے غرضیکہ عجیب کیفیت ہوتی ہے۔ یہ ریل صرف ایک تجربہ ہی نہیں بلکہ نہایت ضروری چیز ہے کیونکہ تنگ وادی کی صورت میں ملک کے دور دراز قصبوں کو ملانے کے لئے اس سے بہتر تجویز نہیں ہو سکتی تھی اور نہ کوئی جگہ مل سکتی تھی اسلئے یہاں کے مدبروں نے اعلےٰ انجینیروں کی مدد سے ریل تیار کی جو زمانہ حال کی انجینیری کی اعلےٰ لیاقت کا ثبوت ہے۔

القرآن العظیم۔ قرآن کریم کے اعجاز پر لیکچر۔ ۲/ منیجر

ahmadimuslim.de

قربان البقرہ پر سوال

ایک صاحب مندرجہ ذیل سوال کرتے ہیں۔

(۱) گائے کی قربانی کس وقت سے شروع ہوئی اور گائے اونٹ میں اگر دو یا چار آدمی ملکر حصے مقرر کر لیں۔ تو ہو سکتا ہے یا نہیں۔

(۲) بعض لوگ کہتے ہیں گائے کے ایک حصہ میں صرف ایک ہی آدمی کی طرف سے قربانی ہوگی اور بھیڑ بکری ایک ہی گھر بھر کی طرف سے کافی ہے۔ جوابات معتبر حدیثوں سے عنایت ہوں (خریدار اخبار ۳۳۵ رشید علی)

اڈیٹر۔ عرصہ ہوا۔ ایک صاحب نے پٹنہ سے ایک بڑا مضمون بھیجا تھا میرے خیال میں وہ مضمون اس سوال کا جواب ہے اس لئے اس کے جواب میں وہی نقل کیا جاتا ہے

وھو ھذا

بعض لوگ کہتے ہیں کہ گاؤکشی مسلمانوں کے مذہب میں ممنوع ہے۔ اور عرب میں گائے کا وجود مفقود ہے۔ اس لئے وہاں گائے نہیں ذبح کی جاتی ہے۔ اور پیغمبر دین اسلام نے نہ خود گائے ذبح کی اور نہ کسی کو ذبح کرنے کا حکم دیا۔ اور لطف یہ ہے کہ بعض بے خبر مسلمان بھی اون کی ہاں میں ہاں ملانے اور ان کی مدد کرنے کو موجود ہو گئے جب تک یہ مخالفین گاؤکشی گائے کے ذبح کئے جانے میں [illegible] فوائد دکھاتے تھے۔ جب تک میں چپ تھا۔ اور کیوں بولتا۔ مگر بعض معاصرین نے اون کو خوب دندان شکن جواب دئے۔ میرے پہلے دعوے کے ثبوت کے لئے دلائل عقلی و نقلی کی حاجت نہیں جس شخص کو عرب میں گائے کے پائے جانے میں شک ہو وہ اون عربوں سے جو اس ملک میں آتے ہیں۔ دریافت کرلے۔ اور اگر اس پر بھی اون کے دل کی تسکین نہ ہو۔ تو ملک عرب موجود ہے۔ خود وہاں جاکر دیکھ آئے ؎

شنیدہ کے بود مانند دیدہ

اور گائے کے واسطے خاص عربی لفظ البقرۃ موجود ہے۔ اگر گائے وہاں نہ ہوتی۔ تو اوس کے لئے کسی عجمی لفظ کو معرب کر لینے کی ضرورت ہوتی۔ اس کے علاوہ جو جو دلیلیں میں اپنے دوسرے اور تیسرے دعوے کے ثبوت میں دونگا وہ سب میرے اس دعوے کو بھی ثابت کرینگے۔

میرا دوسرا دعوے یہ تھا کہ گاؤکشی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے کہیں قبل سے عرب میں ہوتی آئی ہے اور دین اسلام نے بھی اوسکو جائز رکھا ہے۔ علاوہ تواریخ کی شہادت کے قرآن شریف میں جابجا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مہمانداری کا ذکر آیا ہے جس میں وہ اپنے مہمان کے سامنے تلا ہوا گوسالہ لائے تھے۔ فَجَاءَ بِعِجْلٍ حَنِيذٍ (سورہ ہود رکوع ۵) منجملہ اور جگہوں کے سورہ ذاریات کے دوسرے رکوع میں یہ موجود ہے۔ فَرَاغَ إِلَىٰ أَهْلِهِ فَجَاءَ بِعِجْلٍ سَمِينٍ۔ فَقَرَّبَهُ إِلَيْهِمْ قَالَ أَلَا تَأْكُلُونَ۔ (ترجمہ) پھر دوڑا اپنے گھر کو آیا۔ پھر لایا ایک بچھڑا موٹا اور اون کے پاس رکھا کہا کیوں تم کھاتے نہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت کو گائے ذبح کرنے کا حکم ہوا تھا۔ سورہ بقر کے ۸ رکوع میں ہے

وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَذْبَحُوا بَقَرَةً قَالُوا أَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ

(ترجمہ) اور جب کہا موسیٰ نے اپنی قوم کو اللہ تم کو حکم کرتا ہے کہ ایک گائے ذبح کرو۔ وے کہنے لگے کیا ہمکو ٹھٹھے میں لیتا ہے۔ کہا میں پناہ مانگتا ہوں۔ اللہ کی کہ ہوں جاہلوں سے

یہ تو معلوم ہوا کہ قبل زمانہ اسلام کے عرب میں گاؤکشی ہوتی تھی۔ اسلام نے بھی گاؤکشی جائز رکھی۔ اس کی دلیل بھی کلام مجید ہی سے سن لو سورہ مائدہ کی دوسری آیت میں ہے۔ أُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيمَةُ الْأَنْعَامِ۔ (ترجمہ۔ حلال کئے گئے۔ تمہارے لئے چوپائے مویشی) اور لفظ انعام کو لغت عربی میں اون تمام جانوروں کو کہتے ہیں جن کو اردو میں چوپائے۔ مویشی۔ اور انگریزی میں کیٹل (Cattle) کہتے ہیں۔ اور یہ ہر شخص جانتا ہے کہ مویشی اور کیٹل کا اطلاق گائے اونٹ بھیڑ اور بکری پر ہوتا ہے۔ علاوہ بریں انعام کے معنے کی تصریح خود کلام اللہ میں دوسری جگہ پر آئی ہے۔ سورہ انعام کے ۱۷ ویں رکوع میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

وَمِنَ الْأَنْعَامِ حَمُولَةً وَفَرْشًا كُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ۔ ثَمَانِيَةَ أَزْوَاجٍ مِنَ الضَّأْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْإِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ قُلْ آلذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ أَمِ الْأُنْثَيَيْنِ أَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ أَرْحَامُ الْأُنْثَيَيْنِ أَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ إِذْ وَصَّاكُمُ اللَّهُ بِهَٰذَا۔ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا لِيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ۔ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ۔

(ترجمہ) اور پیدا کئے مویشی میں لدنے والے۔ اور دبے۔ کھاؤ اوس چیز سے جو اللہ نے روزی دی اور تابعداری کرو شیطان کے قدموں کی بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ پیدا کئے آٹھ جوڑے بھیڑ میں سے دو ...... اور اونٹ میں سے دو۔ اور گائے میں سے دو۔ تو کہہ کیا دونوں نر حرام کئے یا دونوں مادہ۔ یا جو لپیٹ رہا ہے دونوں کے پیٹ میں۔ یا تم حاضر تھے جس وقت اللہ نے تم کو یہ کہہ دیا تھا پھر اوس سے بڑھکر ظالم کون ہے۔ جو جھوٹ باندھے اللہ پر کہ لوگوں کو بہکا دے۔ بغیر تحقیق کے۔ بیشک اللہ راہ نہیں دیتا بے انصاف لوگوں کو۔

خاص عید اضحی میں بھی گائے کی قربانی کا کلام اللہ میں حکم آیا ہے۔ سورہ حج کے چوتھے رکوع میں ہے

وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فِي أَيَّامٍ مَعْلُومَاتٍ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُمْ مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ

(ترجمہ) اور یاد کریں اللہ کا نام معلوم دنوں میں (یعنی قربانی کے دنوں میں) اوس چیز پر جو روزی دی ہے

ahmadimuslim.de

اونکو چوپائے مویشیوں میں سے

اور چوپائے مویشیوں کی تفصیل اوپر کی آیت میں بیان کی جاچکی ہے۔ باقی رہیں وہ آیتیں جن میں حلال چیز کو حرام کرلینے کی بحث ہماری نسبت آئی ہے اون کو اپنے چوتھے دعا کے ثبوت کے ضمن میں پیش کروں گا۔

تیسرے دعوے کے ثبوت میں وہ حدیثیں رہ گئیں جن سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا عید اضحی اور دوسرے مواقع میں گائے کا ذبح کرنا ثابت ہوتا ہے۔ اون حدیثوں کو بھی سن لیجئے۔ وعن جابر قال نحرنا مع النبي صلى الله عليه وسلم عام الحديبية البقرة عن سبعة والبدنة عن سبعة۔ (ترجمہ) جابر سے روایت ہے۔ اونہوں نے کہا کہ ہم لوگوں نے حدیبیہ والے برس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قربانی کی گائے سات آدمیوں کی طرف سے اور اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے۔ وعن جابر رضي الله عنه قال كنا نتمتع مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بالعمرة فنذبح البقرة عن سبعة نشترك فيها والبدنة عن سبعة۔ (ترجمہ) جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ اونہوں نے کہا۔ کہ ہم لوگ تمتع کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عمرہ کا۔ پھر ہم لوگ گائے قربانی کرتے تھے سات آدمی شریک ہوکر اور اونٹ کو بھی سات آدمی کی طرف سے۔ وعن ابن عباس رضي الله عنه قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر فحضر الاضحى فاشتركنا في البقرة سبعة وفي البعير عشرة (ترجمہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ اونہوں نے کہا۔ کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ ایک سفر میں آیا۔ بقر عید کا دن پھر ہم لوگ شریک ہوئے۔ گائے میں سات آدمی اور اونٹ میں دس آدمی۔ وعن حجية ابن عدي قال قال علي رضي الله عنه البقرة عن سبعة

(ترجمہ) حجیہ ابن عدی سے روایت ہے۔ اونہوں نے کہا کہ علی رضی اللہ عنہ نے کہا۔ کہ گائے سات آدمی کی طرف سے ہے۔ وعن ابي سعيد الخدري رضي الله عنه قال قلنا يا رسول الله ننحر الناقة ونذبح البقرة والشاة ونجد في بطنها الجنين انلقيه ام ناكله قال كلوه ان شئتم فان ذكوته ذكوة امه (ترجمہ) اور روایت ہے ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے اونہوں نے بیان کیا۔ کہ ہم لوگوں نے کہا۔ کہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ ہم لوگ اونٹنی کو نحر کرتے اور گائے اور بکری کو ذبح کرتے ہیں اور اس کے پیٹ میں بچہ پاتے ہیں۔ آیا اوسکو پھینک دیں۔ یا کھائیں۔ آپ نے فرمایا۔ اگر چاہو کھاؤ۔ پھر بے شک اوس کی ماں کا پاک کرنا اوس کا پاک کرنا ہے۔ اس بارہ میں اور بہت سی حدیثیں بھری پڑی ہیں جن کے لکھنے کے لئے ایک دفتر چاہئے۔ یہ چند حدیثیں بطور مشتے نمونہ از خروارے پیش کی گئی ہیں۔ اور یہ میرے دعا ثابت کرنے کے لئے کافی ہیں۔

اب لیجئے اس دعا کے ثابت کرنے کے لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف گائے کی قربانی کا حکم کیا تھا۔ بلکہ خود بھی گائے قربانی کی تھی۔ دو حدیثیں بطور نمونہ کے پیش کرتا ہوں۔ وعن عائشة رضي الله عنها قالت نحر النبي صلى الله عليه وسلم عن آل محمد في حجة الوداع بقرة واحدة (ترجمہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ اونہوں نے کہا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آل محمد کی طرف سے حج وداع میں ایک گائے قربانی کی۔ وعن عائشة رضي الله عنها قالت دخل علينا يوم النحر بلحم بقر فقلت ما هذا فقالوا نحر رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ازواجه (ترجمہ) عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ اونہوں نے کہا کہ بقر عید کے دن ہمارے پاس گائے کا گوشت آیا۔ پھر میں نے کہا کہ یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بی بیوں کی طرف سے قربانی کی ہے۔

اب ان آیات قرآنی و احادیث نبوی سے زمانہ سلف سے گائے کا عرب میں ذبح کیا جانا ثابت ہوا ہے۔ مذہب اسلام میں اوسکا حلال رہنا اصحاب رسول اللہ اور خود ہمارے رسول برحق صلی اللہ علیہ وسلم کا گائے کا قربانی دینا یہ سب باتیں بہت صراحت اور وضاحت کے ساتھ ثابت ہوگئیں۔

اب ہمارے چوتھے دعا کا ثبوت بھی سن لیجئے۔ یہ نہ سمجھنا چاہئے۔ کہ گو گائے کو خدا نے حلال کیا ہے۔ ہم نہ کھائیں گے۔ اسمیں کیا مضائقہ ہے۔ حلال چیز کو اپنے لئے حرام کرنے والوں کے حق میں قرآن میں بجا بجا وعید ہے اس صورت میں کہ تعظیماً یا کرہاً۔ مسلمانوں سے گائے کے گوشت کے ترک استعمال کرانے میں کوشش کی جارہی ہے۔ ہم مسلمانوں کو ضرور ہے۔ کہ گاؤ کشی سے باز نہ آویں۔ اور اس طرح سے اوسکی حلت کو قائم رکھیں سورہ انعام کے ۱۴ ویں رکوع میں ہے وما لكم الا تاكلوا مما ذكر اسم الله عليه وقد فصل لكم ما حرم عليكم الا ما اضطررتم اليه وان كثيرا ليضلون باهوائهم بغير علم ان ربك هو اعلم بالمعتدين (ترجمہ) اور تمکو کیا ہوا ہے۔ کہ نہیں کھاتے وہ چیز جسپر خدا کا نام لیا گیا ہے۔ اور بتحقیق خدا نے تفصیل کے ساتھ تمکو بیان کردی ہیں۔ وہ چیزیں جو تمپر حرام کی گئی ہیں۔ مگر اوس صورت میں کہ تم اوس کی طرف ناچار ہو۔ اور بیشک بہتیرے لوگ البتہ بہکاتے ہیں۔ اپنی خواہشوں سے بے جانے۔ بیشک تیرا رب خوب جانتا ہے۔ حد سے آگے بڑھنے والوں کو۔ سورہ مائدہ کے بارہویں رکوع میں حق تعالیٰ فرماتا ہے۔ يا ايها الذين آمنوا لا تحرموا طيبات ما احل الله لكم ولا تعتدوا ان الله لا يحب المعتدين وكلوا مما رزقكم الله حلالا طيبا واتقوا الله الذي انتم به مؤمنون (ترجمہ) اے ایمان والو نہ حرام کرلو۔ اون ستھری چیزوں کو جو کہ خدا نے تمہارے لئے حلال کیا ہے۔ اور حد سے نہ بڑھو۔ بیشک اللہ نہیں چاہتا زیادتی کرنے والوں کو۔ اور کھاؤ اللہ کی دی ہوئی چیزوں سے جو حلال ہے ستھری اور ڈرتے رہو اللہ سے جسپر تمہارا ایمان ہے۔ اس مضمون کی اور بہت سی آیتیں قرآن شریف میں آگئی ہیں جنکو مضمون کی طوالت کے خوف سے میں یہاں پر درج نہیں کرتا۔ (راقم مسلمانوں کا خادم پھلتوی از علیگڑھ انسٹیٹیوٹ گزٹ مورخہ ۲۹ دسمبر ۱۹۱۲ء و ۱۲ جنوری ۱۹۱۳ء)

خواب تعبیر طلب

مندرجہ ذیل تحریر عرصہ سے آئی ہوئی ہے مگر بعض موانع کی وجہ سے درج نہ ہوسکی کہ آج درج کی جاتی ہے جن حضرات سے سوال کیا گیا ہے۔ توجہ کرکے سائل کو جواب سے خورسند فرمادیں۔ سائل کوئی معمولی آدمی نہیں۔ بلکہ خود اہل علم۔ ذی فضل ہے۔ بحضرات علماء کرام سے اپنی تسکین چاہتا ہے

بخدمت شریف جناب مولانا ابوالوفا صاحب دام فیضہ

السلام علیکم وقلبی الیکم مشتاق۔ خواب مندرجہ ذیل لکھکر بغرض تعبیر ارسال خدمت ہے۔ امید کہ درج اخبار فرماکر ممنون فرماویں گے ملتجی ہوں کہ علماء کرام وفضلاء عظام عموماً اور کمپ اور جناب مولانا حافظ عبدالعزیز صاحب رحیم آبادی وجناب مولانا حافظ عبداللہ صاحب غازیپوری نزیل دہلی۔ وجناب مولانا عبدالرحیم صاحب عظیم آبادی۔ وجناب مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی وجناب مولانا نواب وحید الزمان صاحب حیدرآبادی وغیرہ توجہ فرماکر اس کی تعبیر کی اشاعت اخبار اہلحدیث میں فرمائیں

ذی الحجہ کے مہینہ میں (تاریخ یاد نہیں) پنجشنبہ کی شب کو میں نے خواب دیکھا۔ کہ ایک ایسے میدان میں ہوں جس کے جانب شمال پہاڑ ہے۔ اور اس کے ابتدائی حصہ کے دامن میں جابجا اشجار ہیں اور میدان سبزہ زار ہے۔ چار پانچ شخص جن سے تعارف نہیں مگر اپنی طبیعت ان لوگوں سے غیر مانوس بھی نہیں۔ مجھ سے پہلے میدان کے کنارے پہنچ گئے ہیں۔ اور باہم گفتگو کر رہے ہیں۔ کہ آج پروردگار عالم کا نزول ہوگا۔ چار ہاتھ کی دوری سے میں نے ان لوگوں کی بات چیت سنی۔ اور ایسا مبہوت زدہ ہوا کہ اب تک سکتہ ہوں اپنے دل میں پاتا ہوں اسی عالم تحیر میں تھا کہ جناب باری تعالے کا نزول السماء الدنیا میں ہوا۔ اور ہم لوگوں سے چھ سات قدم کے فاصلہ پر قیام فرماکر میری طرف مخاطب ہوئے اور یہ فرمایا کہ کل قیامت ہوگی۔ میں اپنے جی میں تحریر کرنے لگا کہ کل کونسا دن ہے۔ اوسوقت معلوم ہوا کہ کل کا دن جمعہ کا دن ہے۔ جب علامات قیامت کی طرف میرا خیال گذرا تو اوسوقت یہ القاء ہوا کہ اگرچہ قیامت کی بہتیری نشانیاں ظہور میں آچکی ہیں۔ پھر بھی بعض بعض علامات کبریٰ باقی ہیں جن کا ظہور نفی ہے چونکہ یوجانانی صورت کے طبیعت کو اضطراب تھا مگر کلی اطمینان بھی تھا ایک معمولی ہیبت دل کے اندر تھی میں نے پوچھا کیا قیامت کل ہی آئیگی۔ ارشاد ہوا۔ کہ قیامت کی کل نشانیاں ہوچکی ہیں۔ زمین کو بدلو لگا۔ آسمان کو توڑ کر ریزہ ریزہ کردونگا الکل ہی قیامت آئیگی میری دلی ہیبت کو ایسی ترقی ہوئی۔ کہ خواب ہی میں جو تنگ پڑا اور بیدار ہوگیا۔ کچھ دیر تک بدن میں لرزہ رہا۔ پھر سکون ہوا۔ تو غور کیا۔ کہ کل کونسا دن ہوگا۔ یاد آیا کہ کل کا دن جمعہ کا دن نہیں ہے بلکہ پنجشنبہ کا دن ہے۔ بزرگان من چونکہ اس خواب کی تعبیر میری سمجھ میں نہیں آئی۔ لہذا آپ حضرات کی خدمت بابرکت میں ۲۶۔ ذی الحجہ روز چہارشنبہ ۱۳۳۱ھ کو قلمبند کرکے بذریعہ اخبار گذارش کیا۔ امید کہ مجھ خاکسار پر مہربانی فرماکر مطلب تعبیر جواب سے مسرور فرمادیں گے والسلام مع الاکرام (راقم محمد علی ابوالمعالی غفرلہ)

ایمڈن مرگیا اور اپنی کہانی چھوڑ گیا

فجعلنا ہم احادیث

۱۱۔ نومبر کو خبر آئی۔ کہ جرمنی کا مشہور جہاز ایمڈن جلا دیا گیا جس کی بہادری اور اخلاق کی تعریف انگریزی اخبار بھی کرتے تھے جس نے ہندوستان اور برما کی تجارت کو بہت کچھ نقصان پہنچایا جس نے کئی روز تک برما کو ہندوستان سے بالکل الگ کر دیا جس نے مدراس پر گولہ باری کرکے آگ لگادی۔ کئی ایک جہاز تجارتی ڈبو دئے۔ غرض جو ہمارا بہت سا نقصان کرکے خود نیچے میں جلتا۔ اس کی داستان سنئے۔

ایمڈن کے متعلق آپ بیتی کہانی ایک اخبار کا نامہ نگار ۲۔ مارچ کو کولمبو سے لکھتا ہے۔ کہ ایمڈن کے چار سو تازہ شکار آج سویرے یہاں پہنچائے گئے جن میں سے ایک لیڈی مسز اینس کا بیان ہے۔ کہ جب جنگ شروع ہوئی۔ تو میں مشرق کی طرف اپنی بیٹی کے پاس جانے کے لئے روانہ ہوچکی تھی جو شنگھائی کے ایک انگریزی کارخانہ میں ملازم ہے۔ میں ایک جہاز میں سفر کر رہی تھی۔ مگر سویز میں اس سے اتر کر ایک ہیر کنگ کشتی میں سوار ہوگئی۔ خدا نے بیٹے سے جا ملی۔ ہم دونوں شنگھائی کی طرف جا رہے تھے۔ اور ان چار مسافروں میں سے دو وہ تھے۔ جو شنگھائی کی ایلفرڈ ہولٹ کمپنی کے متولہ جہاز ٹرائلس پر سوار تھے۔ یہ جہاز مال لادنے کا ہے جس پر چاول چائے وغیرہ سامان لدا ہوا تھا۔

ایک روز ہمارے جہاز کے کپتان کو اطلاع ملی۔ کہ ایمڈن غالباً خلیج بنگال میں ہے لہذا اس نے کے بالکل محفوظ ہونے کے واسطے مناسب سمجھا کہ وہ اپنا معمولی راستہ بدل کر شمال کی طرف چلا جائے لیکن بدقسمتی سے یہ خبر کسیطرح ایمڈن کو بھی معلوم ہوگئی اور اس نے بھی اسی طرف جانے کا فیصلہ کر لیا۔

راس کماری سے گذر کر ہم نے سنیچر کی رات کو ایک جہاز کی روشنی دیکھی جب ہم سنگھائی جزائر کے نزدیک پہنچے جو کوچین سے ۱۲۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔ تو ہمیں دوسری جہاز سے چلے ہوئے ایک گولے کی آواز سنائی دی۔ اتنے ہی میں دشمن نے ہمیں آگھیرا اور ہمیں اپنے ایک گرفتار کردہ جہاز میں جانیکے لئے مجبور کیا۔ لیکن ہمیں اپنا اسباب دوسرے جہاز پر لیجانے کے کافی مہلت دیدی۔ ماں بعد چند گولے لگتے ہی ٹرائلس مع اپنے مال واسباب کے سمندر کی تہ میں پہنچ گیا۔

اگلے روز میں نے اور مسافروں کے اپنے جہاز کے صحن میں بیٹھی ہوئی ایمڈن کو اور جہازوں کے ساتھ بلی چوہے کا سا کھیل کھیلتی ہوئی دیکھتی رہی۔ میں نے سنا کہ اس نے کل سات جہاز گرفتار کئے جن کے ساتھ اگر پہلے گرفتار کئے ہوئے جہاز کو بھی شامل کر دیا جاوے۔ تو ان کی کل تعداد آٹھ ہوجاتی ہے۔ ان میں سے پانچ کو اس نے ڈبو دیا۔ اور دو کو مدد رکھنے کے لئے اپنے ساتھ لے لیا۔ آٹھویں سینٹ ایگبرٹ پر اس نے اپنے قیدیوں کو چلے جانے کا حکم دیا۔ اور اس جہاز کو اپنے پیچھے آنے کے لئے کہا۔ چنانچہ ہم نے اس حکم کی تعمیل کی۔ سینٹ ایگبرٹ پر خوراک کا سامان بالکل نہیں رہا تھا۔ اور پانی بھی بہت کم ہوگیا تھا۔ ایمڈن کو یہ اطلاع ملی تھی کہ ایک گرفتار شدہ کوئلہ کے جہاز کے آدمی سے ملی۔ اور اس نے نزدیک آکر سینٹ ایگبرٹ کو ٹھہرایا۔ اور قیدیوں کو ایک اور کوئلہ کے جہاز پر سوار کرکے اسے کوچین کی طرف چلنے کا حکم دیا۔ اور خود تقریباً دو گھنٹوں تک اس کے پیچھے پیچھے رہا

جو جہاز غرق کئے گئے۔ ان میں سے ایک برٹش انڈین کمپنی کا جہاز تھا۔ ایمڈن نے اسکا بلاتار برقی خبر رسان کا آدھ گھنٹے کے اندر اندر ایک گرفتار شدہ کوئلہ کے جہاز پر منتقل کرلیا۔ کوچین میں آج کل کپتان جہاز بغیر اپنے جہازوں کے بیکار ہورہے ہیں۔ اور چار سو سے زیادہ مسافر مدراس کیطرف روانہ ہونے والے ہیں (انتخاب لاجابیہ)

فتاوے

س نمبر ۹- زید نے ہندہ کو بایں شرط نکاح کیا۔ کہ ہندہ سن بلوغ تک ولی ہندہ یا اس کے باپ کے ہاں ہی رہے جب اس ضمن میں عید برات آئی۔ تو ولی ہندہ سے زید نے درخواست کی۔ کہ آج عید برات ہونے کے باعث میرے گھر ہندہ کی حاضری ضروری ہے۔

جس پر ولی ہندہ نے حسب النظام عید فورا ہندہ کو روانہ کردینے کی شرط پر زید کے گھر روانہ کردیا۔ ہندہ جب زید کے گھر پہنچی۔ تو زید نے اپنی منکوحہ ہندہ کو ولی ہندہ کے گھر روانہ کرنے سے انکار کردیا ہندہ بہمراہ ولد خاص اپنے باپ یا ولی کے گھر چلی گئی۔ ہندہ جو ابھی سن بلوغ کو نہیں پہنچی ہے۔ مرقومہ بالا شرط کے موافق باپ کے گھر ہی رہنا چاہتی ہے۔ زید نے اسی ہٹ پر کہ منکوحہ ہندہ اپنے والد کے گھر بلا اجازت چلی گئی۔ آپنے نکاح ثانی کرلیا اب زید ہندہ کو نہ طلاق دیتا ہے۔ اور نہ نفقہ۔ تو کیا اس صورت میں ولی یا پدر ہندہ کو یہ حق حاصل ہے۔ کہ زید سے طلاق۔ مہر۔ نفقہ کی درخواست کرے۔ کیونکہ ہندہ ابھی نابالغ ہے۔

کیا پدر ہندہ کو شارع اسلام نے یہ اختیار دیا ہے کہ خود ہی قاضی یا مجسٹریٹ سے تنسیخ نکاح کروادے کیونکہ زید نے ایفاء شرط نہ کی۔ جس کے نکاح ثانی نے ہندہ کی مٹی تباہ کردی ہے۔ (سائل از سوگرہ ضلع گوڑگانوہ)

ج نمبر ۹- حدیث شریف میں ہے جو جائز شرط بوقت نکاح مقرر کی جائے۔ اوسکو سب سے مقدم پورا کرنا واجب ہے۔ اس لئے ہندہ کو تا سن بلوغ باپ کے گھر میں رہنے کا حق حاصل ہے لیکن صورت مرقومہ میں نکاح ثانی نہ کرنا شرائط میں داخل نہیں۔ نہ زید کی طرف سے اور کوئی خلاف ورزی ہوئی ہے۔ بجز اتنی بات کے کہ وہ ہندہ کو لاکر رخصت کرنے سے انکاری ہوا۔ اوس کا بدلہ یہ کیا گیا۔ کہ ہندہ کو کسی حیلے سے لے گئے بہرحال اگر کسی شرط کا خلاف ہوا ہے۔ تو ولی ہندہ کو اوس کے پورا کرنے کا شرعا و قانونا حق حاصل ہے۔ (عصمۃ داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۰- عموما دیکھا گیا ہے کہ جنازہ میں صرف امام پڑھتا ہے اور مقتدی کچھ نہیں پڑھتے۔ کیا یہ جائز ہے۔

ج نمبر ۱۰- دونوں کو پڑھنے کا حکم ہے۔

س نمبر ۱۱- ملائکہ کا بحکم خدا تعالے آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنا وقوعہ آسمان کا ہے یا زمین پر

ج نمبر ۱۱- قرآن مجید میں آدم کی پیدائش کی بابت یہ ارشاد ہے۔ اِنِّیْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ طِیْنٍ۔ مٹی سے پیدا کرونگا۔ یہ بھی فرمایا فَاِذَا سَوَّیْتُهٗ وَ نَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِیْنَ اس سے معلوم ہوتا ہے سجدہ کا واقع زمین کا ہے

س نمبر ۱۲- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معراج شریف بیداری کی حالت میں ہوا علاوہ قول ابن مسعود کے اور بھی تائید کرتا ہے یا کیا۔

ج نمبر ۱۲- بہت سی روایات آئی ہیں۔ صحیح بخاری کی روایت کو بھی اس مدعا کے لئے پیش کیا جاتا ہے

س نمبر ۱۳- بروایت عائشہ صدیقہ ظاہر ہے۔ کہ اس رات آنحضور کا جسم مجھ سے علیحدہ نہیں ہوا۔ (تفسیر وحیدی) کیا یہ صحیح ہے یہ تائید ہو سکتی ہے۔ شب معراج میں حضرت عیسے کا حلیہ رسول مقبول نے جو بتایا۔ اس سے آنے والے مسیح کا حلیہ اس میں حدیث سے مطابقت نہیں کھاتا۔ (کما لا یخفی)

ج نمبر ۱۳- عائشہ صدیقہ مدینہ منورہ میں آنحضرت کے پاس آئی تھیں۔ اور معراج مکہ معظمہ میں ہوا تھا اس لئے اونکی روایت اوس معراج کے متعلق نہیں جو اونکی آمد سے بھی پہلے کا ہے بلکہ وہ کسی دوسرے معراج روحانی کے متعلق ہے لہذا اختلاف جزئی ہو شیئے گا نہیں

س نمبر ۱۴- ایک شخص کی معاش جوا ہے اور اسپر ہی تمام کاروبار داخلی چلاتا ہے۔ اور اسی مال سے وہ خیرات۔ ضیافت۔ صدقہ فطر وغیرہ ادا کرتا ہے کیا اہل شریعت کے نزدیک اس ضیافت کا کھانا وغیرہ جائز ہے یا نہیں۔ اور شخص مذکور جوا کے علاوہ شراب وغیرہ نہیں پیتا ہے۔

ج نمبر ۱۴- حدیث شریف میں آچکا ہے۔ کہ خدا پاک کمائی کے سوا کچھ قبول نہیں کرتا۔

س نمبر ۱۵- ہنود کے گھر کا کھانا کیسا ہے۔

(عبدالغنی مدرس)

ج نمبر ۱۵- ہنود کے گھر کا حلال کھانا حلال ہے حرام حرام ہے۔

اظہار تعجب۔ سائل بغیر نام کے سوال کرتے ہیں۔ جن کے لئے کاغذ کا بھی بخل اور غریب فنڈ سے بھی بخل۔ صرف کارڈ پر اتنے سوال لکھ دیتے ہیں ایسے اصحاب کو اگر جواب نہ ملے۔ تو شکایت کس کی؟ ظلم نفسانیت۔ اس کے ساتھ ہی یہ فرمائش بھی ہے۔ کہ کوئی عمدہ جلی قلم اور ترجمہ شفیع الدین کا نمبر ہو۔ تو ارسال فرمادیں۔

س نمبر ۱۶- اگر کوئی شخص جان بوجھکر قرآن و حدیث و تفسیر کو لاتوں سے روندا دے۔ اور وہ اپنے کو مسلمان کہتا ہے۔ یہ اسے کو مسلمان لکھنے کا مستحق ہے یا نہیں۔ یا یہ کہ وہ کافر ہے۔

ج نمبر ۱۶- مسلمان کہلانیوالا ایسا نہیں کرسکتا اسلئے جب تک ایسا کرنیوالے کا بیان بھی نہ پہنچے صحیح فتوے نہیں دیا جاسکتا

س نمبر ۱۷- رات کو جو خواب میں احتلام ہوتا ہے اوسکا غسل واجب ہے۔ اگر کسی کو خواب میں ایسا معلوم ہوا کہ میں صحبت کرتا ہوں۔ اور آنکھ اوسکی کھلگئی۔ اور انزال نہ ہوا۔ تو اوس بارے میں کیا حکم ہے۔ حدیث سے ثبوت کرنا عین احسان ہوگا۔ (فقی آدم الوری جنوبی افریقہ بسلوٹین)

ج نمبر ۱۷- حدیث میں ہے۔ الماء من الماء یعنے احتلام کی حالت میں اگر انزال ہو۔ تو غسل واجب ہے۔ انزال نہ ہو۔ تو غسل واجب نہیں ہے داخل غریب فنڈ۔

اطلاع

بارہا لکھا گیا ہے۔ کہ فی سوال ۔ رقم از کم بھیجنا چاہئے۔ جو داخل غریب فنڈ ہوکر موجب ثواب ہوتا ہے۔ لیکن باوجود کئی بار اطلاع دینے کے پھر بھی کئی صاحب تساہل کرتے ہیں۔ لہذا گذارش ہے۔ کہ فی سوال ایک پیسہ اور قلمی جواب کے لئے ٹکٹ بھیجنا چاہئے۔ نیز استفتاء خوشخط لکھکر بھیجا کریں۔ تاکہ پڑھنے میں دقت نہ ہو

مینیجر

ahmadimuslim.de

متفرقات

کاغذ کی گرانی جنگ کی وجہ سے کاغذ اور دیگر قابل توجہ احباب کرام مصالح طبع کی گرانی مسلم ہے اسی لئے روزانہ اخبارات (زمیندار۔ ہمدرد) وغیرہ نے دگنی قیمت کردی ہے بعض اخبارات (مثل پیسہ اخبار) وغیرہ نے قیمت وہی رکھی ہے۔ مگر حجم اخبار کا کم کر دیا ہے جس کا دوسرے لفظوں میں وہی مطلب ہے۔ جو مشکلات اور اخبارات کو لگی ہیں۔ اہلحدیث کے لئے بھی وہی درپیش ہیں۔ کاغذ گراں ہے مصالح پریس کی قیمت چڑھ رہی ہے۔ باوجود اس کے اہلحدیث نے آج تک کسی طرح کی کمی محسوس نہیں کرائی چونکہ میرا خیال ہے کہ اہلحدیث قوم کا ہے اس لئے بغیر مشورہ قوم کے میں کوئی فیصلہ کرنا نہیں چاہتا۔ اب ہمارے سامنے تین صورتیں ہیں (الف) اخبار کی قیمت بڑھائی جاوے (ب) یا کچھ صفحات کم کئے جاویں۔ (ج) یا اہلحدیث کے بہی خواہ یا بالفاظ دیگر اس کے مالک اسکی اشاعت پر ایسی پوری توجہ کریں کہ اوسطاً کم از کم ایک ایک خریدار بڑھا کر موجودہ اشاعت سے ڈبل کر دیں۔ میں اس عملی صورت کو زیادہ پسند کرتا ہوں بشرطیکہ احباب بہت جلد عمل شروع کر دیں۔ امید ہے احباب اپنی رائے سے مطلع کریں گے۔ وقت بہت نازک ہے۔ اللہ رحم کرے۔

محمدیہ کمپنی کا سرمایہ حسب اعلان جسقدر موجود اور وصول شدہ تھا۔ فی روپیہ ۱۳ ار کے حساب سے تقسیم ہونے ہے۔ ۷۰ نمبر تک کی تقسیم کا اعلان گذشتہ پرچہ میں ہو چکا ہے۔ ۸۰ سے ۸۴ تک مفصلہ ذیل اصحاب کو تقسیم کیا گیا۔ مولوی محمد حسین رمضانپورہ۔ محمد اکبرین گھڑیال۔ شیخ نذیرالدین احمد گوجیدہ۔ محمد حسین راجو کھیرٹی۔ سید کرم شاہ ساہیوال۔ بابو عبدالرحمٰن خانیوال۔ مولوی محمد حسین لکھو کے۔ سید شرف الدین رانی ساگر مولوی عبدالرؤف مرحوم۔ شیخ عبدالحی سنبھل شیخ محبوب حسین۔ سردار خاں۔ نصیر خان طالب۔ بہادر حسرت شاہ۔ شاہی۔ مولوی امداد حسین کنہتوہ مولوی محمد دکھا دکن

اور بھی بعض اصحاب کے خطوط آئے ہیں۔ ان کو بھیجا جائیگا۔ جنہوں نے ابھی خط نہیں بھیجے۔ وہ بھی بھیجکر منگوالیں۔

پریس ایکٹ کے مضروب و مقتول سنہ ۱۹۱۰ء سے جب سے کہ اس قانون طابع کا اجرا ہوا سنہ ۱۹۱۳ء تک ۳۲۲ مطابع سے ضمانت طلب کی گئی جن میں سے ۱۴ پریس عدم ادخال ضمانت کی وجہ سے بند ہوگئے۔ اور ۴۰ نے ضمانت کی رقم داخل کر دی۔ ایسے ہی سنہ ۱۹۱۰ء سے سنہ ۱۹۱۳ء تک ۲۸۶ اخبارات سے ضمانت مانگی گئی جن میں سے ۱۹ ضمانت نہ دے سکنے کے باعث بند ہوگئے۔ اور باقی ۹ ضمانت داخل کر کے جاری رہے۔ جن میں سے ۷ نے مکرر داخل کیں یعنے ۹ میں سے ۷ کی ایک ایک دفعہ ضمانتیں ضبط ہوگئیں۔ اور وہ دوبارہ ضمانتیں ادا کر کے جاری ہوتے سنہ ۱۹۱۴ء کی تفصیل ہنوز باقی ہے۔ بہی خواہان ملک کے لئے یہ قانون سوہان روح ہو رہا ہے۔ اللہ کرے اسکو جلد منسوخ کرے۔ آمین

تلاش الوری کسی صاحب کیطرف سے ایک سوال درج ہوا تھا جن کا نام تھا۔ غلام دستگیر الوری۔ الوری صاحب کا پورا پتہ مجھے مطلوب ہے۔ وہ صاحب خود یا کوئی صاحب انکی طرف سے اطلاع بخشیں۔ تو احسان ہوگا۔ اے سکے۔ الوری بی رانڈ جنوبی افریقہ۔

جنازہ غائب اور دعاء مغفرت نہایت افسوس سے لکھا جاتا ہے۔ کہ میاں صداقت مولانا عبدالعزیز صاحب رحیم آبادی کے داماد طویل علالت کے بعد انتقال کر گئے۔ انا للہ۔ اور امرتسر کے ایک پرانے مخلص دوست حکیم بدرالدین صاحب بھی انتقال کر گئے مرحوم بڑے نیک سیرت۔ نیک خلق متواضع بزرگ تھے سید عبداللہ صاحب متولی مسجد اہلحدیث بٹالوی بھی انتقال کر گئے۔

جالندھر کے نہایت نیک مزاج مولوی دوست محمد صاحب مع اپنے فرزند کے رحلت کر گئے

ناظرین سے درخواست ہے۔ کہ مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں۔ اور دعاء مغفرت کریں۔ اللھم اغفر لھم وارحمھم۔ خدا مولانا ممدوح اور مرحوم کے دیگر متعلقین کو صبر جمیل عطا کرے

دعاء صحت ہمارے دوست بابو برکت علی صاحب جلدساز دہلوی کی آنکھ نزول الماء کی وجہ سے بند ہوگئی تھی۔ اس ہفتے اپریشن کرایا ہے۔ مولوی ابراہیم صاحب بعارضہ خارش علیل ہیں۔ اور مولوی محمد صاحب دکھا دی ضلع بریلی بھی سخت علیل ہیں۔ ایک اور صاحب عبداللہ ساکن مقام درھنگ لکھتے ہیں۔ میں بعارضہ بخار مبتلا ہوں۔ ناظرین ان سب کیلئے دعاء صحت فرمائیں خدا ان سب کو صحت بخشے۔ اللھم اشفھم بشفائک ودواھم بدوائک وعافھم بفضلک

تلاش کتاب التحفۃ المنصفیہ والھدیۃ الاحمدیۃ۔ فی ادلۃ سماع الموتی وحیاتھم السرمدیہ دربارہ جواز سماع موتے میری نظر سے گذری کسی صاحب نے اسکا جواب دیکھا ہو۔ تو اطلاع دیں (محمد شریف خریدار ۳۰۳ع)

چنبل کی دوا شیخ دین محمد صاحب نے مرض چنبل کی دوا طلب کی ہے۔ آپ انکو اطلاع کردیں کہ خاکسار سے لیں یا خط لکھیں۔ میں آسان دوا بتلا دونگا۔ انشاءاللہ بہت جلد تکلیف دور ہو جائیگی۔ حکیم نورالدین لاہور موچی دروازہ

مقتولین جنگ کا اندازہ یورپی جنگ کے ہولناک ہونے کا ثبوت اس سے زیادہ کیا ہوگا۔ کہ اس ہفتے خبر آئی ہے کہ صرف جرمنی کے مقتول مجروح اور مفقود لوگوں کا اندازہ ۱۲ سے ۱۵ لاکھ تک ہے۔ باقی سلطنتوں کا بھی اندازہ سمجھ لینا چاہیئے۔ کیونکہ یہ امر بعید از قیاس ہے کہ ایک طرف کے مریں اور دوسری طرف کے نہ مریں۔ آسٹریا۔ سرویہ مانٹی نگرو۔ روس۔ فرانس۔ جاپان اور انگریز۔ بلجیم وغیرہ ان سب کا قیاس لگایا جاوے۔ تو اہلحدیث مورخہ ۲۳ اکتوبر میں جو ایک حدیث کی پیشگوئی اس جنگ کے متعلق لکھی تھی۔ کہ قیامت سے پہلے ایک عظیم جنگ ہوگی۔ اس کے صدق میں شبہ نہیں رہتا۔ العظمۃ للہ

لاہور کی آریہ سماج نے اس سال بھی اپنے سالانہ جلسہ پر مذہبی کانفرنس کا وقت تین روز ۹ گھنٹے رکھا کر مباحثہ میں حصہ لینے والے اصحاب ۱۰ دسمبر تک سکرٹری

آٹھ فنڈ میں امرتسر سے ۸ از کوٹلہ ۳ از حیدرآباد دکن ۳

انتخاب الاخبار

مسٹر اسکوئتھ وزیر اعظم انگلستان نے تقریر کرتے ہوئے سلطنت ترکی کے متعلق کہا ہے:۔

پس مجھے یہ پیشگوئی کرنے میں تامل نہیں۔ کہ گورنمنٹ مذکور (ترکی) تلوار ہی کے گھاٹ اتاری جائے گی۔ ہم نے نہیں بلکہ خود اس نے نہ صرف یورپی بلکہ ایشیائی قلمرو عثمانیہ کی موت کی گھنٹی بجا دی ہے۔ ترکی کے غائب و پنہاں ہو جانے سے مجھے امید ہے۔ کہ وہ باعث بھی مفقود ہو جاویگا۔ جس نے دنیا کے بعض بہترین علاقہ کو کئی نسلوں سے چھپا رکھا ہے۔

نزلہ بر عضو ضعیف۔ مسٹر اسکوئتھ وزیر اعظم انگلستان نے ترکی کی نسبت تقریر کرتے ہوئے ایک پیشگوئی بھی کی ہے۔ مسٹر اسکوئتھ ایسے مدبر کو معلوم نہیں۔ کہ کونسی غیر معمولی ضرورت ترکی کی قطعی تباہی کے متعلق پیشگوئی کرنے کی آ پڑی تھی۔ بجائیکہ جرمن کی نسبت ہی ایسی کوئی پیشین گوئی قطع یورپ سے معدوم کر دینے کی نہیں کی گئی (پیسہ اخبار)

جرمن جنگی جہاز ایمڈن جس نے ہندوستان کے سمندروں میں ۱۷ جہاز غرق کئے تھے آخر سنگاپور سے بارہ سو میل شمال مغرب کی طرف جزائر کوکو کے کنارے پر تباہ کر دیا گیا۔

جس جہاز نے ایمڈن کو تباہ کیا ہے۔ اس کا نام سڈنی ہے۔

ایمڈن کے دو سو آدمی مقتول اور تیس زخمی ہوئے ایمڈن کا کپتان اور قیصر جرمنی کا بھتیجا بچ گئے ہیں جو گرفتار کر لئے گئے۔

ایمڈن کی تباہی پر تمام سلطنت برطانیہ میں خوشی ظاہر کی گئی ہے۔

ملک چلی (جنوبی امریکہ) کے ساحل کے قریب جرمن اور انگریزی جنگی جہازوں کا مقابلہ ہو گیا جس میں دو انگریزی جنگی جہاز گڈ ہوپ اور نامتھ غرق ہو گئے ایک انگریزی مسلح جہاز نابجیر پر ایک جرمن آبدوز کشتی نے تارپیڈو پھینکا۔ جس سے وہ ۴ منٹ میں غرق ہو گیا۔

انگریزی جنگی جہاز چاتھم نے ایک جرمن جنگی جہاز کونگسبرگ کا تعاقب کر کے اسکو دریائے فیگارہ میں بند کر دیا ہے

برسلیا کے قسم کے ایک جنگی جہاز نے بحیرہ اسود میں روسی بندرگاہ پوٹی پر گولہ باری کی لیکن روسی توپوں کے گولوں نے اسکو پسپا کر دیا

بحیرہ اسود کے روسی بیڑہ نے سونجولاک پر گولہ باری کی اور باربرداری کے تین جہازوں کو غرق کر دیا۔

ہندوستانی فوجی جمعیت اور بحری بریگیڈ نے فاؤ پر قبضہ کر لیا جو خلیج فارس میں شط العرب کے دہانہ پر واقع ہے

روسی فوج نے مقاکو پری کوٹی پر قبضہ کر لیا ہے

ترکی فوج نے جرمن افسروں کے زیر کمان کوپری کوٹی کو واپس لینے کی کوشش کی لیکن روسی کہتے ہیں کہ ہم نے اسے پسپا کر دیا۔

ترکوں نے جدہ کی روشنی کے میناروں کی روشنیاں گل کر دی ہیں

سنگتاؤ کی حوالگی شرائط پر دستخط ہو گئے ہیں اور شہر جاپانیوں کے حوالہ کر دیا گیا ہے

روما کی خبر ہے۔ کہ روسی فتوحات سے خوفزدہ ہو کر قیصر نے روس سے صلح کی ابتدائی شرائط پیش کی تھیں لیکن روس نے انہیں مسترد کر دیا۔

لارڈ کچنر نے گرینڈ ڈیوک نکولس سپہ سالار افواج روس کو روسی سپاہ کی کامیابیوں پر مبارکباد کا تار بھیجا ہے۔

اس کا شبہ ہوا ہے کہ جرمنوں نے اسکاٹ لینڈ میں ایک خفیہ ہوائی سٹیشن قائم کر رکھا ہے۔ اس کے دریافت کرنے کے لئے گورنمنٹ انگریزی نے انعام مشتہر کیا ہے۔

ٹائمز کا نامہ نگار امسٹرڈم سے لکھتا ہے۔ کہ جرمن محاذ ولیٹ فیلیا کے مقام منسٹر میں ۱½ لاکھ تازہ دم فوج فراہم کی گئی ہے۔

کمانڈر انچیف افواج ہندوستان کا بیٹا میدان جنگ میں مارا گیا ہے۔

سول کا خاص نامہ نگار لندن سے اطلاع دیتا ہے کہ قیصر جرمن نے فوج کو حکم دیا ہے۔ کہ ایک بار پھر انگریزی فوج پر حملہ کر کے کیلے تک پہنچنے کی کوشش کریں۔

ہندوستانی افواج کی بہادری کے کارناموں سے فرانس اور انگلستان کے اخبارات لبریز نظر آتے ہیں

جرمنوں نے ایک اور مقام ڈکسموڈ پر قبضہ کر لیا ہے

روسی اپنی حال کی فتح کو سب سے بڑی فتح سمجھتے ہیں

روسیوں نے اعلان کیا ہے۔ کہ آسٹریلوں کو سخت شکست دیکر انہوں نے پھر جاروسلاؤ پر قبضہ کر لیا ہے۔

ڈچ اخبارات کا بیان ہے۔ کہ جرمن بلجیم سے اپنی افواج مشرق کی جانب بھیج رہا ہے۔

روسی اعلان مظہر ہے کہ وہ پھر پرزمسل کا محاصرہ کر رہے ہیں۔

آئرلینڈ میں ۴۴ ہزار آدمی لارڈ کچنر کی فوج میں بھرتی ہوئے ہیں۔ جن میں سے بارہ ہزار السٹر کے باشندے ہیں

فلینڈرز (بلجیم) میں لڑائی کے متعلق برطانیہ کا سرکاری بیان اس امر کی تصدیق کرتا ہے کہ جنگ نہایت شدت سے جاری ہے۔ اور ہمیں سخت نقصان اٹھانا پڑا۔ مگر دشمن کا ہم سے بھی زیادہ نقصان ہوا ہے۔

روسی سپاہ نے جرمنی کے علاقہ میں گھسکر بہت سے قصبوں پر قبضہ کر لیا ہے۔

بیان کیا جاتا ہے۔ کہ جرمنی اور آسٹریا ہنگری نے کراکو کے خط مدافعت پر تیس لاکھ فوج جمع کر رہے ہیں۔

جرمن عورتوں نے عہد کیا ہے۔ کہ جب تک جرمنی پیرس پر قابض نہ ہو جائے۔ وہ فرنچ طرز کی پوشاکیں استعمال نہیں کرینگی۔

ژالہ باری گذشتہ شب یکشنبہ کی درمیانی رات میں بارش ہوئی۔ اور بارش کے ساتھ کثرت سے اولے برسے۔ اس وقت کا منظر نہایت خوفناک تھا خدا کرے اسکا اثر فصلوں پر نہ ہو۔

مومیائی

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق و دمہ۔ کھانسی۔ ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو۔ ان کیلئے اکسیر ہے۔ دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اسکا معمولی کرشمہ ہے۔ بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے۔ چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد۔ عورت۔ بوڑھے۔ بچے۔ جوان کو یکساں مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال کیجا سکتی ہے۔ سردیوں میں خصوصاً نہایت مفید ہے

ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوگی

قیمت

فی چھٹانک عہ دو چھٹانک پہ آدھ چھٹانک سے ۔ محصول ڈاک وغیرہ ذمہ مالک محصول علاوہ

تازہ شہادات

جناب شیخ نجیب اللہ صاحب مقام بھدوک ضلع بالیسر لکھتے ہیں:- کہ ۳ چھٹانک مومیائی بذریعہ ویلیو پارسل کے پتہ ذیل سے روانہ کریں آپکی مومیائی سے لوگوں کو فائدہ ہوتا ہے جلدی ارسال کریں۔ بہت لوگ خواہشمند ہیں (۵ - اکتوبر ۱۴ء)

جناب منشی محمد علی صاحب گھوڑا گھاٹ ضلع دیناجپور تحریر کرتے ہیں۔ کہ آپکا مومیائی استعمال کرکے فائدہ ہوا۔ اب از راہ مہربانی ایک چھٹانک مومیائی جلدی روانہ کریں (یکم اکتوبر ۱۴ء)

جناب ابو النعمان صاحب از مئو ناتھ بھنجن اعظمگڈھ لکھتے ہیں۔ ایک چھٹانک مومیائی بپتہ ذیل ۔۔۔۔ ویلیو کر دیجئے آپکی یہ دوا واقعی نافع ہے۔ (۱۵ - اکتوبر ۱۴ء)

جناب مولوی محمد عبد الرحیم صاحب مقام انبوہ ضلع بیربھوم (بنگال) سے تحریر فرماتے ہیں کہ جناب کی مومیائی جو میرے ایک دوست کے واسطے منگوائی گئی تھی الحمد للہ بہت مفید ثابت ہوئی۔ اس باعث میرے ایک اور حبیب نے مجھکو کہا کہ میں دمہ۔ کھانسی میں حیران رہتا ہوں مجھکو ایک چھٹانک منگوا دیجئے پس مہربانی کرکے جلدی بھیجئے۔ (۱۹ - اکتوبر)

ملنے کا پتہ

پروپرائیٹر دی میڈلسن الحسینی کٹڑہ قلعہ امرتسر

نہایت مفید ضروری اور کار آمد کتابیں

۲۲/۵۲

تحفۃ النساء یا فیملی ڈاکٹر ایک مستند مسلمان خاتون ڈاکٹر کی تصنیف۔ جو اپنے بیش بہا فوائد و محاسن کی وجہ سے حضور لیڈی صاحبہ لاٹ صاحب بہادر پنجاب کی منظور و مقبول شدہ ہے۔ اسمیں عورتوں کے کتدائین سے لیکر دوران بلوغ۔ شادی۔ حمل۔ وضع حمل وغیرہ کے جملہ امراض و تغیرات و شکایات حیض و نفاس۔ حمل یا اسقاط یا اٹھرا وغیرہ کے عوارضات۔ بچوں کے متعلق جملہ تکلیفات۔ نشو و نما و پرورش۔ تغیرات اور انکے اسباب و علامات مع علاج و مفید ہدایات۔ ضروری نسخہ جات۔ مجرب نسخہ جات و تراکیب بڑی شرح و بسط سے بیان کئے گئے ہیں۔ ملک کے معزز و سربرآوردہ حکما و ڈاکٹر صاحبان کی رائیں ہیں کہ ہر گھر میں ہونا نہایت ضروری۔ بیحد مفید اور کار آمد ہے عم

لیکچرار یا واعظ واعظوں۔ مقرروں یا پبلک لیکچروں کیلئے اسکا مطالعہ نہایت ضروری ہے۔ تقریر یا وعظ میں جو دقت پیش ہوتی ہے تقریر کرنے والے کو جن مشکلات کا سامنا ہوتا ہے ان کے مفصل اسباب بیان کرنیکے بعد تقریر میں روانی پیدا کرنے اور تقریر کو مقبول عام بنانے کے ذرائع واضح طور پر بتلائے گئے ہیں مبتدی کے لئے نہایت عمدہ تحفہ ہے۔ آخر میں ملک کے سربرآوردہ صاحب کے مفید لیکچر بھی درج ہیں۔ قیمت اصلی ۱۲ رعایتی ۱۲/

تجربات ودمن دور دراز کے وہ لوگ اشتہاری دوا فروشوں کی چکنی چپڑی باتوں میں آکر صدہا روپے ضایع کرتے ہیں۔ وہ اس کتاب کو منگوائیں۔ اسمیں قریباً تمام مشہور اشتہاری ادویہ۔ بال اڑانے کا عرق۔ تیل۔ صابون ہر قسم کے خضاب ہیرا کسیر وغیرہ کے علاوہ ملک کی مختلف صنعتوں مثلاً بٹن بنانا۔ موم بتی بنانا۔ منجن وغیرہ بیسیوں نسخے مع تراکیب دئے گئے ہیں اس کتاب کے ہوتے ہوئے اشتہاری دواؤں پر روپیہ برباد کرنا نہیں چاہئے۔ اصلی قیمت ۱۲ رعایتی ۱۰/

کریم اللغات جدید نئی طرز سرکاری تقطیع۔ بہت سے الفاظ اضافہ کرکے حروف تہجی کی ترتیب پر لکھے گئے ہیں اردو دان صاحب کے لئے نہایت کار آمد۔ طلباء کیلئے نہایت مفید۔ ۲/

چشمہ حیات کی کنجی غلطی۔ جریان۔ سرعت۔ احتلام۔ نامردی اور جوانی کی غلط کاریوں سے جو امراض پیدا ہوتے ہیں۔ انکا قدیم و جدید تحقیقات سے اسباب و علامات اور انکا علاج۔ مفید ہدایات و تجربات اسمیں درج ہیں ۲/

دنیائے اسلام اور عیسائیت اسلام نے کس طرح ایکہزار سال تک سیاسیات اور علوم و فنون میں دنیا کی رہنمائی کی ہے۔ اور وہ چند صدیوں سے کن وجوہ سے پر آشوب مصائب میں مبتلا ہے ان کا ذکر اور علاج۔ ہر مسلمان کیلئے جس کے پہلو میں دل اور دل میں درد ہے۔ اسکا مطالعہ از بس ضروری ہے

سیر دیہات یا زمینداروں کی ذلت و ادبار کا بیان۔ سرکاری اہلکاروں کے مظالم۔ انکی لوٹ کھسوٹ۔ خلاف قانون کارروائیاں۔ دہقانوں کی جاہلانہ بیبسی۔ سود خوار بنیوں کے ہتھکنڈے۔ سرکاری ٹیکس۔ فیس۔ سوائی بشر کا نہ رسوم کے سبب تباہی کے درد انگیز حالات اور اسباب بیان کرکے ان کا علاج بتایا گیا ہے۔ اصلی قیمت ۸ رعایتی مع محصول عہ

ملنے کا پتہ منشی مولا بخش شرما امرتسر ڈھاب کھٹیکاں

اسلام اور علمائے فرنگ اسلام کی عظمت۔ صداقت۔ فضیلت پر یورپین فاضلوں کی آراء کا مجموعہ ہے نیز اسلام کی خوبیاں۔ ۸ مجلد ۱۲ عہ

دفتر اہلحدیث کی [illegible]

تفسیر ثنائی اردو — پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے تفسیر کے دو کالم ہیں۔ ایک میں الفاظ قرآنی کا ترجمہ بامحاورہ اور اس کے نیچے جس۔ دوسرے کالم میں [illegible] مشکل لفظوں کو تفسیر میں لیکر شرح کی گئی ہے [illegible] مخالفین کے اعتراضات کے جوابات دلائل عقلیہ ونقلیہ سے دئے گئے ہیں۔ ایسے کہ باید وشاید تفسیر سے پہلے ایک مقدمہ ہے جس میں کئی ایک زبردست دلائل عقلی ونقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے۔ ایسا کہ مخالف کو بھی بشرط انصاف بجز لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہ ہو۔ تفسیرات جلدوں میں سے

جلد اول سورہ فاتحہ۔ بقرہ
" دوم سورہ آل عمران ونساء
" سوم سورہ مائدہ انعام۔ اعراف
" چہارم تا سورہ نحل [illegible]
" پنجم تا سورہ فرقان
" ششم تا سورہ یٰسین

چھ جلدوں کے ایک ساتھ خریدار سے مع محصول [illegible]

تقابل ثلاثہ — توریت۔ انجیل۔ اور قرآن کا مقابلہ۔ قرآن مجید کی فضیلت کا ثبوت عیسائیوں کی بحث کا انقطاعی فیصلہ قیمت مع محصول [illegible]

اجتہاد وتقلید — اس کتاب میں اجتہاد وتقلید پر عالمانہ بحث کی گئی ہے۔ قابل دید ہے قیمت ۳ر

القرآن العظیم — قرآن مجید کے الہامی ہونے کا ثبوت۔ قیمت ۱ر

الہام — الہام کی تشریح اور آریوں کا رد ۱ر

دلیل الفرقان بجواب اہل القرآن — مولوی عبداللہ چکڑالوی اہل القرآن کے مفصل رسالہ متعلق نماز کا کامل جواب قیمت ۲ر

الہامی کتاب — وید اور قرآن کے الہام پر مسلمان اور آریہ عالموں کی دلچسپ بحث ۶ر

سرکوب بدعت — بدعات کا رد ۱ر

[illegible] اسلام [illegible] کا جواب قابل دید

تہذیب — مصنفین کے فرائض

جہاد وید — وید اور دیگر آریہ کتابوں سے جہاد کا ثبوت دیا گیا ہے۔ قیمت ۳ر

ادب العرب — صرف ونحو عربی کو ایسی آسان طرز سے لکھا ہے کہ [illegible] مطلب سمجھ لے۔ اور کامیاب ہو سکے۔ ناجی گرامی علماء نے پسند فرمایا ہے۔ قیمت ۶ر

خصائل النبی — شمائل ترمذی کا بامحاورہ اردو ترجمہ قیمت ۱ر

مناظرہ نگینہ — مشہور ومعروف مناظرہ جو نگینہ میں آریوں سے ہوا تھا۔ قیمت ۴ر

[illegible] وید — غازی محمود دھرم پال کی تازہ تصنیف جس میں ویدوں کے غیر الہامی ہونے کا ثبوت دیا ہے ۶ر

[illegible] تہذیب الاسلام — [illegible] جلد دوم [illegible] جلد سوم ۳ر جلد چہارم [illegible] ۸ر

اہلحدیث کا مذہب — فرقہ اہلحدیث یعنے محدثین کے مسلم مسائل کا بیان ۳ر

اسلام علیکم — اسلامی سلام کے احکام قیمت ۱ر

میل ملاپ — اتفاق کا سبق دینے والا ۳ر

اسلامی تاریخ — آنحضرت صلعم کی زندگی کے حالات مبارکہ بچوں کے لئے بہت مفید ۱ر

اسلام اور برٹش لاء — یعنے سیاست محمدیہ اور قوانین انگریزیہ کا مقابلہ دکھا کر بدلائل ثابت کیا ہے کہ اسلامی قانون موجب فلاح ہے ۴ر

بحث تناسخ — تناسخ اور مادہ کا ابطال قیمت ۲ر

شادی بیوگان اور نیوگ ۱ر

رسوم اسلامیہ — رسوم قبیحہ کی تردید ۱ر

حدوث دنیا — [illegible] کا رد ۱ر

شریعت وطریقت — [illegible] کا بیان [illegible]

[illegible] حنفیوں کے جواب میں قیمت ۲ر

الفاروق — حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سوانح عمری مؤلفہ مولانا شبلی

البرہان العجاب — فاتحہ خلف الامام کے ثبوت میں [illegible] بشیر احمد سہسوانی قیمت ۴ر

[illegible]

روٹس اینڈ پلورلز — فارسی عربی الفاظ کے مصادر اور [illegible] انگریزی [illegible] ہے۔ سکولوں اور کالج کے طالب علموں کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت ۱۰ر

حدیث نبوی اور تقلید شخصی — دونوں مضامین پر بحث قیمت ۲ر

صحیفہ محبوبیہ — قادیانی رسالہ صحیفہ آصفیہ کا جواب اور مرزا صاحب کی تردید۔ قیمت ۱ر

کلمہ طیبہ — اس رسالہ میں کلمہ شریف لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کی تفصیل اور شرح بڑے لطیف پیرایہ میں کی گئی ہے۔ قیمت ۱ر

الہامات مرزا — مرزا صاحب قادیانی کے الہاموں کی مفصل تردید۔ مع جواب آئینہ حق نما ۵ر

حدوث وید — قدامت وید کا ابطال وید سے ۱ر

سوامی دیانند کا علم وعقل ۱ر

نماز اربعہ — اسلامی نماز کے احکام اور دیگر مذاہب کی عبادتوں سے مقابلہ اور اسلامی عبادت کی فضیلت کا ثبوت ۲ر

ترک اسلام — رسالہ ترک اسلام کا مکمل اور مفصل جواب ۶ر

الفوز العظیم — قرآن کریم کی قسموں کی حکمت ۳ر

سیرۃ البخاری — امام بخاری کی سوانح عمری [illegible]

مینجر دفتر اہلحدیث امرتسر

[illegible] پرنٹنگ ورکس لاہور میں [illegible] چھپا اور امرتسر سے مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک نے شائع کیا۔

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جملہ واپس ہونگے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین محصولڈاک آنے پر واپس ہو سکیں گے۔

اخبار اہلحدیث

امرتسر

نمبر (۴)
جلد (۱۲)

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ...
رؤسا و جاگیرداران سے ،، ،، للعہ
عام خریداران سے ،، ،، ...
ششماہی عہ
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۴ پنس
ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و اڈیٹر اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے۔

امرتسر مورخہ ۸ محرم ۱۳۳۳ھ مطابق ۲۷ نومبر ۱۹۱۴ء یوم جمعہ

مذاکرہ علمیہ

بابت تطبیق حدیثین

اخبار اہلحدیث میں بہت دنوں تک مذاکرات علمیہ جاری رہے جن میں اہل علم کو اپنے جوہر دکھانے کا اچھا موقعہ ملتا رہا اور ناظرین کو بھی معلومات سے فائدہ پہونچا۔ اخبار اہلحدیث۔ ایک مذہبی پرچہ ہے اس کا فرض ہے کہ مذہبی خصوصاً حدیثی مضامین پر بحث کرے اسلئے سوچکر اعلان کیا جاتا ہے کہ احادیث کے متعلق جس جس قسم کی مشکلات شائقان حدیث کو پیش آیا کریں وہ بھیجدیا کریں اون کو مذاکرہ علمیہ میں درج کرکے اہل علم کے معلومات سے فائدہ حاصل کیا جائے گا جس سے بہت لوگوں کے لئے حدیث کی تشریح لکھنے میں مدد ملیگی انشاء اللہ اور مضمون کو دائمی اجر۔

اخبار اہلحدیث بفضلہ تعالےٰ عموماً علماء حدیث کی نظر سے گذرتا ہے اسلئے تو تعجب ہے جا نہیں کہ اس قسم کے مذاکرات علمیہ میں حضرات علماء حصہ لیا کرینگے۔

سب سے پہلے میں خود اس مذاکرہ کو شروع کرنے کے لئے دو حدیثیں پیش کرکے اہل علم ناظرین کو ان کی تطبیق کے لئے توجہ دلاتا ہوں۔

ایک حدیث میں آیا ہے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مولود الا یولد علی الفطرۃ فابواہ یہودانہ او ینصرانہ او یمجسانہ مشکوٰۃ باب القدر

جو بچہ پیدا ہوتا ہے وہ فطرت (توحید) پر پیدا ہوتا ہے پھر اوسکے ماں باپ اوسکو یہودی یا عیسائی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔

اس حدیث کا مضمون مدنظر رکھکر مندرجہ ذیل حدیث سنئے۔

قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا سمعتم بجبل زال عن مکانہ فصدقوہ واذا سمعتم برجل تغیر عن خلقہ فلا تصدقوا بہ فانہ یصیر الی ما جبل علیہ مشکوٰۃ باب القدر

فرمایا جب تم سنو کہ پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹگیا تو اسکو مان لو اور جب تم سنو کہ کوئی آدمی اپنی عادت سے بدلگیا تو مت مانو کیونکہ وہ جس عادت پر پیدا ہوا ہے اسی پر رہیگا یا اسی طرف جائے گا۔

ان دونوں میں فطرت اور ما جبل علیہ (عادت) اگر ایک ہے تو ان میں اختلاف کیوں ہے کیونکہ پہلی حدیث سے تغیر فطرت ثابت ہے دوسری کو تغیر کی نفی ثابت ہوتا ہے۔ اگر ایک نہیں تو ان سو

ناظرین کو اسلامی سال نو مبارک ہو

کیا مراد ہے۔
اسکے علاوہ اور بھی ان حدیثوں میں بحث ہے جسکو اہل علم خود سمجھ سکتے ہیں۔
امید ہے علماء حدیث اس مضمون پر کافی غور کرکے جواب دینگے۔

قادیانی مشن

جنگ یورپ کا اصلی سبب مرزا صاحب کا انکار ہے

عرصہ ہوا ایک صاحب سکول میں مدرس تھے راستے میں چلتے چلتے کسی ماہ جبین لیڈی پر نظر پڑگئی اوس پری پیکر کو کیا خبر وہ تو اپنی گاڑی پر رونق ہوئی مگر ماسٹر صاحب کو بھی قابل رفو بنا گئی۔ ماسٹر صاحب کے دماغ کا یہ حال ہوا کہ جونہی کوئی لڑکا سوال کرتا فوراً خفگی کے لہجے میں فرماتے "یہ بھی اسی ملعونہ کا بہکایا ہوا ہے" غرض ایسے بہکے کہ جو کچھ بھی ہوتا اوس میں اُس ملعونہ کا دخل جانتے یہ قصہ تو بہت پرانا ہے آجکل قادیانی اخبار والوں نے اس کی مثال یہ قائم کی ہے کہ دنیا میں کوئی اہم واقع ہو جھٹ سے کہدیتے ہیں ہمارے حضرت اقدس کی برکت ہے۔ جنگ یورپ کے اسباب تلاش کرنے میں بہت سے داناؤں نے دقت لگایا مگر قادیانی اخبار الفضل نے ایک ہی نقطہ میں حل کردیا الفضل کی رائے ہے جس کی سند وہ مرزا صاحب کے قول سے دیتا ہے یہ جنگ مرزا صاحب کی وجہ سے ہوئی ہے کاش مرزا صاحب زندہ ہوتے تو ہم دیکھتے۔ ان کو منایا جاتا مگر اب کیا ہو سکتا ہے چنانچہ الفضل نے مرزا صاحب کے الفاظ جو نقل کئے ہیں درج ذیل ہیں۔

"مت خیال کرو کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے۔ اور تمہارا ملک ان سے محفوظ ہے۔ میں تو دیکھتا ہوں کہ شاید ان سے زیادہ مصیبت کا منہ دیکھوگے۔ اے یورپ! تو بھی امن میں نہیں۔ اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں۔ اور اے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا۔ اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے۔ اور وہ چپ رہا۔ مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا جس کے کان سننے کے ہوں سنے کہ وہ وقت دور نہیں۔ میں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں۔ پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی نہایت قریب آتی جاتی ہے۔ نوح عم کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائیگا اور لوط عم کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے۔ توبہ کرو۔ تا تم پر رحم کیا جاوے۔ جو خدا کو چھوڑتا ہے۔ وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے نہ کہ زندہ" (الفضل ۸۔ نومبر ۱۹۱۴ء صفحہ)

اس اقتباس اور سند سے جو نتیجہ نکالا ہے وہ بھی درج ذیل ہے:۔

"سوائے مسلمان کہلانے والو! اور غفلت کی نیند سونے والو! خدا تعالے کے عذاب سے ڈرو۔ اور خدا تعالے کے سایہ کے نیچے آجاؤ۔ اب کوئی جگہ نہیں۔ جو تمہیں پناہ دے سکے۔ بجز اس کے کہ تم خدا تعالے کے فرستادہ کو مان لو۔ اور اس کی رحمت کے مستحق بنجاؤ"

اہلحدیث۔ ہمارا خیال مدت سے یہی ہے کہ یورپ سارے کا سارا اگر مرزائی ہو جائے تو انکی موجودہ حالت کی نسبت ہم اوس کے مرزائی ہوتے پر خوش ہیں اسلئے ہمارے خیال میں جنگی سلطنتوں کو الفضل کے مشورہ پر عمل کرکے جنگ سے عافیت پانا بہت مفید ہوگا بہ نسبت اس کے کہ مدت دراز تک جنگ میں لاکھوں آدمیوں اور کروڑوں بلکہ اربوں روپیہ کا نقصان کریں سب سے پہلے اس نعمت کے حقدار انگریز ہیں خدا کرے ہماری حکمران قوم انگریز الفضل کے مشورہ پر عمل کرکے مرزا صاحب کو خدا کا فرستادہ مان لیں اور دنیا کو نمونہ دکھاویں کہ ایسے فرستادوں کو ماننے میں یہ فائدہ ہوتا ہے۔

رفع دخل مقدر یہ وہم نہ کرنا چاہیے کہ مرزا صاحب کے ماننے میں اگر جنگ سے نجات ہے تو اونکے ماننے والے کیوں ایکدوسرے کے برسر جنگ ہیں غالباً یہ اسلئے ہوگا کہ دونوں میں سے ایک فریق در پردہ منکر ہوگا جس کی تعیین ہم نہیں کر سکتے۔ ہاں اس کی نظیر بتلا سکتے ہیں کہ مرزا صاحب نے بار ہا اعلان کیا تھا کہ میرا مرید طاعون سے نہیں مریگا (رسالہ کشتی نوح صا) پھر جب مرے تو اعلان ہوا کہ ہمکو اون کے دل کا حال کیا معلوم کہ وہ واقعی ہم کو مانتے ہیں یا منکر ہیں ٹھیک اسیطرح ہم کیا کہہ سکتے ہیں کہ ان دونوں فریقوں میں سے کون مرزا صاحب کو مانتا ہے اور کون منکر ہے۔ اللہ اعلم باسرار عباده

لاہوری علماء کا عجیب فتوے

مندرجہ پیسہ اخبار

پیسہ اخبار مورخہ ۵ ار نومبر میں ایک فتوے قربانی کے متعلق چھپا ہے جس کے جواب سے سوال عجیب ہے اور سوال سے جواب عجیب تر۔

سوال یہ ہے:۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین! اور مفتیان شرع متین اس بارہ میں کہ جو شخص شرعاً قربانی کرسکتا ہو اور اس کی نیت قربانی کرنے کی ہو اور وہ یہ چاہتا ہو کہ تھوڑے سے روپیے میں قربانی کردے۔ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ جو شخص قربانی کرنا چاہتا ہے

ahmadimuslim.de

اور اُس کے پاس زیادہ خرچ کی طاقت نہیں وہ مجھ سے امداد لے۔ میں اُس کو بھیڑ بکری کی قیمت کے لئے روپیہ پیسہ دونگا۔ کیا ایسا کرنا شرعًا جائز ہے۔ یعنی کسی سے روپیہ لے کر قربانی کرنا۔ یا قرضہ لیکر قربانی کرنا شرعًا جائز ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

اس سوال کا ابتدا کچھ ہے اور انتہا کچھ بہر حال ہم انتہائی خلاصہ کو صحیح سمجھتے ہیں جس کا مطلب دو لفظوں میں یہ ہے کہ کوئی شخص صاحب مقدرت (مستطیع) کسی سے کچھ لیکر یا قرضہ اُٹھا کر قربانی کرے تو جائز ہے یا نہیں۔ قرضہ کا لفظ تو صاف ہے اس سے قبل کے لفظ (روپیہ لیکر) سے مراد غالبًا یہ ہے کہ کسی سے احسانًا کچھ لیکر قربانی کرے یعنی کوئی شخص بطور خود اُس سے سلوک کرے یا وہ قرضہ لے کر قربانی کرے تو علمأ لاہور فتوٰی دیتے ہیں اول۔

جواب۔ کسی سے قرضہ لے کر یا دوسرے سے امداد لے کر کوئی شخص قربانی کرنے کا شرعًا مجاز نہیں ہو سکتا۔ محمد عبد الحکیم شمس العلماء کلانوری (از لاہور)

اس جواب کا مطلب صاف ہے مگر دلیل ندارد۔ آگے چلئے دوسرے عالم صاحب فرماتے ہیں۔

الجواب بے شک! جو شخص کہ خود قربانی کر سکتا ہو وہ دوسرے کی امداد لیکر قربانی نہ کرے۔ وہو العالم من الاحقر خادم الشریعۃ علی الحائری۔ (لاہوری)

بہت خوب دلیل ندارد۔

آگے سنئے تیسرے بزرگ فرماتے ہیں۔

الجواب واقعی جس شخص کو خود قربانی کرنے کا مقدور ہو اسے چاہئے کہ خود قربانی کرے غیر کی اعانت کا ہرگز طالب نہو علی الخصوص صورت معلومہ ہیں کہ کوئی شخص محض بطلب ناموری اُس کی امداد کرنے پر مستعد ہو۔ قربانی تو محض تقرب الی اللہ کی خاطر ہے۔ لہٰذا وہ حسبۃً للہ ہونی چاہئے اگر کوئی شخص اس میں نمود اور شہرت دنیوی کا خواہاں ہو تو البتہ قربانی کا مقصد اس سے مفقود ہو جاوے گا نعوذ باللہ من ریاء الناس ونطلب منہ الاخلاص فی العبادات واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم وانا الراجی الغفران محمد المعروف بہ فضل میراں۔

ان بزرگ نے یہ لفظ بڑھایا ہے بغرض ناموری وغیرہ معلوم نہیں یہ کہاں سے لیا ہے سوال میں تو یہ صریح نہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سوال و جواب کسی خاص شخص کے لئے بنایا گیا چوتھے بزرگ فرماتے ہیں:۔

الجواب۔ اگر قربانی بحکم شریعت کسی شخص پر واجب نہو بایں وجہ کہ وہ مالک نصاب نہو۔ تو اس صورت میں اُس شخص پر واجب نہیں کہ کسی سے امداد لے یا قرضہ اُٹھا دے اُسکے لئے جائز ہے کہ قربانی نہ کرے شرعًا اُس پر کوئی مواخذہ نہیں۔ اگر وہ مالک نصاب ہو تو اُسکے لئے جائز ہے کہ قربانی کم قیمت والی ذبح کر دے۔ بشرطیکہ شرعًا وہ قربانی جائز ہو سکتی ہو۔ ہٰذا ما فہمت من السوال واللہ اعلم بالکمال۔ الراقم خادم العلماء الابرار محمد یار عفی عنہ امام مسجد طلائی لاہور۔

یہ جواب بذاتہ صحیح ہے مگر اسکو سوال سے کوئی تعلق نہیں۔ کیونکہ سوال میں نہ تو غیر مستطیع کا ذکر ہے بلکہ مستطیع مذکور ہے کیونکہ صاف الفاظ میں مرقوم ہے کہ جو شخص شرعًا قربانی کر سکتا ہے نہ واجب اور فرض سے سوال ہے بلکہ جائز سے۔ فاضل مجیب نے کہا ہے کہ غیر مالک نصاب پر قربانی واجب نہیں سائل کا سوال جواز سے ہے اور مجیب کا جواب سلب وجوب سے یہی معنے ہیں سوال از آسمان جواب از ریسمان۔

معلوم ہوتا ہے کہ ان حضرات (علماء لاہور) نے اس مسئلہ پر غور نہیں فرمایا۔ اب سنئے سوال کی صورت صاف ہے کہ ایک شخص قربانی کر سکتا ہے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس کو قربانی کا حکم ہے بہت خوب اب اُس کے ادا کرنے کی دو صورتیں ہیں یا تو اس کو کوئی شخص دوستانہ امداد دیتا ہے جس کو وہ قبول کر کے قربانی پر خرچ کرتا ہے یہ ہے سوال کا مطلب۔ جواب کا مدار اس پر ہے کہ پہلے یہ امر تنقیح کیا جائے کہ صورت مرقومہ میں جو روپیہ کسی سے بطور احسان یا بطور قرض اُسنے لیا ہے وہ اُس کی جائز ملک ہے یا نہیں؟ یقینًا اس کی ملک ہونے میں کسی کو شک نہو گا تو پھر اُس سے قربانی خرید کردہ کے جواز میں کیا شک ہے؟ فاعتبروا یا اولی الالباب۔

بھلا یہ بھی کوئی بڑی شرافت ہے

ہمارے دوست پنڈت بھوجدت جی (مسافر آگرہ) عرصہ سے بیمار ہیں علالت دیرپا ہونے کی وجہ سے آپکو آگرہ سے شملہ تبدیل آب وہوا کے لئے لے گئے ہیں آپکی علالت کی خبر اخبار مسافر میں پڑھکر خاکسار نے بھی عیادت کا خط لکھا جس کا جواب اونکے صاحبزادے نے قلمی بھیج دیا اور اخبار میں درج کیا جو یہ ہے:۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کی شرافت

جیسا کہ ہم اوپر لکھ آئے ہیں آجکل پنڈت جی کی مزاج پرسی کے لئے چاروں طرف سے خطوط آرہے ہیں جن میں بہت سے خطوط آریہ سماج کے پرسدہ لیڈروں۔ اخبارات کے معزز اڈیٹروں اور ملک و قوم کے برگزیدہ سیوکوں کے شامل ہیں۔ اور ہم تہ دل سے ان سب بھائیوں و بزرگوں کے بے حد مشکور ہیں لیکن سب سے زیادہ ہم مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری اڈیٹر اخبار اہلحدیث کے مشکور ہیں جن کی طرف سے آج خط ہمیں موصول ہوا ہے۔

ناظرین سے یہ امر مخفی نہو گا کہ مولوی ثناء اللہ

www.ahlehadithmuslim.de

صاحب آج آریہ سماج کے سب سے بڑے مخالف ہیں۔ اور گذشتہ دس سال سے ہماری و آپ کی تحریری و تقریری مٹھ بھیڑ ہوتی رہتی ہے۔ بسا اوقات مذہبی مباحثوں میں ایک دوسرے کے قلم و زبان سے سخت الفاظ بھی نکل جاتے ہیں۔ لیکن ہم اس امر کو عرصۂ دراز سے محسوس کر چکے ہیں کہ مولوی صاحب آریہ سماج کے کمینہ مخالفوں میں سے نہیں ہیں بلکہ بالطبع شریف و خلیق انسان ہیں یہی وجہ ہے کہ جس وقت طلبی ضمانت کی وجہ سے کچھ عرصہ کے لئے انکا اخبار بند ہوگیا تھا ہم نے دلی درد کے ساتھ اس طلبی ضمانت کے خلاف زوردار پروٹسٹ کیا تھا بہرحال ہم اس عنایت کے لئے مولوی صاحب کا دلی خلوص کے ساتھ شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اور یقین رکھتے ہیں کہ ملک کے مختلف مذاہب کے مدعی ایک دوسرے کے ساتھ آپس میں پریم و پریتی کے تعلقات پیدا کرنے میں مولوی صاحب کی مثال سے سبق حاصل کرینگے[1]۔ (مسافر آگرہ ۱۳ر نومبر)

اہلحدیث۔ کسی مخالف مذہب کی بیمار پرسی کرنا یا اوس کی عیادت کو جانا اخلاق نبوت میں ادنے درجہ کی سنت ہو مگر چونکہ آجکل ہم لوگوں کے جو مذہبی آدمی کہلاتے ہیں اخلاق اس قدر گر گئے ہیں کہ اتنا معمولی کام بھی زمانہ کے لحاظ سے بڑا سمجھا جاتا ہے سو یہ ہماری اپنی کمزوری ہے ورنہ مذہب تو یہ سکھاتا ہے ؎

ہندو سے لڑیں نہ گبر سے بیر کریں
شر سے بچیں اور شر کی عوض خیر کریں
جو کہتے ہیں یہ کہ ہے جہنم دنیا
وہ آئیں اور اس بہشت کی سیر کریں

جہاد وید

ویدوں سے جہاد کا ثبوت۔
قیمت ۲ر منیجر

ایک سو ساٹھ روپیہ انعام منجانب انجمن اہلحدیث مراد آباد

امابعد اہل بصیرت پر واضح ہو کہ دینی احکام کا اعتبار خاصۃً سند پر موقوف ہے۔ اگر دین میں سند نہوتی تو سارا کارخانۂ دین درہم و برہم ہو جاتا۔ دنیا میں یہ فخر بجز اہل اسلام کے کسی کو حاصل نہیں۔ جمیع علماء متقدمین و متاخرین اس پر متفق ہیں۔

چونکہ مولوی قدرت اللہ صاحب مراد آبادی رسالہ ابصار صفحہ ۴ میں فرماتے ہیں حضرت کی محبت کی پہچان آنحضرت کا اتباع ہے کو مقلدین کو بدرجہ اتم حاصل ہے انتہے۔ اور مولوی نعیم الدین صاحب مراد آبادی رسالہ فرائد النور فی جرائد القبور صفحہ ۱۰ میں فرماتے ہیں۔ ہم تو حضور ہی کو مقتدا جانتے ہیں اور حضور ہی کے افعال شریفہ کا اتباع کرتے ہیں انتہی۔ لہذا حسب مشورہ مولانا تھانوی خصوصاً ہر دو صاحبان اور عموماً جملہ مقلدین احناف سے گذارش ہے کہ اگر آپ لوگوں کی نماز (جو اعظم العبادات ہے) حسب افعال رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ہے تو مسائل مندرجہ ذیل کو اگر کسی حدیث صحیح بلکہ حسن لذاتہ سے ہی بنص صریح ثابت فرمادیں تو فی مسئلہ حق المحنت بطور انعام بیس۲۰ روپیہ دیئے جاوینگے جو ہر طرح بذریعہ عدالت بھی وصول فرما سکتے ہیں۔

(۱) وقت ظہر کا دوسری مثل کے اخیر تک باقی رہنا۔

(۲) حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا مقتدیوں کو سورہ فاتحہ پڑھنے سے منع فرمانا۔

(۳) حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جہری نمازمیں آمین آہستہ فرمانا۔

(۴) حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا رفعیدین بوقت جانے رکوع اور سر اٹھانے رکوع کے نہ کرنا۔

(۵) حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا زیر ناف نماز میں ہاتھ باندھنا۔

(۶) حضرت فخر عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا جلسہ استراحت نکرنا (یعنے پہلی اور تیسری رکعت کے دوسرے سجدہ کے بعد بیٹھ کر نہ کھڑا ہونا)

(۷) حضرت رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا آخر قعدہ سلام والے میں تورک نکرنا (یعنے بایاں قدم نکالکر زمین پر نہ بیٹھنا)

(۸) حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا تین رکعت وتر ایک سلام سے پڑھنے میں بیچ کا قعدہ کرنا۔

تنبیہ۔ اگر جواب نہو سکے تو عوض اپنا تحریر فرماکر ہم سے اوس کے خلاف میں بشرائط مذکورہ احادیث بلا معاوضہ طلب فرما سکتے ہیں ورنہ خاص اہل مراد آباد کے واسطے میعاد آخر ذی الحجہ سنہ ۱۳۳۲ھ ہے بعد اس کے فرار سمجھا جائیگا البتہ اصحاب بیرونجات مہلت تحریر سے لے سکتے ہیں

المشتہر۔ محمد ابراہیم ناظم انجمن اہلحدیث مراد آباد واقع مسجد سبزی بازار چوک۔

”نہر سویز“

آج کل جنگ کی خبروں میں نہر سویز کا ذکر بار بار آتا ہے۔ اس لئے ناظرین کو اس عظیم الشان نہر کا حال معلوم ہو جانا چاہیئے۔

دنیا کے قدیم قانون بین الاقوام میں نہر سویز کی کوئی مثال پائی نہیں جاتی۔ اس لیے کہ اس قدیم زمانہ میں کوئی قانون نہ تھا جس کے مطابق نہر سویز پر عملدرآمد کیا جاتا۔ مگر ضرورت ایجاد کی ماں ہے اس کی ہستی نے اس کے لئے قانون بنادیا جس کی بنا بہت کچھ عہدناموں پر ہے۔ مسٹر لارنس مشہور مصنف اصول قانون بین الاقوام کی رائے ہے کہ چونکہ نہر سلطنت عثمانیہ کے حدود ارضی کے درمیان سے گذرتی ہے جس کی تہذیب کا

---

[1] میں اس رائے میں آپ سے متفق نہیں میں نے بارہا لکھا کہ آریہ سماج اسلام اور اہل اسلام کے ابر رحمت ہے پھر مخالف کیسے (اڈیٹر)

معیار اہل فرنگ کے معیار سے بالکل مختلف ہے اس لئے دولت عثمانیہ کا پورا اور کامل اختیار اہل فرنگ کے تجارتی حقوق کو مدنظر رکھنے والا نہیں ہوسکتا۔ لہذا ایک سلسلہ معاہدات کی ضرورت محسوس ہوئی جن کے مطابق نہر سویز کے متعلق ایک اوکھا قانون تیار ہوا۔ اور اس کی پیروی اب نہر پنامہ کے عہد نامہ (ہے پانسفورٹ ۱۹۰۱ء) میں ہوئی ہے۔

دنیا بھر کے انجینروں کا اس امر میں اختلاف رائے تھا کہ اس جگہ کوئی نہر بنائی جاسکتی ہے ایک فریق اپنے اختلاف کو اس دعوے پر مبنی خیال کرتا تھا کہ بحیرہ روم اور بحیرہ قلزم کا سطح آب ایک دوسرے کے مساوی نہیں ہے اسلئے نہر نہیں بن سکتی۔ ایم فرڈنینڈ لیسپس ایک فرانسیسی انجینیر نے آخرش بڑی جدوجہد اور تجربہ کے بعد نتیجہ نکالا کہ دونوں سمندروں کی سطح ایک ہے اور نہر کھودی جاسکتی ہے۔ ایک کمپنی بنائی گئی جس میں فرانسیسی اور انگریزی اثر بہت زیادہ تھا۔ خدیو مصر نے اس کمپنی کو کئی رعائتیں دیں۔ جن کی منظوری سلطان روم سے منگائی گئی۔ آخر نہر تیار ہوگئی اور ۱۸۶۹ء میں اس کا افتتاح ہوا۔ یورپ۔ ہندوستان اور جاپان کے درمیان تجارتی لحاظ سے اس نہر کی بڑی وقعت تھی۔ مگر دول یوروپ ۱۸۸۸ء تک کسی ایک بات پر قایم نہ ہوسکیں اور اس لئے کوئی عہدنامہ اس کے متعلق تیار نہ ہوسکا آئے دن فساد رہنے لگا اور آپس میں مختلف دول یورپ کی رنجش کا سامان پیدا ہوگیا ۱۸۸۷ء اور ۱۸۸۸ء کی لگاتار کشمکش کے بعد اس مسئلہ کا حل ۲۹ اکتوبر ۱۸۸۸ء کو ہوا۔ غیر جانبداری کا اصول اس نہر پر عاید کیا گیا اور عہد نامہ پر یورپ کی چھ بڑی سلطنتوں یعنی برطانیہ روس۔ فرانس۔ جرمنی۔ اٹلی اور آسٹریا نے دستخط کر دیئے۔ اور ساتھ ہی ٹرکی۔ سپین اور ہالینڈ نے بھی اس معاہدہ کو درست تسلیم کیا۔ اس وقت اگرچہ جاپان اور صوبجات متحدہ امریکہ اس عہد نامہ کے کوئی فریق نہ تھے مگر عملی طور پر ان دونوں طاقتوں نے بھی اس عہد نامہ کو تسلیم کرلیا۔ اور اس وقت سے آج اس عہد نامہ کا عملدرآمد ان کی رضامندی کا کافی ثبوت ہے۔

عہد نامہ کی شرائط کے بموجب یہ نہر امن اور جنگ دونوں حالتوں میں کھلی رہیگی۔ ٹرکی یا کسی اور طاقت کو اس کو روکنے کا حق حاصل نہیں ہے۔ ہر قسم کے جہاز خواہ جنگی ہوں یا تجارتی۔ خواہ وہ کسی طاقت کے ہوں۔ خواہ وہ جنگ کررہی ہوں یا غیر جانبدار ہو اس نہر میں سے گذر سکتے ہیں۔ لیکن کوئی لڑائی یا اس کے متعلق کارروائی نہر میں نہیں کی جاسکتی اور سمندر میں بھی تین بحری میل اسی طرح متبرک سمجھے جائینگے نہر کو دونوں طرف سے روکے نہیں جاسکتے اور لڑنے والی طاقتوں کے جہاز اور ان کے گرفتار کئے ہوئے جہاز نہر یا اس کی بندرگاہوں میں کسی صورت میں بھی ۲۴ گھنٹے سے زیادہ نہیں ٹھہر سکتے۔ اور کوئی فوج یا سامان حرب وہاں نہیں اتارا جاسکتا۔ اگر نہر کی ان شرائط کے متعلق کبھی کوئی اندیشہ ہو تو مصر اور روم کو اختیار رہے کہ اس کی حفاظت کے لئے مناسب ذرائع استعمال کریں۔ مگر کسی صورت میں مستقل قلعے اس کے کناروں پر نہیں بنا سکتے۔ یا امن کے متعلق اس کے استعمال میں کوئی رکاوٹ نہیں ڈال سکتے۔ سلطنت برطانیہ نے بھی مصر کے عجیب وغریب حالات ہونے کی وجہ سے اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے نہر پر عملی اختیار رکھا ہوا تھا۔ مگر ۱۹۰۴ء میں جو عہدنامہ برطانیہ اور فرانس کے درمیان مراکش اور مصر کے متعلق ہوا اس کے بعد سلطنت برطانیہ نے دوبارہ ۲۹۔ اکتوبر ۱۸۸۸ء کے عہد نامہ کی پابندی اپنے ذمہ لی۔

ان شرائط کی پابندی اب تک دول یورپ اور دیگر سلطنتوں کے درمیان ہوتی رہی ہے اور خیال یہ ہے کہ موجودہ اہم جنگی شورش میں بھی نہر سویز کے متعلق کسی قسم کی بے ضابطگی یا اقرار نامہ کی خلاف ورزی نہیں ہونے پائیگی۔

(دلیش)

اسلام اور جنگ

جس مذہب کا نام ہی لفظ صلح کا ہم معنے ہو۔ اس پر یہ اعتراض کہ وہ تلوار سے ہی بڑھا اور تلوار سے زندہ رہ سکتا ہے۔ بڑا ہی ظلم ہے۔ معترض اتنا ہی غور کریں کہ آخر کوئی شخص کوئی نام رکھتا ہے تو اس نام کے تجویز کرنے میں کوئی غرض اسکی ہوتی ہے۔ اگر درحقیقت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم تلوار کے ذریعہ سے ہی اپنا دین پھیلانے پر امادہ تھے تو اس کا نام اسلام انہوں نے کیوں رکھا؟ سارا عرب تو ان کا پہلے دن سے ہی دشمن ہوچکا تھا کس کو دہوکہ دینے کے لئے انہوں نے اپنے مذہب کا نام اسلام یعنے صلح کا مذہب رکھا اور پھر غور کرو کہ آپ نے کیسی عجیب بنیاد صلح کی اسلام کے ذریعے رکھدی کہ آپ نے کسی نبی کی نبوت سے انکار نہیں کیا بلکہ کل نبیوں پر ایمان لانا اسلام کا اصل الاصول قرار دیا۔ یہ وہ عظیم الشان کام مذہب میں صلح کی بنیاد رکھنے کا تھا جو کسی مذہبی پیشرو نے نہ آپ سے پہلے کیا اور نہ آجتک آپ نے بعد کیا بلکہ مہذب ممالک کی مذہبی آزادی درحقیقت اسلام کے باغ کا ہی ایک ثمر ہے۔ مذہبی پیشروؤں کی یہاں تک عزت کی اس سے بڑھکر یہ کہ کسی قوم کے جھوٹے معبودوں کو بھی برا کہنا جائز نہ رکھا لَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ پہلی مذہبی کتابوں کی بھی یہاں تک عزت کی کہ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ کا مقام ان کو دیا اس سے بڑھکر صلح کی تعلیم ناممکن تھی۔ اور ناممکن ہے۔ تو سوال یہ ہے کہ اگر اسلام واقعی جنگ کی ضد ہے

تقابل ثلاثہ ۔ توریت انجیل اور قرآن شریف کا مقابلہ قیمت عہ

اور اپنے حقیقی معنوں کے لحاظ سے ایسی عظیم الشان صلح کی بنیاد سب مذاہب میں اسلام نے رکھی۔ تو پھر نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ کیوں کئے دنیا کی مہذب سے مہذب قوم آج یہ نہیں کہہ سکتی۔ کہ صلح پسند اور امن جو قوموں کو کبھی بھی ایسی مجبوری پیش نہیں آسکتی۔ کہ وہ کسی دوسری قوم سے جنگ کرنے کے لئے مجبور ہو جائیں مگر یاد رکھو کہ جو معمولی ضرورتیں امن پسند اور صلح جو قوموں کو جنگ کے لئے پیش آیا کرتی ہیں۔ وہ سب مسلمانوں کو پیش آنے کے باوجود بھی اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو جنگ کی اجازت نہیں دی۔ اور نہ ان ضرورتوں کو مجبوری کی حد تک پہنچی ہوئی ضرورتیں قرار دیا۔ امن کی خواہشمند قوموں کی عزت پر جب کوئی حملہ ہوتا ہے یا ان کی جائدادوں اور ان کے مالوں پر کوئی حملہ ہوتا ہے۔ یا ان کی تجارتوں پر کوئی حملہ ہوتا ہے۔ یا ان کی آزادی پر کوئی حملہ ہوتا ہے یا سب سے بڑھکر ان کی جانوں پر کوئی حملہ ہوتا ہے تو دنیا کی اصلاح میں بھی وہ باوجود امن پسند ہونے کے جنگ کی ابتدا کرنے میں حق بجانب سمجھے جاتے ہیں۔ مسلمان قوم پر مکہ میں برابر تیرہ سال تک ان تمام معاملات میں ایسے خطرناک حملے ہو چکے تھے کہ قریب تھا کہ اگر مسلمان اپنے گھروں کو چھوڑ کر نہ بھاگ جاتے تو ان کو بالکل نیست و نابود کر دیا جاتا ان کی نہ کوئی عزت باقی رہی تھی نہ ان کی جائدادیں اور اموال ظالموں کے ہاتھ سے محفوظ رہے تھے نہ ان کی کوئی تجارت رہ گئی تھی۔ نہ ان کے لئے آزادی کا کوئی پہلو باقی رہ گیا تھا اور نہ ہی اُن کی اُن کے بال بچوں اور ان کے بھائی بندوں کی جانیں محفوظ تھیں بلکہ بہت سے بڑے بڑے مظالم کے ساتھ مار ڈالے گئے تھے۔ پر ان باتوں پر مسلمانوں کو صبر کرنے کی ہدایت ہوتی رہی۔ یہ کس لئے؟ اس لئے کہ یہ سب باتیں اب تک اپنی عزت اپنے مالوں۔ اپنی تجارتوں اپنی آزادی اپنی حفاظت کے لئے تھیں اور اللہ تعالےٰ چاہتا تھا کہ مسلمان اپنے نفوس پر ہر قسم کے دکھ اور مصیبتیں برداشت کرنا

سیکھیں ان کا چونکہ نام ہی مسلم یا ایک صلح پسند اور حق جو قوم تھا اور وہ نام ان کا اپنا تجویز کردہ نہ تھا بلکہ اس خدائے قادر کا تجویز کردہ تھا هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ جس نے انہیں حقیقی معنوں میں مسلم بنا کر دکھانا تھا اسلئے انہیں جائز نہیں دی گئی کہ وہ ان دکھوں ان مصیبتوں ان حق تلفیوں اور جانوں کے تلف ہونے پر اعلان جنگ کریں جنپر دنیا کی دوسری قومیں کرتی ہیں مگر آخر ان کو بھی میدان جنگ میں نکلنا پڑا کب اور کن حالات کے ماتحت ایسا کرنا پڑا اسپر قرآن سے بڑھکر کوئی شاہد نہیں۔ ابتدا میں جنگ کی اجازت کا ذکر دو موقعہ پر قرآن شریف نے فرمایا ہے ایک سورہ حج میں اور دوسرے سورہ بقر میں اور دونوں جگہ الفاظ مختلف ہیں مگر مفہوم ایک ہی ہے سورہ حج میں تو یہ الفاظ فرمایا اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا (۲۲ - ۲۹ - ۴۰) ان لوگوں کو جن کے ساتھ جنگ کیا جاتا ہے اجازت دی جاتی ہے۔ (کہ وہ بھی جنگ کریں) کیونکہ ان کے ساتھ ظلم کیا جاتا ہے اور اللہ ان کی مدد پر قادر ہے۔ وہ لوگ جو ناحق اپنے گھروں سے نکالدیئے گئے (اور انکا سوائے اس کے (کوئی قصور نہ تھا) کہ وہ کہتے تھے ہمارا پروردگار اللہ ہے اور اگر اللہ لوگوں کو ایک دوسرے کے ذریعہ سے نہ رکواتا تو صومعے اور گرجے اور عبادتخانے اور مسجدیں جن میں اللہ کا نام بہت لیا جاتا ہے ویران کر دیے جاتے۔ اور سورہ بقر میں فرمایا۔ وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ (۲: ۱۹۰) اور اللہ کی راہ میں ان لوگوں کے ساتھ

جنگ کرو جو تمہارے ساتھ جنگ کرتے ہیں اور (ضرورت جنگ کی) حد سے نہ بڑھو۔ کیونکہ اللہ حد سے بڑھنے والوں سے محبت نہیں کرتا اور اس کے آگے فرمایا۔ وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ (۲: ۱۹۳) اور اُن کے ساتھ جنگ کرو یہاں تک کہ فتنہ نہ رہے اور مذہب اللہ کے لئے ہو۔

اول دونوں مقامات سے ذیل کی باتیں معلوم ہوتی ہیں۔ اول یہ کہ مسلمان طرح طرح کے دکھ اور مصیبتیں اپنے مخالفوں کے ہاتھ سے برداشت کر چکے تھے وہ اپنے گھروں سے بھی ناحق نکالے جاچکے تھے۔ مگر ان کو اپنی مصیبتوں کا انتقام لینے یا اپنے گھروں کے واپس لینے کے لئے جنگ کی اجازت نہیں دیگئی تھی۔ دوئم یہ کہ ان کا جنگ کرنا اب اپنے لئے نہ تھا بلکہ فی سبیل اللہ یعنی اللہ کی راہ میں تھا اور دوسری جگہ اسی مطلب کو ان الفاظ میں بیان فرمایا۔ کہ اگر اب بھی جنگ کی اجازت نہ دیجائے۔ تو تمام مذاہب کے مقدس مقامات برباد کر دیئے جائیں گے۔ سو مسلمانوں کا جنگ اپنے مال و جان اپنی عزت اپنی تجارتوں کی حفاظت کے لئے نہیں تھا۔ بلکہ ان مقامات کو جو اللہ تعالےٰ کی عبادت کے لئے مخصوص ہیں خواہ وہ کسی مذہب کے ہوں ویرانی سے بچانے کے لئے تھا اور اسی کا نام فی سبیل اللہ رکھا ہے۔ لَهُدِّمَتْ صَوَامِعُ کے الفاظ سے اور فی سبیل اللہ کہکر یہ جتایا ہے کہ مسلمانوں کا جنگ اپنی قومیت کے لئے بھی نہیں بلکہ سب قوموں کے یکساں بھلے کے لئے اور صرف اسی قوم کے خلاف ہے جو تمام قوموں کی مذہبی آزادی کو برباد کر کے اللہ کے نام کو دنیا سے مٹانا چاہتی ہے۔ جو یہ اجازت نہیں دیتی۔ کہ لوگ کلمۂ حق منہ کو کہہ سکیں بلکہ کسی کلمۂ حق اپنی کسی غرض یا فائدہ کے منافی خیال کر کے ایسے کلمۂ حق منہ سے نکالنے والے لوگوں کو دنیا سے نیست و نابود کرنا چاہتی ہے۔

سوئم دونوں آیتوں میں ایک جگہ يُقٰتَلُوْنَ فرمایا اور دوسری جگہ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ

السلام علیکم۔ اسلامی اسلام کے احکام اور دیگر سالاموں کا تقابلہ ۱/ ..

نزاکر یہ حکم دیا ہے کہ باوجود ان سب باتوں کے کہ مسلمانوں پر ظلم ہو رہے ہیں اور ان کو دنیا سے نیست و نابود کرنے کی کوشش کی جاتی ہے اور اللہ کے نام کو دنیا سے مٹانے کی کوشش کی جاتی ہے پھر بھی مسلمانوں کو یہ اجازت نہیں کہ اپنے مخالفوں سے جنگ کی ابتدا کریں۔ بلکہ پہلے مخالف جنگ شروع کریں تو اس کے بعد مسلمانوں کو جنگ کی اجازت ہے۔ باوجودیکہ تمام واقعات پیدا ہو چکے تھے۔ جن کی وجہ سے جنگ ضروری ہو چکی تھی۔ پھر بھی اسلام کو جنگ کے ساتھ اس قدر نفرت تھی۔ کہ اب بھی یہی حکم ہوتا ہے کہ مخالف جنگ شروع کریں۔ تو تم جنگ کرو ورنہ اب بھی رُکے رہو۔ بلکہ اس سے بھی بڑھکر فرمایا کہ اگر جنگ شروع کر دینے کے بعد وہ رُک جائیں اور جنگ کرنا ترک کر دیں تو تم بھی رُک جاؤ اور ان کی ساری زیادتیوں کو معاف کر دو۔ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (۲: ۱۹۲)

چہارم جنگ کے اندر جنگی ضروریات سے بڑھکر کسی قسم کی زیادتی کرنے سے روکا۔ لَا تَعْتَدُوْا ایک قوم جو طرح طرح کے دکھوں اور مصیبتوں کا شکار ہو چکی تھی۔ ممکن تھا کہ فتح اور غلبہ کے وقت وہ اپنی مصائب کا انتقام لینے کے لئے دشمن پر کوئی زیادتی کر بیٹھے۔ اس سے روکا اسی بنا پر نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے جانشین اپنی فوجوں کو یہ ہدایت دیتے رہے۔ کہ بچوں، بوڑھوں، عورتوں، راہبوں وغیرہ کو جنگ میں قطعاً نہ چھیڑا جائے۔ ثمردار درخت نہ کاٹے جائیں۔ گھر نہ جلائے جائیں۔ یہ وہ باتیں ہیں جن کے ارتکاب سے کئی مہذب قوموں کا دامن آج بھی آلودہ ہو رہا ہے۔ حالانکہ وہ مظلوم ہو کر نہیں بلکہ ظالم ہو کر جنگ کرتے ہیں ان کو کوئی دکھ دینے والا نہیں بلکہ وہ دوسروں کو دکھ پہنچانے کے لئے جنگ کرتے ہیں۔ جن سے اٹلی کے خونخوار مظالم طرابلس میں۔ یا بلقانی ریاستوں کے وحشیانہ مظالم ٹرکی کی پردہ نشین عورتوں اور

معصوم بچوں پر۔ یا جرمنی کا بلجیم کے شہروں کو جلانا اور بچوں اور عورتوں تک کی مصائب کا لحاظ نہ کرنا۔

پنجم جنگ کی غرض یہ نہ تھی کہ کسی قوم کو مفتوح اور مغلوب کر لیں یا کسی پر اپنے رعب کا سکہ بٹھائیں بلکہ صرف یہ کہ فتنہ باقی نہ رہے امن پسند مسلمانوں اور دوسرے لوگوں کو کلمہ حق کہنے کی وجہ سے دکھ نہ دیا جائے۔ گرجے، مسجدیں اور دوسرے مذاہب کے عبادتخانے سب یکساں محفوظ ہوں اسی کا نام يَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ رکھا ہے اور یکون الدین کے جو معنے بعض لوگوں نے یہ کئے ہیں کہ سب لوگ اللہ کا دین یعنے اسلام قبول کریں وہ نہ صرف قرآن کریم کے دوسرے مقامات کے خلاف ہیں بلکہ خود نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے واقعات یہ بتاتے ہیں کہ آپنے یہ معنے اسکو کبھی نہیں سمجھے مثلاً اسی جگہ قرآن شریف میں فرمایا فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اگر یہ لوگ جنگ سے رک جائیں تو تم ان کو سب کچھ معاف کر دو اور ایسا ہی ایک جگہ فرمایا اِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا کہ اگر یہ صلح کے لئے جھکیں۔ تو تم سب صلح کے لئے جھک جاؤ۔ پس اگر اسلام قبول کرنا شرط ہوتی۔ تو یہ ہدایات جو اس کی منافی ہیں نہ دیجاتیں سب سے بڑھکر یہ کہ سورہ حج میں جنگ کی آخری غرض یہ لکھی ہے کہ گرجے اور دوسرے عبادتخانے اور مسجدیں سب یکساں ویرانی سے بچائے جائیں اور خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے موقعہ پر کفار سے صلح کی حالانکہ انہوں نے اسلام تو قبول نہیں کیا تھا۔ بلکہ یہاں تک شرط کر لی تھی کہ کفار میں سے کوئی مسلمان ہو کر نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس چلا جائے تو آپ اسے اپنے پاس نہیں رکھیں گے اور مسلمانوں میں سے کوئی کفار سے جا ملے تو کفار اسے واپس نہیں کرینگے۔ پس ان تمام آیات اور ان واقعات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ يَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ کے یہ معنے کہ سب لوگ اللہ کا دین قبول لیں غلط اور

قرآن کریم کے صریح مخالف ہیں۔

ان تمام امور سے معلوم ہوگا کہ گو اسلام کو جنگ کرنی پڑی مگر یہ اس غائیت درجہ کی مجبوری میں جائز رکھے گئے۔ جب اور کوئی صورت قیام امن کی باقی نہ رہی۔ اور چونکہ قیام امن اسلام کے اصل اغراض میں سے تھا اسلئے صرف اسی ایک غرض کے لئے جنگ کی اجازت دی اور اسی قیام امن کی حد تک جنگ کے جاری رکھنے کا حکم دیا اور کسی وقت اس غرض کے حاصل ہو جانے کی صورت میں جنگ کو روک دینے کا حکم دیا اس سے معلوم ہوگا کہ واقعی اسلام صلح کا نام ہی ہے الغرض صلح اور امن کے قائم کرنے کے لئے جو ضرورتیں پیش آئیں۔ اور جو کچھ بھی قربانیاں کرنی پڑیں وہ اسلام کے اس مفہوم کے منافی نہیں۔ (پیغام صلح)

ترکوں کے متعلق مرزائی اخباروں کی رائے

آجکل چونکہ ترک برسر جنگ ہیں اسلئے ہر ایک انجمن سوسائٹی اور اخبار ان کی نسبت اظہار رائے کر رہے ہیں مرزائی اخباروں نے مندرجہ ذیل رائے ظاہر کی ہے۔

لاہوری پارٹی کا آرگن "پیغام صلح" لکھتا ہے :-

"الٰہی دنیا کے ان زلزلوں اور ہلاکتوں میں ہماری حفاظت فرما اور ہم سے کوئی بھی ایسی حرکت سرزد نہ ہو جو ہماری ہلاکت و بربادی اور تیرے دین کی ذلت کا موجب ہو۔ ہم نہیں جانتے کہ ترکوں کی تباہی تیرے دین کے لئے مفید ہے یا مضر۔ اگر ترکوں کا وجود اسلام کے لئے مضر ہے تو ان کو ضائع ہونے دے اور اگر اسلام کے لئے انکا وجود مفید ہے تو ایسے سامان کر کہ وہ دنیا میں قائم اور سلامت رہیں"

قادیانی جماعت کا آرگن الفضل لکھتا ہے :-

ahmadimuslim.de

ترکوں کی حالت جبکہ اس درجہ نیچے گرگئی ہے اور وہ دین سے ایسے بے بہرہ اور نسلی تعصب کے ایسے دلدادہ ہوگئے ہیں تو اون کو مسلمان کہنا یا اُن کی حکومت کو اسلامی حکومت کہنا کیسی بے وقوفی ہے جب اسلام ہی نہ رہا تو پھر اسلامی حکومت کیسی! اسلامی حکومت وہی ہے جس میں اسلام کا خیال رکھا جائے جو اسلام کی ترقی کا باعث ہو۔"

اہلحدیث ۔ الفضل کا فیصلہ بہت صاف ہے کہ ترک مسلمان ہی نہیں ۔ مگر الفضل کا یہ فیصلہ خاص ترکوں ہی کے حق میں نہیں بلکہ کل دنیا کے حق میں ہے کہ جو لوگ مرزا صاحب کو نہیں مانتے وہ کافر ہیں غرض ے

کسے نماند کہ دیگر بہ تیغ ناز کشی
مگر کہ زندہ کنی خلق را و باز کشی

ایک مرزائی کے سوال کا بغرض جواب

مولانا السلام علیکم ورحمۃ اللہ و مزاج شریف کے بعد عرض ہے کہ ایک شخص احمدی مندرجہ ذیل سوالات کرتا ہے اور اس شرط پر جواب طلب کرتا ہے کہ اگر مجھے جواب ملجاویں تو میں مرزائیت سے تائب ہو جاؤں گا۔ اس لئے آپ مہربانی فرماکر مندرجہ ذیل سوالات کے جواب بہت جلدی تحریر فرماویں اور نیز تحریر فرماویں کہ جو مباہلہ آپکے اور مرزا کے مابین ہوا ہے وہ بدر اخبار میں کس تاریخ کے پرچہ میں ہے اور سنہ کونسا ہے اور وہ پرچہ کہیں سے مل بھی سکتا ہے یا نہیں اور اگر اور کہیں سے نہ ملے تو آپ دکھا سکتے ہیں یا نہیں ضرور مہربانی فرماکر جلدی جوابات سے مطلع فرماویں کیونکہ اس مرزائی کی یہ میری شرط ہے اور دن تھوڑے باقی ہیں اگر کوئی رسالہ اس بارے میں ہو تو بذریعہ وی پی ارسال فرماویں ۔ وہ سوالات یہ ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول جو قرآن مجید وحدیث صحیحہ سے ثابت ہے اس پر ایک مرزائی یہ سوال پیش کرتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ کس حیثیت سے نازل ہونگے آیا اپنی اصلی حیثیت سے یا اس سے تنزل ہوکر یا ترقی پاکر یا ان تینوں صورتوں سے علیحدہ کسی دوسری حیثیت پر۔

(الف) اگر اصلی حیثیت سابقہ پر نزول فرماوینگے تو امت محمدیہ سے انکا کوئی تعلق نہ ہوگا وہی کتاب انجیل اور وہی ان کی امت نصاریٰ اور وہی رسالت ونبوت جس کا تعلق صرف بنی اسرائیل یہود سے تھا انکو ملے گی کیونکہ سابقہ اصلی حیثیت تو ان کی یہی تھی (ب) اگر اس سے تنزل ہوکر آویں تو منجملہ افراد محمدیہ کے ایک امتی ہونگے اور اپنی اصلی حالت نبوت ورسالت سے بلا قصور معزول ہو جاوینگے اور اس طرح معزول ہونا بخلاف قرآن مجید ہے دیکھو جَعَلَنِیْ نَبِیًّا وَجَعَلَنِیْ مُبٰرَکًا اَیْنَ مَا کُنْتُ ۔ لہٰذا وہ نبی سے امتی نہیں ہو سکتے ۔ (ج) آپ لوگ جو یہ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دعا کی تھی کہ خدایا مجھے امت محمدیہ میں داخل فرمائیو چونکہ وہ دعا انکی قبول ہو گئی تھی اس لئے وہ اس امت میں داخل ہونگے تو یہ سخت غلطی ہے کوئی نبی بلکہ ادنیٰ مومن بھی کبھی تنزل کی دعا اپنے حق میں نہیں کرتا تو پھر مسیح علیہ السلام کو باوجود مستقل رسول صاحب امت ہونے کے کیا پڑی کہ وہ اپنے حق میں تنزل کی دعا کرتے کیا وہ اپنی اصل رسالت کو افراد محمدیہ سے کم خیال کرتے تھے اگر یہی امر ہے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی رسالت کو اپنے امتی ہونے سے کیا معجزہ ہے نہیں امت محمدیہ میں داخل فرمائیو (د) اب تیسری حالت انکی ترقی کی ہو سکتی ہے وہ اس طرح کہ پہلے تو انکا دعویٰ تھا کہ یَا بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ اور پھر دعویٰ کریں کہ یٰاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا ۔ مگر اس حالت میں علاوہ ایک جدید رسالت ملنے کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بابت جو انکا عقیدہ خاتم النبیین ہونے کا ہے اس کا کیا حشر ہوگا ۔ اور بعد نزول حضرت عیسیٰ کے اس بشارت کے کیا معنے ہونگے ۔ مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُہٗ اَحْمَدُ کیا آپکے بعد پھر احمد شریف لادینگے۔

(۲) لوازمات رسالت ونبوت سے ہے کہ خداتعالیٰ کی وحی بذریعہ جبرئیل علیہ السلام انبیاء کے پاس آتی ہے اور ایسی وحی پر ایمان لانا ہر ایک مومن کا فرض ہے اور نبی کی ایسی وحی کا منکر کافر ہو جاتا ہے اور یہ وہ خاصہ ہے جو بصورت موجودگی نبوت ورسالت کسی نبی سے دنیاوی زندگی میں علیحدہ نہیں ہوتا اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول پر اگر رسالت ونبوت سے معزول نہ ہونگے تو خداوند تعالیٰ کی وحی جلی متلو بذریعہ ملک جبرئیل ان کے پاس آئیگی یا نہیں اگر آئیگی تو اس پر تمہارا ایمان لانا فرض ہوگا یا نہیں اور بصورت انکار اس وحی کے تم لوگ کافر کہلاؤگے یا نہیں ۔ اگر کافر کہلاؤ گے تو جبکہ قرآن مجید کی وحی پر ایمان لانیکے بعد بھی کفر سے نہ بچے تو ایسی صورت میں بعد نزول قرآن وحی ونبوت کا سلسلہ جاری ہوا یا نہیں ۔ اگر جاری ہوا تو اسپر ایمان لانا بھی ضروری ہوا اور اس کے انکار سے کفر بھی لازم آیا تو بتاؤ تمہارا قرآن مجید اور آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانا کچھ بھی مفید نہ ہوا کیونکہ مسیح ابن مریم علیہ السلام کی آمد ثانی پر جو وحی نازل ہوگی اس کے انکار سے تم کافر ہو جاؤگے ۔ اگر ایمان لانا ضروری نہیں یا ان پر جبرئیل وحی نہیں لائینگے تو معلوم ہوا کہ وہ نبوت سے بھی معزول ہونگے اور منجملہ امت محمدیہ کے ایک صوفی درویش ہونگے جنکو درویشانہ اور صوفیانہ معمولی الہام کبھی ہو جایا کرے گا مگر وہ وحی یا نبوت نہ ہوگی اور نبوت سے معزول ہونگے ۔

(۳) مسیح ابن مریم کی زبان تو عبرانی یا سریانی تھی اور شریعت محمدیہ و قرآن مجید عربی زبان میں ہے لہٰذا جبکہ وہ نازل ہونگے تو اس غیر زبان کو جو ان کے لئے اجنبی ہے اس عالم اسباب میں کیسے حاصل کرینگے ۔ آیا آسمان سے ہی عربی زبان سیکھ آئیں گے یا بذریعہ جبرئیل ان پر دوبارہ قرآن مجید

جنگ یورپ کے اثرات

کے شروع شروع میں جب قیصر جرمنی نے فرانس پر چڑھائی کرنے کا تہیہ کیا ہے۔ تو مدبران یورپ کو یہ امید نہیں تھی۔ کہ یہ جنگ بہت زیادہ طول پکڑ جائیگی۔ اور اس کے خونریز آتش کے شعلے دور دور تک پھیلکر ایک ہیبت ناک صورت پیدا کر دینگے۔ اور اسکا اثر ملک کی تجارت پر خصوصیت سے بہت برا پڑیگا۔ مگر جوں جوں دن گذرتے گئے۔ یہ گتھی بجائے سلجھنے کے زیادہ پیچیدہ ہوتی چلی گئی اور اپنے مضر اثرات کی وجہ سے دنیا کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک ناگوار اثر ڈالنے کا موجب و محرک ہوئی۔

جرمنی۔ روس۔ فرانس۔ آسٹریا وغیرہ ممالک کی تجارت پر جو اسکا برا اثر پڑا ہے۔ اسکی تلافی تو وہ مدتوں تک نہ کر سکیں گے۔ اور بعد میں انکو معلوم ہوگا۔ کہ یہ بیوپار انکا سود مند تھا یا نہ۔ لیکن ہندوستان جو پہلے ہی بہت کچھ آئے دن کے قحط۔ بیکاری اور بیماری کی وجہ سے بیجان وادموا ہو رہا ہے۔ اس کے لئے تو یہ جنگ مرتے کو مارے شاہ مدار کا مصداق ثابت ہو رہی ہے تجارت کی راہیں مسدود ہیں۔ کاروبار میں تغیر واقع ہو رہا ہے۔ قحط کا یہ عالم ہے۔ کہ امرتسر جیسے شہر میں جو پنجاب کی تجارتی منڈی ہے۔ آٹا سات سیر۔ گوشت تین سیر اور دودھ چار سیر فی روپیہ بک رہا ہے۔ جو غریب طبقے کے لئے بالکل ناقابل برداشت ہے۔ دوسرے مقامات کی حالت کا اندازہ آپ کر لیں۔

قحط کی سختی آدمی برداشت کر سکتا ہے۔ اگر کاروبار اچھا ہو اور تندرست ہو۔ بیماری کی تکلیف جھیل سکتا ہے۔ اگر گرانی کا دودھ نہ ہو۔ اسی طرح بیکاری کے برے ایام بھی آدمی اس امید پر کاٹ لیتا ہے۔ کہ کسی دوسرے وقت میں یہ خسارہ پورا کرے گا۔ بشرطیکہ صحت ہو۔ درستکم مرمی ہوا ہے۔ لیکن قحط۔ بیکاری اور بیر موسم سرما کے چھوٹے چھوٹے دن جب اکٹھے ہوجائیں تو غریب مسلمانوں کا تو خدا ہی حافظ ہے۔ جو بدقسمتی سے پیر دن چڑھے اٹھنے کے عادی ہوگئے ہیں۔ اور توکل کے نہتائی پہلو پر اسقدر مائل ہیں کہ صبح کی کمائی سے کچھ شام کو اور شام کی کمائی سے صبح کے لئے بچانا ہی نہیں چاہتے

اسوقت غریب ہندوستانیوں کی جو ناگفتہ بہ حالت ہے وہ محتاج بیان نہیں۔ قحط کی سختی اور بیکاری کیوجہ سے خورد و نوش اور پوشش کا سامان میسر آنا تو درکنار ایندھن کی تکلیف ہی کچھ کم اضطرابی و بیچارگی کا باعث نہیں ہے۔

چونکہ ہماری سہل انگاریوں اور راحت طلبیوں کیوجہ سے ہندوستان کے اندر اپنی صنعت و حرفت تلف ہوتے ہوتے محض برائے نام رہ گئی ہے۔ اور ہماری زندگی کا مدار اور ہماری معاش کا انحصار یورپ کی توجہ اور فراغت ہے اور یورپ بوجہ جنگ کے خود معذور و مجبور ہے۔ اسلئے کاروباری لوگ خصوصاً اور ان سے تعلق رکھنے والے عموماً ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ہیں اور منتظر ہیں۔ کہ کب جنگ ہٹے۔ اور وہ کچھ روزی کما کر کھانے کے قابل ہوں۔

یہ جنگ جو دن بدن زیادہ پھیلتی چلی جارہی ہے نہ معلوم کب تک طوالت کھینچے۔ اور کیا کیا تغیرات پیدا کرے۔ اسلئے ضرورت ہے۔ کہ منتظمان حکومت گرانی سے کم از کم ہندوستانیوں کو محفوظ رکھیں۔ اور کچھ ایسے ذرائع مہیا کر دیں۔ جن سے قحط اور بیکاری کی تکالیف کا قرار واقعی انسداد ہو جائے۔ خادم قوم فرضؔ

عیسائی اخبار نور افشاں کیا کہتا ہے؟

لدھیانہ کا عیسائی اخبار مذکور صفحہ پر کہتا ہے۔

"فن محاربہ کے ماہرین اس امر پر متفق ہیں کہ ایک ہی جگہ پر قائم ہونا اور اپنے مقام کو صرف محفوظ رکھنے کی کوشش اور تجاویز کرنا خواہ وہ کیسی ہی پر تفنن کیوں نہ ہو۔ جنگ میں ہزیمت پانے کی نشانی ہے کسی کا قول اور نصیحت ہے۔ کہ ہوشیار ہو جو مقام تمہارے قبضے میں ہے۔ اس کو مضبوطی سے پکڑے رہو۔ آگے نہ بڑھو۔ اس ایک دور بین اور تجربہ کار اور خیر اندیش عالم نے یوں کہا۔ آگے نہ بڑھنے سے مراد پیچھے ہٹنا ہے۔ اور زیادہ محکم مقامات کو فتح نہ کرنا اسکو ہاتھ سے گنوا دینا ہے۔ جو اپنے قبضہ میں ہو۔ جو چیز ہمارے پاس ہے۔ اسکی شرط یہ ہے۔ کہ ہم اور زیادہ حاصل کریں۔ اور اسکو بھی اپنی ملکیت بنالیں۔ ہر ایک قدم جو آگے بڑھتا ہے۔ وہ حملہ کن بجا و ہے۔" (نور افشاں ۱۹ دسمبر)

وزیر انگلستان کا تاسف

کہ قیصر جرمنی نے پچھلے دنوں ایک تقریر میں کہا تھا۔ کہ الہام القاء ربانی ہوتا ہے۔ قیصر جرمنی کے اس دعوے اور کلمے پر مسٹر لائڈ جارج وزیر انگلستان نے ریمارک کرتے ہوئے یہ فقرات اضافہ کر دئے تھے۔ کہ یہ دعوے حضرت محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے۔ ۔ ۔ کے تیرہ سو سال بعد آج قیصر ولیم نے کیا ہے۔ اس تشبیہ سے قدرتاً اہل اسلام کو سخت صدمہ پہنچا تھا۔ اور وہ منتظر تھے۔ کہ اس کی تلافی کب اور کسطرح کی جاتی ہے۔ ہم کو مسرت ہے کہ لنڈن مسلم لیگ نے مسلمانان عالم کے خیالات سے مسٹر موصوف کو مطلع کیا۔ اور ہز ہائینس سر آغا خاں نے ایک تقریر میں اسپر اظہار نفرت کرنے کے علاوہ خود بھی ان سے اسی معاملہ کے متعلق ملاقات کی جسکا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ صاحب موصوف کے سکرٹری نے مسلم لیگ سے افسوس ظاہر کیا ہے۔ کہ جلدی کی حالت میں انہوں نے ایسے الفاظ لکھے جن سے مسلمان رعایا کے جذبات کو صدمہ پہنچا ہوگا۔ اور انہوں نے لیگ کو یقین دلایا ہے۔ کہ مسلمان رعایائے سلطنت کی دل آزاری سے زیادہ کوئی چیز ان کے خیال سے بعید نہیں ہو سکتی خصوصاً ایسے وقت میں جبکہ وہ ایسے شاندار طریقہ پر (برطانوی) جھنڈے کی حمایت کے لئے آ اٹھے ہیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے نہ صرف اپنی تقریر میں سے وہ الفاظ جن پر اعتراض تھا نکلوا دئے ہیں۔ بلکہ فوراً ہدایت کی ہے۔ کہ تقریر کی وہ اشاعت آئندہ فروخت نہ ہو جس میں یہ الفاظ مندرج ہیں آگے

کی مرے قتل کے بعد اس نے جفا سے توبہ
ہائے اس زود پشیماں کا پشیماں ہونا

مسلمان نادار ر

دیکھا لاہور میں دو اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنری کی اسامیوں کے لئے جو امتحان مقابلہ ہوا تھا۔ اس میں لالہ کلونت رائے ایم اے۔ ایل ایل بی۔ اور بھائی اقبال سنگھ بی اے کامیاب ہوئے ہیں۔ افسوس کہ مسلمان ایک بھی نہیں۔ مسلمان جو دینیات میں بہت کم دلچسپی لیتے ہیں وہ

ملک کی مذہبی حالت اور اہلحدیث کانفرنس سے خواہش

کسی انجمن یا سوسائٹی کی ترقی کے لئے یہ ابتدائی مرحلہ ضروری ہے۔ کہ جو کام اوس نے اپنے ذمہ لیا ہے۔ اوس کی ضرورت ملک میں عام طور پر ہو۔ دوسرے قوم کی توقعات اس انجمن سے ہوں۔ الحمد للہ اہلحدیث کانفرنس کے لئے یہ دونوں مرحلے طے ہیں۔ ملک میں توحید وسنت کی اشاعت کی ضرورت ہے۔ اور قوم کو اس کانفرنس سے توقع بھی ہے۔ جیسا کہ خط مندرجہ ذیل اس کی شہادت دیتا ہے۔ مرے ایک مکرم ذی علم دوست لکھتے ہیں :-

حامدًا ومصلیًا

مولانا مکرم زاد مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ للہ الحمد طالب خیریت بخیریت۔ رب سے خیریت مزاج سے مسرور نہیں ہوا۔ میں ایک مدت سے متواتر دورہ تحصیل میں مصروف ہوں۔ ایک ضروری تقریب میلہ پر اگر ہو سکے تو کانفرنس اہلحدیث کا واعظ ضرور بھیجیں۔ میلہ بمقام شاہ صادق جھنگ متصل سٹیشن دریام تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ میں ہوتا ہے۔ مختصر کیفیت میلہ مذکور یہ ہے کہ گدی نشین مجرد ہوتا ہے۔ جو ایک عورت طوائف یا نکاح بٹھا لیتا ہے۔ میلہ کے موقع پر اس کے قریب مشہور مشہور طوائف ملتان جھنگ شورکوٹ۔ لاہور وغیرہ سے چاند کی پہلی تاریخ کو پہنچ جاتی ہیں جن کو فقیر صاحب کی طرف سے خرچ خوراک تکلف ملنا شروع ہو جاتا ہے۔ علاقہ کے معزز زمیندار ذیلدار وغیرہ جمع ہوتے ہیں۔ تحصیل اور ضلع کے بعض اہلکار بھی شریک ہوتے ہیں۔ صبح سے شام اور شام سے نو بجے تک بعد دیگرے باری باری سے مجرا ہوتا ہے۔ فقیر صاحب روپیوں کا بدرہ آگے رکھ لیتے ہیں اور ہر ایک پر نثار کرتے ہیں۔ شرکاء مجلس بھی حسب حیثیت فراخ دلی سے خرچ کرتے ہیں۔ دس تاریخ کو میلہ ختم ہوتا ہے اور ہر ایک طائفہ کو انعام اکرام دیکر رخصت کیا جاتا ہے۔ گدی کی آمدنی سالانہ قریبًا ... ہزار کے قریب ہے۔ جو کنجروں کی ملک ہے۔

یہ میلہ گویا اوس بزرگ مرحوم کی شادی کی رسومات کے مطابق ہوتا ہے۔ کیونکہ صاحب مزار مجرد تھے غرض دنیا بھر میں کوئی فسق وفجور کا ایسا مجمع نہیں ہوگا۔ فقیر کا ذاتی خرچ میلہ پر قریبًا آٹھ دس ہزار روپیہ خرچ ہو جاتا ہے۔ نذر چڑھاوا وغیرہ کی اوس گدی پر رسم نہیں بلکہ خود فقیر صاحب ہر ایک مہمان کو خلعت دیکر رخصت کرتے ہیں غرض مفصل تو آپکا واعظ رپورٹ کرے گا۔ مگر دنیا بھر میں یہ ایک فسق وفجور کا خاص مجمع ہے میں ایک دو سال ایک دو واعظ لیکر گیا۔ مگر وہ واعظ طامع تھے۔ جو بغیر طمع کے جانا اور امر بالمعروف کرنا گوارا نہ کرتے تھے۔ اس لئے مکلف ہوں۔ کہ اگر آپ کوئی تنخواہ دار واعظ بھیجیں تو بقول آپکے اپنا گھاس اور دانا کھائیں۔ تو یقینًا حق تبلیغ پورا ہو۔ اکثر اہل اسلام علماء کی آمد کر بھی آتے ہیں

(راقم محب علم)

اڈیٹر: اب وقت گذر گیا۔ آئندہ سال انشاء اللہ کیا جائیگا۔

سفیر کانفرنس اہلحدیث کا دورہ

مولوی عبد الستار حسن صاحب سفیر کانفرنس اہلحدیث ۲۵-اکتوبر یکشنبہ کو بدایوں اس خیال سے تشریف لائے تھے۔ کہ میلہ موضع گگھوڑے میں تبلیغ کریں لیکن اس خیال کو بچند وجوہ ومصالح ملتوی کر کے آپ سہسوان تشریف لائے۔ یہاں آکر آپ نے ۲۶-اکتوبر دوشنبہ کو بوقت صبح مسجد غلام علیشاہ صاحب مرحوم میں تبلیغ واتفاق کے متعلق نہایت سنجیدگی کے ساتھ بیان فرمایا جس سے تمام حاضرین جلسہ آپکی خوش بیانی کے گرویدہ ہو گئے۔ بعد عصر آپ نے منشی سید انوار احمد صاحب کے مکان پر ایک جماعت کثیرہ کے روبرو صوم وصلوۃ کا بیان فرمایا۔ یہاں عورتوں کی ایک جماعت بھی موجود تھی۔ پھر اسی تاریخ کو بعد عشاء آپ محلہ بیچے یقین محمد مکان اشیر علیخاں پر تشریف لے گئے۔ آپ کے انتظار میں مردوں اور عورتوں کا گروہ پہلے سے بیٹھا تھا۔ آپنے پہنچتے ہی توحید کا بیان شروع کر دیا۔ لوگوں کی گرویدگی کا ہی یہ باعث تھا کہ متواتر دو ڈھائی گھنٹہ تک جمے رہے۔ ۲۷-اکتوبر سہ شنبہ کو صبح کے وقت مولوی سید جمیل احمد صاحب کے مکان پر طہارت ونماز وقربانی کے مسائل واحکام کا بیان فرمایا۔ یہاں بھی مرد وزن کی ایک معتدبہ جماعت موجود تھی۔ پھر اسی تاریخ کو بعد عشاء آپنے محلہ بیچے یقین محمد میں شیخ محمد حنیف صاحب کے چوپال پر بیان فرمایا جس میں مختلف مسائل کا ذکر ہوا۔ ۲۸-اکتوبر چہارشنبہ کو میر ہادی علی صاحب رئیس قاضی محلہ کے یہاں آپنے نہایت مدلل بیان اتباع سنت کے متعلق فرمایا۔ پھر بعد عشاء آپنے محلہ چاہ شیریں میں وعظ فرمایا جس میں علم غیب وتعزیہ وقبر پرستی وغیرہ شرک وبدعت پر ایک تنقیدی بحث کی۔ ۲۹-اکتوبر پنجشنبہ کو آپ موضع خیر پور پہنچے۔ وہاں جا کر آپ نے لوگوں کو نماز وتوحید کی تلقین فرمائی

۳۰-اکتوبر جمعہ کو جامع مسجد سہسوان میں خطبہ میں قیامت وآخرت کا مختصرًا بیان فرمایا۔ پھر اسی روز بعد عشاء قاضی نہال حسن صاحب کے مکان پر توحید ونماز کا وعظ فرمایا۔ چونکہ یہاں عورتوں کے ایک کثیر جماعت شامل تھی۔ اسلئے پردہ کے متعلق بھی آپنے اچھی بحث کی۔ ۳۱-اکتوبر کو آپنے مجمع کثیر کے ساتھ نماز عید اضحیٰ ادا فرمانے کے بعد خطبہ میں توحید وقربانی کے متعلق نقیدمناسب بیان کیا۔ ۲-نومبر دوشنبہ کو محلہ محی الدین پور میں دو گھنٹہ تک توحید ونماز کا بیان کیا جس کے اثر سے چند بے نماز تائب ہوگئے۔ ۳-نومبر کو آپ موضع بازید پور منگلا سہسوان تشریف لے گئے۔ وہاں جا کر آپ نے بعد عشاء تمام لوگوں کو جمع کر کے توحید ونماز کی تلقین فرمائی۔ اور قبر پرستی وغیرہ کا رد کیا ۴-نومبر کو موضع بھوانی پور میں بعد عشاء توحید ونماز وغیرہ کا بیان کیا۔ ۵-نومبر پنجشنبہ کو موضع مصطفےٰ آباد میں توحید وعمل بالحدیث کی تبلیغ کی۔ اور سود کی

حرمت اور اس سے نفرت بیان کی۔ ۶۔ نومبر کو موضع رفعت پور ڈاکخانہ دیگواں میں خطبہ جمعہ میں تھوڑا سا وعظ کیا۔ حرف قرآن و حدیث کا بیان تھا۔ ۷۔ نومبر کو موضع سرسول میں توحید و نماز و پردہ کے متعلق مبسوط ذکر کیا۔ ۸۔ نومبر کو واپس سہسوان آئے۔ ۹۔ نومبر کو خطیب منظور حسن صاحب کے مکان پر توحید و سنت کا بیان فرمایا جس سے مالک مکان و دیگر حضار کو یہانتک گرویدگی ہوئی کہ بعد عشاء آپکو پھر دوبارہ وعظ کہنا پڑا۔ اسوقت آپنے توحید و علم غیب کا قرآن و حدیث سے بحوالہ کتب فقہ معتبرہ مثل شرح فقہ اکبر و عالمگیری و قاضیخاں و مالابدمنہ و بحر الرائق۔ وغیرہ نہایت مبسوط و مدلل قابلانہ جامع و مانع بیان فرمایا جس سے تمام حاضرین سوا موافق و مخالف جو ایک کثیر تعداد میں موجود تھے۔ نہایت درجہ محظوظ و مسرور ہوئے جو لوگ اہلحدیث سے متنفر تھے۔ اون میں خوش عقیدگی کے آثار نمودار ہونے لگے۔

اللہ عزوجل مولوی صاحب ممدوح اور جملہ بانیان اہلحدیث کانفرنس کو جزائے خیر دے۔ ۱۰۔ نومبر کو وقت صبح جناب مولوی صاحب موصوف کی روانگی ضلع بدایوں کو ہوئی۔

فہرست چندہ کانفرنس اہلحدیث

مولوی ابن حسن صاحب ممبری کانفرنس اہلحدیث عـہ
اختر محمود صاحب ممبری کانفرنس اہلحدیث عـہ
سید عبدالرحمن صاحب عـہ شیخ لطافت علی صاحب
سرسول عـہ عبیدہ عـہ فتح ... عمر گل ...

المرسل خاکسار اختر محمود حفظہ اللہ الودود

از سہسوان (بدایوں)

ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث

یہ تو ظاہر ہے۔ کہ یہ ایک اخلاقی حدیث ہے جس میں بدگمانی سے بچنے کی سخت تاکید ہے۔ مگر لکھنا یہ ہے۔ کہ ظن جو افعال قلبیہ سے ہے۔ اس پر حدیث کا حمل جو افعال جارحہ سے ہے کیونکر درست ہوگیا۔ اور کس نتیجہ کے خیال سے ایسا عمل جائز سمجھا گیا۔ پس عرض ہے حق سبحانہ تعالٰے اور اوس کے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تعلیمات کا عام منشا ہے۔ کہ بنی نوع انسان دنیا میں متحلی بالفضائل و متخلی عن الرذائل ہوکر رہیں۔ اپنے کو اون صفات حسنہ کے ساتھ متصف رکھیں۔ جو دنیا اور آخرت دونوں میں باعث سرخروئی ہیں۔ اور ایسے ناپاک اور گندے اوصاف کے موصوف نہ بنیں۔ جو دارین میں موجب سیاہ روئی ہیں۔ منجملہ اون صفات زکیہ حمیدہ کے ایک صدق یعنے راست گوئی ہے فرمایا۔ علیکم بالصدق یعنے سچ بولنے کو اپنے اوپر لازم کرلو۔ اس صفت کا موصوف صادق یعنے راستگو سچا کہلاتا ہے حق سبحانہ تعالٰے اپنی نسبت فرماتا ہے۔ ومن اصدق من اللہ حدیثا۔ ومن اصدق من اللہ قیلا۔ یعنے بات میں اللہ تعالٰے سے بڑھکر کون سچا ہے۔ مطلب یہ ہے۔ کہ کوئی نہیں۔ حاصل مطلب یہ ہے۔ کہ صدق ایسی پاک اور ستہری صفت ہے۔ کہ حق تعالٰے جلشانہ اپنے اندر سب سے زیادہ ہونا ثابت اور پسند فرماتا ہے اور منجملہ اون صفات ذمیمہ خبیثہ کے کذب ہے۔ یعنے دروغگوئی جھوٹ بولنا۔ یہ ایسی ناپاک اور ناشدنی صفت ہے۔ کہ اس کے موصوف پر خدائے کریم کی لعنت برستی ہے۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین چونکہ کذب کا مرتکب خدائے کریم کی لعنت کا مستحق ہے۔ اس سے آدمی ڈرکر بچ سکتا ہے۔ مگر شیطان کے اغوار یا نفس امارہ کی پیروی سے بدگمانی کی صفت بایں توجیہ حاصل کرلیتے ہیں کہ مستحق لعنت تو وہی فعل ہے۔ جو جارحہ سے صادر ہو۔ اور یہ ظن یعنے بدگمانی اوس سے الگ ہے۔ کیونکہ فعل قلب ہے اس کے ارتکاب سے لعنتی نہیں ہوسکتا۔ لہذا آدمی اپنے زعم میں جھوٹ چھوڑکر بدگمانی پر کمر باندھ لیتا ہے۔ اور اپنی اس قوت اجتہادیہ کے بل پر گاؤں گاؤں بلکہ گھر گھر گھوم کر ہر شخص کے جاہ و جلال مال و منال پر بدگمانی کرنے لگ جاتا ہے۔ کہ میرا گمان ہے۔ کہ فلاں شخص کی یہ عزت ذاتی نہیں۔ بلکہ سوء سبب سے ہے۔ میرا گمان ہے۔ کہ فلاں کے پاس مال و دولت بسبب حلال نہیں ہے۔ بلکہ سوء سبب سے ہے میرا گمان ہے۔ کہ فلاں کی شہرت کمال ذاتی سے نہیں ہے بلکہ فلاں کی طفیل سے ہے۔ غرضیکہ ع

حسد است و ہزار بدگمانی

اور ساتھ اس کے وہ سمجھتا ہے۔ کہ ہم جھوٹ نہیں بولتے اور نہ خدا کے قانونی مجرم ہیں اور نہ لعنتی ہیں۔ بل یحسبون انھم یحسنون صنعا یعنے اپنے خیال میں یہ سمجھتے ہیں۔ کہ ہم اچھا کام کر رہے ہیں۔ اسی وسوسہ یا خطار اجتہادی کے رفع کے لئے حکم الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ حدیث فرماکر سمجھایا۔ کہ ع

سخن شناس نہ دلبرا خطا اینجاست

بندہ خدا بدگمانی کرنے سے تو اور زیادہ دور بھاگنا چاہئے کیونکہ اگرچہ یہ فعل قلبی ہے۔ مگر آخر ظن کذا۔ ظنی کذا میرا گمان یوں ہے میرا گمان اسطرح ہے۔ جارحہ زبان ہی سے تو نکالا پس اس جرم میں تمہارا دل اور تمہاری زبان دونوں شریک ہوگئے۔ لہذا اوس کذب سے (جسکو لعنت کے ڈر سے چھوڑا تھا) بڑھکر اکذب الحدیث کے مرتکب ہوکر کذب کا ذہن بیچ گئے۔ اور پہلے سے دگل اور مولی لعنت کے مستحق ہوگئے۔ فررت من المطر وقعت تحت المیزاب پس تمکو چاہئے۔ کہ اس دھوکہ سے باز رہو اور بدگمانی کرنے سے بچو۔ اور یہ نہ سمجھو۔ کہ وہ ظن تمہارا قلب ہی تک رہ گیا۔ بلکہ وہ دل سے نکلکر زبان پر آیا اور زبان سے نکلکر خلق میں گیا جس سے خلق تباہ و برباد ہورہی ہے۔ نفاق و شقاق کشیدگی و کبیدگی رنجیدگی حسد و بغض و کینہ سبھی کچھ پیدا ہوگئے۔ اسی لئے فرمایا۔ ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث

ہمیں شک نہیں کہ آج کل عام طور پر بدگمانی کا ایسا برا اثر پڑ رہا ہے۔ کہ کوئی کام دین و دنیا کا بننے نہیں پاتا جہاں کسی شخص موفق نے کوئی کام خیر کی ابتدا کی کہ بدگمانی پہنچی۔ اور اس کام میں رخنہ پڑا۔ اس کے پہلے باہم محبت تھی تو اب عداوت ہے۔ جس کے پہلے باہمی اتفاق تھا۔ تو اب اختلاف ہے۔ بیزاری ہے۔ دل آزاری ہے۔ اور آج اس کا ایسا عالمگیر دورہ ہے۔ کہ کوئی شہر کوئی قصبہ کوئی گاؤں کوئی گھر بلکہ کوئی آدمی اس سے خالی نہیں۔ جہاں ع سنو اسی کا رونا ہے اور اس کی مثال اس گزشتہ اسلامی دنیا میں پھیلی ہوئی ہے۔ کہ کوئی کہیں بس چلتا ہمکو زیادہ افسوس اوس وقت ہوتا ہے جب ہم گروہ عاملین بالحدیث کو بھی کے اندر یہ ناپاک مرض پاتے ہیں۔ بلکہ اور گروہ سے زیادہ۔ حالانکہ ہمکو اس کی زیادہ نفرت ہونی چاہئے۔ کیونکہ ہم لوگ متبعین کتاب و سنت ہیں اور کتاب و سنت میں جبقدر اتفاق

اور نفاق کی برائیاں بیان میں محتاج بیان نہیں اور ظاہر ہے۔ کہ ظن یعنے بدگمانی ام النفاق والشقاق ہے اسی لئے حکم ہوا ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث (ایڈیٹر ابوالنعمان عبدالرحمن ... اعظمی)
ایڈیٹر ... یہ حدیث جیسا کہ مولانا عبدالرحمن صاحب نے لکھا ہے۔ اخلاق حمیدہ کا ایک جامع ... مگر سوال کہ اس مضمون حدیث کے حل ہے۔ کہ محکوم علیہ اور محکوم بہ میں جنسیت اور مغایرت ہے۔ کیونکہ محکوم علیہ افعال قلبیہ سے ہے۔ اور محکوم بہ (اکذب الحدیث) افعال جوارح سے ہے۔ ... اور صاحب توجہ فرماویں۔

فتاوے

س نمبر ۱۸ - کیا حکم ہے شریعت کا - کہ مسماۃ ہندہ سے کوئی ایسا فعل صادر ہوا جس سے شوہر مسمات مسمی زید کو رنج گذرا - اور والد مسمات بلا اطلاع زید مسمات ہندہ کو اپنے گھر لایا - بعد ازاں والد زید برائے طلاق دینے مکان پر مسمات کے آیا - مگر بوجہ کسی امر کے طلاق نہیں دیا پھر والد زید نے راجہ کے پاس درخواست کیا - کہ ہماری بہو مسمات ہندہ کو والد ہندہ رخصت نہیں کرتا - راجہ نے دونوں کو طلب کیا - اور والد مسمات سے کہا - کہ تم اپنی دختر کو کیوں نہیں رخصت کرتے ہو - والد مسمات نے کہا - کہ ہم رخصت دینے پر راضی ہیں جب چاہیں رخصت کرالیویں - والد زوج نے کہا - کہ ہم ایسی بہو کو نہ لیں گے اور نہ رکھیں گے - والد مسمات نے کہا - اگر نہ رکھو گے تو مہر مسمات اور زیور اور دان جہیز جو ہم نے دیا ہے واپس کر دو - شوہر کے باپ نے کہا - کہ اگر زمیندار کے فیصلہ میں ہوگا - تو ہم واپس کر دینگے - زمیندار نے کہا - کہ ہمارے فیصلہ میں کوئی چیز نہ ملے گی - کیونکہ مسمات مجرمہ ہے - ہاں اپنی خوشی سے واپس کرے تو کر سکتے ہیں - اور یہ بھی کہا - کہ تکرار جانے دو - جو کچھ باخود ملا لیا دیا گیا ہے وہ سب جو جہاں ہے - وہاں رہنے دو - ایک دوسرے کا مطالبہ کوئی نہ کرے - یا خود اپنی شریعت (دستور) کے موافق چھٹکارا کرا لو - وہاں سے دونوں فریق مکان پر آئے - بعد اس کے والد مسمات مکان پر زوج کے آکر کہا - کہ ایک طلاق نامہ لکھ دو - بعد اس کے شوہر نے ایک طلاق نامہ اسطرح پر لکھا - کہ تم نے ہمکو زوجیت سے خلاص دیا - اور ہم نے تجھکو تین طلاق دیا - اور عورت مہر کو چھوڑ دیا - اور بہ نسبت زیور اور دان و جہیز کے والد زوج نے زوج کی طرف سے ایکروپیہ واپس کر دیا - بعد ازاں جب چودہ ۱۴ روز گذرا - تو مسمات مذکورہ سے بکر نے نکاح کر لیا - اور کہا - کہ عدت ایک حیض کی ہوتی ہے اب بہ نسبت اس نکاح کے باخود سخت نزاع ہے چند علماء قائل ہیں - کہ یہ خلع ہوا - عدت اوسکی ایک حیض ہے - وہ عدت جب گذر گئی تو نکاح ہوا - یہ نکاح درست ہے - اور چند علماء قائل ہیں کہ یہ نکاح درست نہیں ہے - کیونکہ یہ خلع نہیں بلکہ طلاق ہے - بلکہ وہ بھی رجعی ہے - در صورت طلاق بائن کے بھی عدت اسکی تین حیض ہے - یہ نکاح اندر عدت کے ہوا - یہ نکاح باطل ہے - کون فریق حق پر ہیں اور کون باطل پر مع دلائل اسکو دفتر میں تحریر فرمادیں عبدالحکیم از پٹنہ (مالدہ - بنگال)

ج نمبر ۱۸ - صورت مرقومہ خلع کی نہیں - بلکہ طلاق ہے خلع میں بحکم فِيمَا افْتَدَتْ بِهِ عورت کی طرف سے عوض دیا جاتا ہے - جو صورت مرقومہ میں نہیں - لہذا عدت تین طلاق ہوگی - اور عدت کے اندر کا نکاح صحیح نہیں - ۲ - ر و ہل غریب فنڈ

س نمبر ۱۹ - قبر کو پختہ بنوانا منع ہے - اگر قبر پختہ نہ کی جائے - تو اوس قبر کے چاروں طرف چہار دیواری پختہ جائز ہے یا نہیں - یا مقبرہ (از وزیر آباد)

ج نمبر ۱۹ - پختہ بھی ثابت نہیں - لہذا کچہ بنا کرنا چاہئے قبرستان چونکہ فنا کا مقام ہے - اسلئے شریعت کو منظور ہے کہ وہاں کوئی امتیازی صورت نہ رہے

س نمبر ۲۰ - مدینہ شریف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک پختہ ہے یا نہیں اور مقبرہ ہے یا نہیں

ج نمبر ۲۰ - پختہ نہیں - قبر مبارک کچی ہے - نہ مقبرہ ہے - حضرت عائشہ کے حجرے میں دفن ہوئے تھے - وہی ہے - اور بس -

س نمبر ۲۱ - کچی قبر کے جلد مٹ جانے کا اندیشہ ہے کیا قبر کا نشان قایم کرنے کی کوشش کرنا چاہئے - اور اگر جائز ہے تو کسطرح کرے - ہر سال درست کرائی یا پختہ کرائے

ج نمبر ۲۱ - یہ اندیشہ کب تک چلے گا - حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ - زیادہ ہی خیال غالب آئے تو مٹی ڈلوا دی جائے اور بس

س نمبر ۲۲ - نشان کے لئے پتھر پر نام لکھوا کر قبر کے سرہانے لگانا جائز ہے یا نہیں

ج نمبر ۲۲ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک قبر پر صرف پتھر رکھا تھا - اس سے زیادہ نہیں - نہ نام نہ نشان - فنا میں قیام کیا اور نام کیا -

س نمبر ۲۳ - اگر کوئی رشتہ دار مرجائے - تو حافظ کو مقرر کرنا کہ گھر پر آکر روز اتنے پارے پڑھ دیا کرو کہ میت کو ثواب ہو - جائز ہے اور کیا ضروری ہے -

ج نمبر ۲۳ - میت کی وکالت میں کرو تو جائز ہوگا انشاء اللہ

س نمبر ۲۴ - آخرت میں ہر ایک شخص کے اپنے اپنے اعمال کام آئیں گے - تو بعد مرنے کے جو بغرض ثواب رسانی کئے جاتے ہیں - اوسکو کوئی فائدہ پہنچا سکتے ہیں اور اوسکو گناہوں کے عذاب سے بچا سکتے ہیں

ج نمبر ۲۴ - ثواب رسانی کے دو طریق ہیں - ایک یہ کہ میں کام کروں اور نیت رکھوں کہ اس کا ثواب جو میرا حق ہے میں نے میت کو بخشا - دوسرا یہ کہ میں وہ کام میت کی وکالت میں کروں - پہلی صورت میں اختلاف ہے - دوسری کسی قدر واضح تر ہے - اس لئے ثواب کا کام میت کی وکالت کی نیت سے کرنا چاہئے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک قربانی اپنی امت کی طرف سے کرتے تھے - اور حضرت علی رض ایک قربانی آنحضرت کی طرف سے کرتے تھے

س نمبر ۲۵ - ما ملکت ایمانکم کے معنے لونڈی غلام ہیں - تو وہ لونڈی غلام آج کل میسر ہیں یا نہیں اگر کوئی شخص کسی عورت کو خریدے - تو وہ لونڈی کا کام دے سکتی ہے یا نہیں

ج نمبر ۲۵ - آزاد کو خرید کر غلام بنانا سخت گناہ ہے - اور وہ لونڈی بھی نہ بنے گی -

س نمبر ۲۶ - قربانی کس پر فرض ہے - مُردوں پر فرض ہے یا نہیں - اگر مردوں پر فرض نہیں ہے تو مردے کے رشتہ داروں کی طرف سے کیوں قربانی کی جاتی ہے -

ج نمبر ۲۶ - اسکا جواب نمبر ۲۴ میں آچکا ہے - کہ بطور وکالت بغرض ثواب رسانی کے جائز ہے مردوں پر کوئی کام فرض واجب نہ سنت نہیں - وہ احکام کے محل ہی نہیں - (از وزیر آباد)

س نمبر ۲۷ - میت کی قبر پر تیل - چاول - یا کوئی اور اس قسم کی شے اس نیت سے ڈالنا - کہ جانور کھائیں گے - تو میت کو فائدہ پہنچے گا - درست ہے یا نہیں

ج نمبر ۲۷ - شرع میں ثابت نہیں - جانوروں کو فائدہ پہنچانے کی اور بہت سی صورتیں ہیں

سیرت البخاری - امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح عمری - مجر

ahmadimuslim.de

متفرقات

سیاہ ہفتہ گذشتہ ہفتہ اسلامی ہند میں علمی لحاظ سے سیاہ گذرا ہے

اہلحدیث کے بہت پرانے بزرگ مولانا سید محمد عرفان صاحب ٹونکی رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہوا۔ آپ حضرت سید احمد صاحب بریلوی مرحوم کے نواسے تھے۔ اس خاندانی عزت کے علاوہ آپ ذاتی طور پر ذی علم اور خدا یاد بزرگ تھے۔ جناب حافظ عبید اللہ صاحب ٹونکی نے آپکی تاریخ وفات کیا اچھی نکلی ہے۔

ادخلہ اللہ بجنات النعیم غفرلہ وارحمہ

دوسرے صاحب ہندوستان کے مشہور مصنف مولانا شبلی ہیں۔ جو ۱۵ روز کی علالت اسہال کے بعد ۱۸۔ نومبر کو انتقال کر گئے۔ انا للہ

مرحوم کی نسبت گو اون کے اعتقادات کے لحاظ سے کسی کو اختلاف ہو۔ مگر اون کے علم و فضل خصوصاً تاریخ دانی کا غالباً سبکو اقرار ہے۔ میں بذات خود مرحوم کو جانتا ہوں۔ اسلئے میری ذاتی رائے ہے۔ کہ وہ لا بشرط شیئ مسلمان تھے بحیثیت علم تاریخ علما میں ممتاز تھے۔ کتاب سیرت النعمان کے زمانہ سے اون کے خیالات بہت ترقی پر تھے گو اون کے مخالفوں سے سنا ہے کہ وہ ملحد ہیں۔ مگر میں نے اونکو نماز پڑھتے بھی دیکھا۔

مرحوم پہلے شخص نہیں جنکی نسبت ایسا اختلاف ہوا ہو بلکہ ان سے پہلے بھی بہت سے ایسے بزرگ گذرے ہیں۔ جن کی موت پر بعض لوگوں نے مات قطب اللہ کہا تھا۔ تو بعض نے مات فرعون ہذا الزمان

بہر حال بندہ ایسے صبار میں جا پہنچے ہیں۔ جہاں پر کوئی بات چھپی نہیں رہ سکتی جن لوگوں کو مرحوم کے الحاد کا علم ہے وہ اپنے علم کے مکلف ہیں۔ ہمیں ان سے بحث نہیں ہم اپنے علم کے موافق کہتے ہیں ؎

خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں

مرحوم ایک بڑی ضروری تصنیف سیرت الرسول میں مشغول تھے سنا جاتا ہے۔ کہ اوسکی دو جلدیں ختم ہیں۔ خدا کرے یہ کام کسی ایسے ہی لائق آدمی کے سپرد ہو۔ جو اس کا پورا اہل ہو۔ حضور بیگم صاحبہ بھوپال دام عزہا بھی اس کتاب کی مشتاق ہیں۔ حضور عالیہ کی علم پروری کی توقع ہے۔ کہ اسکا انتظام احسن طریق سے فرماوینگی۔

حافظ عبد الحمید صاحب از اندور اطلاع دیتے ہیں۔ کہ میری بچی بعارضہ دق فوت ہوگئی۔ انا للہ ناظرین سے التماس ہے۔ کہ ان سب کا جنازہ غائب پڑھیں۔ اور دعا مغفرت کریں۔ اللہم اغفرلہم وارحمہم وابدلہم دارا خیرا من دارہم واہلا خیرا من اہلہم

لاہور کے آریہ اور اہلحدیث

لاہور میں آریوں کی دو پارٹیاں ہیں۔ دونوں کے جلسے اخیر ماہ نومبر کے ہوتے ہیں۔ اور دونوں شاندار۔ اس کے مقابلہ میں اہلحدیث کی جماعت ہے۔ کہ اونکو آپس کے فضول اختلافات سے اتنی بھی فرصت نہیں۔ کہ آریہ سماج جو اپنے جلسے پر مناظرہ کا اعلان کرتی ہے۔ اور سب مذاہب کو للکارتی ہے۔ اوس میں حصہ لینے کا کوئی انتظام کریں۔ جو لوگ مشترک امور میں ملتوی کر کے مذہبی اختلافات کیوجہ سے پرہیز کرتے ہیں۔ اونکی بابت خدا و رسول اور تمام دنیا کے نزدیک غلط ہے۔ کسقدر ظلم اور مقام غضب ہے۔ کہ لاہور جیسے شہر میں آریہ سماج مباحثہ کو للکارے۔ اور اہلحدیث دم کے خاموش سنا کریں۔ کیوں؟ اسلئے کہ اونکو اپنے فضول جھگڑوں سے فرصت نہیں۔ میرے پاس آریہ سماج کے چار خط آئے۔ میں نے ارادہ کیا تھا کہ نہ جاؤں کیونکہ لاہور میرا صدر مقام نہیں۔ نیز اون حامیان اسلام کی غیرت کا بھی اندازہ ہو سکے۔ جو بات بات پر دوسروں کو کافر بنایا کرتے ہیں۔ کہ وہ کہانتک اسلام کی حمایت کرتے ہیں۔ ۲۴ نومبر کو پانچ بجے تک یاس ہوئی۔ تو میں نے باوجود مانع کے منظوری سے آریہ سماج کو اطلاع دیدی۔ چنانچہ یکم دسمبر کی شب کو لاہور وچھووالی سماج میں مباحثہ ہوگا۔ مضمون مباحثہ عورت کا درجہ کیا ہے؟

غریب فنڈ میں از عبد الرحمن خانصاحب ملکن ضلع بریلی ۱ھ از ابراہیم از دارالملک براردہ ۵ از نتوے فنڈ ۱۱ مجموعہ ۵۔ بقایا سابق ۱عہ ۴ از محمد حسن سرہندی رسالہ عہ سید سردار علی موضع آچھ ضلع گجرات رسالہ عہ عہ کل ۱۴ عہ۔ دونوں سائلوں کے نام اخبار جاری کیا گیا۔ باقی ۲ عہ (محاسب)

مفت مفت میرے پاس دو اطرافی سو نسخہ کتاب ہجم الکتاب بفضل الاصحاب مع ضمیمہ اردو اور ایک رسالہ رد تقلید میں ہے۔ پس آپ مہربانی کر کے اخبار اہلحدیث میں شایع کر دیں۔ کہ ۲ کے ٹکٹ بھیجکر ۱۸۔ ۱۹ جزو کا رسالہ مفت منگالیں پتہ یہ ہے حافظ قادر بخش چاہ خلیل والا موضع شاہ پور ڈاکخانہ شجاع آباد ضلع ملتان

طبی استفسار مجھکو بچپن میں مرض دمہ تھا۔ جو کہ زمانہ طفلی میں دورہ کرتا رہا۔ مگر جب میری عمر ۱۵۔ ۱۶ برس کی ہوئی تو دمہ کا اثر جاتا رہا۔ مگر اب جبکہ میری عمر ۲۳ برس کی ہے دمہ پھر عود کرنے لگا ہے۔ میری شادی بھی ۱۸ برس میں ہوگئی۔ اب حال یہ ہے۔ کہ موسم گرما یعنے چیت سے لیکر بھادوں تک دمہ کا اثر کوئی نہیں ہوتا جب سورج کا مہینہ چڑھتا ہے۔ تو پھر دمہ شروع ہونے لگتا ہے۔ رات کو زور ہو جاتا ہے۔ صبح چند فو کھانسی آجاتی ہے بلغم دفع ہوکر پھر آرام آجاتا ہے۔ چند دوائیں استعمال کیں۔ آرام تو آجاتا ہے مگر دمہ بالکل جڑ سے نہیں جاتا۔ اگر کوئی صاحب عمدہ نسخہ جانتے ہوں تو اطلاع دیں نسخہ سہل ہو تاکہ کرنے یا ڈھونڈنے میں تکلیف نہ ہو۔ آرام کلی ہونے پر ایکسال کیلئے اخبار جاری کرا دونگا۔ راقم خریدار اہلحدیث از جک نمبر ۲۸۸ ضلع شاہپور

چاند کی روشنی

چاند گھر گھر روشنی دے گا

تازہ بیانات۔ لطیف خیالات پاکیزہ حالات اسلام کی چمکتی ہوئی شان ایسے اور نرالے مضامین دیکھنے ہوں تو صحیفہ ۲ لفظ ... جس کے مطالعہ سے جسم کی آنکھ پر روشنی اور روح کی ... بستی ہے۔ ہر بار شی ادا اپنا لباس ملاحظہ فرمائیے

سالانہ چندہ صرف ڈیڑھ روپیہ عہ

نمونہ ... ٹکٹ بھیجکر طلب فرمائیں

منیجر صحیفہ القمر دہلی

انتخاب الاخبار

ناظرین کو سال نو مبارک ہو

اس ہفتہ کی خبروں کا اجمال یہ ہے۔ کہ لڑائی ہر طرف ہو رہی ہے۔ ہندوستان میں لڑائی کی جو خبریں بذریعہ تار پہنچی ہیں۔ ان کا خلاصہ ذیل میں درج ہے واللہ اعلم

سنگٹاؤ کو جاپانیوں کے حوالہ کرنے سے پیشتر جرمنوں نے اپنی جنگی کشتیوں اور بحری سرنگیں لگانے والے جہاز اور آسٹروی جہاز قیصرین الزبیتھ کو غرق کر دیا تھا

دو جرمن آبدوز کشتیاں ابنائے ڈوور میں غرق کر دی گئیں۔

روسیوں کا بیان ہے۔ کہ ان کے جنگی بیڑے نے بحیرہ اسود میں ترکی جہاز گوبین اور بریسلا پر حملہ کیا جس سے گوبین کو نقصان پہنچا اور وہ کہر میں غائب ہو گیا روسیوں کے ۴۲ آدمی اور ایک لفٹننٹ زخمی ہوئے۔

اخبار اکسپریس کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ چونکہ جرمن نہر کے بائیں کنارے پر قابض نہیں ہو سکے اس لئے دکسموڈ کا قبضہ ان کے لئے بیسود ہے۔

لارڈ رابرٹس جو پہلے کسی زمانہ میں ہندوستانی افواج کے سپہ سالار تھے فرانس میں ہندوستانی سپاہ کو دیکھنے کے لئے گئے۔ جہاں وہ نمونیہ سے انتقال کر گئے۔

مارسیلز (فرانس) میں نئی ہندوستانی سپاہ کا نہایت پرجوش استقبال ہوا۔

انگلستان کے دیوان عام میں مصارف جنگ کے لئے ۲۲۵ کروڑ کی منظوری دی گئی اور دس لاکھ مزید رنگروٹ کی تجویز پاس ہوئی ۲۲۵ کروڑ پونڈ ماہ اپریل تک کافی ہوں گے

روسیوں نے مشرقی جرمنی کے جن مقامات پر قبضہ کیا ہے ان میں اسی طرح اور اسی نسبت سے تاوان جنگ کا مطالبہ کیا ہے جس طرح جرمنوں نے روس، بلجیم اور فرانس کے بعض مفتوحہ مقامات سے تاوان کا مطالبہ کیا تھا۔

اخبار ڈیلی نیوز رقمطراز ہے کہ مصارف جنگ کے لئے پچاس کروڑ پونڈ بہ اقساط قرضہ لیا جائیگا۔

پاپائے روم نے ایک گشتی چٹھی میں متخاصمین سے درخواست کی ہے کہ وہ صلح کر لیں۔

پرنس آف ویلز (ولی عہد سلطنت انگریزی) میدان جنگ میں پہنچ کر فیلڈ مارشل سر جان فرنچ کے عملہ سٹاف میں شامل ہو گئے ہیں عمرہ ۲۰ سال

جرمن فوجیں مقام ریمز کے کئی قلعوں پر قابض ہیں اور بلاناغہ فرانسیسیوں پر شبخون مارتی رہتی ہیں۔

سٹیٹسمین کلکتہ کا نامہ نگار ولایت سے تار دیتا ہے کہ ایک سرکاری شخص تازہ لڑائیوں کے عینی مشاہدہ کی بنا پر ظاہر کرتا ہے کہ گو جرمنوں نے کچھ جگہ حاصل کر لی ہے تاہم وہ یپرس کو تسخیر نہیں کر سکے۔ گو ہمارا سخت نقصان ہوا۔ مگر دشمن اپنے ارادہ میں ناکام رہنے کے علاوہ ہم سے بھی زیادہ نقصان اٹھا چکا ہے۔ جرمن گارڈ کا استقلال قابل تعریف ہے۔

فرانس میں لڑائی بڑے زور شور سے ہو رہی ہے جس میں متحدہ افواج (فرانسیسی اور انگریزی) افواج کی حالت قابل اطمینان ہے اور وہ بتدریج آگے بڑھ رہی ہیں

روس کا سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ وارسا کے قریب جرمن شکست کھا کر پورے طور پر پسپا ہو گئے۔ اور اپنے علاقہ میں پہنچ جانے میں کامیاب ہونے کے لئے تمام ریلوے لائنوں کو تباہ کر دیا۔

روسی بیان ہے۔ کہ جرمنوں نے فوجوں کا نیا اجتماع شروع کر دیا ہے جن کے ساتھ رسالہ کی بہت بڑی جمعیت ہے جو مغربی میدانگاہ (بلجیم و فرانس) سے ہٹا کر لائی گئی ہے

آسٹریا کی نئی فوج جو سروی افواج سے بہت زیادہ ہے سرویہ میں داخل ہو گئی ہے۔

روسی سپاہ بہت دور تک جرمن علاقہ میں گھس گئی ہے

جرمن بیڑہ نے بحیرہ بالٹک میں روسی بندرگاہ لیباو پر گولہ باری کی ہے۔

جرمن نقصان جان کی سرکاری فہرست سے منکشف ہوتا ہے۔ کہ ۵ لاکھ ۹۴ ہزار ۲ سو ۷۴ آدمی مجروح و مقتول ہوئے

روسی اور جرمن دریائے وسچولا اور وارٹا پر ایک بہت بڑی لڑائی کی تیاریاں کر رہے ہیں

روسیوں کا بیان ہے۔ کہ ترک قیدیوں نے ان سے کہا ہے۔ کہ یہ بات ہماری سمجھ میں نہیں آتی۔ کہ ترکی جرمنی کی طرف سے کیوں لڑ رہا ہے۔

ترکی فوج بماتحتی جرمن افسروں کے شہر ارض روم واقعہ آرمینیا کو قلعہ بند کر رہی ہے

ترکوں نے جرمنی سے کئی سو افسر مانگے تھے۔ مگر جرمنی نے جواب دیا۔ کہ مطلوبہ تعداد میں جرمن افسر نہیں مل سکتے کچھ آسٹروی افسر بھی روانہ کئے جاویں گے

روسیوں کا بیان ہے۔ کہ جرمن علاقہ ارض روم اور طرابزون سے ترکوں کی زبردست کمکی فوج کے پہنچنے کی وجہ سے ہمیں پسپا ہونا پڑا۔

ترکی فوج کمک صوبہ باطوم کی سرحد پر نمودار ہوئی ہے۔

روسیوں نے طرابزند پر گولہ باری کر کے قلعہ کو نقصان پہنچایا۔

روسیوں نے وادی فرات میں حملہ کر کے دتہ کے مقام کو فتح کر لیا۔

انگریزی جنگی جہاز ڈیوک آف ایڈنبرا نے شیخ سعید پر گولہ باری کر کے قلعہ طرابیہ کو بیکار کر دیا۔ اس کے بعد ہندوستانی سپاہ کی دو رجمنٹیں خشکی پر اتریں اور قلعوں کے گولہ بارود اور توپوں کو بیکار کر کے واپس آ گئیں (شیخ سعید آبنائے باب المندب پر واقع ہے)

روما کے برقی پیغامات سے معلوم ہوا۔ کہ قسطنطنیہ کا جاپانی سفیر قسطنطنیہ سے روانہ ہو گیا ہے

روسیوں کا بیان ہے۔ کہ روسی دستہ ہراول ارض روم میں پہنچ گیا ہے۔ جہاں اس نے ترکی فوج میسو کو شکست دی۔

پیرس کی خبر ہے کہ محاذ کے شمال میں نہایت سخت اور مسلسل گولہ باری ہوتی رہی۔ جرمنوں نے علاقہ سینٹ ہیلیر شارلن کوٹ کے مغربی حصہ کو سرنگ لگا کر اڑا دیا۔

الہلال کی ضمانت ضبط افسوس ہے کہ الہلال کلکتہ کی دو ہزار کی ضمانت بحق سرکار ضبط ہو گئی۔ اور دو پرچے بھی ضبط ہوئے۔ جن کی نسبت انگریزی اخبار پانیر نے کچھ نکتہ چینی کی تھی۔ انا للہ۔ **پنجاب** میں غرہ محرم جمعہ کا ہوا۔

ahmadimuslim.de

موسیائی ۵۲/۱۱

یہ موسیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل ودق ۔ دمہ ۔ کھانسی ۔ ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے۔ دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو گرم اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اسکا معمولی کرشمہ ہے۔ بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے۔ چوٹ درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد ۔ عورت ۔ بوڑھے ۔ بچے ۔ جوان کو یکساں مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال کیجاسکتی ہے۔ سردیوں میں خصوصاً نہایت مفید ہے۔ ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوگی۔

قیمت فی چھٹانک ۱۲؎ دو چھٹانک ۲؎ ۔ پاؤ بھر ۶؎ سے مع محصول ڈاک وغیرہ ممالک غیر سے محصول علاوہ

تازہ شہادات

جناب شیخ نجیب اللہ صاحب مقام کھبدوک ضلع بالیسر سے لکھتے ہیں:۔ کرم ۴۔ چھٹانک موسیائی بذریعہ ویلیو پارسل کے بتہ ذیل سے روانہ کریں۔ آپکی موسیائی سے لوگوں کو فائدہ ہوتا ہے۔ جلدی ارسال کریں۔ بہت لوگ خواہشمند ہیں (۵۔ اکتوبر ۱۹۳۳ء)

جناب منشی محمد علی صاحب گھوڑا گھاٹ ضلع دیناجپور تحریر کرتے ہیں۔ کرم آپکا موسیائی استعمال کرکے فائدہ ہوا۔ اب از رہ مہربانی ایک چھٹانک موسیائی جلدی روانہ کریں (۷ اکتوبر ۱۹۳۳ء)

جناب ابو النعمان صاحب از مئو ناتھ بھنجن (اعظم گڑھ) لکھتے ہیں۔ ایک چھٹانک موسیائی بپتہ ذیل ۔۔۔ ویلیو کر دیجئے۔ آپکی یہ دوا واقعی نافع ہے۔ (۱۵۔ اکتوبر ۱۹۳۳ء)

جناب مولوی محمد عبد الرحیم صاحب متعلم انبوہ ضلع برہوم بنگال سے رقمطراز ہیں۔ کہ جناب کی موسیائی جو میرے ایک دوست کے واسطے منگوائی گئی تھی۔ الحمدللہ بہت مفید ثابت ہوئی۔ اس باعث میرے ایک اور حبیب نے مجھکو کہا۔ کہ میں دمہ کھانسی میں حیران رہتا ہوں مجھکو ایک چھٹانک منگوا دیجئے۔ سو ہر بانی کرکے جلدی بھیجئے۔ (۱۹۔ اکتوبر ۱۹۳۳ء)

ملنے کا پتہ

پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر

اسلام اور علماء فرنگ } اسلام کی عظمت ۔ صداقت ۔ فضیلت پر یورپین پروفیسروں ۔ مورخوں ۔ فاضلوں کی آراء کا مجموعہ ۳؎

نہایت مفید ۔ ضروری ۔ اور کار آمد کتابیں ۵۲/۲۵

تحفۃ النساء یا بارا } ایک مستند مسلمان خاتون ڈاکٹرہ کی تصنیف ۔ جو اپنے بیش بہا فوائد و محاسن **فیملی ڈاکٹر** } کیوجہ سے حضور لیڈی صاحبہ لاٹ صاحب پنجاب کی منظور و مقبول شدہ ہو اسمیں لڑکیوں کے یوم پیدائش سے لیکر کنوارپن ۔ بلوغ ۔ شادی ۔ حیض ۔ حمل ۔ وضع حمل ۔ اسقاط ۔ وغیرہ جملہ عارضات ۔ تغیرات ۔ شکایات اور امراض اور بچوں لڑکوں کے متعلق جملہ تکلیفات ۔ نشو و نما ۔ پرورش ۔ تربیت کے نقائص ۔ وغیرہ کے اسباب و علامات بتاکر ان کے علاج و مجربات ۔ نسخہ جات ۔ مفید ہدایات ۔ ضروری نقشہ جات معہ ترکیب اندراج ہیں۔ بس کتاب کا ہر گھر میں اور ضرور دایہ کے پاس ہونا نہایت ضروری و مفید ہے۔ ادرکا نام ہے عہ

لیکچرار } واعظوں ۔ مقرروں ۔ ایڈیٹروں کیلئے اس کا مطالعہ نہایت ضروری ہے تقریر یا وعظ میں رکاوٹ کیوں ہوتی ہے۔ تقریر کرنیوالے کو کن مشکلات کا سامنا ہوتا ہے۔ ان کے مفصل اسباب بیان کرنیکے بعد تقریر میں روانی پیدا کرنے اور تقریر کو مقبول عام بنانے کے ذرائع واضح طور پر بتائے گئے ہیں مبتدی کیلئے نہایت عمدہ تحفہ ہے آخیر میں ملک کے سر بر آوردہ اصحاب کے مفید لیکچر بھی درج ہیں۔ اصلی قیمت ۱۲؎ رعایتی ۱۲؎

تجربات و من } اس میں قریباً تمام مشہور اشتہاری ادویہ مثلاً بال اڑانے کا عرق ۔ تیل ۔ صابون ۔ ہر قسم کے خضاب ۔ تیر تیل ۔ منجن ۔ افزا کے علاوہ ملک کی مختلف صنعتوں ۔ بٹن بنانا ۔ لاکھ ۔ موم بتی بنانا ۔ دیاسلائی ۔ منجن وغیرہ وغیرہ بہت سے نسخے مع تراکیب درج کئے گئے ہیں۔ اصلی قیمت ۱۲؎ رعایتی ۱۰؎

مخزن اللغات جدید } نئی طرز ۔ سرکاری تقطیع ۔ بہت سے ضروری الفاظ کا اضافہ کرکے حروف تہجی کی ترتیب پر لکھے گئے ہیں۔ الفاظ کا عام فہم ترجمہ اور صحیح ۔ اردو جاننے والے اور طلبہ کے لئے نہایت مفید ہے۔ کاغذ ۲ ؎ مجلد ۶؎

چشمہ حیات } جلق ۔ جریان ۔ سرعت ۔ احتلام ۔ نامردی ۔ اور جوانی کی غلط کاریوں سے جو امراض پیدا ہوتے ہیں۔ ان کے اسباب و علامات کی قدیم و جدید طرز پر تحقیقات اور علاج ۔ مجربات اور مفید ہدایات رعایتی ۶؎

دنیائے اسلام اور عیسائیت } اسلام نے کسطرح تیرہ سو سال تک سیاسیات اور علوم و فنون میں دنیا کی رہنمائی کی ہے۔ اور وہ چند صدیوں سے کن وجوہ سے پر آشوب مصائب میں مبتلا ہے۔ ان کا ذکر اور علاج ۔ ہر مسلمان کیلئے جسکے پہلو میں دل اور دل میں درد قومی ہو اسکا مطالعہ از بس مفید ہے ۶؎

سیر دیہات یا زمیندار کی ذلت و ادبار کی کہانی } اس میں سرکاری اہلکاروں کے مظالم ۔ رشوت خوری ۔ لوٹ کھسوٹ ۔ خلاف قانون کارروائیاں ۔ دہقان کی جہالت ۔ بے بسی ۔ سود خوار بنیوں کے ہتکنڈے ۔ سرکاری ٹیکس ۔ فیس ۔ ہوائی ۔ مشر کانہ رسوم کے سبب تباہی کے درد انگیز حالات اور اسباب بیان کرکے انکا علاج بتایا گیا ہے رعایتی مع محصول ۶؎

ہندوستان اور سلف گورنمنٹ } سلف گورنمنٹ (خود مختاری) کے کیا فوائد ہیں۔ اور ہندوستان کو اپنی حکومت کب اور کیونکر ملے گی اور ہمیں اپنی حکومت حاصل کرنے کیلئے کیا ذرائع اختیار کرنے چاہئیں۔ انکا مفصل ذکر قیمت ۶؎

ملنے کا پتہ **منشی مولا بخش کشتہ امرتسر ڈھاب کھٹیکاں**

سلطنت برطانیہ اور اسکا مستقبل ۔ جاپان کے ایک فاضل مورخ و پروفیسر نے سلطنت برطانیہ کے موجودہ حالات پر نظر کرکے آئیندہ پر آشوب زمانے پر تبصرہ لکھا ہے۔ ۸؎

داستان مریخ } سیارہ مریخ کی جدید تحقیقات ۔ تا لبید ۱؎ قیمت ۱؎ **فاتح قادیان** تا لبید رسالہ ۔ مرزائیوں کی شکست ۔ اور حق کی فتح

سفر حرمین الشریفین
مع نقشہ جات مقامات شام و بیت المقدس و مصر

دل مشتاق کو جس کی تمنا مدت سے تھی

احوال حرم ثلاثہ

حضرات جس کتاب کے دیدار کے لئے مدت سے دل ترستا تھا۔ اور آنکھیں مشتاق تھیں۔ تو اب بافضال حضرت ذو الجلال تیار ہو چکا ہے۔ ہمکو اس اشتہار میں طول طویل تمہید سے کام لینا منظور نہیں اور نہ او نچی دکان پھیکی پکوان کے مصداق بننا مطلوب ہے۔ جو تحریر ہے وہی کو پیش کیا جاویگا۔

اب سنئے وہ کیا چیز ہے جس کی تمنا ہر دل میں تھی۔ اور ہزارہا مشتاق جس کیلئے چشم براہ تھے۔ در حقیقت یہ جناب مستغنی عن الالقاب حاجی الحرمین الشریفین رئیس التجار المحترمین خان بہادر محمد عبد الرحیم صاحب نقشبندی لدام اللہ افادہ ہم اکرام الہ شلطانی سلطان روم کا سفرنامہ ہے۔ سفرنامہ بھی کیسا جس کے دیکھنے سے مسلمانوں کی قدیم صناعی اور اہل ایشیا کیلئے نہایت کمالات کا مرقع ہے۔ خاص کر اہل عرب کی موجودہ معاشرت صنعت و حرفت۔ تجارت و تمدن کا نقشہ کھینچ کر آئینہ بنا دیا ہے۔ یہ سفرنامہ بنگلور جنوبی ہند سے شروع ہو کر عرب۔ حجاز۔ شام۔ فلسطین۔ مصر۔ عراق۔ و نیز وسط عرب۔ و تمام علوم عرب کے حالات و یوروپین سیاحوں کے سفرنامے کے اقتباسات نہایت شرح و بسط کے ساتھ مع نقشہ جات جغرافیائی اور عکسی تصاویر عمارات مقدسہ کے تکمیل پایا ہے۔

مقامات مندرجہ بالا کو خان بہادر محمد وح الصدر نے بچشم خود ملاحظہ فرمایا۔ اور بسیط و مستند عربی۔ فارسی و انگریزی کتب تواریخ سے اسکی بسیط تحقیق کی اضافی کیفیتوں کو قلم انداز کر کے تحقیقی حالات و چشمدید واقعات کو قلمبند فرمایا ہے۔ تصاویر و نقشہ جات عکسی نایاب و قابل دید ہیں۔ خوبی قسمت سے جناب خان بہادر محمد وح الصدر کو ایک رکن کی امیر الملسی بیر رفعت بے برادر معظم جناب اسمعیل حقی بے میر منشی جلالتمآب سلطان المعظم خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ سے اس مبارک سفر میں ہمراہی نصیب ہوئی۔ جنکو ملک شام میں بارہا سفر کرنے اور عہدہ جلیلہ پر منجانب سلطنت علیہ عثمانیہ خلد اللہ ملکہا ممتاز رہنے کا اتفاق ہو چکا تھا۔ عالیجناب بے رفعت بے بڑے معلومات کے بزرگ ہیں جن کی ہمراہی سے خان بہادر موصوف الصدر کو بہت کچھ معلومات حاصل ہوئے۔ جنکا معلوم کرنا اوروں کو دشوار تھا۔

افسوس جلالتمآب شہنشاہ اعظم خلد مجسم سلطان صلاح الدین ایوب رحمۃ اللہ علیہ فاتح بیت المقدس کے مقبرہ مبارکہ کے نقشہ کے ساتھ آپکی اصلی تصویر مع مختصر حالات کے شامل ہے۔ جو قابل دید ہے۔ باوجود ان خوبیوں کے قیمت صرف تین روپے (۳) محصولڈاک ذمہ خریدار

حضرت ابن نباتہ کا لاثانی اور مکمل اصلی عربی مجموعہ خطب جو حرمین الشریفین میں پڑھے جاتے ہیں مع ترجمہ نظم اردو

حلیہ طبع سے مجلی و محلی ہو کر تیار ہے

مترجمہ

عالم باعمل فاضل بے بدل رئیس العارفین حضرت مولائی مرشدی جناب مولوی سید شاہ فقیر محی الدین صاحب قادری چشتی المتخلص بہ مقبل

معزز ناظرین۔ یہ وہ مقبول و مشہور خاص و عام خطبہ معتبر کہے جس سے اکثر مولفین و مترجمین خطبے بعض خطبوں کا انتخاب کر کے اردو نظم فرمایا ہے تا حال کسیکو فصیح و بلیغ زبان اردو میں تمام و کمال خطبوں کو مترجم و منظوم کرنے اور عمدہ اسلوب سے چھاپنے کا خیال نہ ہوا۔ البتہ ہندوستان کے چند اہل مطابع نے نثر میں ترجمہ کر کے چھاپا۔ مگر شرط ہے خطیب و سامعین کو حظ نہیں کیونکہ عوام الناس زبان عربی سے بالکل بے بہرہ ہیں

حالانکہ شارع کا مقصود صرف اصلاح افسوس ہے ہفتہ بھر جنکو امور دنیاوی سے فرصت نہ ملے۔ ایک وقت اس طریق سے ضروری ہدایتیں ان کے گوشگذار کی جائیں۔ تاکہ فوائد دارین حاصل ہوں۔ خالص زبان عربی سے مقصود شارع بالکل مفقود ہو جاتا ہے۔ اس امر کا خیال عرصہ دراز تک خاکسار کے قلب پریشان میں متمکن رہا۔ لیکن قادر متعال ہر کام کے لئے اوقات مقرر فرما چکا ہے۔

الحمد للہ ثم الحمد للہ بتوفیق سبحانی و تائید ربانی سے مجموعہ خطب موصوفہ تمام و کمال طبع ہو گیا۔ نیز صحاح ستہ و مشکوۃ شریف وغیرہ سے ضروری احادیث نبویہ کے مضامین منظوم کر کے خطبہائے متفرقہ کے خاتمہ سے آخر میں شامل کر دئے گئے۔

خطبہ کی پوری فہرست مع بیانات چہار صفحوں میں درج ہے۔ جو خالی از فائدہ نہیں۔ لکھائی اور چھپائی اور مجلت عمدہ دو قسم کا کاغذ چکنا ولایتی) دیسی معمولی پر چھپا ہے۔ تعداد صفحات ۳۱۰۔ قیمت صرف معمولی کاغذ ۱۲ار مجلد ۱۴ار چکنا ولایتی عمدہ مجلد ایک روپیہ ۱ہ

نیز خطبہ کا ٹائیٹل پیج بسبب خوشرنگ سطلا ہونے کے نہایت عمدہ دلکش اور بہت ہی خوشنما ہے۔ ملنے کا پتہ

کے حاجی محمد محی الدین تاجر کتب و سوداگر متصل مسجد ابراہیم نمبر ۳۹۹ لشکر بنگلور

راجپوت پرنٹنگ ورکس لاہور میں لالہ ... گوپال سنگھ پرنٹر نے چھاپا اور امرتسر سے مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک نے شائع کیا

یہہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شایع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ مجموعہ واپس ہونگے
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔ اور ناپسند مضامین محصول ڈاک آنے پر واپس ہو سکیں گے

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن ۔ پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

اخبار

اہلحدیث

امرتسر

نمبر ۵ جلد ۱۲

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۔۔۔ حقے
روسا، و جاگیرداران سے ” للعہ
عام خریداران سے ” سے
” ششماہی عہ
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۶ پنس ۔ ۱۰ آنہ
” ششماہی ۳ - شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناءاللہ صاحب (مولوی فاضل)، مالک و اڈیٹر اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر - مورخہ ۱۵ محرم الحرام ۱۳۳۳ھ مطابق ۴ دسمبر ۱۹۱۴ء یوم جمعہ

عیسائی مذہب کا بنیادی پتھر

کسی مذہب کے اختیار کرنے سے غرض یہی ہے۔ کہ اس مذہب میں لگکر ہماری نجات ہو۔ اور ہم دوسری زندگی میں ان دکھوں اور مصیبتوں سے چھوٹ جائیں۔ جو گمراہوں مجرموں۔ اور بدکاروں کیلئے ہونگی۔ اسی لئے خدا نے دنیا میں سلسلہ رسالت پیدا کیا۔ کہ لوگوں کو خدا کی طرف بلائیں۔ اور ان کے بعد ان کے نائبین اس کام کو کریں

نجات جو مذہب کی اصل غرض یا بنیادی پتھر ہے۔ کس طرح حاصل ہوتی ہے؟ اس کے جواب میں مذاہب مختلف مختلف ہیں۔ موجودہ عیسائی مذہب یہ جواب دیتا ہے۔ کہ خدا نے دیکھا۔ کہ دنیا سب گنہگار ہے۔ اگر ان کو چھوڑتا ہوں۔ تو میرے عدل کی صفت قائم نہیں رہتی۔ اگر ان کو عذاب کرتا ہوں تو رحم کا ظہور نہیں ہوتا۔ اسلئے خداوند عادل اور رحیم نے ایک ایسی صورت پیدا کی جس سے اس کے یہہ دونوں وصف قائم رہے۔ اور مذہب کی غرض (نجات) بھی حاصل ہو گئی۔ خداوند قدوس جو جسم اور جسمانیات سے پاک ہے۔ سبحانہ وتعالے عما یقول الظالمون۔ (بقول نصاریٰ) اس نے خود جسم اختیار کیا۔ اور بشکل مسیح مجسم ہو کر لوگوں کے گناہوں کے بدلہ میں پھانسی پر مرا۔

پس دنیا کی نجات کا ذریعہ اب عیسائی مذہب یہی پیش کرتا ہے۔ کہ مسیح مجسم خدا پھانسی پر مرا۔ تاکہ لوگوں کو نجات دیوے یا دلاوے

یہہ عقیدہ عیسائیوں کا بہت پرانا سمجھا جاتا ہے بلکہ حال میں بھی اسی کی اشاعت کرتے ہیں چنانچہ عیسائی اخبار نور افشاں لودہیانہ کی تازہ اشاعت میں حسب ذیل بیان شایع ہوا ہے۔

"خداوند مسیح یا کلام خدا یا کلمۃ اللہ کے مجسم ہونے کا دوسرا مقصد یہ تھا۔ کہ وہ دنیا کے گناہ اٹھالے جاوے۔" وہ اس لئے ظاہر ہوا تھا۔ کہ گناہوں کو اٹھالے جاوے۔ اور اس کی ذات میں گناہ نہیں۔" (۱ یوحنا ۳: ۵) اس بات کو سمجھنے کے لئے ہمیں کسی دقیق تحقیق یا فلسفانہ بحث میں پڑنے کی ضرورت نہیں جیسے اس آیت کے الفاظ صاف اور سادہ ہیں۔ ویسے ہی مطلب بھی صاف ہے اس حقیقت کو زیادہ صاف طور پر اور زیادہ تیز روشنی میں سمجھنے کے لئے ایک دم کے واسطے اس چلادے کے بکرے پر غور کرنا چاہئے۔ جس کا ذکر احبار ۱۶: ۸ سے ۲۶ تک میں مفصل ہے۔ وہاں حکم ہے۔ کہ "ہارون اپنے دونوں ہاتھ اس جیتے حلوان کے سر پر رکھے اور بنی اسرائیل کی ساری بدکاریوں۔ اور ان کے سارے گناہوں۔ اور خطاؤں کا اقرار کرکے ان کو اس حلوان کے سر پر دھرے۔ اور کسی

الفوز العظیم – [illegible] قیمت ۱/

شخص کے ہاتھ جو اس کے لئے معین ہو۔ بیابان کو بھجوا دے۔ کہ وہ حلوان اس کی ساری بدکاریاں اپنے اوپر اٹھا کے ویرانے میں لے جائیگا۔ (آیات ۲۱-و۲۲) اس سارے مقام سے روشن ہے۔ کہ گناہ ایک بوجھ ہے جو ایک کے سر پر سے اٹھا کے جا کر دوسرے کے سر پر رکھا جا سکتا ہے۔ اور وہ شخص بلا تجزیہ اور بلا امتیاز اسکو اٹھا کر دور لے جا سکتا ہے۔ یہی سادہ مطلب اس کہنے کا ہے کہ "وہ اس لئے ظاہر ہوا۔ کہ پہلے ساری باتوں میں ہم سا ہو کے بغیر گناہ کے۔ اور انسانی گناہ کے بوجھ کے نیچے ہو کر اس کو بنی آدم پر سے اٹھائے۔ اور دور لے جائے لیکن تاکہ ہم تجسم الٰہی کے اس مقصد کو اور زیادہ واضح طور سے سمجھ سکیں۔ ذرا اس بات پر غور کریں۔ کہ گناہ اٹھانے والا جو ظاہر ہوا۔ وہ تھا کون؟ یوحنا کی انجیل سے یہ امر بخوبی ظاہر ہے۔ کہ جس پر اسوقت یوحنا رسول کی نظر تھی۔ وہ یسوع ناصری شخص مجسم اور جو اس خمسہ سے محسوس ہوتا تھا۔ اور ساتھ ہی یہ بھی مثبت ہے۔ کہ یسوع ناصری کی شخصیت میں وہ کسی اور کو دیکھتا تھا جو اس جسم میں مجسم تھا یعنے خدا پر اس کی نظر تھی۔ یہی معنے یہاں لفظ "ظاہر ہوا" کے ہیں۔ وہ کلمہ تھا جو مجسم ہوا۔ وہ جسم تو ہے۔ مگر ہے کلمہ۔ اس بات پر بھی غور کرو۔ کہ یوحنا ساتھ ہی اس کے کہتا ہے۔ کہ اس کی ذات میں گناہ نہیں یعنے یہ وہ شخص ہے جس کی ذات میں مقابل میں انسانی ذات کے گناہ نہیں ہے وہی شخص "ظاہر ہوا" تاکہ وہ دوسروں کی خطاؤں کو ان پر سے اٹھا لے۔ اپنے پر اٹھا کے لے جائے۔ دور پھینک دے۔ برباد کر ڈالے تاکہ پھر کبھی گناہ کا وجود ہی نہ رہے

الفاظ گناہ۔ اور ظاہر ہوا پر تعمق کرو۔ مسیح کے مجسم ہونے کے عین وقت پر وعدہ کیا گیا تھا۔ کہ "وہ بیٹا جنے گی۔ اور تو اس کا نام یسوع رکھنا۔ کیونکہ وہی اپنے لوگوں کو ان کے گناہوں سے نجات دے گا۔" اور جب وہ پیدا ہو گیا۔ تو فرشتوں نے گڈریوں کے روبرو یہ گیت گایا تھا۔ کہ "آج داؤد کے شہر میں تمہارے لئے ایک منجی پیدا ہوا ہے یعنے مسیح خداوند۔"

پس تجسم کا یہ وعدہ تھا۔ کہ ایک شخص مجسم ہو گا جو گناہ اٹھا لے جاویگا۔ خداوند یسوع مسیح نے اپنے اس کام کی حقیقت کو اور اپنے طرز عمل اور سلوکات اور کلام سے بخوبی ثابت کر دیا ہے۔ کہ وہ واقعی کلمۃ اللہ اور گناہ سے معرا ہے۔ اور کہ میں آیا ہوں کہ کھوئے ہوؤں کو ڈھونڈ دوں۔ اور بچاؤں کیسی لاثانی اور مبارک فیض رساں خدمت ہے جو کسی اور سے نہ ہو سکی۔ بلکہ صرف اس کلمۃ اللہ یا پرجاپتی نے کی۔ جو اس برہم میں سے نکلا۔ اور مجسم ہوا۔ اور اپنے آپ کو بھی قربان کر دیا۔ تاکہ انسان بے گناہ ہو کر عرفانی ہو جاویں۔ پرجاپتی کی یہ قربانی ایک کشتی ہے پائل۔ جس کے ذریعہ سے منش گیا اور دیوتا گیا۔ سب کے سب پاک ہو کر اس لوک سے گذر کر برہم لوک کو پراپت ہوں جہاں سے واپس نہیں آنا ہے۔ اور نہ وہاں پاپ ہے اور نہ موت" (نور افشاں ۱۲ نومبر)

اسی کی تائید میں رسالہ **الکفارہ** کے مصنف پادری ڈبلیو گولڈسیک صاحب لکھتے ہیں:۔

"یسوع مسیح نے پیشگوئیوں کے مطابق دنیا میں آکر صلیبی موت کے ذریعہ سے تمام بنی آدم کے گناہوں کا کامل کفارہ دیا۔ چنانچہ انجیل مقدس میں وہ خود بار بار اسی بھاری کام کو اپنی آمد کا سبب بیان کرتا ہے مثلاً لکھا ہے "کہ جس طرح موسےٰ نے سانپ کو اونچے پر چڑھایا۔ اسی طرح ضرور ہے۔ کہ ابن آدم (مسیح) بھی اونچے پر چڑھایا جاوے تاکہ جو کوئی ایمان لاوے۔ اس کے سبب سے ہمیشہ کی زندگی پائے۔" (یوحنا ۳: ۱۴ و ۱۵) "ابن آدم اس لئے نہیں آیا۔ کہ خدمت لے بلکہ خدمت کرے۔ اور اپنی جان بہتیروں کے بدلے فدیہ میں دے۔" (متی ۲۰: ۲۸) پھر انجیل شریف میں ایک اور مقام پر مسیح کے حق میں یوں مرقوم ہے۔" اور وہی ہمارے گناہوں کا کفارہ ہے۔ اور نہ صرف ہمارے ہی گناہوں کا۔ بلکہ تمام دنیا کے گناہوں کا۔" (۱ یوحنا ۲: ۲) اور پھر مرقوم ہے۔ کہ "اس کے بیٹے یسوع کا خون ہمیں تمام گناہ سے پاک کرتا ہے۔ (۱ یوحنا ۱: ۷) ایکمرتبہ یوحنا اصطباغی نے یسوع کی طرف اشارہ کر کے کہا۔ کہ دیکھو خدا کا برہ جو جہان کے گناہوں کو اٹھا لے جاتا ہے۔" (یوحنا ۱: ۲۹)

پس توریت اور انجیل دونوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مسیح کے مجسم ہونے کا خاص مطلب و مقصد یہ تھا۔ کہ صلیب پر جان دیکر گناہوں کا کفارہ دینے سے عدل کا تقاضا پورا کرے تاکہ خدا تائب گنہگاروں کو معاف کر سکے اس طرح سے مسیح نے ہمارے عوض میں سزا اٹھا کر ناراستوں کے بدلے اس راستباز پر سیاست ہوئی۔ تاکہ وہ ہمکو خدا سے ملا دے۔ کفارہ کے اس بھاری کام کے وسیلہ سے جو مسیح نے کیا۔ انسان کے دل کی خدا سے ملنے کی زبردست خواہش اور حقیقی آرزو پوری ہوئی۔"

(الکفارہ صفحہ ۱۱-۱۲)

ان سارے اقتباسات کا مطلب صرف اتنا ہے کہ مسیح جو مجسم خدا تھا۔ دنیا بھر کے لوگوں کے گناہوں کو اٹھا کر خود سزایاب ہوا۔ اور لوگوں کو سزا سے بچایا۔

قرآن مجید نے اس خیال کا جواب دو لفظوں میں نہایت ہی سنجیدگی اور معقولیت سے دیا ہے فرمایا ہے۔

لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى کوئی نفس کسی دوسرے

الہام - الہام - [illegible]

کہ گناہ نہیں اٹھاتا۔ ممکن ہے عیسائی اس بیان کو مخالفانہ سمجھیں۔ اس لئے ہم صرف ایک دو سوال کرکے باقی کو ناظرین کے فہم پر چھوڑینگے۔

(الف) مسیح کا کفارہ کن لوگوں کے لئے ہے۔ تمام دنیا کے لوگوں کے لئے جن میں عیسائی غیر عیسائی سب شامل ہیں۔ یا خاص عیسائیوں کے لئے۔ رسالہ الکفارہ کے مندرجہ بالا اقتباس میں جو اول یوحنا کی عبارت نقل ہے۔ "نہ صرف ہمارے ہی گناہوں کا بلکہ تمام دنیا کے گناہوں کا" اس سے صاف ثابت ہے۔ کہ کفارہ مسیح تمام دنیا کے لئے ہے۔ اور حق بھی یہی ہے۔ کیونکہ خدائی صفات عدل اور رحم سب سے تعلق رکھتی ہیں۔ اس لئے اس کفارہ میں بھی سب کا حق ہے۔

(ب) گناہ کی سزا کیا ہے۔ جس کے ہٹاتے میں یہ کفارہ مدد دے سکتا ہے۔ اسکا جواب بھی ہم کو انجیل ہی سے ملتا ہے۔ کہ گناہ کی سزا موت ہے (رومیوں کا ۶ باب فقرہ ۲۳)

اس موت سے کونسی موت مراد ہے۔ اسکا جواب پادری راؤس صاحب کے الفاظ میں ملتا ہے۔ جو لکھتے ہیں۔

"اسکے دیگر انبیاء مرگئے۔ لیکن وہ گناہ گاروں کی طرح اپنے ہی گناہوں کے لئے مرے۔ پر یسوع مسیح چونکہ خود بیگناہ تھا گنہگاروں کے لئے اس کا عوض ہوکر مرا" (رسالہ یسوع مسیح کی موت ص۱۲)

اس اقتباس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ گناہوں کی سزا جو موت ہے۔ وہ یہی موت ہے جو جانداروں پر آتی ہے۔ جس سے حضرات انبیاء اور غیر انبیاء سب مرے ہیں۔ اس کے سوا اور کوئی نہیں حضرت مسیح کا قول ہے۔ "درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے" پس ہم بھی کفارہ کے درخت کو پھل سے پہچانتے ہیں۔ تو کفارہ ایک معدوم چیز سے بھی بڑے ہمکو نظر آتا ہے۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ گناہوں کی سزا جو موت ہے دنیا سے معدوم نہیں ہوئی ہر ملک ہر انسان بلکہ ہر جاندار پر آتی ہے۔ اس موت میں نہ عیسائی کی تمیز ہے۔ نہ موسائی کی۔ اور نہ محمدی کی نہ احمدی کی۔ پھر ہم کیونکر باور کریں کہ کفارہ مسیح نے دنیا کو کوئی فائدہ دیا۔ بجائے کہ ان کے گناہوں کی سزا جو موت ہے۔ وہ الٹو برابر بھگتنی پڑتی ہے۔ یہی معنے ہیں "تیلی بھی کیا اور روکھا کھایا"

اخباری کالموں میں اسی قدر گنجائش ہے ورنہ اس مسئلہ پر متعدد بحثیں ہیں۔ جو ہمارے رسالہ "نجات" میں مفصل مذکور ہیں۔ جو بقیمت ۲؍ دفتر اہلحدیث سے ملسکتا ہے

قادیانی مشن

مذاکرہ علمیہ بابت آیت قرآنی

لاہوری پارٹی کے اخبار پیغام صلح ۱۸ نومبر میں بعنوان مذاکرہ مذاکرہ علمیہ ایک مراسلہ مولوی نذر علی صاحب کا چھپا ہے۔ جس میں بہت سی آیات متعلقہ اور غیر متعلقہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے جانوروں کی زندگی کے متعلق پیش کرکے ان کی موت اور دوبارہ زندگی سے انکار کیا ہے۔ یہ مسئلہ تو ہماری متعدد تصانیف تفسیر القرآن عربی۔ ترک اسلام اور تخلیب الاسلام وغیرہ میں مفصل مذکور ہے۔ یہاں ہمیں انکی پیش کردہ آیات میں سے صرف ایک آیت کی بابت کچھ پوچھنا ہے۔ جسکو مرزا صاحب نے بارہا کئی ایک مقامات پر اس مدعا کے لئے لکھا ہے۔ کہ مردے دنیا میں زندہ نہیں ہوسکتے۔ وہ آیت یہ ہے

وَحَرَامٌ عَلٰى قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا أَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ

اس آیت کا ترجمہ وہ اور مرزا صاحب یوں کرتے ہیں جس بستی کو ہم نے ہلاک کر دیا۔ اسپر حرام ہو گیا کہ وہ اس دنیا کی طرف پھر لوٹیں۔

اس ترجمہ کو دیکھکر ہر اہل علم کو تعجب ہوگا۔ کہ مرزا صاحب اور انکی جماعت میں کوئی اہل علم نہیں۔ جو اسکی ترکیب سمجھ سکے؟ میرا گمان یہ نہیں۔ کہ نہیں۔ بلکہ انکا خیال ہے۔ کہ ان کے سوا دنیا میں کوئی نہیں جو ہماری غلطی کو سمجھ سکے۔ مگر واقع یہ ہے۔ کہ قادیانی مشن اپنے پیرو (ہادی) کی رہنمائی میں مطالب بیان کرنے میں علوم عربیہ کا لحاظ نہیں کرتے۔ مثال کے لئے یہ آیت اور وہ حدیث جو حضرت مسیح کے نزول کے متعلق آئی ہے۔ کافی ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں

کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم وامامکم منکم

جسکا ترجمہ ترکیبی یہ ہے۔

تم کیسے ہوگے جب مسیح ابن مریم تم میں اتریگا۔ اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح کے نزول کے وقت مسلمانوں کا حاکم مسلمانوں میں سے ہوگا چونکہ اسوقت مسلمانوں میں سے کوئی حاکم نہیں۔ ثابت ہوا۔ کہ مسیح کے نزول کا وقت ابھی نہیں آیا۔ مرزا صاحب اور ان کے حواریوں نے اس حدیث کا ترجمہ یوں کیا۔ کہ مسیح تم میں آئے گا۔ اور وہ تمہارا امام ہوگا کون پوچھے کہ یہ ترجمہ عربی قاعدہ کے موافق ہے یا مخالف؟

اسی قسم کی یہ آیت ہے۔ آیت موصوفہ کی ترکیب یوں ہے۔ حرام مبتدا انھم خبر مگر قابل غور یہ ہے کہ انھم لا یرجعون مثبت ہے یا منفی۔ چونکہ اس میں لا ہے۔ اسلئے تقدیر عبارت یہ ہے

حرام علی قریۃ ھالکۃ عدم الرجوع۔ یعنے جو مرگئے اونپر عدم رجوع حرام ہے۔ ظاہر ہے کہ عدم رجوع کی نقیض رجوع ہے۔ اور حرام کی نقیض واجب۔ یا بطریق منطق کم از کم جائز تو لازم آجاتا۔ کہ جن لوگوں پر عدم رجوع حرام ہے۔ ان کا رجوع جائز ہے نتیجہ صاف ہے۔ کہ مُردوں کا دنیا میں واپس آنا جائز ہے

ناظرین ہم نے اس مذاکرہ میں کسی قسم کی مغالطہ دہی سے کام نہیں لیا۔ نہ کوئی بات علوم عربیہ کے قواعد کے خلاف کی ہے۔ امید ہے پیغام صلح اپنے مضمون نگار تک یہ مذاکرہ پہنچانے کی کوشش کرے گا۔

میری غرض اس مذاکرہ علمیہ سے صرف یہ ہے کہ اس آیت کی تفسیر صحیح ہو جائے۔ جو مدت سے قادیانی لٹریچر میں غلط در غلط داخل ہے

تہذیب۔ ہندوؤں کے فرائض قیمت ۔ ار

تقابل ثلاثہ۔ توریت انجیل اور قرآن کا مقابلہ قرآن مجید کی فضیلت کا ثبوت مسائیوں کی بحث کا انقطاعی فیصلہ قیمت مع محصولڈاک صرف عہ

ahmadimuslim.de

خلافت علی اور آیت انفسنا

۲۰-شوال ۱۱ستمبر کے اہلحدیث میں ایک مضمون نکلا تھا جو کسی شیعہ کے جواب میں تھا۔ جس نے دعویٰ کیا تھا۔ کہ قرآن مجید کی آیت مباہلہ میں، اللہ تعالیٰ نے جناب مرتضیٰ کو آنحضرت کا نفس کہا ہے۔ اس لئے مرتضیٰ خلیفہ بلا فصل تھے۔ جس کے جواب میں لکھا تھا کہ آیت مباہلہ میں انفس کے لفظ سے مراد قومی برادر ہیں۔ جیسے اس آیت میں ہے۔

تُوبُوا اِلٰی بَارِئِکُمْ فَاقْتُلُوا اَنْفُسَکُمْ لَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَکُمْ مِنْ دِیَارِکُمْ ثُمَّ اَنْتُمْ هٰؤُلَاءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَکُمْ

بنی اسرائیل کو حکم ہوا ہے۔ کہ گوسالہ پرستی کے بدلہ میں اپنے نفسوں کو قتل کرو۔ یہ بھی فرمایا۔ تمکو حکم دیا تھا۔ کہ اپنے نفسوں کو اپنے گھروں سے مت نکالا کرو پھر تم ایسا ہی کرتے ہو۔ کہ اپنے نفسوں کو قتل کرتے ہو۔ وغیرہ۔ یعنے اپنے دینی بھائیوں کو۔

ان آیات کی شہادت پر نیز تفسیر معالم التنزیل کی روایت پر ہم نے یہ نقش کیا تھا۔ کہ آیت مباہلہ میں انفس سے مراد قومی اور مذہبی بھائی ہیں۔ عین بعین نفس رسول نہیں۔ شیعہ رسالہ اصلاح میں کسی اہل علم شیعہ کی طرف سے اسکا جواب نکلا۔ جس میں زور علمی ۔۔۔ زور لسانی اور دل آزاری بہت ہے اہل سنت خصوصاً اہلحدیث کی نسبت لکھتا ہے۔

"کہ رسول اللہ نے تو آپ لوگوں کو اعداء کتاب اللہ کا خطاب دیا ہے۔ (اصلاح ذی الحجہ ص۲۲)

پھر لطف یہ کہ اسی فقرہ کے ساتھ ہی سوال کرتے ہیں۔

"پھر کیوں کتاب خدا کو آپ غارت کرتے ہیں؟"
(صفحہ مذکور)

کوئی ان صاحب سے پوچھے کہ جو لوگ (بقول آپکے) زبان الہام ترجمان رسول علیہ السلام سے اعداء کتاب اللہ ہوئے تو لازمی نتیجہ ہے۔ کہ وہ کتاب اللہ کو غارت کرینگے۔ پھر آپ کا یہ سوال "حافظہ نباشد" نہیں تو کیا ہے۔

اے جناب ہم آپکا ارشاد ان معنے میں ہوا۔ جو کوئی عقل کا دشمن کسی کو کہے۔ اے صاحب آپ مسلمان ہوکر بت پرستی کی تردید کیوں کرتے ہیں۔ کیوں نہ ہو یہی معنے ہیں سے

لطف پر لطف ہے اظہار میں مربو یار کے یار
جلے حلی سے گرج لکھتا ہے ہونز سے ہمار

باوجود دیکھ لینے آیات قرآنی پیش کیں "ہم مجیب صاحب لکھتے ہیں۔

"محض مولوی فاضل کی برائے نام ڈگری حاصل کرلینے سے انسان ادیب نہیں ہو جاتا۔ آپکو نفس کا استعمال و اطلاق بھائیوں پر کہاں سے معلوم ہوا۔ اہل زبان میں سے کسی کو تو سنداً پیش کیا ہوتا جس سے آپ سچے سمجھے جاتے۔ قرآن مجید کی تفسیریں موجود ہیں۔ عرب کے لغات اور اون کے محاورات اور استعمالات کی کتابیں بہت کثرت سے شایع ہیں۔ مہربانی فرماکر کسی ایک کا تو حوالہ دیا ہوتا کہ جس سے معلوم ہوتا۔ کہ عرب انفس کے لفظ کو بھائیوں کے معنے میں استعمال کرتے ہیں"
(اصلاح صفحہ)

اہلحدیث } اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآنی شہادت آپ کے نزدیک کافی نہیں۔ تفسیر معالم سے جو قول نقل کیا تھا۔ اوس کی بابت لکھتے ہیں۔ کہ صاحب معالم نے اسکو قیل سے بیان کرکے ضعیف کیا ہے۔ حالانکہ صاحب معالم نے دونوں کو قیل سے بیان کیا ہے جسکو مجیب صاحب نے خود نقل کیا ہے۔ (ملاحظہ ہو اصلاح مذکور ص۲۲)

ہم نے جو سوال کیا تھا۔ کہ حضرت علی بعینہ نفس رسول ہوتے۔ تو نبوت میں شریک ہوتے۔ اس کا جواب دیتے ہیں۔ کہ یہ فاسد عقیدہ ہمارا ہرگز نہیں (کون کہتا ہے۔ کہ آپکا یہ عقیدہ ہے۔ یہ تو الزام ہے نہ اظہار واقع) لکھتے ہیں ہم حضرت علی کو اسی طرح نفس رسول کہتے ہیں جسطرح قرآن مجید حضرت مسیح کو روح اللہ کہتا ہے۔ اے جناب قرآن مجید میں روح اللہ کی اضافت تو از قسم اضافت مخلوق الی الخالق یا مصنوع الی الصانع ہے جیسے "لا رس کا چاقو" وغیرہ۔ جو محض اظہار شرافت کے لئے نیز اون لوگوں کے رد کرنے کے لئے ہے۔ جو جناب مسیح کو عین اللہ کہتے تھے۔ چنانچہ اسی پرچہ اہلحدیث کے مضمون اول میں اونہی لوگوں کا ذکر ہے۔ حضرت علی نفس رسول ان معنے سے کیسے ہوتے؟ اور کیوں ہوئے؟ اس کا مطلب کیا ہوا؟

غرض آخر میں آپکو ماننا پڑا کہ ہم حقیقی معنے سے آنحضرت میں اور حضرت علی میں اتحاد کے قائل نہیں۔ (ص۲۹)

اچھا تو پھر نتیجہ کیا؟ یہی کہ حضرت علی مثل دیگر برادران دینی کے بھائی تھے۔ جیسا کہ قرآن شریف میں بہت سی جگہ انبیاء علیہم السلام کو اونکی قوم کا بھائی کہا جاتا ہے اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ وغیرہ اور حدیث شریف میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

اخواننا الذین لم یاتوا بعد } میری امت کے جو لوگ
مشکوٰۃ کتاب الطہارت } میرے پیچھے آویں گے وہ میرے بھائی ہونگے۔

ایک حدیث میں ذکر ہے۔ صحابہ نے پوچھا۔ کیا ہم آپکو سجدہ کریں۔ فرمایا۔

اعبدوا ربکم واکرموا اخاکم } عبادت (سجدہ) اپنے
مشکوٰۃ باب عشرۃ النساء } رب کی کرو۔ اور اپنے بھائی کی (میری) تعظیم کرو۔

ان معنے سے ہم کو بھی انکار نہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحیثیت نسل سب امت کے بھائی ہیں۔ اور بحیثیت رسالت سب کے سردار صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

مگر اس سے خلافت خصوصاً خلافت بلا فصل کیونکر ثابت ہوئی۔ یہی ایک سوال ہے جسکو شیعہ مجیب نے باوجود بہت سی طول طویل تحریر و تقریر کے حل نہیں کیا بلکہ چھوا بھی نہیں سے

بس اک نگاہ پہ ٹھیرا ہے فیصلہ دل کا

اسلام و برٹش لا کا یعنے سیاست محمدیہ اور قوانین انگریزیہ کا مقابلہ دکھا کر بدلائل ثابت کیا ہے۔ کہ اسلامی قانون موجب فلاح ہے ۲/

سیرت البخاری۔ حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ کی زندگی کے مقدس حالات ۱۲/

منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

جنگ یورپ

اسوقت جنگ مختلف مواقع پر ہو رہی ہے۔ دنیا بھر کی عظیم الشان طاقتیں برسر پیکار ہیں۔ ترکی جو پہلے الگ تھی۔ اور جس نے اپنے تحفظ و بچاؤ کے خیال سے دردانیال میں سرنگیں بچھانے کے علاوہ روسی سرحد پر اپنی فوج جمع کی ہوئی تھی وہ بھی جرمنی کی ترغیب و تحریص سے میدان میں آگئی۔ اور ایشیا کے دو میدانوں میں ترکی فوجیں انگریزی افواج سے برسر جنگ ہوئیں۔ ایک تو آبنائے باب المندب کے مقام شیخ سعید کے مشرقی قلعہ طربہ پر اور دوسرے شط العرب سے آگے دریائے تابوں کے ساحل صیحان کے قریب خبر آئی کہ ۱۱ نومبر کو ترکوں نے انگریزی بیرونی چوکیوں پر حملہ کیا۔ مگر نقصان اٹھا کر پسپا ہوئے

ارض روم میں ترکوں کی روس سے مڈبھیڑ ہوئی ارض روم ترکی ارمینیا کا صدر مقام ہے جو آرمینیا کے وسط میں واقع ہے اور دریائے فرات جو دجلہ اور ارامس کے منبعے انہیں پہاڑوں سے نکلے ہیں وادی فرات میں ترکوں کا ایک مقام ٹیلے ہے اسپر روسی فوج قابض ہو گئی ادہر ترکوں نے باطوم پر حملہ کر دیا۔ جسکا مقابلہ روسیوں نے کیا لیکن بعد میں مزید فوجیں ترکوں کی باطوم پر جمع ہو گئیں اور اس ہفتہ کی آخری خبر ہے۔ کہ ترک مقام باکو تک پہنچ گئے۔ جو روسی ایرانی سرحد کا اتصالی مقام ہے۔ باکو کوہ قاف میں ترکی سرحد سے بہت آگے سرحد ایران اور روس پر مشہور شہر ہے۔

بحیرۂ اسود میں ترکی جہازوں اور روسی جنگی جہازوں کے درمیان بہت بڑی جنگ ہوئی۔ جس میں روسیوں کا بیان ہے۔ کہ انکا ایک لفٹنٹ اور ۱۴ آدمی زخمی ہوئے۔ ترکی کے ایک جنگی جہاز گوئبن کو نقصان پہنچا۔ جو تھوڑی دیر لڑنے کے بعد کہر میں غائب ہو گیا۔ اور اسی طرح دوسرا ترکی جہاز بھی روسیوں کی نظر سے اوجھل ہو گیا ایک دوسرے مقام طوبسی پر ترکی جہاز حمیدیہ نے روسیوں پر سوا سو (۱۲۵) گولے مارے۔ روسی کہتے ہیں کہ ہمارے صرف ۲ آدمی ہلاک ہوئے۔ اور ہمارے توپ خانہ نے موثر جواب دیا۔

ادہر انگریزی فوج نے بصرہ پر فوجی قبضہ کر لیا جسے ترک خالی کرکے چلے گئے تھے۔

انگریزی اخبارات لکھتے ہیں۔ کہ ترکوں نے عربوں کے درمیان اعلان جہاد کرنے کی کوشش کی تھی۔ جو ناکام ہوئی۔ مصر کے آمدہ اخبار سے معلوم ہوا۔ کہ وہاں تاحال امن ہے۔ مصری سرحد کی بعض چوکیوں پر ترک اور بدو عربوں نے حملہ کر دیا ہے

جرمنی نے روسی علاقہ وسچولا اور ورٹہ دریاؤں کے درمیان شد ومد سے جنگ کی۔ جرمن کہتے ہیں کہ انہیں روسیوں کے مقابلہ میں بہت بڑی فتح حاصل ہوئی ہے۔ لیکن روسی بیان ہے۔ کہ زنشو اور کراکو کے محاذ میں کوئی فرق نہیں آیا روسی بندرگاہ لباؤ میں جرمنوں نے روس کے ڈاک لے جانے والے کئی دخانی جہاز غرق کر دئے اور خود جرمنی کا ایک تباہ کن جہاز بحری سرنگ سے ٹکرا کر غرق ہو گیا۔ علاوہ ازیں بحیرہ بالٹک میں جرمنی کے جنگی جہازوں کا جو بیڑہ تھا۔ اس کے ایک حصہ نے لباؤ (روسی بندرگاہ) کے دہانہ کا جہازوں کو غرق کرکے محاصرہ کر لیا۔

روسی علاقہ پولینڈ میں پہلے جرمن پیشقدمی کی خبریں آتی تھیں۔ لیکن اب روسی کہتے ہیں۔ کہ ہمکو پولینڈ میں تشفی آمیز کامیابی ہو رہی ہے۔ اور جرمن پیشقدمی رک گئی ہے۔ روسی دوسرے ایک مقام گمبینٹ میں جرمنوں کی طرف بڑھ رہے ہیں

آسٹرویوں کے مقابلہ میں روسی بیان کے مطابق روسیوں کو نمایاں فتح ہوئی۔ روسی بیان ہے کہ کارپیتھین کے پرے ہماری فوج آسٹرویوں کے بہت بڑے لشکر کو نواح میزو اور لیوزر میں گھیر لینے کو ہے۔ ہم نے ایک جنرل۔ ۱۴۰ افسر ساڑھے تین ہزار آسٹروی سپاہی کچھ کل کی توپ اور تین ٹرمینیں گرفتار کیں۔ اور وہ ہاتے کہ کارپیتھین کے سرے پر ایک ایسے مقام پر قبضہ کر لیا ہے جہاں سے ہنگری کو راستہ جاتا ہے۔

آسٹریا کو سرویہ کے مقابلہ میں بہت بڑی فتوحات حاصل ہوئی ہے۔ آسٹریا کی فوجیں سرویہ میں دور تک گھس گئیں۔ سرویہ نے اپنا پایہ تخت ہمکوب میں بدلدیا۔ جو سرویہ کی سرحد کے آخری سرے پر واقع ہے۔

ادہر فرانس کے میدان میں جرمنی کی جنگ جاری ہے۔ جرمنوں نے یپرس پر گولہ باری کرکے ٹاؤن ہال اور ایک دوسرے مقام پر آگ لگا دی لیکن کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔

فرنچ بلجین محاذ پر جرمنوں کے حملوں کے متعلق فرنچ (فرانسیسی) سرکاری مراسلت ہے۔ کہ عام طور پر حالت میں کوئی فرق نہیں آیا۔ اور توقف سے دشمن (جرمنی) کی گولہ باری روز گذشتہ سے بھی کمزور ہے

فرانس کے میدانوں میں ہندوستانی سپاہ نے جو شجاعت و پامردی دکھائی ہے۔ اس نے یورپ سے خوب خراج تحسین حاصل کیا ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ دست بدست لڑائی میں دشمن کے حوصلے پست کر دئے ہیں

انگریزی امارت بحریہ کی رپورٹ ہے۔ کہ زیبرگ کے جنگی و فوجی مقامات پر دو انگریزی جنگی جہازوں نے سخت گولہ باری کی۔ اور جرمن دودہ ۔ تہن کے کارخانوں پر قبضہ کر لیا۔

غرض اسوقت جرمنی۔ روس۔ انگلینڈ۔ ترکی آسٹریا و سرویہ۔ جاپان۔ فرانس سب نبرد آزما ہیں۔ جرمنی فرانس کے علاقہ میں لڑ رہا ہے۔ اور ادہر روس سے بھی برسر جنگ ہے۔ روسی آسٹرویوں کو گرفتار کر رہے ہیں۔ آسٹروی سرویہ میں گھس گئے ہیں۔ کہیں ہندوستانی فوج کے جانباز بہادر جرمنوں کے ہوش باختہ کر رہے ہیں۔ کہیں ترک فوج کشی کر رہے ہیں۔ اور کہیں انگریزی فوج قابض ہو رہی ہے۔ جنگ ابھی کوئی فیصلہ کن نہیں ہے۔ اور نہ دیکھا جاتا ہے کہ آئندہ کیا ہوگا۔ جرمنی کی ریشہ دوانیاں دور تک پہیل رہی ہیں اور انگلینڈ کو اپنی صداقت اور متحدہ سلطنتوں کو اپنے اتحاد پر کامل بھروسہ ہے۔ کہ اگرچہ دوران جنگ میں انہیں کسی طرح کی

ahmadimuslim.de

اگر ایسا واقعہ مرزا صاحب کی زندگی میں ہو جاتا؟

۲۲- نومبر کو ہمنے مولانا ابوالوفا صاحب کی توجہ پائنیر کے اس نوٹ کی طرف دلائی جس میں اس نے مولینا ابوالکلام آزاد ایڈیٹر الہلال کی نسبت حیرت انگیز امر لکھا تھا کہ وہ کلکتہ سے غیر حاضر ہیں۔ مولانا صاحب نے فرمایا کہ وہ اپنے کسی کام کو گئے ہونگے۔ البتہ ہم نے آج خواب میں دیکھا ہے کہ ایڈیٹر صاحب الہلال سے ملاقات ہوئی اثناء گفتگو میں الہلال کی ضبطی ضمانت اور پرچہ کی روانگی کا ذکر آیا۔ تو ایڈیٹر الہلال نے کہا کہ ہنوز ایک فرمہ باقی ہے۔ طبع ہونے پر پرچہ روانہ کیا جاویگا دو تین دن کے بعد الہلال آ گیا۔ ہمنے اس کے اوراق پر نظر ڈالی۔ تو سب سے اوپر ایک فرمہ کاپی، بعد میں چھپا ہوا الگ چسپاں کیا ہوا تھا جس میں ضبطی ضمانت کا ذکر اور آئندہ اجرا کے متعلق خبر تھی۔

اس فرمہ کو دیکھکر مجھے معاً خیال آیا۔ کہ اگر ایسا خواب مرزا جی کو زندگی بھر میں ایک بھی آ جاتا۔ تو آج اُن کے مرید اسکو دنیا میں شایع کر کے اپنی صداقت کے خوب راگ گاتے۔ لیکن یہاں معمولی بات ہے۔ جو کسی گنتی شمار میں نہیں (خاکسار مولا بخش)

سٹہ کی تباہی خیز داستان

قابل توجہ گورنمنٹ

امرتسر کے نیکدل سٹی انسپکٹر بابو ابوالفتح خاں صاحب کی کوشش سے قمار بازی کی جب روک ہوئی۔ تو اس کے ساتھ دیگر ہر قسم کی خرابیاں بھی جو عوام میں دہشت و بے چینی پھیلانے کا باعث ہوتی تہیں رک گئیں۔ اور آئے دن جو چوری۔ ڈاکہ زنی کا بازار گرم رہتا تھا سرد پڑ گیا لیکن یہ افسوسناک امر ہے۔ کہ دیسی جوا کے بدلے یہ انگریزی جوا (سٹہ) زیادہ تیزی سے ظہور میں آ رہا ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ اسکا انسداد انسپکٹر صاحب کی کوشش سے بالاتر ہے۔ کیونکہ پچھلے دنوں جب آپنے اسکی بندش کی تھی۔ تو سٹہ والے حکام بالا سے اجازت لے آئے تھے۔ سٹہ کیا ہے؟ اور اس کے نقصانات کیا ہیں؟ سنئے سٹہ ایک مہذب جوا ہے۔ یعنی ایک شخص دوکان پر صندوقچی رکھکر بیٹھ جاتا ہے۔ لوگ آتے ہیں۔ اور حسب استطاعت رقم جمع کراتے جاتے ہیں۔ اور ایک رجسٹر میں جسپر کوئی نمبر مثلاً ۲-۳ یا ۴-۶ ہوتا ہے۔ اُن سے سب کو آگاہ کیا جاتا ہے وقت مقررہ تک ایک معقول رقم اکٹھی ہو جاتی ہے پھر وہ لاٹری کی طرح پرچیاں نکالی جاتی ہیں جس کے نام کے ساتھ وہ نمبر والی پرچی نکلے۔ اس کو اسکی رقم سے دسیوں گنا زیادہ ملجاتا ہے۔ مثلاً ایک آدمی نے ایکصد روپیہ ڈالا تو وہ ایکہزار لے گا۔ اور باقی سب کا مال ہضم

سٹہ کے نقصانات

شام کے بعد مختلف دکانوں پر لوگ جوق در جوق جمع ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ اور اپنے اپنے نمبر کے نکلنے کے انتظار میں بیتاب و بیچین نظر آتے ہیں۔ اور کسی ایک کا نام نکلنے سے جو دوسروں کی حالت ہوتی ہے۔ بیان کے قابل نہیں گویا انکی کمر ٹوٹ جاتی ہے۔ دن بھر کی کمائی حرف غلط کیطرح مٹا کر انکی ساری امنگوں پر پانی پھیر دیتی ہے۔

اس سٹہ نے بہت سے آدمیوں کو حیران و سرگردان کر رکھا ہے۔ اپنا اندوختہ برباد کر رہے ہیں۔ اور دن بھر کی کمائی سٹہ کی نذر کر کے کف افسوس ملتے ہوئے گھروں کو لوٹ جاتے ہیں۔ یہ سٹہ صرف نکموں۔ اور بدمعاشوں کے لئے ہی نہیں۔ بلکہ اس میں کثرت سے لڑکے شریک ہوتے ہیں۔ جنکو جو پیسے کاغذ۔ قلم وغیرہ کیلئے ملتے ہیں۔ وہ یہاں دے جاتے ہیں بلکہ ہمنے اس امر کو زیادہ افسوس سے سنا کہ اس قمار دستجات میں عورتیں اور لڑکیاں بھی شریک ہو کر قسمت آزمائی کرنے لگ گئی ہیں۔

اس تجارت کے شاخسانہ نے پیسے کی طلب جائز و ناجائز افعال کا ارتکاب کر لینے میں پس و پیش نہیں کرتی۔ لٹریری سوسائٹی کے پرچارک (مبلغ) جو ایک مقررہ عمر تک سگرٹ نوشی کا سد باب کرنے کے درپے ہیں۔ اور میلوں پر شراب نوشی کو بند کرنے کی فکر میں ہیں۔ وہ اس بات کو افسوس سے سنیں گے کہ سٹہ کی بدولت چھوٹے چھوٹے بچے شراب پینے لگ گئے ہیں۔ افسوس!

اگر کچھ یہی حالت رہی اور ملک کے منتظمان نظم و نسق نے کچھ عرصہ اور توجہ نہ کی۔ تو گلشن امرتسر کی ننھی ننھی کونپلیں سل۔ دق۔ آتشک وغیرہ مہلک امراض میں انشوونما پاتی ہوئی نظر آئیں گی۔ اور اس ناپائدار پودے (سٹہ) کے تناور درخت ہو جانے پر بڑے بڑے تیشے بیوسنے بے سود ہونگے۔ بقول شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ

سر چشمہ شاید گرفتن بہ بیل
چو پر شد نشاید گذشتن بہ پیل ×

آریہ سماج کا پالٹیکس سے تعلق

کچھ دنوں جب اخبارات میں یہ بحث چھڑی تھی۔ کہ آریہ سماج پولٹیکل باڈی (ملکی جماعت) ہے تو آریہ سماجی اخبارات نے کان پر ہاتھ دھرے تھے۔ اور اپنے ڈیفنس (جواب) میں آریہ سماج کو صرف مذہبی جماعت بیان کیا تھا۔

لیکن سچائی کی آگ خیالی تنکوں میں زیادہ دیر تک پنہاں نہیں رہ سکتی۔ بہ خود وہ اپنا جلوہ دکھاتی ہے چنانچہ اس نے اپنا رنگ دکھایا۔ اور آریہ سماج کے چوٹی کے اخبار ستیہ دھرم پرچارک کو ماننا پڑا کہ بیشک آریہ سماج پالٹیکس سے جدا نہیں ہے۔ چنانچہ ان کے الفاظ یہ ہیں۔

سرکاری افسروں کے شک کی ایک ادبی وجہ ہے کہ آریہ سماج ویدک دھرم کا پرچار کرتا ہے۔ ویدک دھرم ایک مکمل مذہب ہے۔ یہ محض پوجا پاٹھ سکھلانے والا دھرم نہیں۔ وہ راج نیتی یعنی امور سلطنت کی نسبت بھی تعلیم دیتا ہے۔ پالٹیکس اور سوسائٹی کا انتظام سب ہمارے دھرم کے اندر آ جاتے ہیں آریہ سماج جیسے بفوائد فرائض تعلیم۔ سوشل اصلاح اور استریوں کی تعلیم کو اپنا دھرم سمجھتا ہے۔ ویسے ہی اسکا پولیٹیکل دھرم بھی ہے۔ جیسے وہ اپنے بہت سے مداوں کا پرچار ڈنکے کی چوٹ کرتا ہے۔ ویسے ہی پولیٹیکل مسائل کو بھی صاف طور پر عام لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہے (دیش ۱۳ نومبر)

* اس نوٹ کے لکھے جانیکے بعد خبر آئی کہ نیکدل انسپکٹر پولیس کی توجہ سے سٹہ پر حکام کی نظر پڑ گئی ہے۔

خطوط میں [illegible] نمبر خریداری [illegible] ضرور [illegible]

ہم اپنے دوستوں کو اس تبدیلی خیالات پر مبارکباد دیتے ہیں۔ اور خوش ہیں کہ اگرچہ انہوں نے ہاتھ کو بہت ادہر ادہر پھرا کر منہ تک پہنچایا۔ لیکن اپنے مرکز پر تو آگئے۔ این ہم غنیمت است

مصری علماء کا اعلان بابت جنگ یورپ

گذشتہ ہفتہ کی ڈاک میں محکمہ احتساب سے پاس ہو کر اخبار الاھرام مصری پہنچا۔ تو اوس میں علماء مصر کا وہ اعلان جسکی خبر اخباروں میں گشت کر رہی ہے۔ اصلی الفاظ میں درج پایا۔ جو مع ترجمہ درج ذیل ہے۔ جس سے علماء مصر کی دور اندیشی اور کمال حزم و احتیاط کا ثبوت ملتا ہے۔ ناظرین اسکو بغور پڑہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی حذر عبادہ من الدخول فی الفتن وامرھم باجتناب المفاسد ما ظہر منہا وما بطن والصلاۃ والسلام علی سیدنا محمد الذی حض الناس علی مکارم الاخلاق وحثہم علی ملازمۃ السکینۃ وترک الشقاق وعلی صحبہ وآلہ الذین اتبعوہ ونسجوا علی منوالہ

اما بعد فیا معشر المسلمین انتم تعلمون ان الحرب القائمۃ الآن علی ساق وقدم قد تطایر الی سائر الاقطار شررھا وعم جمیع البلاد ضررھا وقد دھم الناس ما دھمہم من رزایاھا وعمہم ما عمہم من بلایاھا وقد قیض اللہ لکم یا معشر المصریین ان تکونوا فی امن من خوض غمارھا وھیا لکم ان تجنبوا البلاد شرھا وویلاتھا بدون ان یکلفکم ذلک نفسا ولا نفیسا فالواجب علیکم ازاء ھذہ الحال ان تلازموا السکون والسکینۃ وان تخلدوا الی الراحۃ والطمانیۃ وان ینصح کل واحد منکم الآخر بذلک وان لا تخوضوا فی شیء مما لا شان لکم فیہ وان یشتغل کل واحد منکم بشؤونہ فقد قال تعالی یَا أَیُّہَا الَّذِینَ آمَنُوا عَلَیْکُمْ أَنفُسَکُمْ لَا یَضُرُّکُم مَّن ضَلَّ إِذَا اہْتَدَیْتُمْ وایاکم ان تتعرضوا لما یجلب علیکم المضرۃ ولا تامنوا عواقبہ وشرہ فتلقوا بایدیکم الی التہلکۃ بل الزموا فی جمیع الاحوال الاحسان فی الاقوال والافعال فقد قال تعالی وَلَا تُلْقُوا بِأَیْدِیکُمْ إِلَی التَّہْلُکَۃِ وَأَحْسِنُوا إِنَّ اللَّہَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِینَ واحذروا ان تجلسوا مجالس اھل الفتن والشرور واجتنبوا المجامع التی یکثر فیہا القیل والقال ولا تسمعوا الی ما یشوشون بہ علیکم من الاقاویل والجدال فلا خیر فی سمرھم ولا نجواھم کما قال تعالی فی امثالھم لَّا خَیْرَ فِی کَثِیرٍ مِّن نَّجْوَاہُمْ إِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَۃٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلَاحٍ بَیْنَ النَّاسِ وَمَن یَفْعَلْ ذَٰلِکَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّہِ فَسَوْفَ نُؤْتِیہِ أَجْرًا عَظِیمًا۔ ولیحذر کل واحد منکم ان یتعرض لما یصیبہ ضرہ ولا یقتصر علیہ شرہ فقد حذرکم اللہ من ذلک فقال تعالی وَاتَّقُوا فِتْنَۃً لَّا تُصِیبَنَّ الَّذِینَ ظَلَمُوا مِنکُمْ خَاصَّۃً وفی صحیح البخاری عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ستکون فتنۃ القاعد فیہا خیر من القائم والقائم فیہا خیر من الماشی والماشی فیہا خیر من الساعی من استشرف لہا تستشرفہ فمن وجد منہا ملجا او معاذا فلیعذ بہ۔ ومعنی ھذا الحدیث ان کل من کان ابعد عن الفتنۃ کان خیرا ممن قرب منہا وان من تعرض لہا تہلکہ فہا نحن معاشر العلماء قد قضیا من واجبنا فی ھذہ الظروف الحاضرۃ ان نبذل لکم النصح ایھا المسلمون امتثالا لقولہ صلی اللہ علیہ وسلم الدین النصیحۃ وفی الحدیث الصحیح من حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ وکفی بہذا نصیحۃ واللہ الموفق

حمد و صلوۃ کے بعد اے مسلمانو! تم جانتے ہو کہ جنگ بڑی پوری طاقت سے جاری ہے اور اسکی آگ کے انگارے اڑ رہے ہیں۔ اور اسکی تکلیفات اور مصائب سب لوگوں پر حاوی ہو چکی ہیں۔ خدا نے تمہارے مقدور کیا ہے کہ تم لوگ اس× امن میں رہوگے اور تمہارے لئے ایسے سامان مہیا کر دیئے ہیں کہ تم اپنے ملک کو بغیر کسی نفس کو تکلیف دیئے جنگ کے شرور سے محفوظ رکھو۔ اس احسان کے مقابلہ میں یہ واجب ہے کہ تم لوگ آرام سکون۔ راحت اور تسلی سے گزر اوقات کرو۔ چاہیے کہ تم میں ہر ایک دوسرے کو بھی نصیحت کرے اور جس کام میں تمہارا مطلب نہ ہو اوس میں دخل نہ دو اپنے کاموں میں لگے رہو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ تم اپنے نفس کی حفاظت کرو۔ گمراہ ہونے والے تمکو ضرر نہ دے سکیں گے۔ اور تم ایسے کاموں سے بچتے رہو۔ جسکا ضرر تم پر عائد ہو۔ اور تم اسکے ضرر سے محفوظ نہ رہ سکو۔ ورنہ تم اپنے آپکو ہلاکت میں ڈالو گے بلکہ ہر حال میں قول و فعل اچھے کیا کرو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ تم اپنی جانوں کو ہلاکت میں مت ڈالو۔ اور نیکی کیا کرو۔ تحقیق اللہ تعالیٰ نیکی کرنیوالوں کو محبت کرتا ہے۔ اور فتنہ اور شرانگیزوں کی مجالس سے ڈرتے رہا کرو۔ اور ایسی محفلوں سے بھی بچتے رہا کرو۔ جن میں فضول ادہر اودہر کی باتیں ہوا کرتی ہیں جو خودغرض اور جاہل لوگ تمکو پریشان کن باتیں سناتے ہیں۔ اونکی طرف کان نہ لگایا کرو۔ اونکی اس قسم کی باتوں میں کوئی خیر نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اونکی بہت سی کانا پھوسیوں میں خیر نہیں۔ ہاں جو صدقہ کرنے یا نیک کام کرنے یا لوگوں میں اصلاح کرنیکے کا حکم دے یا کوئی ایسا کرے۔ تو وہ اچھا ہے۔ جو کوئی اللہ کی رضا جوئی کیلئے یہ کام کریگا اوسکو ہم بڑا بدلہ دینگے۔ اور ہر ایک تم میں سے دوسرے کو ایسے کام کرنے سے ڈراوے۔ جسکا ضرر صرف اوسی کو نہیں بلکہ اس سے گزر کر دوسروں پر بھی پہنچے۔ اللہ تعالیٰ نے تمکو ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے۔ ارشاد ہے۔ اس فتنہ سے بچو۔ جو تم میں سے صرف ظالموں کو نہیں پہنچیگا۔ بلکہ دوسروں کو بھی پہنچ جاوے گا۔ صحیح بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ دنیا میں فتنے ہونگے۔ جو اون میں بیٹھ رہے گا وہ کھڑے سے اچھا ہوگا۔ جو کھڑا ہوگا وہ چلنے پھرنے سے اچھا ہوگا۔ جو چلتا پھرتا ہوگا وہ سعی کرنے والے سے اچھا ہوگا۔ جو اوس میں ذرا جھانک کر دیکھے گا۔ وہ آلودہ ہو جاویگا۔ اون فتنوں کے دنوں میں جو کوئی جہاں پناہ کی جگہ پاوے۔ وہ اوس میں پناہ لے لے۔ اس حدیث کے معنے ہیں کہ جو کوئی فتنہ سے جتنا دور ہو گا۔ اوسی قدر

× معلوم ہوتا ہے کہ یہ اعلان مصری جنگ چھڑنے سے پہلے کا ہے۔

وہ اچھا ہوگا۔

ہم علماء نے اس وقت میں اپنا فرض سمجھا۔ کہ تم لوگوں کو نصیحت کریں۔ کیونکہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ دین میں خیرخواہی ضروری ہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ اسلام کی اچھی نشانی یہ ہے کہ مسلمان ایسے کاموں کو چھوڑ دے۔ جو اس کے حق میں مفید نہ ہوں۔ یعنی لغو ہوں۔"

اس اعلان پر ۲۶ علماء کے دستخط ہیں جو مصر میں بارسوخ علماء ہیں۔ ایڈیٹر الاہرام نے اس مجلس کی کیفیت لکھی ہے کہ اس مجلس علماء کا ممبر وہ عالم ہو سکتا ہے جس کی عمر ۴۰ سال سے متجاوز ہو۔ اور وہ دس سال تک درس تدریس کر چکا ہو۔ اور کسی مسئلہ خاص میں اس کی کوئی تصنیف بھی ہو۔ یہ بھی لکھا ہے۔ کہ جب سے یہ مجلس بنی ہے۔ اسکا اجلاس ہونا ہم نے نہیں سنا۔ صرف یہی اعلان دیکھا ہے۔ لکھا ہے کہ یہ التوا یا جامع خاموشی اس لئے ہوا ہے۔ کہ ایسا کوئی کام جو عام ملک سے تعلق رکھتا ہو۔ ملک میں کبھی پیدا ہی نہیں ہوا۔ واللہ اعلم

اتفاق کسے کہتے ہیں؟

ہندوستان کے مسلمان جب کسی گوشے پر کوئی تکلیف آتی ہے۔ تو بعض ہمدردان ملک اتفاق و آشتی کے دست دراز کر دیتے ہیں۔ اور اپنی بے آہنگ آواز پر غور نہیں کرتے۔ اور اتنا بھی نہیں دیکھتے۔ کہ جس کی طرف ہم جھک رہے ہیں وہ بھی استحسان و پسندیدگی کی نظر سے دیکھتا ہے یا نہیں۔

اتفاق کے فوائد سے انکار کرنا ایسا ہی ہے۔ جیسا کہ علم کی خوبیوں یا آفتاب کی روشنی سے۔ اتفاق جو فی نفسہ ایک بہت بڑی نعمت و برکت ہے۔ اور جس کی اسلام نے پرزور الفاظ میں تبلیغ کی ہے۔ اس قابل ہے۔ کہ ہر جگہ جلوہ گر ہو۔ اور لوگ اس سے متمتع و مستفید ہوں۔ مگر دیکھنا یہ ہے کہ اتحاد و اتفاق ہو کیونکر سکتا ہے۔ اور وہ بھی ایسے ملک میں جہاں متضاد خیالات رکھنے والی مختلف قومیں آباد ہوں۔ اور پھر ہر ایک قوم اپنے اندر جداگانہ حالت رکھتی ہو۔ مثلاً ہندو قوم ہی جو ہندوستان میں سب سے زیادہ آباد ہے۔ کئی حصوں پر منقسم ہے۔ آریہ۔ سکھ۔ اور سناتن دھرمی جو اس قوم کے ممتاز فرقے ہیں۔ بعض ایسے اصولوں کی بناء پر مخالفت رکھتے ہیں۔ کہ کسی مفید کام میں بھی ان کا مجتمع ہونا ایک دشوار امر ہو رہا ہے۔

اور پھر ہندو مسلمان کا اتحاد اس سے بھی زیادہ ٹیڑھی کھیر ہے۔ جن کے نفاق و شقاق کے لئے ذرا ذرا سی باتیں مؤثر و کارگر ہو جاتی ہیں۔ اور مدت بھر کی جد و جہد ایک آن کی آن میں معدوم و نابود ہو جاتی ہے۔ اور بجائے کسی خوش آئند منظر دیکھنے کے حسرتناک انجام کا نظارہ دیکھنا پڑتا ہے۔

مثال کے طور پر ہم اس امر کا ذکر کر دینا نامناسب نہیں سمجھتے کہ جب آریہ سماج کے بانی سوامی دیانند پر ہندوؤں کی طرف سے دروازہ بند تھا۔ اور ان کی تبلیغ میں رکاوٹ پیدا کر کے انکو متحیر و مخوش کیا جاتا تھا۔ تو اسوقت صرف ایک مسلمان قوم ہی ایسی تھی۔ جو یہ دیکھ کر کہ یہ شخص خدا کی توحید بیان کرنا چاہتا ہے۔ اور ہماری طرح ایک شخص کہ خدا کی وحدت کا ڈنکا دنیا میں بجانے والا ہے بڑی خوشی سے اپنے پلیٹ فارم کھول کر فراخدلی کا اظہار کیا تھا۔ سوامی دیانند نے اگر قرآن مجید پر کچھ اعتراضات کئے۔ تو اپنے احسانات جتا کر انہیں احسان فراموشی کا مجرم نہیں بنایا گیا۔ بلکہ نہایت خندہ پیشانی سے ان کے جوابات دئے گئے۔ جو ایک متین سنجیدہ اور مقدس اسلام کے سچے پیرو کی شان کے شایاں ہے۔

یہ تو دور کی بات ہے۔ حال ہی کی سنئے۔ کہ لاہور کے سکھ اخبار "لائل گزٹ" نے بابا نانک صاحب کے روز ولادت کی تقریب پر ایک نمبر شائع کیا جس میں کثرت سے مسلمانوں نے مضامین لکھے جن میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں۔ جن کے نام کے ساتھ منشی فاضل اور مولوی فاضل کے القاب وابستہ ہیں۔ اور یہ امر صرف مسلمانوں کی فراخدلی اور وسیع الخیالی کا ثبوت ہے۔

اس کے چند دن بعد سکھوں کے ایک دوسرے اخبار "پنجاب سیوک" میں ایک کارٹون نظر سے گذرا۔ جو بھائی تارو سنگھ کی شہیدی (شہادت) کے عنوان سے مندرج تھا۔ اس میں یہ دکھایا گیا۔ کہ ایک قاضی صاحب سامنے کتاب کھولے کھڑے ہیں۔ جو شاید قتل کا فتویٰ دے رہے ہیں۔ ایک مسلمان بھائی جی کی ٹانگ کھینچ رہا ہے۔ اور دوسرا کلہاڑا مار کر جھٹکا کرنا چاہتا ہے۔ وغیرہ

ہمیں اس کارٹون (نقشہ) کو دیکھ کر سکھوں کے تعصب پر غصہ نہیں آیا۔ بلکہ انکی حالت پر رحم آیا کہ اگر بفرض محال یہ معاملہ سچا بھی ہو۔ تو اسکو اسلام اور پیروان اسلام سے کیا تعلق؟ اور ان لوگوں پر کیا گلہ جنکو باوجود نئی روشنی اور جدید فلسفہ و تعلیم سے فیضیاب ہونیکے اتنی بھی خبر نہیں۔ کہ ملکی اور مذہبی معاملات دو جداگانہ چیزیں ہیں۔ اور ان میں بہت بڑا امتیاز و فرق ہے۔ لیکن اس کارٹون سے کم از کم اتنا مقصد تو انکو ضرور حاصل ہو جاویگا کہ وہ سکھوں کو مسلمانوں کی طرف سے متنفر کر سکیں گے اور اتحاد کی اس بڑی دیوار کو جو ابنائے ملک نے بڑی بڑی امنگوں سے بلند کرنے کی کوشش کی تھی۔ آن واحد میں زمین کے ہموار کر دینگے۔

ہم یہ نہیں کہتے کہ کسی فرضی واقعہ کو ہیبت دینے یا معمولی بات کو غلط پیرایہ میں دکھانے کی بجائے وہ اس دلخراش واقعہ کا نقشہ کارٹون میں دکھاتے جس میں مہاراجہ رنجیت سنگھ والی پنجاب کے جانشین شیر سنگھ کو جسوقت کہ وہ بلوانوں کا دنگل دیکھ رہا تھا۔ ایک سکھ برادر نے دھوکہ سے ریوالور کا فیر کر کے اسکا کام تمام کر دیا تھا۔ اور وہ چھوٹے چھوٹے شہزادے جگینا وہ جو ترازو پر سونے کے باٹوں سے تلتی رہتے تھے۔ نہایت بیدردی و سفاکی سے قتل کر ڈالے گئے تھے۔ اس ہی قسم کے ہزارہا سکھوں میں ایسے مظالم و خونریزی کے واقعات ظہور میں آتے رہے ہیں۔ جن کے بیان سے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ مگر مکتب را دردن خانہ چہ کار کے موافق ہم دہرانے کی ضرورت نہیں سمجھتے۔

ہماری اس تحریر سے کوئی جلد باز یہ نتیجہ نہ نکال لے کہ ہم اتحاد کے مخالف ہیں۔ یا اتفاق ہو نہیں سکتا یا ہونا ہی نہیں چاہئے۔ بلکہ ہم تو بارہا اسکی تشریح و توضیح کر چکے

ان کے وتبع و سلطنت میں کوئی دوسرا کرتا۔ تو وہ اسکا انتظام کیا کرتے۔ اور نیز یہ کہ ملکی انتظام اور مذہبی احکام مخلوط نہیں ہیں۔ الگ الگ ہیں۔ دانستہ نقصان رسانی سے احتراز کریں۔ اور ملک کے ایسے امور میں جن میں ابنائے ملک کے فوائد یکساں مضمر ہوں۔ ملا کریں۔ اور شیخ سعدی کا یہ قول بھی [illegible] لیں ؎ ہر چہ خود میسندی بر دیگراں مپسند

منصب اہل ایمان

باری تعالیٰ جل ذکرہٗ نے اپنی کمال رحمت سے تعلیم انسان کے لئے رسولوں کو مبعوث فرمایا۔ اور ان کے ہاتھوں میں اپنا حکمنامہ دیکر تبلیغ کا حکم دیا۔ چنانچہ رب العالمین نے اپنے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو حکم دیا۔ یَا اَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَہٗ یعنے اے (میرے) رسول لوگوں کو وہ احکام پہنچادے جو تیرے رب کی طرف سے نازل ہوئے۔ اور اگر تو ایسا نہ کریگا۔ پس تو نے منصب رسالت انجام ہی نہیں دیا۔ اس سے بصاف ثابت ہے۔ کہ انبیاء علیہم السلام کو بھی صرف حکم ربانی پہنچانے کا ارشاد رہا۔ اور اوسی کی تعلیم وتبلیغ بالکم وکاست کرتے رہے۔ جس سے یہ گنجائش اور موقع امت کے لئے نہیں رکھا گیا۔ کہ اپنی خواہش ورائے سے مسئلہ شرعیہ میں حلت وحرمت کی ترمیم یا فرضیت واباحت کی تزبید کرے۔ مگر طبائع مختلفہ اور حرکات نفسانیہ اسپر مقتضی ہیں۔ کہ حکم شاہی کا خلاف سرزد ہو۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے جامع دستور العمل اصول ایسا نازل فرمایا۔ کہ اہل ایمان کو ہمیشہ اسپر کاربند ہو کر اپنی رفتار درست کر لینے کے لئے کوئی ذریعہ اوس سے بڑھکر میسر نہیں ہوسکتا۔ اور نہ قوت ایمانیہ اوس سے انحراف کر سکتی ہے۔ مثلاً زید کہتا ہے۔ کہ شراب حرام ہے۔ اوسکا استعمال اہل ایمان کسی حالت میں نہیں کر سکتے۔ بکر کہتا ہے۔ حرمت مسلم ہے۔ مگر قوت اور علاج کے لئے جائز ہے۔ اسکو ایمان والے پی سکتے ہیں

ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا

ایک حرام مطلق بیان کرتا ہے دوسرا مقید کرتا ہے دونوں اہل اسلام وایمان ہیں۔ طبیعتوں کا اختلاف رائے وقیاس کا مخالف زمین وآسمان کا فرق رکھتا ہے۔ فیصلہ کے لئے اصول ذرین جس کے مقابلہ میں تمام اصول ماند وسرنگون ہیں۔ پیش کیا جاتا ہے فرمایا اللہ تعالےٰ نے فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ کُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ الآیۃ۔ یعنے تم اگر آپس میں جھگڑ پڑو کسی بات میں تو اوسکو اللہ تعالےٰ اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم پر پیش کرو۔ اگر تم اللہ تعالےٰ کی (عظمت وجلال) اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہو۔

ثابت ہوگیا۔ منصب اہل ایمان یہی ہے۔ کہ ہر معاملہ متنازعہ فیہا کو اللہ اور رسول کے حکم کے موافق کر لیا کرے۔ خواہ اپنی جیت ہو یا ہار۔ اللہ تعالےٰ کی فرمانبرداری کو اپنی فلاح اور جیت سمجھے بنابریں زید اور بکر کے اختلاف ونزاع کو اللہ اور رسول کے حکم پر پیش کر کے فیصلہ کر لیا جائے فرمایا رب العالمین احکم الحاکمین نے یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْہُ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ۔

یعنے اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بتوں کے تھان اور پانسوں سے فال نکالنا ناپاک فعل شیطانی ہے۔ اس سے بچو تاکہ تم مراد کو پہنچو۔ صریح حرمت مطلقہ شراب کی موجود ہے۔ نص قرآنی ناطق ہے۔ جسکو اپنی نجات اور فلاح مطلوب ہو وہ ان حرام اشیا سے بچے۔ اور جو اللہ تعالےٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے۔ اسپر کاربند ہو اور حدیث میں وارد ہوا۔ کل شراب اسکر فھو حرام یعنے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو پینے کی شئے نشہ لاوے۔ حرام ہے۔ دوسری حدیث میں وارد ہے۔ قال ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام یعنے فرمایا آنحضرت صلعم نے جو شئے بہت پینے سے نشہ لاوے تو اوسکا تھوڑا حصہ بھی (جو نشہ نہ لادے) حرام ہے۔ اور احادیث بھی بہت وارد ہیں۔ جس میں شراب پینے والے کیلئے سخت وعید و عذاب کا ذکر ہے۔ اعاذنا اللہ منہا اور اگر کوئی اس کے مقابلے میں کتب فقہ کی عبارت یہ پیش کرے اذا اتصل بہ استمراء الطعام والتداوی والتقوی علی طاعۃ اللہ یعنے کوئی شرابخوری معدہ کی درستی کھانے ہضم ہونے کے لئے یا کسی علاج کی غرض سے اور تقویت کے لئے تاکہ خدا کی اطاعت خوب ہو۔ کرے تو جائز ہے۔ اس شرابنوشی کے بہت حکمت عملی سے جائز کرنے کا زور لگایا جانے کا شبہ ہے۔ مگر جواب میں التماس ہے۔ اگر کوئی صاحب ان امراض وعلتوں کی غرض سے شرابنوشی پر آمادہ ہوا ہے یا استعمال کرتا ہے۔ تو میں اپنے مطب سے اس سے بدرجہا زائد مقوی دوا مفت بلا قیمت دیتا ہوں۔ بشرطیکہ شراب نوشی اور اس فتوے سے توبہ کا اظہار بھی کریں۔ اس سے کئی فائدے ہونگے۔ اول تو حرام سے توبہ نصیب ہوگی۔ دوم یہ بھی علم ہوگا۔ کہ شراب کوئی دوا نہیں ہے۔ بلکہ دوا ہیں اور بھی جن سے بالنشہ وخمار توت اعلےٰ درجہ کی حاصل ہوتی ہے۔ سوم یہ کہ مفتی جواز شراب پر بدگمانی نہ ہوگی۔ بلکہ لاعلمی پر محمول ہوگا۔ وغیرہ وغیرہ

دوسرا جواب یہ ہے۔ کہ جسکو اللہ تعالےٰ اور اس کے سچے پیغمبر نے حرام کر دیا ہو۔ اوس کے جواز استعمال پر جرئت کرنا مومنوں مسلمانوں کا منصب نہیں لہذا یہ عبارت متروک رہے

حدیث شریف میں وارد ہوا۔ طارق بن سوید نے بعد ممانعت وحرمت شراب کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ انما اصنعھا للدواء فقال انہ لیس بدواء ولکنہ داء یعنے میں شراب دوا کے لئے بناتا ہوں۔ حضور نے فرمایا۔ یہ شراب دوا نہیں ہے بلکہ بیماری ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہوا۔ کہ اس کے ساتھ دوا کرنا یا اور کسی غرض سے کھانا پینا شرعاً ممنوع ہے۔ پھر اس کا جواب عقلاً نقلاً معدوم ہے۔ جو صاحب اس کے مرض اور دوا ہونے کے خلاف خامہ فرسائی کریں گے ہم اونکو قواعد عقلیہ حکمیہ سے جواب دینے کو تیار ہیں مگر بحیثیت مسلم ہونے اور فریق مقابل کے درمیان حدیث وقرآن کریم کی تعظیم حائل ہے جو مقدم ہے اسکے حرمت کے اسباب ومصالح بیان کر سکتے ہیں جس سے احکام شرعیہ کا واجب التعمیل ہونا ثابت ہو۔ لہذا مختصراً گذارش ہے۔ کہ نشے مسکر قوائے باطنیہ اور حواس خمسہ پر ایک جمود و

سکون کا عالم طاری کر کے حس سے بے بہرہ کر دیتا ہے۔ اس لئے ہر قسم کے مرض میں نادانوں کو افاقہ اور اخوت میں ترقی معلوم ہوا کرتی ہے وہ در اصل حس کا بطلان ہے۔ جس سے بیماری کی ایذا کم معلوم ہوتی ہے۔ اور طبیعت پر فرحت اور قوت کے آثار نمایاں ہوتے۔ مگر تابکے۔ انجام خراب ہوتا ہے۔ کیوں نہ ہو۔

خلاف پیمبر کسے رہ گزید
کہ ہرگز بمنزل نہ خواہد رسید

والسلام عبید الرحمن کفاہ المنان

عورتوں کو تاگہ سے موباف؟

مکرمی جناب مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب امولوی فاضل، شیر اسلام دام فضلکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد براہ کرم مضمون سطور جو ذیل اپنے اخبار اہلحدیث میں درج فرما کے ممنون فرما دیں۔ اخبار اہلحدیث ۲۰ نومبر ۱۹۱۴ء صفحہ ۹ میں ایک سوال مع جواب بسرخی "عورتوں کا چوٹیوں یا موباف لگانا" مندرج ہے۔ اسپر مجیب صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ صحیح حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ بالوں میں کچھ ملا کر سوتی یا ریشمی یا اونی وغیرہ سے ہو گوندھنا سخت ممنوع۔ ناجائز اور حرام ہے اور باعث استحقاق لعنت ہے۔ اسپر خادم عرض کرتا ہے کہ بلاشک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ لعنت کی اللہ تعالے نے اوس عورت پر جو دوسری عورت کے بال میں بال جوڑے۔ اور۔ اوس عورت پر جو اپنے بالوں سے اور بال جوڑا دے۔ الخ روایت کی بخاری ومسلم نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے۔

تو اب جسقدر احادیث جوڑنے کی بابت صحاح میں پائی جاتی ہیں۔ وہ سب کا ماحصل بال کا جوڑنا اور جڑوانا ہی پایا جاتا ہے۔ کیونکہ لانبے بال کرنے سے زینت مقصود ہے۔ اور خالق کی خالقیت کو تبدیل کرنا پایا جاتا ہے۔ پس یہ ہی باعث لعنت کا ہے۔ اور چوٹی میں چار انگشت سے بالوں میں دھجی کپڑے کسی قسم کی ہو۔ واسطے باندھنے کے زینت مقصود نہیں۔ بلکہ مضبوطی کی طرف خیال کیا جاتا ہے کہ چوٹی کھل کر بال پراگندہ نہ ہوں۔ اس سے ہر ایک آدمی کا دل اپنی زوجہ سے نفرت کی نظر سے دیکھتا پایا جاتا ہے۔ اور بال بکھرے ہووں سے کام کاج میں دقت۔ پریشانی ہوتی ہے۔ اور بال کھلے ہوئے اکثر گر کے کھانے وغیرہ میں نکلتے ہیں۔ تو ایک قسم کی سبکی ہوتی ہے۔ اور اگر کوئی دھاگا یا کپڑے کی چیز یعنی دھجی لپیٹ کر باندھا جاتا ہے چوٹی کو تو سب وجوہات بالا سے امن رہتا ہے بالدورے یا کپڑے کے چوٹی گوندھکر باندھنا امر مشکل گذرتا ہے۔ بال کی گرہ آخری کی نہیں ٹھہر سکتی ہے۔ میرے عندیہ میں احادیث کی طرف غور کیا جاتا ہے۔ تو لعنت کا باعث نہیں معلوم ہوتا۔ کیونکہ بال میں بال ملانا اور گوندھنا موجب لعنت ضروری ہے۔ جیساکہ ظاہر ہے

اپنے محترم دوست مجیب صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں اپنی ناقص سمجھ کے موافق کچھ عرض زیادہ نہیں کر سکتا ہوں۔ مگر ہاں تمام علماء محدثین سے التجا کرتا ہوں۔ اور امید قوی رکھتا ہوں۔ کہ میرے دل کو ضرور خلاصہ حال مع دلائل منصوصہ کے تحریر فرما کر تسکین دلویں گے۔ ورنہ خادم تو اسی کا قائل ہے۔ کہ جسقدر احادیث اس باب میں آئی ہیں۔ اون کا مطلب بال جوڑنا اور بال جڑوانا ہی پایا جاتا ہے۔ کپڑا جسکو دھجی یا ڈورا آخر ختم بالوں پر چار انگشت واسطے مضبوطی کے گرہ دینے کے واسطے جائز سمجھتا ہوں۔ والعلم عند اللہ

اس قدر عرض اور بھی کرتا ہوں۔ کہ ہمارے علماء نے لباس مسنونہ کو اوڑا کر کے یہود وغیرہ و کفار ہند کے لباس کو ترجیح دیکر عام الناس کو اوبھارا ہے کہ دہوتی مثل ہنود و کوٹ پتلون وغیرہ کچھ ممنوع نہیں۔ سب جائز ہے۔ حالانکہ اس کی وعید شدید احادیث رسول انام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اظہر من الشمس کی طرح سے واضح کھلا ہوا موجود ہے۔ اور ہمارے مکرمنا علماء موجودہ بالکل اسکی طرف توجہ نہیں فرماتے۔ اللّٰھم احفظنا من لباس الکفار والفساق۔ مگر ایسے امور کی طرف قلم میں زور دیتے ہیں۔ باقی والسلام خیر الختام

(محمد عفی عنہ دلکاوی)

اسی مضمون پر

اخبار مورخہ ۱۷ ذی الحجہ ۱۳۳۲ھ مطابق ۹ نومبر ۱۹۱۴ء میں ایک مضمون بسرخی "عورتوں کا موباف لگانا" بصورت استفتا منجانب مولوی محمد ابو طاہر صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ آرہ شایع ہوا تھا جسکا جواب بھی ذیل میں مرقوم تھا۔ ہمکو سخت حیرت ہے۔ کہ جناب مولوی صاحب موصوف باوجودیکہ ذی علم ہونے کے ایسے موقع میں تسامح کر گئے اور آپنے بلا تامل و نظر بصیرت بلا آیۃ ایدہ احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے بعض صنف (عورتوں) کو اسقسم کے موباف لگا کر زینت حاصل کرنے سے محروم کر دیا۔ حالانکہ خداوند تعالے نے ایسے لوگوں کے شان میں جو کہ خدا کی حلال کی ہوئی زینت کو حرام سمجھتے ہیں۔ اور لوگوں کو روکتے ہیں۔ یہ عتاب فرمایا ہے۔

مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ کس نے حرام کیا۔ زینت کی چیزوں کو جنکو اللہ نے اپنے بندوں کے لئے حلال کیا ہے۔ اور اسی وجہ سے جناب سید المرسلین رحمۃ اللعالمین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی عورتوں کی زینت کو اسقدر ملحوظ رکھا۔ کہ اون کے حالت غسل میں باوجود تشدد فی الغسل و فرمان تحت کل شعرۃ جنابۃ کے اونکو صرف یہ حکم فرمایا۔ بکیفیت ثلاثہ حصیات یعنی جسوقت تمہارے سر زینت سے آراستہ ہوں صرف تین لپ پانی ڈالدینا کافی ہے۔ ہاں اوس قسم کی زینت جس سے تغیرات خلق اللہ کی جاتے جیسا کہ بال ملانا اور گودنا گدوانا وغیرہ ہے جس کے فاعل کو واصلہ اور واشمہ کہتے ہیں۔ بیشک اونکو آپنے حرام اور باعث لعنت فرمایا ہے۔ اور یہی مراد ہے آپ کی اون احادیث سے جسکو مجیب نے

حرمت موبافت کی دلیل میں پیش کی ہے۔ جیسا کہ یہ حدیث اوس کی تفسیر کرتی ہے۔ عن اسماء بنت ابی بکر قالت جاءت امرءة الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ ان لی ابنة عریسا اصابتها حصبة فتمرق شعرها افاصله۔ افاصله میں جو ضمیر مفعول ہے وہ راجع ہے طرف شعر کے۔ یعنے ایک عورت آئی۔ اور اوس نے عرض کیا۔ کہ یا رسول اللہ ہماری ایک لڑکی ہے۔ اور بیماری کیوجہ سے اوس کے بال گرگئے ہیں۔ اور اوس کی شادی ہورہی ہے کیا میں اوس کے بال میں دوسرا بال ملا کر لمبا کردوں۔ آپنے فرمایا لعن اللہ الواصلة والمستوصلة۔ و زجران تصل المرءة برأسها شیئًا ای شیئًا من الشعر کما یفہم علیہ حدیث عائشة رضہ وھو اظہر واعجب منہا عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت لیست الواصلة التی تعنون ولا بأس ان تعرے المرءة فتصل قرنًا من قرونہا بصوف اسود انما الواصلة من کانت فی شبیبتہا

ان احادیث سے معلوم ہوا۔ کہ بال ملانا تغیرت خلق اللہ حرام و باعث لعنت ہے۔ اس قسم کا ریشمی واولی کپڑا وغیرہا کا موبافت لگانا حرام و ممنوع نہیں اور یہی مفہوم ہوتا ہے عبارت سے امام نووی شارح صحیح مسلم کے وہ کہتے ہیں

الواصلة ھی التی تصل شعر المرءة بشعر اخر و المستوصلة التی تطلب من یفعل بہا ذالک وھہنا مذاہب کثیرة ولکن اصحہا ھذا ان وصال الشعر بشعر اخر حرام ولا بأس فی وصال الحریر وغیرھا والیہ اشارة من قول القاضی عیاض رحمة اللہ علیہ۔ اما ربط خیوط الحریر الملونة ونحوھا مما لا یشبہ الشعر فلیس بمنہی عنہ لانہ لیس بوصل ولا ھی فی معنی مقصود الوصل وانما ھو للتجمل والتحسین۔ وقال بعض کل ذالک ای وصال الشعر والحریر والخرق جائز ولکن لیس بصحیح۔ ان جملہ اقوال سے بھی معلوم ہوا۔ کہ اس قسم کا موبافت لگانا ریشمی واولی کپڑا وغیرہا کا جیساکہ تمام دنیا میں مروج ہے حرام و ممنوع نہیں۔ کما لا یخفی علی ماہر الفن لہذا تنقیحًا و تنقیدًا چند جمل معروض ہیں۔ اسکو اپنے اخبار گہربار میں شایع فرماکر اس ناچیز کو ممنون و مشکور فرمائیے۔

کتبہ ابو العفان محمد عثمان برادر زادہ محمد اسمعیل

ﺧﺮﯾﺪار ۱۰۲۲

مذاکرہ علمیہ دربارہ بنک فی میندارہ

السلام علیکم۔ مضمون ہذا اخبار اہلحدیث میں درج فرماکر ممنون و مشکور فرماویں

بنک مروجہ جو بنظر رفاہ عام اور فائدہ زمینداران کے سرکار کی طرف سے برضاو رغبت عوام دیہات میں کھولے گئے ہیں۔ جن کی کیفیت اسطرح پر ہے کہ ممبران انجمن سے حسب حیثیت سالانہ یا ششماہی چندہ جمع کرکے حاجتمندوں کو بحساب ۲ پائی یا ۱/۲ ۱ پائی فی روپیہ ماہوار کی سود پر دیا جاتا ہے۔ اور سرکاری امداد اس طرح پر ہے۔ کہ جب روپیہ ضرورت سے کم ہو۔ تو سرکاری بنکوں سے بحساب ایک پائی فی روپیہ سود پر لیکر مرمت کیا جاتا ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ کل روپیہ جمع شدہ بعد گذرنے دس سال کے مع منافع حصہ داران ممبروں کو تقسیم کیا جاویگا۔ گو کہ صورت مرقومة الصدر میں عام زمینداروں کو بہ نسبت قرضہ لینے کے ساہوکاروں سے بہت فائدہ ہے۔ ایک تو ساہوکار سود بہت سخت لیتے ہیں۔ یہانتک کہ سوائے۔ ڈیوڑھے۔ بلکہ بعض اوقات اصل رقم سے کئی حصہ سود زیادہ کرکے وصول کرتے ہیں۔ جس کی وجہ سے قرضدار کی ساہوکاروں سے رہائی مشکل بلکہ ناممکن ہو جاتی ہے۔ بنک ہائے مذکور بلحاظ افادہ و استفادہ دنیاوی تو مفید معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن بلحاظ قانون اسلام مسلمانوں کا اس میں اختلاف ہے بعض اس کے جواز کے قائل ہیں۔ بعض اسکو ناجائز بلکہ حرام کہتے ہیں۔ لہذا علماء کرام سے درخواست ہے۔ کہ قرآن اور حدیث کی رو سے اس مسئلہ پر روشنی ڈالیں۔ اور ہر ایک اپنے اپنے علم سے اس میں بخیال التفصیح کل مسلم بذریعہ تحریر جواز و عدم جواز کے متعلق اپنے خیالات سے مستفید فرمادیں

(خاکسار محمد علی از موضع سیپار نزد ضلع امرتسر)

نعتیہ مطلع

(کسی گذشتہ پرچہ اہلحدیث میں تحریک ہوئی تھی کہ لطف سخن کے طور پر نعتیہ اشعار بھی درج اہلحدیث ہوا کریں یہ بھی لکھا تھا کہ ہمارے شعراء اسطرف توجہ کریں گے تو انکا کلام بڑی عزت سے درج ہوا کریگا سب سے پہلے مرزا محمد خلیل صاحب عزاپوری نے اپنا کلام بھیجا ہے۔ اس کلام میں گو شاعرانہ تخیلات نہیں۔ بلکہ بالکل سادہ ہے۔ مگر مرزا صاحب کے اخلاص پر نظر کرکے درج کیا جاتا ہے امید ہے اور صاحبان ارباب سخن بھی اسطرف توجہ کرینگے (ایڈیٹر)

جو کوئی رکھتا ہے دل میں نعت خیر الوریٰ
صادق وکامل وہی ہے امت خیر الوریٰ

مظہر لطف خدا ہے رحمت پروردگار
ذات ذی درجات اقدس حضرت خیر الوریٰ

حق میں اپنے ہوکرامت سے کہیں بہتر سمجھ
گر میسر ہو تجھے یک ذریت خیر الوریٰ

آپکا دنیا میں آنا تھا کہ سب اصنام دیر
گر گئے مسجد میں کھاکر ہیبت خیر الوریٰ

خصلت خوئے نبی کیونکر نہو دلکو پسند
ہے پسندیدہ خدا کو عادت خیر الوریٰ

ہے جہاں قرآن میں کلمہ اطیعوا اللہ کا
ساتھ ہے وابستہ اوس کے طاعت خیر الوریٰ

ورد افضل ہے وظیفوں میں کلام اللہ کا
بعد اوس کے ہے درود و رحمت خیر الوریٰ

وصف ہرشاعر کیا کرتا ہے اپنے یار کا
تو بھی اے مسلم کیا کر مدحت خیر الوریٰ

فتاویٰ

س نمبر ۲۸ - ایک شخص قوم چمار۔ جس کا نام ہمارا لُن تھا - اب اپنی خوشی اور صرف محبت دینی سے بالکسی تعلق دنیاوی وغیرہ اوس نے اسلام قبول کر لیا ہے اور سب طرح سے احکام اسلام کی پابندی کرتا ہے۔ اور ابتک اسلام کے برخلاف اوس سے کوئی بات صادر نہیں ہوئی - اور اب نام اوسکا رمضان رکھا گیا ہے۔ اسوقت کہ چند اشخاص کہ جن کے نام ظاہر کرنے کی حاجت نہیں۔ اوس سے مذہبی طور پر کسی طرح کا برتاؤ نہیں رکھتے۔ جیسا کہ کھانا پینا وغیرہ سب چیز سے دور رہتے ہیں۔ بلکہ اوسکو سراسر پہلی حالت پر سمجھتے ہیں - اونکو شرعاً کیا حکم ہونا چاہئے۔ چونکہ چند علماء نے اون کے گاؤں میں آکر اونکو سمجھایا لیکن ہرگز باز نہیں آئے۔ نومسلم مذکور نے بروز عید الضحیٰ قربانی کی - تو بہت اشخاص نے گوشت قربانی بھی نہیں لیا۔ اوسکو بسبب قوم چمار جاننے کے یہ سب نفرت کرتے ہیں۔ (سائل الٰہی بخش وحافظ کالو از کوٹ دہرمیاں)

ج نمبر ۲۸ - نومسلم جو اپنے سابق مذہب کو چھوڑتا ہے وہ پہلے سب گناہوں سے پاک وصاف ہو جاتا ہے اس لئے وہ عزت کے قابل ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ سب نومسلم تھے۔ اور حضرت بلال اور صہیب رضی اللہ عنہما پہلے غلام تھے۔ غلام چماروں سے بھی زیادہ ذلیل ہوتے ہیں۔ مگر اسلام لانے کے بعد وہ اس قابل ہوئے۔ کہ اون کے نام پر رضی اللہ عنہم کہا جاتا ہے۔ اس لئے ایسے چمار نومسلموں سے دلی ہمدردی اور عزت کرنی چاہئے۔ جو لوگ اون سے نفرت کرتے ہیں۔ وہ بہت برا کرتے ہیں۔ اسطرح اسلام کی اشاعت میں سخت رکاوٹ آئے گی۔ اور دخل خوب فقط۔

س نمبر ۲۹ - میرا شوہر پابند صوم وصلوٰۃ ہے۔ اسی لئے وہ مجھکو بھی اسی پابندی کی ہدایت کرتا ہے۔ مگر مجھے مجبوریاں لاحق ہیں۔ وہ یہ کہ (۱) چونکہ میرا شوہر اپنی خواہش کو روک نہیں سکتا۔ میرے ایک شیر خوار بچہ میری گود میں ہے جس کے مضرت ونقصان اور نیز اپنی اس تکلیف کے اندیشہ کو ملحوظ رکھکر کہ کہیں ہمارا ہاتھ پیر نہ رہ جائیں یا شیر خوار کو ٹھنڈ کا مرض نہ ہو جائے۔ میں غسل نہیں کرتی۔ اور یہی سبب ہے۔ کہ میں نماز ادا کرنے سے معذور ہوں۔ شوہر ادائے صلوٰۃ کی سخت تاکید کرتا ہے۔ علاوہ بریں وقت پر لکڑی وغیرہ کا پانی گرم کرنے کے لئے مہیا ہونا بھی مشکل ہے۔ ٹھنڈا پانی خصوصاً آجکل سردی کے زمانہ میں مجھ مرضعہ کو باعث خطر ہے۔ پس ایسی صورت میں شرع شریف کا کیا حکم ہے۔ کہ میں نماز کسطرح ادا کر سکوں۔ (ملن کانپوری)

ج نمبر ۲۹ - قرآن مجید میں ارشاد ہے۔ لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَہَا۔ خدا کسی نفس کو طاقت سے بڑھکر حکم نہیں دیتا۔ صبح کے وقت غسل سے تکلیف کا خطرہ ہے۔ تو صبح کی نماز وضو سے پڑھ لیں۔ دوپہر کو غسل کرنے میں تکلیف نہ ہو۔ تو غسل کر لیں۔ غرض غسل کرنے میں تکلیف کا خیال رہے۔ مگر واقعی تکلیف ہو محض بہانہ دلی نہ ہو

س نمبر ۳۰ - حیض اور نفاس کی اقل مدت کیا ہے؟

ج نمبر ۳۰ - حیض اور نفاس کی اقل مدت میں اختلاف ہے۔ خاکسار کی ناقص تحقیق یہ ہے۔ کہ حیض ونفاس کی اقل مدت مقرر نہیں۔ حنفیہ نفاس کی بابت تو یہی کہتے ہیں۔ مگر حیض کی اقل مدت تین یوم رکھتے ہیں کیونکہ ایک حدیث آئی ہے جسکا مضمون ہے کہ حیض کی کم مدت تین یوم ہے۔ مگر وہ حدیث صحیح قابل حجت نہیں۔ اور حیض کی اکثر مدت حنفیہ کے نزدیک دس یوم اور شافعیہ کے نزدیک ۱۵ - یوم ہے۔ اصلی بات یہ ہے۔ کہ جتنی عادت ہو۔ نفاس کی اکثر مدت چالیس یوم ہے۔ بعض کے نزدیک ۶۰ - یوم واللہ اعلم۔

س نمبر ۳۱ - بعض عورتیں مہینہ بھر یا کم میں اور بعض سوا مہینہ میں وضع حمل کے بعد غسل کر کے نماز پڑھ لیتی ہیں۔ کیا اونکا یہ فعل موافق شرع ہے (")

ج نمبر ۳۱ - جب خون بند ہو جائے پڑھ لیں دنوں کا حساب ٹھیک نہیں

س نمبر ۳۲ - بعض کا قول ہے کہ اقل مدت حیض کی ۳ دن اور چار راتیں ہیں۔ پس چوتھے دن عورت سے مقاربت کرنا کیسا ہے۔ (")

ج نمبر ۳۲ - اقل مدت سے مراد یہ ہے کہ اتنے دن آسکتا ہو یہ نہیں کہ اتنے دن گزار کر مقاربت کرنی جائز ہے خواہ خون جاری ہی ہو

س نمبر ۳۳ - حیض و نفاس میں قرآن وحدیث کا مس کرنا اور اوسکی تلاوت کیسی ہے؟ (")

ج نمبر ۳۳ - حدیث میں منع ہے

س نمبر ۳۴ - حائضہ اور نفاس والی عورت کے ہاتھ کا چھوا ہوا کھانا پینا کیسا ہے

ج نمبر ۳۴ - جائز ہے۔

س نمبر ۳۵ - حائضہ اور نفاس والی عورت کے ساتھ صاحب فراش ہونا کیسا ہے (ملن کانپوری)

ج نمبر ۳۵ - صاحب فراش ہونا جائز ہے جماع منع ہے۔

س نمبر ۳۶ - اس ملک دکن میں دستور ہے۔ کہ نکاح کے موقعوں پر عقد خوانی سے پہلے ہی اہل برادری کی دعوتیں اور ضیافتیں کی جاتی ہیں۔ طعام ولیمہ شاذ ونادر دیا جاتا ہے۔ اور ولیمہ کے کھانے میں غربا ومساکین کو نہیں بلایا جاتا۔ ذی مقدرت اور خوش باش لوگوں کو ہی دعوت دیجاتی ہے۔ پس بدون ولیمہ کئے نکاح شرعاً جائز ہوا یا نہیں۔ اور جس ولیمہ میں غربا ومساکین کو بلا کر کھانا نہ کھلایا جاوے۔ وہ ولیمہ درست ہوگا یا نہیں۔ (سائل از امراؤتی)

ج نمبر ۳۶ - نکاح درست ہے۔ ترک ولیمہ اور دیگر خلاف سنت دعوتوں کا گناہ لازم۔ ولیمہ مذکور کو درست نہیں

س نمبر ۳۷ - شادی اور غمی کی وہ تقریبات جن میں لہو ولعب اور شرکیہ وبدعیہ امورات ہوا کرتے ہیں۔ اور اہل برادری اور نیز دیگر اہل اسلام کو دعوتیں دی جاتی ہیں۔ مثل جلوہ۔ چوتھی۔ دہم۔ بستم۔ اور چہلم وغیرہ کی۔ تو ایسی دعوتیں قبول کرنی اور ان دعوتوں میں شریک ہوکر محفلوں کی رونق بڑھانی اور کھانا کھانا شرعاً کیسا ہے؟ (")

ج نمبر ۳۷ - ایسی دعوتوں کو قبول نہ کرنا چاہئے حدیث شریف میں ہے۔ اتقوا مواضع التہم اتہام کے مواضع سے بچتے رہو

متفرقات

حساب دوستاں } مندرجہ ذیل احباب کی قیمت ماہ دسمبر میں ختم ہے - ۱۰ دسمبر کا پرچہ وی پی بھیجا جائے گا - اگر خدانخواستہ کسی صاحب کو آیندہ خریداری منظور نہ ہو - یا کچھ مہلت چاہتے ہوں - تو واپسی ڈاک اطلاع دیکر مشکور فرماویں - تاکہ وی پی واپس آنے سے ناحق نقصان نہ ہو -

۱۰۵ - ۱۵۳ - ۳۰۸ - ۳۱۳ - ۴۲۶ - ۴۳۴ - ۴۳۹
۶۹۸ - ۷۱۲ - ۷۶۴ - ۷۶۵ - ۸۳۴ - ۹۲۹ - ۱۰۱۵
۱۰۰۴ - ۱۰۲۲ - ۱۰۲۷ - ۱۰۶۵ - ۱۳۰۲ - ۱۳۱۱
۱۴۴۳ - ۱۵۶۱ - ۱۵۶۳ - ۱۶۲۰ - ۱۷۰۱ - ۱۸۰۸
۱۸۱۵ - ۱۸۲۹ - ۲۱۱۲ - ۲۱۴۲ - ۲۱۶۲ - ۲۳۸۴
۱۴۹۳ - ۲۵۲۴ - ۲۵۶۷ - ۲۵۶۸ - ۲۵۷۴ -
۲۵۷۸ - ۲۵۹۳ - ۲۶۰۱ - ۲۶۰۸ - ۲۶۲۳
۲۶۳۵ - ۲۸۴۷ - ۲۹۹۰ - ۳۰۲۳ - ۳۰۲۷
۳۰۳۱ - ۳۰۴۳ - ۳۰۴۴ - ۳۰۴۸ - ۳۰۵۰
۳۰۵۵ - ۳۰۶۱ - ۳۰۶۳ - ۳۰۶۴ - ۳۰۶۸
۳۲۵۴ - ۳۲۶۸ - ۳۳۵۷ - ۳۴۰۰ - ۳۴۰۳
۳۴۰۴ - ۳۴۰۵ - ۳۴۰۶ - ۳۴۰۷ - ۳۴۱۰ -
۳۴۱۱ - ۳۴۱۳ - ۳۴۱۵ - ۳۴۱۶ - ۳۴۱۷
۳۴۱۸ - ۳۴۱۹ - ۳۵۱۴ - ۳۵۲۱ - ۳۵۲۲
۳۵۴۲ - ۳۵۴۴ - ۳۷۰۷

محمدیہ کمپنی } کی بابت جو اعلان ہوا - کہ جتنی رقم سردست موجود ہے - اوسکی تقسیم بحساب فی روپیہ ۱۳ آنہ آتی ہے - اس کے مطابق جو صاحب چاہیں - منگالیں - اعلان کے بعد جن جن صاحبوں کو رقم بھیجی گئی - اون کے نام ۱۴ - نومبر تک اہلحدیث مورخہ ۲۰ - نومبر میں درج ہو چکے ہیں - ۱۵ سے ۲۸ تک جن کو رقوم بھیجی گئیں - وہ درج ذیل ہیں

مولوی گل محمد بستی گزنہ - عیسے خان بستی گزنہ - شیخ کبیر الدین - مسعود علی - قیام الدین - گمانی میاں - دلو مستری - محمد سلیم - داؤد - رمضان میاں - امیر الدین - عمر عوت سندر میاں - مسعود علی - بشیر الدین - سو بانہ دیلور - بابو محمد الدین سورہ لنتی - بابو عبد الرحمن باندہ - میر محمد اود ہو سنگل - عبد الرحمن بھو بھیوال - منشی محمد حفیظ الدین اکھرہ - حافظ فضل الدین حافظ احمد جھنگ - مولوی سید ابو الحسن دہلی - منشی عبد الحی کوہاٹ - مولوی عبد الغفور دانا پور - میاں اللہ بخش چک ۱۹۳ - محمد اسمعیل خان - احمد حسین - حامد حسین - نور الاسلام ٹانڈہ - مولوی عبید الرحمن - شیخ عبد الثواب - مولوی عبد الستار حسن مع متعلقین دہلی - حافظ کریم بخش بریلی - منشی غلام احمد رنگریز امرتسر - شیخ عبد العزیز امرتسر - حافظ عبد اللطیف دیوبند - شیخ محمد عبد الرزاق کنو - مولوی عبد الرحیم و حاجی عبد اللہ انبوہا -

بعض اصحاب ایسے بھی ہیں - کہ اونکی نگاہ سے "اہلحدیث" آجکل نہیں گذرتا - اون کے کسی دوست کی نظر سے گذرتا ہو - تو اونکو اطلاع کر دیں

انجمن اہلحدیث بریلی } اہلحدیث کانفرنس اس تجویز پر بہت زور دیتی ہے - کہ ہر مقام انجمن اہلحدیث قائم ہو - تاکہ حامیان توحید و سنت اپنے اپنے علاقہ میں خود کام کریں اور بڑے کام میں اپنی کانفرنس سے مدد لیں - الحمد للہ کانفرنس کی یہ آواز قبول ہوئی - آج ہم ایک ایسے مقام پر انجمن اہلحدیث قائم ہونیکی خبر سناتے ہیں - جو مذہبی اہمیت میں پشاور سے کم نہیں - ناظرین مراسلہ ذیل پڑہیں -

الحمد للہ کہ بریلی میں انجمن اہلحدیث بیکم محرم ۱۳۳۳ھ یوم الجمعہ قائم ہو گئی - یہاں کے اہلحدیث نہایت قلیل ہیں اسمار عہدہ داران جناب مولوی حافظ حکیم احسان الغنی صاحب صدر انجمن دامین جناب حافظ فیروز شاہ صاحب نائب صدر زیا شہری جناب بہادر خانصاحب صوبہ دار نائب صدر دیہاتی بریلی - منشی عبد القادر خانصاحب سکرٹری انجمن دیہاتی، منشی محمود خان صاحب نائب سکرٹری دیہاتی شہری عبد الرحمن خانصاحب متصل مسجد دار ۳ نمبری ہیں - سب مسلمان اللہ پاک سے دعا کریں - کہ اللہ اوسکو ترقی عطا فرمادے

(از عبد الستار حسن سفیر کانفرنس)

تلاش عزیز } حافظ عبد الغفار ساکن کبیر پور ضلع فیض آباد عرصہ سے مفقود الخبر ہیں کسی صاحب کو پتہ ہو تو براہ کرم اطلاع دیں - ان اجری الا علی اللہ (خاکسار - فخر الحسن از ٹانڈہ ضلع فیض آباد مدرس عین العلوم)

ایضاً } میرے دوست مولوی صلح الدین دیناجپوری عرصہ سے لاپتہ ہیں کسی صاحب کو علم ہو - تو براہ مہربانی کرکے اطلاع دیں - (احسان اللہ مدرس مدرسہ مفیدعام سالک کورٹی ڈاکخانہ بہول - ضلع دیناجپور)

علاج خارش } مولانا! آپنے اہلحدیث میں جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب کی علالت خارش کا ذکر کیا - اگر یہ صاحب مولانا سیالکوٹی ہیں تو خاکسار کے پاس نہایت مفید دوا ہے - مفت حاضر کر سکتا ہوں -

میاں عبد اللہ صاحب وزیر گنگوہی جو لیا رضہ بخار کہنہ مبتلا ہیں کسی مقامی طبیب سے تشخیص کرا کر دوا مجھ سے منگا سکتے ہیں (خاکسار حکیم نور الدین لاہور - مو چی دروازہ)

تلاش کتاب } کتاب ادامۃ الشکر والصبر والشکر مصنفہ مولانا نواب صدیق حسن خانصاحب مرحوم کی ضرورت ہے - کسی صاحب کو معلوم ہو - تو اطلاع بخشیں (خاکسار غلام محمد ڈار متصل گھنٹہ گھر گوجرانوالہ)

حاجیان کی واپسی } الحمد للہ علی احسانہ ترکی اور انگریزی جنگ کیوجہ سے حاجیوں کی واپسی میں جو خطرہ پیدا ہوا تھا - وہ رفع ہو گیا - حاجیوں کے کئی ایک جہاز آگئے جن میں خواجہ کمال الدین بھی حج کرکے آگئے ہیں - انشاء اللہ اور بھی آنے والے ہیں

جملہ ناظرین اہلحدیث کیخدمت میں التماس خاکسار کو سوانح عمری حضرت مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب دہلوی مرحوم و مغفور کی از حد ضرورت ہے اگر کسی صاحب کو کتاب ہذا کا پتہ ہو - تو بذریعہ اخبار ہذا یا براہ راست خاکسار کو پتہ ذیل سے مطلع فرمادیں - اور نیز قیمت و جس جگہ و جس صاحب سے دستیاب ہو سکے - مفصل پتہ تحریر فرمادیں - جزاک اللہ فی الدارین خیرا

(حمزہ نور محمد خریدار ۲۹۶۵ از موضع میانی ڈاکخانہ چکری ضلع جہلم)

انتخاب الاخبار

امرتسر کے سکھوں کے خالصہ کالج میں ۲۷ نومبر کی شب کو ایک سکھ نے جو ساکن [illegible] ضلع لائلپور کا سکول ماسٹر ہے۔ پرنسپل خالصہ کالج کے خیال سے ایک انگریز پروفیسر پر چھوی (آلہ قتل) سے فیر کئے۔ پروفیسر مذکور زخمی تو ہوا لیکن بچ گیا۔ اور حملہ آور گرفتار ہوا۔

تصادم - ۲۰-۲۱ نومبر کی درمیانی رات کے ایک دو بجے کے قریب انبالہ اور [illegible] کے درمیان [illegible] سٹیشن پر ہولناک ٹکر ہوئی۔ جس سے کئی گاڑیاں اور انجن ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے ۔۸ مسافر ہلاک اور ۲۲ زخمی ہوئے۔

فیصلہ بابا [illegible] سنگھ بیدی نے سکھوں کی طرف سے ایک مقدمہ جو پنڈت دینا ناتھ آریہ پر اسکی تصنیف "سکھ چکر" کے دل آزار ہونے کی بنا پر دائر کیا ہوا تھا۔ وہ پنڈت مذکور کے اظہار افسوس کرنے پر واپس لے لیا۔

خالصہ پنتھ کی حقیقت جس کے مصنف لالہ [illegible] اور [illegible] سیالکوٹ میں ماخوذ ہیں۔ اس کے متعلق ۱۰ سے ۱۹ دسمبر تک گواہان استغاثہ پر جرح ہو گی اور ۱۰ سے ۲۱ تک ملزم صفائی پیش کریں گے

جنوبی لنڈن میں ڈاکے [illegible] ایک جرمن قصاب پر پڑا۔ جرمن قصاب نے بلوائیوں کا اجتماع دیکھکر دکان بند کر دی۔ بلوائیوں نے شیشے اور دروازے توڑ پھوڑ ڈالے اسی طرح بہت سے بلوائی جمع ہو گئے۔ جنہوں نے کئی دکانیں لوٹیں۔ اور کئی جگہ آگ لگائی۔ ان بلوائیوں میں عورتیں بھی نظر آئیں جو تعاقب کرنے والوں پر پتھر پھینکتی تھیں۔ کہا جاتا ہے کہ ۲۰ بلوائی اور ۴۰ مشتبہ گرفتار ہوئے

کلکتہ میں بم۔ کلکتہ کے مسلمان بازار میں ۲۵ نومبر کی شام کو بم کی ہولناک واردات وقوع میں آئی کہا جاتا ہے کہ بابو بسنت کمار ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ خفیہ پولیس بنگال اور خفیہ پولیس کے پانچ افسروں نے اس بازار کی ایک میٹنگ میں کانفرنس کی۔ ۱۰ بجے کانفرنس ختم کر کے گھر جانے والے تھے۔ کہ [illegible] کے بعد دھماکہ ہوا سب افسر [illegible] ہوئے تھے۔ بھاگتے ہوئے واپس گئے۔ ایک سپاہی نے بم والے پر پستول چلانا چاہا۔ لیکن اسنے دوسرا بم پھینک کر اسکا کام تمام کر دیا۔ ایک پنجابی پولیس مین اور دو ہیڈ کنسٹبل مارے گئے۔ جن میں ایک بابو صاحب کا قریبی رشتہ دار تھا

میڈیکل کالج لاہور کے متعلق جو پچھلے دنوں افواہ اڑی تھی۔ کہ کالج بوجہ جنگ کے بند ہو جاویگا۔ اسکی متعلق پنجاب گورنمنٹ نے پریس کے نام ایک مراسلت بھیجکر اطمینان دلایا ہے۔ کہ اگرچہ اس کے دو پروفیسروں کو فوجی ڈیوٹی پر عود کرنا پڑا۔ اور ممکن ہے کہ دو اور پروفیسروں کی خدمات بھی عنقریب جنگ کیلئے طلب کیجائیں۔ جس سے بقیہ پروفیسروں پر کام کا بوجھ زیادہ پڑ جاویگا۔ مگر تاوقتیکہ کوئی ناگہانی افتاد نہ پڑے۔ کالج دوران جنگ میں برابر کھلا رہے گا۔ بلکہ اسے اپریل گذشتہ کی کمیٹی تحقیقات کی سفارش کے مطابق اور بھی تقویت دیگئی ہے

گورنمنٹ ہند کے سکرٹری صیغہ فوج بھی عنقریب میدان جنگ کو جانے والے ہیں

ارض روم صدر مقام ترکی آرمینیا۔ روسی اور ترکی جنگ کا مرکز بن رہا ہے

روس کی خبر ہے کہ وسچولا اور وارٹا کے مابین جرمنوں کو کامل شکست ہوئی۔

لڑائی کی تفصیل اسطرح بیان کی جاتی ہے کہ جرمن روسی فوج کو چیر کر آگے بڑھ گئے اور ایک مقام پر قبضہ کر لیا۔

اس طرح لڑنے سے جرمنوں کا مقصد یہ تھا کہ شمال کی روسی افواج کو جنوب کی روسی افواج سے الگ کر دیں۔

لیکن روسیوں نے جوابی حملہ میں انہیں گھیر لیا۔ نیز پیچھے سے جرمنوں کو کمک بھی نہ پہنچ سکی

محصور ہو جانے کے سبب جرمنوں کا سخت نقصان ہوا۔ اور انہیں ہتھیار ڈالدینے پڑے۔

بقول روسی اخبار [illegible] ۸۰ ٹرینیں جرمن اسیروں کو لانے کیلئے روانہ کی گئی ہیں۔

روسی بیان ہے کہ سرویہ کے مقام [illegible] میں لڑائی جاری ہے جہاں آسٹریا اپنی پانچ آرمی کور سے سرویہ سے ایک فیصلہ کن لڑائی کرنا چاہتا ہے

بیان کیا جاتا ہے کہ سرویہ ۔ رومانیہ اور یونان سے مشورہ کر کے بلغاریہ کو مقدونیہ میں کچھ علاقہ دیدیگا۔

بلغاریہ کے وزیر اعظم ڈاکٹر رادوسلاف نے بیان کیا۔ کہ بلغاریہ کو غیر جانبداری قائم رکھنی چاہئے۔

انگریزی جنگی جہاز بلوارک بمقام شیرنس [illegible] سے اڑ کر غرق ہو گیا۔ سات ۷ آٹھ سو آدمیوں میں سے صرف ۱۲ بچائے گئے۔

روسی بیان ہے۔ کہ انہوں نے آسٹروی علاقہ میں بھی کامیابی حاصل کی ہے۔ اور ۸ ہزار قیدی گرفتار کئے ہیں۔

چار انگریزی جنگی جہازوں نے بمقام زیبروگ گولہ باری کر کے جرمن تدابیر کو درہم برہم کر دیا۔

زیبروگ بلجیم میں ایک بندرگاہ ہے۔ جسپر جرمنوں نے قبضہ کر کے اُسے اپنا بحری جنگی اسٹیشن بنا لیا تھا اور وہاں زیر آب چلنے والی کشتیاں بنا رہے تھے۔ تاکہ انگریزی بیڑے پر حملہ کرنے میں سہولت ہو

یہ معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ زیبروگ میں جو زیر آب چلنے والی کشتیاں تھیں۔ ان کا کیا حشر ہوا۔

میدان جنگ واقعہ فرانس میں انگریزی اور فرانسیسی سپاہیوں نے قدرے ترقی کی

فرانس کی سرکاری اطلاع سے پایا جاتا ہے۔ کہ جرمنوں نے التوائے جنگ کے لئے درخواست کی جو نامنظور کی گئی۔

ہندوستانی سپاہیوں نے بعض خندقوں پر دوبارہ قبضہ کر لیا ہے۔ اور تین جرمن افسر سو سپاہی ایک [illegible] مشین سے چلنے والی توپیں گرفتار کی ہیں

جرمن نقصان کی سرکاری فہرست ۱۳۴ سے پایا جاتا ہے۔ کہ مقتولین و مجروحین کی مجموعی تعداد ۶ لاکھ ۸ ہزار ۴ سو ۳۶ تک جا پہنچی ہے۔ اس میں سیکسنی کی ۵۰ بویریا کی ۵۶ اور ورٹمبرگ کی فہرستیں شامل نہیں۔

بقول ایک فرانسیسی فوجی اخبار جرمنوں کا نقصان بارہ لاکھ سے بھی زیادہ ہوا ہے

جرمن کیلے تک پہنچنے کی آخری جد و جہد کے لئے تیار ہو رہے ہیں

جرمن نہر کیل کے مورچوں کو مستحکم کر رہے ہیں۔ اور ہیلیگولینڈ

ahmadimuslim.de

مومیائی

۱۲/۵۲

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ چرغان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو۔ ان کیلئے اکسیر ہے۔ دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اسکا معمولی کرشمہ ہے۔ بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے۔ چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد۔ عورت۔ بوڑھے۔ بچے جوان کو یکساں مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال کیجا سکتی ہے۔ سردیوں میں خصوصاً نہایت مفید ہے۔ ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہو سکتی

قیمت

فی چھٹانک ۱۲ دو چھٹانک ۶ یا دو بخت سے مع محصول ڈاک وغیرہ

محصول ڈاک غیرہ سے محصول علاوہ

تازہ شہادت

جناب شیخ حبیب اللہ صاحب مقام بھدوک ضلع بالیسر سے لکھتے ہیں:۔ کہ ایک چھٹانک مومیائی بذریعہ ویلیو پارسل کے پتہ ذیل سے روانہ کریں۔ یہ بھی مومیائی سے لوگوں کو فائدہ ہوتا ہے۔ جلدی ارسال کریں۔ بہت لوگ خواہشمند ہیں (۵۔ اکتوبر ۱۹۱۴ء)

جناب منشی محمد علی صاحب گھوڑا گھاٹ ضلع دیناجپور تحریر کرتے ہیں۔ کہ آپکا مومیائی استعمال کرکے فائدہ ہوا اب ازرہ مہربانی ایک چھٹانک مومیائی جلدی روانہ کریں پتا جناب ابوالحسان صاحب از مسونا تھ بھنجن اعظمگڈھ لکھتے ہیں۔ ایک چھٹانک مومیائی بہ پتہ ذیل . . . . ویلو کردیجئے۔ یہ بھی یہ دوا واقعی نافع ہے (۱۵ اکتوبر ۱۹۱۴ء)

جناب مولوی محمد عبد الرحیم صاحب مقام انبوہا ضلع بیربھوم رقمطراز ہیں۔ کہ جناب کی مومیائی جو میرے ایک دوست کے واسطے منگوائی گئی تھی الحمد للہ بہت مفید ثابت ہوئی۔ اس باعث میرے ایک دوست نے مجھکو کہا کہ میں دمہ۔ کھانسی میں حیران ہوں۔ مجھکو ایک چھٹانک منگوا دیجئے۔ سو مہربانی کرکے جلدی بھیجئے۔ (۱۶۔ اکتوبر ۱۹۱۴ء)

ملنے کا پتہ

پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر

نہایت مفید کتابیں

۵۲/۲۲

رسائل شبلی شمس العلماء علامہ شبلی نعمانی کے نہایت مفید و کار آمد علمی و تاریخی دس رسائل کا مجموعہ جس میں ذیل کے دس رسالے شامل ہیں

(۱) اسلامی شفاخانے۔ مسلمانوں نے اپنے عہد میں کہاں اور کیسے شفاخانے بنائے

(۲) اسلامی کتبخانے۔ اسلام میں کتبخانہ کی ابتدا و ترقی کے حالات۔

(۳) حقوق الذمیین۔ اسلامی زمانہ میں غیر مذاہب کی رعایا کو کیا کیا حقوق حاصل تھے

(۴) الجزیہ۔ جزیہ کس قسم کا ٹیکس تھا۔ اور کن اصولوں پر مقرر ہوا تھا۔

(۵) المخطبہ۔ قدیم ادبی و علمی تالیفات کا تذکرہ۔ (۶) النظر۔ یورپ کے مورخ مستشرقین اور مسٹل کانفرنس کے سفرنامے پر ریویو (۷) کتبخانہ اسکندریہ۔ اس مشہور کتبخانہ کے واقعات اور اس کا تاریخی ثبوت۔ کہ اس کے جلانے والے مسلمان نہ تھے

(۸) اسلامی مدارس اور قدیم تعلیم۔ مسلمانوں نے کہاں کہاں اور کیسی کیسی درسگاہیں قائم کی تھیں اور ان میں تعلیم کا کیا نصاب تھا (۹) تراجم۔ علمی دنیا کی کن کن زبانوں سے مسلمانوں نے کیا کیا کتابیں ترجمہ کی تھیں۔ (۱۰) میکینکس۔ مسلمانوں نے کیا کیا کلیں ایجاد کی تھیں۔

قیمت ۱۲/

تقلید اور عمل بالحدیث اس مضمون میں سات تذکرے ہیں۔

(۱) مذاہب اربعہ کے جاری ہونے سے پہلے زمانے کا حال

(۲) مذاہب اربعہ کی بنیاد پڑنے کا زمانہ اور اسکا سبب

(۳) ان چاروں مذاہب کی پابندی کامل طرح سے کب ہوئی

(۴) ان چاروں مذہبوں میں اختلافات ہونے کا سبب

(۵) اجتہاد اور عمل بالحدیث میں کیا فرق ہے (۶) تقلید اور عمل بالحدیث پر مقلد اور غیر مقلد کا مباحثہ (۷) قول فیصل بہ نسبت تقلید اور عمل بالحدیث کے مصنفہ نواب محسن الملک بہادر مرحوم

قیمت ۸/

الایمان اس کتاب میں نہایت فلسفیانہ طریق سے بتایا گیا ہے۔ کہ مسلمانوں کا ایمان از روئے قرآن کریم کیا ہے۔ اور اس میں کیا کیا داخل ہے اور کیا کیا خارج۔ قابل عمل و مطالعہ

۶/

تربیت اولاد تربیت اولاد کے مسئلہ پر حکیمانہ بحث۔ اور بچوں کی جسمانی۔ اخلاقی۔ اور روحانی غور و پرداخت کی سہل اور کار آمد ترکیبیں

۴/

الدین یسر یہ محققانہ رسالہ درحقیقت حدیث نبوی ان الدین یسر (دین تو آسان چیز ہے) کی ایک بے مثل حکیمانہ تفسیر ہے۔ جس میں نصوص صحیحہ سے ثبوت دیا گیا ہے۔ کہ ہمارے مذہب کے اصول نہایت آسان ہیں۔ ہر قوم اور ہر ملک کے لئے اسلام کی پابندی آسان ہے۔ مصنفہ شمس العلماء مولانا حالی۔

۳/

ملنے کا پتہ **منشی مولابخش کشتہ امرتسر ڈھاب کھٹیکاں**

فاتح قادیان یعنے اس مناظرہ کی کیفیت جو مولانا ابوالوفا اور مرزائیوں کے درمیان ہوا۔ جس میں مولانا کو تین صد روپیہ انعام ملا۔ اور حق کی فتح ہوئی

۱/

اسلام اور علماء فرنگ۔ اسلام کی عظمت۔ صداقت اور فضیلت پر یورپین عالموں۔ پروفیسروں اور مورخوں کی آراء کا مجموعہ ۳/

[illegible]

دفتر اہلحدیث کی کتابیں

تفسیر ثنائی (اردو) پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے۔ ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے۔ تفسیر کے دو کالم ہیں۔ ایک میں الفاظ قرآنی مع ترجمہ با محاورہ کے درج ہیں۔ دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کی گئی ہے۔ نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دئے گئے ہیں۔ ایسے کہ باید و شاید۔ تفسیر سے پہلے ایک مقدمہ ہے جس میں کئی ایک زبردست دلائل عقلی و نقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے۔ ایسا کہ مخالف کو بھی (بشرط انصاف) بجز لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کا چارہ نہ ہو۔ تفسیر سات جلدوں میں ہے جن میں چھ جلدیں تیار ہیں

جلد اوّل۔ سورہ فاتحہ بقرہ قیمت عہ

〃 دوم۔ سورہ آل عمران و نساء 〃 عہ

〃 سوم۔ سورہ مائدہ۔ انعام۔ اعراف 〃 عہ

〃 چہارم۔ تا سورہ نحل ۱۴ پارہ 〃 عہ

〃 پنجم۔ تا سورہ فرقان 〃 عہ

〃 ششم۔ تا سورہ یٰس 〃 عہ

چھ جلدوں کے ایک ساتھ خریدار سے مع محصول سے روپے

الانصاف فی حق احناف۔ کے جواب میں قیمت ۱۲/

الفاروق۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سوانح عمری مولفہ علامہ شبلی مرحوم عہ

البرہان العجاب۔ فاتحہ خلف امام کے ثبوت میں از مولانا بشیر احمد سہسوانی ۲/

اے گائڈ ٹو پرشین عربک روٹس اینڈ ورڈز۔ اس کتاب میں فارسی عربی الفاظ کے مصادر اور ان کی انگریزی درج ہے۔ سکولوں اور کالج کے طالب علموں کے لئے بہت مفید ہے ۱۰/

حدیث نبوی اور تقلید شخصی دونوں یکجا ۳/

مناظرہ نگینہ۔ مشہور و معروف مناظرہ جو نگینہ میں آریوں سے ہوا تھا۔ قیمت صرف ۴/

ترک وید۔ غازی محمود (دھرمپال) کی تازہ تصنیف جس میں ویدوں کے غیر الہامی ہونیکا ثبوت دیا ہے قیمت ۶/

تغلیب السلام۔ بجواب تہذیب السلام دھرمپال جلد اول ۳/ جلد دوم ۳/ جلد سوم ۳/ جلد چہارم ۳/ چاروں کی قیمت علاوہ محصول ڈاک ۱۲/

اہلحدیث کا مذہب فرقہ اہلحدیث یعنے موحدین کے مسلمہ مسائل کا بیان ۳/

السلام علیکم۔ اسلامی سلام کے احکام قیمت ۱/

سرکوب بدعت۔ بدعات کا رد ۱/

میل و ملاپ۔ اتفاق کا سبق دینے والا رسالہ قیمت ۱/

اسلامی تاریخ۔ آنحضرت صلعم کی زندگی کے حالات مبارک بچوں کیلئے بہت مفید ۱/

اسلام اور برٹش لا۔ یعنے سیاست محمدیہ اور قوانین انگریزیہ کا مقابلہ دکھا کر بدلائل ثابت کیا ہے کہ اسلامی قانون موجب فلاح ہے ۴/

ہدایت زوجین۔ نکاح و طلاق کے مسائل اور بیوی خاوند کے حقوق کا بیان قیمت ۱/

بحث تناسخ تناسخ اور مادہ کا ابطال قیمت ۲/

شادی بیوگان اور نیوگ قیمت ۱/

رسوم اسلامیہ۔ رسوم قبیحہ کی تردید ۱/

صحیفہ محبوبیہ۔ قادیانی رسالہ صحیفہ آصفیہ کا جواب اور مرزا صاحب کی تردید قیمت ۴/

حدوث دنیا۔ آریوں کا رد ۱/

عزت کی زندگی قابل دید رسالہ ہے قیمت ۱/

شریعت و طریقت ہر دو کا بیان ۱/

کلمہ طیبہ اس رسالہ میں کلمہ شریف لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کی تفصیل اور تشریح بڑے لطیف پیرایہ میں کی گئی قیمت ۱/

الہامات مرزا۔ مرزا صاحب قادیانی کے الہاموں کی مفصل تردید مع جواب ایچ حق نما بلد بیچ ہے ۵/

حدوث وید۔ قدامت وید کا ابطال وید سے ۱/

سوامی دیانند کا علم و عقل۔ ۱/

نماز اربعہ۔ اسلامی نماز کے احکام اور دیگر مذاہب کی عبادتوں سے مقابلہ اور اسلامی عبادت کی فضیلت کا ثبوت ۲/

ترک تناسخ موسوم فتوح البرہان مصنفہ دھرمپال تازہ تصنیف جس میں تناسخ کی تردید کی ہے قیمت ۳/

ترک نیوگ۔ نیوگ کی تاریخ اور اس کے نقائص پر زبردست کتاب۔ مصنفہ دھرمپال ۴/

ثمرات تناسخ۔ تناسخ کے نتائج ۳/

ملنے کا پتہ

مینیجر اہلحدیث امرتسر

تیرھویں صدی ہجری کے مجدد یعنے حضرت مولانا سید احمد صاحب بریلوی کے حالات و مکتوبات۔ مرتبہ مولوی محمد جعفر صاحب تھانیسری جو بوجہ اتباع سنت حضرت سرور کائنات محض امی تھے لیکن جنکو جناب رسول مقبول صلعم کی جسمی زیارت نصیب ہوئی جن کو غیب سے خوان نعمت ملا کرتے تھے جنگلی سواری کے جانور حرام غذا نہ کھاتے تھے جب وہ نواب امیر خاں والئے ٹونک کی فوج میں بطور سپاہی کام کرتے تھے تو انگریزی سپہ سالار فوج آپکے ہمراہ دشمن کے دستہ میں آگیا اور جنگ سے تائب ہوا جنکے دشمن آپکو قتل کرنے آتے تو مرید و دست بیعت ہو جاتے جن کے خدام کو ہمیشہ غیب سے خرچ ملتا جنکی دعا سے شیعہ عالم رویا میں خود حضرت سرور کائنات روحی فداہ سے نصیحت پاکر رافض سے تائب ہوا۔ جنکی دعا سے دیوانے ہشیار اور کسبیاں تائب ہو کر نیکوکار ہو گئیں۔ جو حج پر گئے تو راستے میں انگریزوں نے انکو دعوت دی جنکی مخالفت سے رب بڑے ہشیار مجنون ہو گئے جنکے ہاتھ پر مالدار ہندو سیٹھ سچا خواب دیکھکر مسلمان ہوا۔ غرض اس بزرگ کے حالات و کرامات کیلئے پونے تین سو صفحے کی کتاب منگا ملاحظہ فرماویں

قیمت علاوہ محصول ڈاک ... صوفی ... ضلع ... پنجاب

راجپوت پرنٹنگ ورکس لاہور میں ٹھاکر مدن گوپال سنگھ پرنٹر نے چھاپا اور امرتسر سے مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک نے شائع کیا

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔ اور ناپسند مضامین بصول ٹکٹ آنے پر واپس ہوسکیں گے۔

اخبار اہلحدیث امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

نمبر ۶ — جلد ۱۲

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۔۔۔
روساء و جاگیرداران سے ۔۔ للعہ
عام خریداران سے ۔۔ ے
۔۔ ششماہی ۔۔ عہ
ممالک غیر سے سالانہ شلنگ ۹ پنس ۔۔
۔۔ ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام
مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب
(مولوی فاضل) مالک و ایڈیٹر اہلحدیث
امرتسر ہونی چاہیے۔

امرتسر۔ مورخہ ۲۲ محرم سنہ ۱۳۳۳ ہجری مطابق ۱۱ دسمبر سنہ ۱۹۱۴ء یوم جمعہ

عورت کا درجہ

یہ وہ مضمون ہے۔ جو لاہور آریہ سماج کے سالانہ جلسہ (مذہبی کانفرنس) پر بتاریخ یکم دسمبر مینے پڑھا۔ اور تھوڑی دیر اسپر مباحثہ بھی ہوا۔ ابو الوفا

مسلم نے حرم میں راگ گایا تیرا
ہندو نے صنم میں جلوے پایا تیرا
دہری نے کیا دہر سے تعبیر تجھے
انکار کسی سے بن نہ آیا تیرا

کچھ شک نہیں کہ مذہب نوع انسانی کی بہتری کے لئے ہوتا ہے۔ قدرت کی صنعت میں کسی قسم کا نقص نہیں بلکہ کمال ہے۔ سچا مذہب اوس کمال کو ملحوظ رکھتا اور اس کی تکمیل کرتا ہے۔ اس بیان کی ہم ایک مثال دیتے ہیں۔

گیہوں اور دیگر نباتات پیدا ہوتی ہیں۔ اون میں سب قسم کے کمالات ہوتے ہیں۔ انسان اون کمالات میں کوئی کمال اضافہ نہیں کر سکتا۔ تاہم انکی صفائی کرکے آٹا بناتا ہے۔ آٹے ہی پر بس نہیں۔ اسے گوندھتا اور گوندھ کر روٹی بھی پکاتا ہے۔ ٹھیک اسی طرح انسان میں ہر ایک کمال ہے۔ دیانت ہے۔ امانت ہے ادائے حقوق ہے۔ سخاوت ہے۔ احسان ہے غرض سب کچھ ہے۔ تاہم مذہب آکر ان سب میں جلا کرتا ہے۔ یا بالفاظ دیگر ان کمالات کی تکمیل کرتا ہے۔

جو مذہب فطرت انسانی کے خلاف ہدایت کرے اوسکے غلط ہونے کی یہی ایک کافی علامت بلکہ دلیل ہے کہ وہ چٹان سے ٹکراتا ہے۔

اس تمہید کے بعد میں اصل مضمون پر آتا ہوں اسلام میں عورت کا درجہ کیا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ اسلام میں عورت کا درجہ وہی ہے جو قانون قدرت میں ہے۔ اس کی تفصیل منظور ہو تو توجہ سے سنیں۔

فلسفہ الٰہیات ہمکو بتلاتا ہے۔ کہ قدرت نے جتنی چیزیں بنائی ہیں۔ اون میں باہم ایک نسبت یعنے تعلق پاتے ہیں۔ وہ کیا؟ وہ تعلق استعمال کی نسبت ہے یعنے دنیا کی چیزوں میں بعض مستعمل ہیں تو بعض مستعمَل۔ مطلب یہ کہ بعض چیزیں بعض کو استعمال کرتی ہیں مثلاً بے جان چیزیں جتنی ہیں۔ سونا۔ چاندی۔ تانبا۔ پیتل۔ نباتات وغیرہ ان سب کو جاندار استعمال کرتے ہیں۔ اسی طرح جانداروں میں بھی یہ نسبت پائی جاتی ہے جملہ حیوانات کو انسان استعمال کرتا ہے۔ یعنے یہی حضرت انسان ان سب کا مستعمِل ہے۔ اور وہ سب اس کے مستعمَل۔ گھوڑا۔ خچر۔ اونٹ۔ ہاتھی ہمیشہ انسان کو سواری دیتے ہیں۔ گائے۔ بکری۔ بھینس وغیرہ دودھ دیتی ہیں۔

کبھی کسی ملک میں یہ نہ دیکھا نہ سنا گیا ہوگا۔ کہ حیوانات انسان سے وہی کام لیتے ہیں۔ جو انسان ان سے لیتا ہے۔

غرض یہ نسبت جیسی جانداروں اور بے جانوں میں پائی جاتی ہے۔ ویسی ہی انسانوں اور حیوانوں میں بھی ہے اب غور طلب بات یہ ہے۔ کہ انسان کی نوع کی جو دو صنف (مرد اور عورت) ہیں۔ ان میں بھی قدرت نے کوئی نسبت رکھی ہے۔ یا نہیں۔ بغور دیکھا جائے۔ تو رکھی ہے۔ اس دعوے پر میں تین قسم کی دلائل پیش کر سکتا ہوں۔ اول قدرتی (نیچرل) دوم عرفی۔ جو عام طور پر بلا لحاظ مذہب و ملت مروّج ہیں۔ سوم۔ مذہبی۔ جو ہر مذہب میں بپابندی مذہب مروّج ہیں۔

قدرت نے مرد۔ عورت کو جوڑا بنایا ہے۔ اس سے غرض نسل انسانی کی پیدائش ہے۔ مگر اس پیدائش کا طریق جو رکھا ہے۔ وہی بتلا رہا ہے۔ کہ مرد مستعمل ہے اور عورت مستعمل۔

کون نہیں جانتا۔ کہ انسانی پیدائش بھی مثل نباتات کے ہے۔ اس موقع پر مجھے دیانند کا حکیمانہ قول یاد آیا جو انسانی پیدائش کو اسی طرح بیان کرتے ہیں۔ کہ اس سے اونکی نسبت کا بھی علم ہو جاتا ہے۔ جو لوگ زنا کاری کرتے ہیں۔ اونکو نصیحت کے طور پر لکھتے ہیں کہ بے عقل دہقان اپنا بیج اپنے کھیت کے سوا دوسرے کے کھیت میں نہیں ڈالتا۔ زنا کار۔ اپنا بیج کیوں دوسرے کے کھیت میں ڈالکر ضائع کرتے ہیں۔ (ستیارتھ ص۱۵۱) یہی مثال قرآن شریف نے دی ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ تمہاری عورتیں تمہاری کھیتی ہیں۔ حسب منشا اپنے کھیتوں کو آباد کرو۔

اس معقول مثال سے ثابت ہوا۔ کہ انسان کی پیدائش مثل نباتات کے ہے۔ بہت خوب۔ اب غور طلب بات یہ ہے۔ کہ اس کھیتی کا مالک دونوں میں سے کس کو ملا ہے۔ سوامی دیانند نے اس سوال کو کھلے لفظوں میں حل کر دیا ہے۔ کہ نہ صرف مالک بلکہ بیج بھی مرد ہی کو ملا ہے۔ عورت کی حیثیت صرف زمین کی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جسطرح مزارع جب چاہے زمین کو جوت سکتا ہے مگر زمین جب چاہے۔ جتوا نہیں سکتی۔ جس سے ثابت ہوا۔ کہ یہی نسبت انسان کی دونوں صنفوں میں ہے۔ کہ مرد مستعمل ہے۔ اور عورت مستعملہ۔ جس کی تشریح کی حاجت نہیں

قدرتی دلائل میں سے ایک یہ بڑی وزنی دلیل ہے کہ بلوغت کو پہنچتے ہی یعنے جس وقت دونوں قدرتی طور پر اوس امتیازی حد پر پہنچتے ہیں۔ جہاں اُن کی ابتدائی زندگی کی لائنیں جدا جدا ہوتی ہیں۔ تو اوس سرحد پر پہنچکر جیسی اونکی آئندہ زندگی کی خدمات جدا جدا ہیں۔ قدرت اپنے قانون سے ان دونوں کی صورتوں میں بھی تمیز کر دیتی ہے۔ یعنے مرد کے منہ پر ایک سیاہ گول دیوار بالوں کی بن جاتی ہے۔ اور عورت کا منہ بالکل سادہ۔ اور صفا رہتا ہے۔ جو اوس کی مرغوبیت اور محبوبیت کی علامت ہے

نوٹ:۔ اسی لئے اسلام نے مردوں کو داڑھی رکھنے کا حکم دیا ہے۔ تاکہ یہ قدرتی امتیاز قائم رہے اور اگر مجھے اصل مضمون سے علیحدگی کا خطرہ نہ ہوتا۔ تو میں اسپر کچھ زیادہ کہتا

اس دلیل سے بھی صاف ثابت ہے۔ کہ انسان کی دونوں صنفوں میں سے مرد کو قدرت نے مستعمل اور عورت کو مستعملہ بنایا ہے۔

میں نہیں چاہتا کہ قدرتی دلائل کو زیادہ طوالت دوں۔ ورنہ بنظر فلسفہ الٰہیات تمام چیزیں اس دعوے کی دلیل ہو سکتی ہے۔

اب میں عرفی دلائل میں سے کچھ بیان کرتا ہوں۔ عرف عام سے میری مراد وہ دستور ہے۔ جو ہر ایک ملک میں بلا لحاظ مذہب و دھرم جاری ہے۔

ہر ایک قوم میں دستور ہے۔ کہ شادی کے وقت دولہا کی طرف سے دولہن کو کچھ نہ کچھ دیا جاتا ہے۔ سوامی دیانند نے تو عورت کی داد و دہش کا نام پوجا رکھا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔ کہ عورت کی پوجا کرنی چاہئے۔ (ستیارتھ ص۱۲۶)

اب سوال یہ ہے۔ کہ اگر دونوں مرد اور عورت کا رتبہ عرف عام میں مساوی ہوتا۔ تو خرچ کا تمام بوجھ مرد ہی پر کیوں ڈالا جاتا۔

قرآن شریف نے جو فلسفہ الٰہیات اور طبعیات کی بنا پر احکام دیتا ہے۔ اس مضمون کو دو لفظوں میں ادا کر دیا۔ اور ایسا خوب ادا کیا۔ کہ اوس سے اچھا تو کیا اوس کے برابر بھی نہ ہو سکے۔ فرمایا

الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللَّهُ بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ وَبِمَا أَنفَقُوا۔ یعنے مرد عورتوں پر حاکم ہیں۔ کیوں؟ اس کی دو وجہیں ہیں۔ ایک تو وہی قدرتی کہ خدا نے مرد کو عورت پر فضیلت دی ہے۔ دوسری عرفی اور کسبی۔ کہ مرد عورتوں پر اپنا مال خرچ کرتے ہیں

غرض اس دلیل سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ مرد عورت میں وہی نسبت ہے۔ جو دیگر اشیاء میں اور انسان میں ہے۔

اب میں تیسری قسم کے دلائل میں سے کچھ بیان کرتا ہوں کچھ شک نہیں۔ کہ بچے کی پیدائش میں دونوں کو دخل ہے باپ کا نطفہ ہے تو ماں نے اوٹھایا ہے۔ مگر بچہ جب پیدا ہوتا ہے۔ تو ہر ایک مذہب اور دھرم یہی ہدایت کرتا ہے۔ کہ وہ باپ کی قوم سے ہوگا۔ سید اور شیخ زادی کا بچہ سید ہوگا۔ براہمن اور کھتران کا بچہ براہمن کہلائیگا۔ حالانکہ ماں کی محنت زیادہ ہے۔ ایام حمل کی مدت کے علاوہ تولد کی تکلیف اوس کے بعد دودھ پلانے کی تکلیف۔ سرد راتوں میں سلانے کی تکلیف۔ مگر مذہب اور دھرم ان باتوں پر لحاظ کر کے مرد کو اون قدرتی۔ عرفی اور کسبی حقوق سے محروم نہیں کرتا۔ بلکہ کہتا ہے نہیں

ہاتھی پرے گراں گراں جسکا ہاتھی اُسی کا ناں

دیکھئے ہاتھی کا ؤں گاؤں میں پڑا پھرے جسکا ہاتھی ہے اسی کا نام ہے

شادی کے وقت جو الفاظ کہے جاتے ہیں وہ بھی قابل غور ہیں۔

ہر ایک مذہب میں یہی طریق ہے۔ کہ مرد کو نکاح کے الفاظ سنا کر ذمہ وار قرار دیا جاتا ہے۔

ان سب دلائل قدرتی۔ عرفی اور مذہبی کا نتیجہ یہی ہے کہ عورت۔ مرد کے لئے ایک مستعملہ چیز ہے۔ اور مرد کے لئے مستعمل۔

آریوں میں جو ایک مسئلہ ہے جسپر مخالف بہت کچھ ہنسی اڑایا کرتے ہیں۔ گو میں اوسکا قایل نہیں مگر میں سمجھتا ہوں۔ کہ وہ بھی اسی فلسفہ کی فرع ہے۔ وہ مسئلہ کیا ہے

ahmadimuslim.de

میرے خیال میں اوس کے بتانے سے پہلے ہی ناظرین سمجھ گئے ہونگے۔ کہ وہ نیوگ کا حکیمانہ اصول ہے۔ جس کی تحت میں آریہ سماج پر بہت کچھ گولہ باری ہوتی ہوتی ہے اور ہوگی۔

چونکہ یہ ایک مسئلہ فلسفہ تمدن یا پولیٹکل اکانمی پر مبنی ہے۔ اس لئے آریہ سماج کی طرف سے اس کے جواب میں مخالف کو کہا جائے۔ کہ ؎

سخن شناس نئی دلبرا خطا اینجا است

تو شاید بجا اور درست ہے۔

میں کہہ چکا ہوں۔ کہ میں اس مسئلہ کا قائل نہیں۔ ورنہ اس موقع پر میں اس کے دلایل دیتا۔ غالباً جیرا اشارہ استنباط آریہ سماج کو بہت کچھ مفید ہو سکتا ہے۔ اس لئے میں صرف یہ کہکر آگے چلتا ہوں ؎ کہ

یاد آئیگی تمہیں میری وفا میرے بعد

ابھی تک میں اپنے اصلی مدعا پر نہیں آیا۔ بلکہ صرف تمہید ہی تمہید میں ہوں۔

مدعا یہ ہے۔ کہ اسلام میں عورت کا درجہ کیا ہے؟ گذشتہ دلائل سے ثابت ہوا۔ کہ مرد اور عورت میں ایک نسبت ہے جس کو میں اپنے لفظوں میں نسبت استعمال کہتا ہوں یعنے مرد بمعورت کا مستعمل ہے اور عورت مرد کی مستعمل چیز۔ مگر چونکہ یہ مستعمل چیز بھی اپنے اندر جان رکھتی ہے۔ جان بھی ایسی۔ جیسی مرد رکھتا ہے بلکہ اس سے بھی عزیز تر۔

اس لئے اسلام نے عورت کو محض مستعمل بے جان چیز کی طرح قرار نہیں دیا۔ بلکہ حکم فرمایا ہے۔ عَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ (عورتوں کے ساتھ نیک طریقے سے برتاؤ کیا کرو۔)

مرد عورت کے بگاڑ کی وجہ جو عموماً عورت کی بدصورتی یا بداخلاقی ہوتی ہے۔ اس بگاڑ کے روکنے کو فرمایا فَعَسَىٰ أَن تَكْرَهُوا شَيْئًا وَيَجْعَلَ اللَّهُ فِيهِ خَيْرًا كَثِيرًا (ممکن ہے تم کسی چیز کو ناپسند کرو۔ اور خدا اوس میں تمہارے لئے بہتری پیدا کر دے۔ یعنی اسی بیوی سے اولاد صالح پیدا ہو جائے۔)

مرد جو یہ سمجھتے ہیں۔ کہ ہم عورتوں پر حاکم ہیں۔ عورت ہمارے لئے ایک قابل استعمال چیز بنی ہے۔ تو اون میں ایک شان اور غرور اس مضمون کا پیدا ہوتا ہے۔ کہ ہمارے حقوق سب طرح عورتوں پر فائق ہیں۔ اور عورتوں کے حقوق ہمارے مقابلہ میں کچھ نہیں۔ اس پر قرآن شریف کہتا ہے۔

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ (جسقدر تمہارے حقوق عورتوں پر ہیں۔) اوسی قدر اوسی قسم کے حقوق اون کے تم پر بھی ہیں۔ تم چاہتے ہو کہ تمہاری عورت با وفا رہے۔ تمہارا بھی فرض ہے۔ کہ تم بھی اس کے ساتھ باوفا رہو۔ تم چاہتے ہو۔ تمہاری عورت تمہارے حقوق اور عزت کی محافظ رہے۔ تمہارا بھی فرض ہے۔ کہ تم اوس کے محافظ رہو۔ عورتوں کی خوبیاں اور فضایل کے بیان میں فرمایا۔

فَالصَّالِحَاتُ قَانِتَاتٌ حَافِظَاتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللَّهُ (نیک عورتیں وہ ہیں جو تابعدار اور غائبانہ خاوند کی سب چیزوں کی بحکم خدا حفاظت کرنے والیاں ہیں)

طبابت پیشہ اور ڈاکٹر شہادت دے سکتے ہیں کہ کسی مرض کا نسخہ تجویز کرنے میں مریض کی ہر ایک حیثیت کا لحاظ رکھا جاتا ہے۔ دوا گرم ضرورت سے زیادہ گرم ہے۔ تو اوس کے اعتدال کے لئے بارد اجزا لائے جاتے ہیں۔ غرض حکیم حاذق کا فرض ہوتا ہے کہ ہر ایک پہلو پر نظر رکھے۔

اسلام بھی جو ایک حکیمانہ مذہب ہے۔ اس نے عورت کی ہر حیثیت کا لحاظ رکھا۔ بحیثیت اس کے کہ قدرت نے اوسکو مرد کے لئے ایک مستعمل چیز بنایا ہے۔ مرد کو حسب ضرورت تعدد ازدواج کی اجازت دی۔ کون نہیں جانتا۔ کہ انسان کی حاجات مختلف ہیں۔ کسی کی بھوک ایک کوٹ سے دور ہو سکتی ہے۔ کسی کو دو کی حاجت ہوتی ہے۔

اسی طرح جس مرد میں طاقت زیادہ ہو۔ جس سے وہ ایک عورت کو کافی نہ پائے۔ اوسکو اجازت دی کہ وہ متعدد نکاح کرے۔ کیوں؟ اسکا جواب وہی قدرتی نسبت ہے۔ جو خالق کائنات نے ان دونوں میں پیدا کی ہے۔

کون نہیں جانتا۔ کہ ہم اپنی کسی مستعمل چیز کو ننگا رکھنے میں اوسکی خرابی کا اندیشہ کرتے ہیں تو اوسکو ڈھانپ کر رکھتے ہیں۔ بلکہ بعض اوقات بہت سے پردوں میں رکھتے ہیں۔ اسی اصول سے اسلام نے عورت کو پردہ کا حکم دیا ہے۔ تاکہ کسی کی نظر اوس پر اثر نہ کر سکے۔

سمجھنے۔ ہم اوس وقت اپنے دلوں کی کیفیت معلوم کریں۔ جس وقت ہم بازار میں زیورات اور خوش لباس سے سجی ہوئی عورتوں کے جھنڈ کے جھنڈ دیکھتے ہیں تو ہماری نگاہیں ہمارے دلوں پر کیا اثر کرتی ہیں بازار کے لوگ اسکا جواب اچھا دے سکتے ہیں۔ جو ایک دوسرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کرتے ہیں ؎

آنکھیں کہیں کہ دل ہی نے ہمکو کیا خراب
دل یوں کہے کہ آنکھوں نے ہمکو لٹا دیا
بگڑا کسی کا کچھ نہیں اے ذوق عشق میں
دونوں کی اس نزاع نے ہمکو مٹا دیا

تمام انسانوں میں اگر ایک ہی فطرت کام کر رہی ہے۔ تو جو اثر اون بازاری لوگوں پر دوسروں کی عورتیں دیکھنے سے دوسرے لوگوں پر ہوتا ہوگا۔ جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے۔ یا نکلنا ممکن ہے ؎

ہم ہوئے تم ہوئے کہ میر ہوئے
انہی زلفوں کے سب اسیر ہوئے

ہاں اسلام نے عورت کو انسانی نوع کا ایک الگ حصہ سمجھکر ایک معنے سے مرد کے برابر حقوق دئیے ہیں عورت کو جو کچھ اوس کے ماں باپ کی طرف سے یا خاوند کی طرف سے ملے اوس کو اوس کی ملکیت قرار دیا ہے۔ چاہے وہ لاکھ دو لاکھ کا ہو۔ بعد موت مرد کو عورت کے مال کا وارث بنایا ہے۔ تو عورت کو بھی حصہ دار قرار دیا ہے۔ مگر کیا مجال کہ وہ نسبت جو قدرت نے ان میں رکھی ہے ہٹنے پائے۔ مرد کو عورت سے دوگنا حصہ دلایا ہے۔ مثال سنئے۔

ایک عورت مرگئی۔ اوس کے وارث رہے۔ خاوند ایک بیٹا۔ ایک بیٹی۔ اوس کے مال میں سے خاوند کا چوتھا حصہ، باقی لڑکے اور لڑکی کا۔ مگر اسطرح کہ لڑکی کو ایک پیسہ تو لڑکے کو دو پیسہ

اسی طرح مرد مرگیا۔ اوس کے وارث رہے ایک بیوی ایک لڑکا۔ ایک لڑکی۔ بیوی کا آٹھواں حصہ۔ باقی

اوس عورت کی اولاد کا۔ مگر دسمی طرح۔ پیسہ اور دو پیسہ کی نسبت سے۔ ماں باپ کی جائداد میں بھی لڑکی کو بھائی کے ساتھ وارث بنایا ہے۔ یہ سب احکام قرآن مجید کھلے لفظوں میں دیتا ہے۔

اس کے علاوہ بڑی بات یہ ہے۔ کہ اسلام اوس قدرتی ضرورت کو ہر وقت ملحوظ رکھتا ہے۔ جس کی وجہ سے مرد۔ مرد ہے۔ اور عورت۔ عورت۔ اسی لئے اسلام ہاں۔ الٰہی مذہب اسلام جہاں رنڈوے مرد کو دوسری شادی کی اجازت دیتا ہے۔ عام طور پر عورتوں کے حق میں بھی فرماتا ہے۔ وَأَنكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنكُمْ اپنی بیوہ لڑکیوں کی شادی کر دیا کرو۔ دوسری بات ہے۔ کہ عورت خود نہ چاہے۔ یا اوس کے برابر کا کفو نہ ملے۔

جملہ حقوق کے بتلانے کے لئے ایک حدیث نقل کرتا ہوں۔ جو مجملاً اس مسئلہ پر روشنی ڈالنے کے کافی ہے۔

ایک صحابی نے ہمارے حضور پر نور حضرت سید الانبیاء احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا۔ حضور میری بیوی کا مجھ پر کیا حق ہے۔ حضور نے فرمایا۔

قال ان تطعمها اذا طعمت وتکسوها اذا اکتسیت ولا تضرب الوجه ولا تقبح ولا تهجر الا فی البیت مشکوۃ باب عشرۃ النساء

جب تو خود کھائے اسے کھلایا کر جب خود پہنے اسے پہنایا کر غصے کے وقت اس کے منہ پر نہ مارا کر۔ اور اسکو برا نہ کہا کر۔ بڑی بات یہ کہ ناراضگی کا موقع پیش آ جائے تو گھر ہی میں اوس سے جدائی کیا کر۔ یہ نہیں کہ بستر اٹھایا۔ اور دکان پر یا بیٹھک پر جا سوئے۔ ورنہ اسکی خرابیاں بہت ہونگی۔

مختصر یہ ہے۔ کہ اسلام عورت کو وہی حقوق اور درجہ دیتا ہے۔ جو قدرت نے اوسکو دیا ہے۔ عربی میں ایک مثال ہے۔ تعرف الاشیاء باضدادها چیزوں کی پہچان مقابلہ میں ٹھیک ہوتی ہے۔ اسلئے ضروری ہے۔ کہ ہم غیر اسلام مذاہب کی بھی جانچ کریں۔

سب سے پہلے ہمارے سامنے ہندو دھرم اور اوس کی شاخ آریہ دہرم ہے۔ ان دونوں نے عورت کو اوس کے قدرتی حقوق سے محروم کیا ہے۔ جو اوسکو ملنے چاہئیں خاوند کے مال سے وراثت کا ثبوت تو کیا ہی ہوتا۔ ماں باپ کے مال سے بھی بے نصیب ہے۔

خاوند کے مرنے کے بعد نکاح ثانی سے روکا جاتا ہے چاہے اوسکی عمر ۱۴-۱۵ سال کی ہو۔ اور پہلے نکاح کے ابھی تک کپڑے اور زیورات بھی میلے نہ ہوئے ہوں اور جس حاجت اور قدرتی ضرورت کے لئے اوس کی پہلی شادی ہوئی تھی۔ وہ کمال طاقت اور زور پر ہو۔ مگر ہندو دھرم اور آریہ سماج دونوں اوسکو صبر و شکیب ہی کی نصیحت کرتے ہیں۔ اور وہ بیچاری غمزدہ جواب دیتی ہے ؎

نہ کریں میرے لئے حضرت ناصح تکلیف
خود طبیعت دل بیتاب کو سمجھا دے گی

ہندو دہرم میں جو بیوگان کے ساتھ سلوک ہوتا ہے اوس کے خیال سے انجمن حمایت بیوگان منتظر تھی کہ ہندو دہرم کا کوئی مفاد پیدا ہوگا۔ تو ہم اوسکو ان مصائب کی طرف توجہ دلا دینگے۔ اتنے میں خبر آئی کہ سوامی دیانند نے لاہور میں آ کر ڈاکٹر رحیم خاں مرحوم کے باغ میں اصلاحی اپدیش دینا شروع کیا۔ انجمن بیوگان نے سوامی جی کو اپنے مصائب پر توجہ دلائی کہ سوامی جی ہمکو بھگوان نے اس لئے پیدا کیا ہے کہ ہم دنیا میں نسل انسانی کو بڑھاویں۔ یہ کیا غضب ہے۔ کہ مردوں کو تو نکاح ثانی کی اجازت دی جاتی ہے اور ہم بیوگان کو روکا جاتا ہے۔ ہماری قدرتی خواہشات کا خیال نہ بھی۔ نسل انسانی کی ترقی کا خیال تو کیا ہوتا سوامی جی نے اس کا یہ فیصلہ کیا۔ دیکھو ہم تم دونوں مرد عورت کو برابر کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اس لئے حکم دیتے ہیں۔ کہ نہ رانڈ عورت دوسری شادی کرے۔ نہ رنڈوا مرد کرے۔ جاؤ تم دونوں برابر (ستیارتھ پرکاش)

انجمن بیوگان نے یہ فیصلہ سنکر ایک ریزولیوشن پاس کیا۔ جس کا مضمون یہ تھا ؎

ہم نے چاہا تھا کہ حاکم سے کرینگے فریاد
وہ بھی کمبخت ترا چاہنے والا نکلا

جہاں تک ہمیں علم ہے۔ آریہ سماج نے سوامی جی کے اس حکم پر یہ عمل کیا۔ کہ رنڈوے مرد کو تو شادی کرنے کی اجازت ملی مگر رانڈ عورت کو نہیں۔ رنڈوے مرد کو اگر اپنے دیس میں نہ ملے۔ تو دوسرے دیس میں دوسرے دیس میں نہ ملے۔ تو تیسرے دیس تک بھی چھلانگ مارے۔ مگر رانڈ عورت پر منتظم کے سپرد حضرات! کیا یہی ادا رحقوق ہے۔ جو قدرتی مذہب کا کام ہے۔

سوامی دیانند نے منوجی کا قول نقل کیا ہے کہ مرد کو اپنی آنکھیں ضرور بند رکھنی چاہئیں کیونکہ اندریاں (آنکھیں) ماں اور بہن سے بھی نہیں رکتیں۔ (اپدیش منجری)

مگر یہ بہت نہ ہوئی۔ کہ اس الٰہی قانون کے مطابق دونوں (مرد و عورت) میں پردہ حائل کر دیتے۔ جس صورت میں عورت کو برہنہ پھرنے کا حکم ہے۔ اوس میں مرد کو کہا جائے۔ کہ نگاہ بند رکھو۔ تو علاوہ اس کے کہ دنیاوی کاروبار اس کی اجازت نہیں دے سکتے۔ خطرہ ہے۔ کوئی منچلا جواب میں کہدے ؎

کون رکھتا ہے بھلا ایسی جگہ آنکھیں تو
یا سامنے دیکھے نہ ادھر دیکھیں تو

یہی حال عیسائی مذہب کا ہے۔ نہ عورت کو وراثت میں شریک کیا گیا ہے۔ نہ اوسکو پردہ ہے سب سے ترقی یہ ہے کہ مرد و عورت ہاتھ میں ہاتھ ڈالے سب کے سامنے بازاروں میں پھریں

مجھے ابھی ایک ضروری مسئلہ بھی بیان کرنا ہے جس پر اسلام تو فخر کرتا ہے۔ کہ اوس نے اسکی اجازت دینے میں بھی قدرتی قانون کو ملحوظ رکھا ہے۔ مگر اوس کے مخالف اوسکو غلط کہا کرتے ہیں۔

کون نہیں جانتا۔ کہ نکاح قدرتی ضرورت کی وجہ سے مصنوعی عقد ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ مرد۔ عورت کو ایک دوسرے سے ایک ضرورت ہے۔ جس کے باعث دونوں باہمی عقد اور معاہدہ کرتے ہیں۔ اوس ضرورت کے بیان کرنے کی حاجت

دلیل الفرقان بجواب اہل قرآن مولوی عبداللہ چکڑالوی ... قیمت ...

ahmadimuslim.de

نہیں ہر ایک شخص اسکو اسی طرح سمجھ سکتا ہے جس طرح بھوک پیاس کو جانتا ہے پس عقد نکاح اور شادی اس غرض کے پورا کرنے کے لئے ہے۔ نہ کسی اور مطلب کے لئے۔ لیکن کیا یہ ممکن نہیں کہ کسی موقع پر باوجود سب رسمات عمدہ طے ہو جانے کے دونوں کی یا دونوں میں سے ایک کی ضرورت پوری نہ ہو۔ کیوں نہ ہو؟ اس کا جواب وہی دے سکتے ہیں جن کو ایسا موقع پیش آئے۔ ہم دیکھتے ہیں لڑکا نوجوان خوبصورت ہے۔ لڑکی بھی ماہ جبین ہے مگر دونوں میں سخت بدمزگی رہتی ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ اس غرض کی تکمیل میں کسی طرح کا نقصان ہے جس کو وہ کسی پر ظاہر نہیں کر سکتے۔

غرض کسی قسم کی بدمزگی کی صورت میں اس مصنوعی عقد کو وہ توڑ بھی سکتے ہیں یا نہیں۔

اس بدمزگی کی تصویر منوجی کے الفاظ میں سناتا ہوں۔

"شراب پینے والی اور سادھوؤں کی خدمت نہ کرنے والی اور دشمنی کرنے والی اور بیماریوں سے بھری ہوئی اور گھات کرنے والی اور ہر بجز دولت کو نیست و نابود کرنے والی عورت ہو۔ تو دوسرا ویواہ کرنا چاہئے

(باب ۹۔ فقرہ ۸۰)

اس فقرہ (شلوک) میں منوجی نے ان خرابیوں کا ظاہری الفاظ میں ذکر کیا ہے۔ جن کی وجہ سے مرد و عورت میں بدمزگی رہتی ہے۔ مگر میں اپنے تجربہ سے کہتا ہوں۔ کہ مرد عورت میں بسا اوقات ایسے امر کی بابت بھی بدمزگی رہتی ہے۔ جسکو ان دونوں کے سوا تیسرا کوئی آدمی جان نہیں سکتا۔

خیر کوئی وجہ بھی ہو جو میاں بیوی میں بدمزگی کا باعث ہو۔ تو ان دونوں کی بدمزگی رفع کرنے کی کیا صورت۔ منوجی نے اتنا کہہ دیا۔ کہ ایسی صورت میں دوسری شادی کرے۔ مگر اس پہلی شادی کا سرانجام نہ بتلایا۔ قرآن شریف چونکہ حکیمانہ کتاب ہے۔ اس لئے وہ جو حکم دیتا ہے۔ فلسفہ الٰہیات پر مبنی ہوتا ہے۔ وہ ایسی صورت میں عورت اور مرد دونوں کو اس عذاب الیم سے جس کی بابت ایشیا کے فخر شیخ سعدی مرحوم نے فرمایا ہے ؎

تہی پائے رفتن بہ از کفش تنگ
بلائے سفر بہ کہ در خانہ جنگ

نجات دلاتا ہے کہ فرماتا ہے۔ اِنْ يَّتَفَرَّقَا يُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنْ سَعَتِهٖ (اگر دونوں میاں بیوی بذریعہ طلاق جدا ہو جاویں۔ تو خدا ان دونوں کے لئے اور کوئی اچھی صورت بنا دے گا یعنی ہر ایک کو اس کا جوڑ ملا دیگا جس سے دونوں آرام پاویں گے۔ سوامی دیانند نے بھی عورت خاوند میں بدمزگی کے اسباب پر غور کیا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں یہ

"عورت بانجھ ہو تو آٹھویں برس بیاہ سے آٹھ برس تک عورت کو حمل نہ ٹھہرے۔ اولاد ہو کر مر جائے۔ تو دسویں برس۔ جب جب اولاد ہو۔ تب تب لڑکیاں ہی ہوں۔ لڑکے نہ ہوں۔ تو گیارہویں برس تک اور جو بدکلام بولنے والی ہو۔ تو جلدی ہی اس عورت کو چھوڑ کر دوسری عورت سے نیوگ کرکے اولاد پیدا کرے۔ (ستیارتھ پرکاش ص۱۰۵)

اس اقتباس میں عورت کو چھوڑنے کا حکم کیا مطلب رکھتا ہے اسکی شرح کرنا ہمارا کام نہیں۔ اگر یہ چھوڑنا اونہی معنے میں ہے جسکو اسلامی محاورہ میں طلاق کہتے ہیں۔ تو میں اسپر کہونگا ؎

کون کہتا تھا کہ تم ہم میں جدائی ہوگی
یہ اڑائی کسی دشمن نے اڑائی ہوگی

اور اگر اس کا مطلب کچھ اور ہے۔ تو وہ مطلب بتلانا آریہ سماج کا فرض ہے۔ اس سوال کا جواب دینا بھی آریہ سماج کا فرض ہے۔ جو اس قسم کی بدمزگی پر وارد ہوتا ہے۔ کہ عورت مرد کی رہائی کی کیا صورت ہو سکتی ہے۔

جی چاہتا ہے کہ چلتے چلتے ایک سوال اور پیش کر دوں۔ شاید آریہ سماج اسپر ہی غور کرے سوامی دیانند نے ستیارتھ میں جو ایک بڑی لمبی چوڑی فہرست ان عورتوں کی دی ہے جن سے نکاح کرنا منع کیا ہے۔ مثلاً لمبے بالوں والی بھورے بالوں والی۔ مرد سے لمبے قد والی۔ گنگا جمنا ناموں والی۔ پہاڑوں اور سانپوں کے ناموں والی۔ وغیرہ (ستیارتھ صـ۱)

اب سوال یہ ہے کہ اگر کوئی شخص بیخبری میں یا دھوکہ میں ایسی عورت سے نکاح کر لے۔ تو کیا کرے نباہے تو کیونکر۔ فلسفہ کا فتوے ہے کہ غلطی کرنا ایک گناہ ہے۔ تو اسکو قائم رکھنا ہر آن اور ہر گھڑی کا گناہ ہے۔ پھر یہ شخص کرے تو کیا کرے۔ جب تک طلاق کے مسئلہ کو جائز نہ کیا جاوے شادی کا مسئلہ بسا اوقات اس سے کم نہیں ہوتا کہ اس کی بابت کہا جائے ؎

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا
آگے آگے دیکھیو ہوتا ہے کیا

مختصر یہ کہ اسلام نے عورت کو کیا اپنے خاوند کے معاملہ میں۔ کیا اپنے بھائیوں کے مقابلہ میں۔ کیا اپنے ماں باپ کی ماتحتی میں پورے حقوق دلائے ہیں اس لئے میں اس شعر پر کلام ختم کرتا ہوں ؎

بس تنگ نہ کر ناصح ناداں اتنا
یا چل کے دکھا دے دہن ایسا کمر ایسی

اس کے بعد

آریوں کی طرف سے اسی عنوان پر ایک مضمون پڑھا گیا۔ اس کے بعد سوال و جواب ہوئے۔ مگر افسوس سوال و جواب کا رخ محققانہ نہ ہوا۔ میں نے ہر چند کوشش کی کہ بحث مرکز پر آئے۔ مگر آریہ مناظر مرکز پر نہ آیا۔ میں نے کہا۔ کہ دونوں مضمونوں کے بیانات سے بطریق عدالت امر تنقیح جو نکلتا ہے یہ ہے۔ کہ عورت مرد کے ماتحت ہے یا مساوی میں اسکو ماتحت جانتا ہوں۔ ثبوت بذمہ مدعی۔ اسپر میں نے منو اور سوامی دیانند کے اقوال سنائے جن سب کا مطلب یہی تھا۔ کہ عورت مرد کے ماتحت ہے۔ مساوی نہیں۔ مگر آریہ مناظر نے انکو قبول نہ کیا۔ بلکہ وہ معمولی طور پر ادھر ادھر جاتا رہا۔

منو کا ایک قول یہاں بھی ناظرین کی دلچسپی کے لئے نقل کرتا ہوں۔ سنئے۔

"عورت لڑکپن میں اپنے باپ کے اختیار میں

ahmadimuslim.de

رہے۔ اور جوانی میں اپنے شوہر کے اختیار میں اور بعد وفات شوہر کے اپنے بیٹوں کے اختیار میں رہے۔ خود مختار ہو کر کبھی نہ رہے

(منو باب ۵۔ فقرہ ۱۴۸)

کیسا صاف اور صریح حکم ہے جس سے ادنےٰ درجہ کا آدمی بھی بغیر ذرا سی دماغ سوزی کے سمجھ سکتا ہے کہ منوجی صاف فرماتے ہیں۔ کہ عورت مرد کے ماتحت اور تابعدار ہے۔ مساوی نہیں۔ کجا یہ کہ افضل اور برتر ہو۔

حسرت! آریوں سے جو مباحثات سماجوں کے سالانہ جلسوں پر ہوتے ہیں۔ اُن میں یہ دستور ہے۔ کہ مخالف اُن پر سوال کرتے ہیں اور وہ جواب دیتے ہیں۔ اور بحیثیت مجیب آریوں کا وقت اخیر ہوتا ہے۔ مگر آریہ سماج کی دوربین نگاہ اور باریک بین عقل ایسی نہیں۔ کہ چوک جاتے۔ اس دفعہ جو مباحثہ ہوا۔ اس میں اعتراض بھی آریہ سماج ہی کی طرف سے رہے۔ اور مجیب مسلمان۔ مگر آخر وقت بھی آریہ مقرر کو دیا گیا۔ حالانکہ کہا گیا۔ کہ بحیثیت مجیب ہونے کے آخری وقت ہمارا ہے۔ اور مقررہ وقت جو دس بجے تک تھا۔ ٹھیک میری آخری تقریر پر ختم ہوا۔ مگر آریہ سماج اور اس کے قابل صدر پنڈت رام بھجدت جی نے وہی کیا۔ جو ان کے خیال میں سماج کے حق میں بہتر تھا۔

باوجود آریہ مقرر کی سخت   کے جسکا اقرار خود صاحب صدر جلسہ نے کیا۔ اور باوجود حق تلفی کے مسلمانوں نے شائستگی سے مباحثہ کو انجام دیا۔ اس لئے مجبوراً صدر جلسہ کی طرف سے پنڈت ٹھاکر دت شرما موجد امرت دھارا نے مسلمانوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔ کہ مسلمانوں سے جب کبھی مباحثہ ہوتا ہے۔ بہ نسبت اور لوگوں کے متانت اور شائستگی سے ہوتا ہے۔ کیوں؟ ع

جتنا جی چاہے ستا لیں ستم ایجاد ہمیں
نقش تصویر ہیں آتی نہیں فریاد ہمیں

گورنمنٹ کا جدید قانون
متعلق غلہ
اور
حدیث احتکار

مسلمانوں کا بہت پرانا دعوےٰ ہے۔ کہ جو احکام اسلامی شریعت نے کیا از قسم عبادت اور کیا از قسم سیاست بتائے ہیں۔ ہمکو سب کچھ سکھا دیا۔

عرصہ ہوا۔ میں نے ایک رسالہ لکھا تھا۔ جس کا نام ہے اسلام اور برٹش لاء۔ سیاست محمدیہ اور قوانین انگریزیہ کا مقابلہ۔ اس رسالہ میں اسی موضوع پر بحث ہے۔ جو قابل دید ہے۔

آج ہم جس مضمون پر یہ نوٹ لکھنا چاہتے ہیں وہ گورنمنٹ ہند کا جدید قانون ہے۔ متعلق غلہ۔ جو حضور والیسرائے کی رحمدلی اور رعایا پروری کا کافی ثبوت ہے۔

کون نہیں جانتا۔ کہ موجودہ جنگ کی تکالیف میں سب سے بڑی تکلیف گرانی غلہ کی ہے۔ گرانی غلہ کیوں ہے۔ اس لئے نہیں کہ پیدا نہیں ہوا۔ اس لئے نہیں کہ باہر جاتا ہے۔ اس لئے نہیں کہ ہندوستان میں غلہ کم ہے۔ بلکہ اس لئے ہے۔ کہ غلہ کے سوداگر جیسا کہ امرتسر میں عموماً دیکھا اور سنا جاتا ہے۔ غلہ کو بند کر رکھتے ہیں۔ جسکو عربی یا حدیث نبوی میں احتکار کہا جاتا ہے اس کی بابت گورنمنٹ ہند کے گزٹ کا غیر معمولی پرچہ شائع ہوا ہے۔ جس میں تجارت کے متعلق حضور والیسرائے کا ہنگامی قانون (آرڈیننس) نمبر ۹ مشتہر کیا گیا ہے۔ اس قانون کے رو سے گورنمنٹ ہند کو تمام تجارتی اشیاء کی مقدار ہائے موجودہ کے متعلق معلومات حاصل کرنے اور ایسے گوداموں کو جو بلا معقول وجہ کے فروخت کئے جانے سے روک رکھے گئے ہوں اپنے قبضہ میں لینے کے اختیارات دیئے گئے ہیں۔ اپنے قبضہ میں لینے کے اختیارات دیئے گئے ہیں یہ قانون کل ہندوستان کے لئے ہے۔ ہر گماشتہ بھی جو مالک کی طرف سے کسی تجارتی جنس کی فروخت کر سکتا ہے۔ مالک متصور ہوگا۔ ہر لوکل گورنمنٹ کو بھی اس ضابطہ کی رو سے یہی اختیارات دیئے گئے ہیں۔ ہر مالک جنس کو حکم دیا جا سکے گا کہ وہ وقت مقررہ کے اندر اپنے گودام کی تعداد وغیرہ سے مطلع کرے۔ یہ اطلاع مخفی رکھی جائے گی۔ اور صرف اس صورت میں ظاہر کی جائے گی۔ جبکہ مالک کی طرف سے غلط اطلاع ملنے کی صورت میں مقدمہ فوجداری چلانے کا فیصلہ کیا جاوے۔ غلط اطلاع ملنے کا شبہ پیدا ہونے پر یا یونہی اطلاع کی تصدیق کے لئے افسر مجاز گودام میں خود داخل ہوکر اس کی پڑتال کر سکے گا۔ جو شخص اطلاع تحریری بہم پہنچانے سے انکار کرے یا جان بوجھ کر غلط اطلاع تحریر کرے۔ یا افسر مجاز کو پڑتال نہ کرنے دے یا اس کے کام میں مزاحم ہو۔ یا اس کے سوالات کا جواب نہ دے۔ یا غلط جواب دے۔ تو ہر قسم کی سزائے قید کا جو چھ ماہ تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانہ کا جس کی مقدار ایکہزار روپیہ تک ہو سکتی ہے۔ یا دونوں سزاؤں کا مستوجب ہوگا۔ گورنمنٹ ہند اور لوکل گورنمنٹ اس امر کی بھی مجاز کی گئی ہے۔ کہ اگر کسی رقبہ میں کوئی تجارتی جنس فروخت سے بلا وجہ معقول روک لی گئی ہے۔ تو وہ اعلان عام شائع کرکے اس جنس کو اپنے قبضہ میں لے سکے گی۔ مالک جنس کو وہ قیمت دی جاویگی۔ جو افسر مجاز اور مالک میں باہمی رضامندی سے طے ہو یا اگر سمجھوتہ نہ ہو سکا۔ تو جو قیمت افسر مجاز مناسب تصور کرے۔ اس کی ادائیگی یا جانے پر جنس مذکور لے جاویگی۔ اگر مالک کو ادا شدہ یا پیش شدہ قیمت سے اختلاف ہو تو خواہ وہ قیمت لے چکا ہو۔ چودہ دن کے اندر یا کسی طویل تر میعاد میں جو مقرر ہو محکمہ مجاز میں اپیل کر سکے گا۔ محکمہ مجاز میں کم از کم

ahmadimuslim.de

تین شخص ہونگے جن میں سے ایک لازمی طور پر تجارت پیشہ ہوگا۔ یہ کمیٹی مذکور تمام حالات کو مد نظر رکھکر قیمت کو بڑھا دینے یا گھٹا دینے کا مجاز ہوگا۔ بڑھوتی کی صورت میں بڑائد رقم مالک کو ادا کردی جاویگی۔ بصورت تخفیف فاضلہ ادا شدہ رقم مالک جنس سے بقایا مالگذاری کی طرح قابل وصولی ہوگی۔ کوئی عدالت اس ضابطے کے مطابق صادر شدہ کسی حکم یا فیصلہ کے متعلق کوئی کارروائی نہ کر سکے گی۔ اور نہ اس ضابطہ کے مطابق نیک نیتی سے کوئی کارروائی کرنے والے افسر کے برخلاف کسی قسم کی دیوانی یا فوجداری نالش یا اور کوئی قانونی چارہ جوئی کی جا سکے گی۔

(دیش [illegible] دسمبر)

اس قسم کے کالےگس ہر زمانہ میں ہوتے رہے ہیں۔ اسلئے حدیث شریف میں آیا ہے۔ من احتکر فھو خاطئ (مسلم) یعنے جو کوئی غلہ کو بند رکھے۔ اور ضرورت کے وقت فروخت نہ کرے۔ وہ مجرم ہے ایک حدیث میں فرمایا۔ الجالب مرزوق والمحتکر ملعون (ابن ماجہ) جو کوئی باہر جاکر غلہ لاوے اور منڈی میں فروخت کرے۔ اسے خدا رزق دے اور جو غلہ کو بند کرے۔ خدا اسپر لعنت کرے۔

اس حدیث کو اس جدید قانون سے ملاکر مسلمان غور کریں۔ کہ خدا نے اپنے نبی کو کیسی پاکیزہ تعلیم دی تھی۔ آج جو حکم سلطنت کی طرف سے بہت سے غور و خوض اور ممبران کے مشورہ سے جاری کیا جاتا ہے۔ وہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے ہی ہمکو فرمایا ہوا ہے۔ سچ ہے سے کہ

حسن یوسف دم عیسے ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

اسلام اور برٹش لا یعنے سیاست محمدیہ اور قوانین انگریزی کا دلچسپ مقابلہ قیمت ۴ر
منیجر

کانفرنس اخبار اور جماعت اہلحدیث

حضرات! اس مضمون کا سلسلہ قریباً دو سال سے جاری ہے۔ مگر سوائے اس عاجز کے کسی صاحب کو ہمت نہ ہوئی۔ کہ اس میدان میں بھی خامہ فرسائی فرماتے۔ کچھ صلاحیں بتاتے۔ میرے معروضات کی تردید یا تائید کرتے۔ تدابیر پر عمل کرنے کی سکیم بتاتے۔ عمل کرنے پر طیاری ظاہر کرتے۔ گو بحمد اللہ کانفرنس کی مجلس شوریٰ میں کچھ ہوتا جاتا ہے۔

سابق میں میں نے ہر طبقہ کے لوگوں کا نقشہ دکھایا تھا اور انکی حالت پر اظہار تاسف کیا تھا۔ مگر میرے اس تاسف کا حاصل بجز تاسف ابتک کچھ نہ ہوا۔ ہائے قوم یہ نہ سمجھی ع

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

علماء کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ جسقدر افسوس کیا جاوے کم ہے۔ عناد باہمی وحسد کا یہ حال کہ اگر کوئی یہ آیت پڑھدے۔ تو شرمندہ ہونا پڑے۔ ہمارے اور ہمارے دشمنوں پر یہ صادق آتا ہے۔ اَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ جسکا لازمی نتیجہ ہے۔ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ۔ اختلاف باہمی جو نیک نیتی پر مبنی ہو۔ برا نہیں۔ مگر وہ اختلاف جو بَغْيًا بَيْنَهُمْ کا منشاء ہے۔ قابل ہزار لعنت ہے

اسی اختلاف کی فرع ہے۔ اپنے کو حنفی اہلحدیث کہنا۔ اور اخبار اہلحدیث کو چغلی کھانے کی دھمکی دینا کہ ہم شکایت کریں گے جب ہارے تو بھاگنے ناپا۔ ہمارے نیز اسی اختلاف وعناد کا نتیجہ ہے۔ حضرت مولانا حافظ عبداللہ صاحب ایسے کریم النفس اور متقی کو معاذ اللہ ملحد ٹھیرانا۔ وغیرہ۔

علماء کی اس خود پسندی سے عوام نے خودسری کا فائدہ اٹھایا۔ جو لازم و ملزوم تھا۔ اب گزارش ہے کہ اہل علم اپنے علم وفضل سے لوگوں کو کچھ فائدہ پہنچا سکتے ہیں یا نہیں۔ اس سوال کا جواب یہ ہے کہ جن میں نفاق وشقاق کی ہوائیں چل رہی ہیں وہ تو کسی کام کے نہیں۔ نہ وہ کچھ کر سکتے ہیں۔ نہ ان سے سردست کچھ امید رکھنا چاہیے۔

ہاں جو حسد اور خود پسندی کے شر انگیز بگولوں سے محفوظ رہیں۔ وہ اگر اٹھ کھڑے ہوں۔ تو کام بن جائے سب سے پہلا کام تو یہ کریں کہ کانفرنس کی ممبری قبول فرمادیں۔ اور اس کے ماتحت اپنے مقام پر ایک ایک انجمن کھولدیں۔ اسوقت تک جتنی انجمنیں قائم ہوئی ہیں۔ بہت کم ہیں۔ اور کانفرنس کی وسعت ذہنیت پر نظر کرتے ہوئے گویا کچھ بھی نہیں۔ اور اس کے تعلق کے لحاظ تو جو ہیں بھی وہ بھی کچھ نہیں

ہمارے علامہ اڈیٹر صاحب وسکرٹری کانفرنس براہ کرم کانفرنس کے ماتحت انجمنوں کی ایک فہرست شایع کردیں۔ تاکہ ہمیں یہ اندازہ کرنے کا موقع ملسکے کہ ابھی کہاں کہاں زیادہ ضرورت ہے۔ کتنے اضلاع ایسے ہیں۔ کہ ان میں اہلحدیث ہیں۔ اور انجمن نہیں ہے وہاں کے علماء توجہ فرمادیں۔ تو کام بن جائے۔

دوسرا کام یہ ہوگا۔ کہ سب علماء کرام انجمنہا ماتحت

سلہ فہرست کوئی اتنی طویل نہیں جہانتک مجھے علم ہوا ہے۔ کم وبیش مقامات ذیل میں انجمنہا اہلحدیث کھلی ہیں۔ جن میں بعض کچھ کام کرتی ہیں۔ بعض سست ہیں کلکتہ۔ امرتسر۔ لاہور۔ سلہٹ اور۔ فیروزپور۔ مرادآباد میرٹھ۔ جالندھر۔ بریلی۔ ناگپور۔ بنارس۔ ملتان وغیرہ کسی مقام کو میں بھولا ہوں تو اوس مقام والے یاد دلادیں۔

افسوس تو یہ ہے۔ کہ فیض آباد اور سیالکوٹ میں ابھی تک انجمن اہلحدیث قایم نہیں ہوئی (اڈیٹر)

علہ اہل علم جانتے ہیں یہ بھی کسی علم کا مسئلہ نہیں ہوتا۔ جیسا کا تعلق کانفرنس اور دوسری انجمنوں سے از قسم بدیہی ہے جس کے جواب کی ضرورت نہ تھی۔ تاہم اپنی ذاتی رائے سے جواب دیتا ہوں۔ کہ اخبار کانفرنس اور انجمنوں کا ہمرنگ بالفاظ دیگر سچا خادم اور ان کے مقاصد کی سفت اشاعت کرنیوالا ہے لیکن اس کے معنے یہ نہیں کہ خاکسار اڈیٹر اہلحدیث کا مقصد ہے کہ مشرق کی ایک انجمن سے اسکو شرکت جلسہ کا حکم پہنچے۔ تو وہاں پہنچے ہمتے ہی مغرب سے پہنچے۔ تو وہاں بھی اسکی حاضری ضروری ہے۔ نہ پہنچے تو دھمکی دیجائے کہ ہم انجمن توڑ دینگے بلکہ اس کے یہ معنے ہیں کہ اخبار اہلحدیث کانفرنس اور انجمنوں کا خادم ہے۔ اڈیٹر کا کسی جلسہ میں شریک ہونا یا نہ ہونا اوس کا ذاتی کام ہے جو اوس کے اختیار کی بات ہے وہ اپنی مصلحت اور فرصت علم سمجھے تو شریک ہو ورنہ اسپر کوئی عتاب نہیں۔ غرض یہ ایک الگ کام ہے۔

تقابل ثلاثہ - توریت انجیل اور قرآن کا مقابلہ و قرآن مجید کی فضیلت کا ثبوت [illegible]

کے اغراض و مقاصد کو طے فرما دیں۔ میرا یہ خیال ہے کہ ماتحت انجمنوں کے مقاصد وہی ہوں۔ جو کانفرنس کے ہیں۔ اور ان کا کل انتظام کانفرنس سے ایسا وابستہ رہے۔ جیسے کٹھ پتلی بازیگر کے قبضہ اختیار میں رہتی ہے۔

ان سب انجمنوں اور خود کانفرنس کو حامی سنت ماحی بدعت اخبار اہلحدیث سے کیا تعلق ہوگا۔ اسکو میں آگے چلکر یہ تفصیل بیان کرونگا۔ انشاء اللہ اور خدا کرے۔ میرے بیان کرنے سے پہلے ہی کانفرنس کی مجلس شوریٰ خصوصاً مولانا فاضل امرتسری اور میر عبد السلام صاحبان اور تمام انجمنہا و ماتحت کے اراکین بیان کردیں ۵۴

ابہیں اس مضمون کو ختم کرکے اتنا اور کہدیتا ہوں۔ کہ انجمنہا ء ماتحت کا تعلق کانفرنس سے قابل غور ہے۔ اور خصوصاً یہ بات کہ ماتحت انجمنوں کی آمدنی میں سے کانفرنس کے خزانہ میں کیا پہنچنا چاہئے؟ میرا خیال ہے کہ کم سے کم پانچواں حصہ امید کہ دیگر حضرات اپنی آراء مبارکہ سے شاد فرمادینگے

(محمد یوسف شمس تحصیلداری)

گذشتہ تین سو سال کی تاریخ جنگ

گذشتہ تین صدیوں میں یعنے ۱۶۱۸ء سے ۱۹۱۲ء تک

دنیا بھر میں ایک ہزار سات سو دو جنگیں وقوع پذیر ہوئیں۔ ان سب میں سے دراز ترین معرکہ ترکی اور وینس (وینیس) کے مابین واقع ہوا تھا جو ۱۶۴۴ء سے ۱۶۶۹ء تک جاری رہا۔ اور جس کے شعلے پورے پچیس سال تک مشتعل رہے۔ اس کے مقابلے میں کوتاہ ترین جنگ۔ شارل البرٹ نے آسٹریا کے خلاف بپا کی تھی جس کی مدت قیام صرف چھ روز تھی۔ ان تین صدیوں کے عرصہ میں جس حکومت کو سب سے زیادہ محاربات کا سامنا رہا ہے۔ وہ جمہوریہ فرانس ہے۔ اس نے اس عرصہ میں ایکہزار ستر بار جنگ کی ہے۔ جس میں سے پانچ سو ستر دفعہ اسے فتح حاصل ہوئی تھی۔ اور چار سو نوے دفعہ مغلوب ہونا پڑا زمانہ مذکور کے جملہ محاربات میں سے معرکہ ہائے فرانس کو ۲۶ فی صدی معرکہ ہائے آسٹریا کو ۲۴ فی صدی۔ محاربات انگلستان کو ۲۰ فی صدی محاربات روس کو ۱۹ فی صدی جنگہا، جرمنی کو ۱۰ فی صدی۔ جنگہا ہسپانیہ کو ۶ فی صدی اور معرکہ ہار دولت عثمانیہ کو ۱۲ فی صدی کی نسبت حاصل ہے۔ جرمنی و انگلستان سو میں سے ۶۵ دفعہ مظفر و منصور اور ۴۵ دفعہ مغلوب ہوگئے ہیں فرانس کو ۱۶۱۸ء سے آج تک مختلف اوقات میں پندرہ سلطنتوں سے جنگ کرنی پڑی ہے۔ اور تنہا آسٹریا کے برخلاف وہ دو سو بیالیس دفعہ معرکہ آرا ہوئی ہے۔ انگلستان فرانس کے خلاف لڑنے میں ایک سو بیس مرتبہ ناکام رہا ہے۔ اور ایک سو پچیس دفعہ اسپر غالب آیا ہے۔ فرانس نے ہسپانیہ سے جو معرکے کئے ہیں ان میں ا سے ایکسو نوے دفعہ فتح اور ۴۵ دفعہ شکست ہوئی ہے۔ ڈھائی سو سال سے قطع نظر اگر صرف گذشتہ پچاس سال کی تاریخ پر نظر کی جائے۔ تو چودہ محاربات ایسے دکھائی دیتے ہیں جن میں یوروپین افواج کو سینہ سپر ہونا پڑا ہے۔ ان میں سے پہلا معرکہ ۱۸۷۸ء میں ترکی و روس کے درمیان واقع ہوا تھا۔ اس کے بعد ۱۸۸۱ء میں فرانس نے تونس پر ۱۸۸۵ء میں چین پر اور ۱۸۹۵ء میں مڈغاسکر پر حملہ کیا۔ ۱۸۹۷ء میں ترکی اور یونان کی جنگ ہوئی۔ ۱۸۹۶ء میں اٹلی و ابی سینیا و حبش کے مابین لڑائی ہوئی۔ ۱۸۹۸ء میں امریکہ و ہسپانیہ کے مابین معرکہ ہوا۔ ۱۸۹۹ء میں انگلستان کو ٹرانسوال سے لڑنا پڑا۔ ۱۹۰۰ء میں چین میں بوکسروں کی سرکوبی کے لئے دول یوروپ نے اپنے اپنے لشکر بھیجے۔ ۱۹۰۴ء میں روس و جاپان کا مشہور معرکہ ہوا۔ ۱۹۰۷ء میں فرانس نے فاس (مراکو) پر چڑہائی کی۔ ۱۹۰۹ء میں ہسپانوی افواج فاس پر چڑھ دوڑیں۔ ۱۹۱۱ء میں ترکی و اٹلی کی جنگ ہوئی۔ ۱۹۱۲ء میں جنگ بلقان چھڑ گئی اور اب یعنے ۱۹۱۲ء میں قریباً تمام دول یورپ کے درمیان ایسی خطرناک جنگ کا آغاز ہوا ہے جسکا انجام یقیناً سخت انقلاب انگیز ہوگا۔

(وکیل)

ملک اودھ کی دینی حالت

پیارے ناظرین! السلام علیکم۔ ضلع رائے بریلی سے تو غالباً آپ لوگ واقف ہونگے۔ اس ضلع میں ایک بہت پرانا قصبہ جائس کے نام سے مشہور ہے اس میں ہر قوم آباد ہیں۔ خاصکر مسلمان زیادہ۔ سادات تو علی العموم اہل تشیع کا مذہب رکھتے ہیں باقی سنی حنفی المذہب۔ ان میں بھی دو گروہ چند افراد تو دیو بندی علماء کے معتقد باقی رضانیہ پارٹی کے ہم خیال ہیں۔ یہاں درس تدریس کا بھی اکثر شغل رہتا ہے۔ علاوہ اور تعلیم کے بچوں کو پہلے قرآن شریف حفظ کرایا جاتا ہے۔ حافظ قرآن یہاں کثرت سے ہیں۔ ہر گلی کوچے میں میلاد شریف کا چرچا رہتا ہے۔ یہاں کی عورتیں بھی بڑے ساز و سامان سے محفل میلاد کرتی ہیں۔ سال میں اکثر تیرہ رجب کی ستائیسویں تاریخ کو ایک جلسہ رجبی شریف کا بھی بڑے دھوم دہام سے منعقد کیا جاتا ہے۔ بیرونجات سے بڑے بڑے شاہ صاحبان خرقہ پوش۔ صوفی مشرب تشریف لاکر شرکت کرتے ہیں۔ اس جلسہ میں وہابیوں کی خوب ہی درگت کی جاتی ہے۔ یہ جلسہ ایک جوان العمر بزرگ شاہ صاحب کے اہتمام سے ہوتا ہے۔ جو اکثر یہاں تشریف لایا کرتے ہیں۔ تین ثلث سے زیادہ قصبہ کے لوگ آپ کے مرید ہیں۔ آپ کا تصرف نہایت بڑھا چڑھا ہوا ہے۔ اکثر لڑکی و جوان عورتیں بھی آپ سے فیض حاصل کرلی ہیں ایک صفت آپ میں یہ بھی ہے۔ کہ آپ وہابیوں کی خوب ہی شناخت کرتے ہیں۔ خدانخواستہ اگر کوئی وہابی شامت اعمال سے آپ کی مجلس مبارک میں کہیں شریک ہوگیا۔ تو فوراً سے پیشتر بدبو سے پہچان لیتے ہیں۔ آپ جناب شاہ حاجی وارث علی صاحب دیوا شریف ضلع بارہ بنکی کے خادموں سے ہیں۔ آپ کا نام نامی و اسم گرامی جناب مولانا شاہ محمد شفیع صاحب ہے۔ آپ کے کمالات کے تمام اہل قصبہ معترف ہیں۔ ادنے درجہ کا کمال یہ ہے۔ کہ آپ کو بزرگوں کے مزاروں سے بشارت ہوا کرتی ہے۔ ایک مرتبہ کا ذکر ہے۔ کہ آپ قصبہ کے لوگوں سے

رخصت ہو کر وطن کی جانب مراجعت فرمانے لگے۔ تمام مریدین متابعت کی غرض سے آپ کے ہمراہ تھے قصبہ کے باہر آپ ایک مزار شریف پر فاتحہ پڑھنے کے لئے تشریف لے گئے ہیں۔ فاتحہ خوانی کی حالت میں آپ کو مزار شریف سے وطن جانے کی ممانعت ہوگئی لہذا مجبوراً آپ واپس آ گئے۔ اوس کے دوسرے روز آپ کے خدا رسول سے ایک خادم کو خواب میں الہام ہوا۔ کہ کوئی بزرگ صاحب فرماتے ہیں۔ کہ جناب شاہ صاحب کے ذریعہ سے قصبہ کے لوگوں کو خوب ہی ہدایت ہوئی ہے۔ چنانچہ تھوڑے ہی دنوں میں آپنے خواب کو سچا کر دکھایا۔ مدتوں سے ایک قبر بالکل زمین دوز ہو گئی تھی۔ جسکا نشان بمشکل معلوم ہوتا تھا۔ اور اہل قصبہ کو بھی اوس قبر کا پورا علم نہ تھا۔ آپکو کشف کے زور سے معلوم ہو گیا کہ یہ فلاں بزرگ کا مزار ہے۔ لہذا آپ کی ہدایت کی وجہ سے اب اوس پر بھی چادریں چڑھنے لگیں قصبہ ہذا میں جناب کی ہدایت کا ایسا سلسلہ جاری ہو اور ہر خورد وکلاں آپ پر ایسا گرویدہ ہو رہا ہے کہ کیا مجال۔ آپکے خلاف دوسرے مولویوں کی تقریر سنیں۔ آپ دو چار مہینے مسلسل یہاں قیام فرما کر مریدوں کے عقائد کی اصلاح کرتے ہیں۔ آپ کی اصلاح زیادہ تر وہابیوں سے نفرت دلانے کی رہتی ہے۔ غرضیکہ آپ میں بڑے بڑے اوصاف اور کمالات ہیں۔ جس کے بیان سے زبان عاجز اور قلم قاصر ہے۔ ناظرین گھبرائے نہیں۔ آگے چلکر کچھ اس سے بھی لطف کی باتیں سناتا ہوں۔ قصبہ ہذا کے اردگرد بزرگوں کے بڑے بڑے مزارات ہیں۔ تین قبریں نو گز کی لمبی دو اندرون قصبہ اور ایک قصبہ کے باہر برلب سڑک واقع ہے۔ اس سے آگے جانب جنوب کچھ دور کے فاصلے پر متصل عیدگاہ ایک پختہ خانقاہ جس کی چاردیواری بھی پختہ اینٹوں سے بنی ہوئی ہے۔ اوس کے اندر ایک قبہ ہے جس کے دروازے پر ایک پنجہ بنا ہوا ہے۔ اور خانقاہ کے اندر چند درختان بہت پرانے املی وغیرہ کے واقع ہیں یہ خانقاہ جناب حضرت مخدوم صاحب کچھوچھوی کی درگاہ کے نام سے مشہور ہے۔ اس درگاہ کے مجاور بڑے ہوشیار لوگ ہیں۔ اور ایک پرانے ملاجی روضہ کے خادم ہیں۔ ذی الحجہ کی پہلی تاریخ سے دسویں تک یہاں برابر میلہ رہتا ہے۔ خانقاہ کے اندر دونوں وقت برابر عدالت لگتی ہے۔ آسیب زدہ عورتیں اکثر علاقات میں حاضر ہوتی ہیں۔ اور نہایت ادب اور خشوع کے ساتھ قبہ کی طرف ہاتھ باندھکر دو زانو ہو بیٹھتی ہیں جس کے سر پر جن بھوت ہوتا ہے۔ قبہ کی برکت سے خود بخود چل جاتا ہے۔ اگر شاید کسی عورت نے انکار کیا کہ میں نہ چلونگی۔ تو مجاور لوگ طمانچوں سے اس کا مونہہ لال کر دیتے ہیں۔ اور ملاجی تو کمال ہینڈٹ کے سونٹے سے خوب ہی مرمت کرتے ہیں۔ خانقاہ کے اندر ایک چھوٹا سا حوض بنا ہوا ہے آٹھویں یا نویں تاریخ کو خود بخود اوس میں پانی اوبل آتا ہے۔ اوسکا پانی زائرین کو تبرکاً تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ مگر خاص خاص لوگوں کو۔ عام کو نہیں۔ لوگ اوس پانی کو آب زمزم سے بھی زیادہ متبرک سمجھتے ہیں۔ اور آنکھوں سے لگاتے ہیں۔ سنا جاتا ہے۔ کہ کچھوچھے شریف کے روضہ میں ایک نیب کے جادرخت ہے [illegible] وہاں پکتا ہے۔ اور یہاں نیب کے درخت سے پکتا ہے ؎

کچھوچھے میں ہیرہ بر ملا ہے
وہاں پھولا یہاں آ کر پھلا ہے

تعزیہ داری میں بھی یہ قصبہ شہرہ آفاق ہے۔ اپنا ثانی نہیں رکھتا۔ دور دور کے لوگ محرم میں تعزیہ یہاں تعزیہ دیکھنے کو آیا کرتے ہیں۔ شیعہ سنی دونو فریق یہاں تعزیہ دار ہیں۔ جیٹھ کے مہینے میں ایک اور بھی میلہ غازی میاں کے تخت کا لگتا ہے۔ یہ وہ میلہ ہے جس روز غازی میاں شادی کے لئے خلوت فرماتے ہیں۔ نعوذ باللہ من سوء الفہم۔

ناظرین یہ حالت تو قصبہ کے مسلمانوں کی ہے۔ اور قرب وجوار کے مسلمانوں کا خدا ہی نگہبان ہے۔ وہ بیچارے تو غازی میاں کی کندوری اور شیخ سدو کا بکرا اور ٹھیلیے کے مرغے کی سواری۔ دوسری عبادت جانتے ہی نہیں۔ غرضیکہ اودھ کے مسلمانوں کی نہایت ناگفتہ بہ حالت ہو رہی ہے۔ اور ہوتی جاتی ہے۔

اب میں نہایت حسرت اور افسوس کے ساتھ اپنے ناظرین باتمکین کی خدمت میں نہایت ادب کے ساتھ گزارش کرتا ہوں۔ کہ کیا ہمارے علمائے کرام خصوصاً کانفرنس کے واعظین کا فرض نہیں ہے کہ وہ ایک مرتبہ اس ظلمت نگر کی طرف بھی دورہ کرکے توحید وسنت کی چمکتی ہوئی تلوار آبدار کی دھار سے ایک مرتبہ شرک وضلالت کے پودے قلعے کو مسمار کرکے بھولے بھالے مسلمانوں کو ضلالت کے گڑھے سے نکالیں۔ قبل اس کے خاکسار نے کئی مرتبہ ذریعہ اخبار اہلحدیث جناب مولانا ایڈیٹر صاحب فاضل امرتسری مدظلہ العالی کی خدمت بابرکت میں اپنی فریاد کو پہنچایا تھا۔ لیکن کچھ توجہ نہ ہوئی اس مرتبہ بھی اپنی فریاد کو پہنچاتا ہوں۔ کیا ہمارے مولانا شیر اسلام قاطع شرک وبدعات کچھ توجہ فرماویں گے۔ دیدہ باید۔ خاکسار احقر العباد عبد الصمد خان

امیراں پوری ضلع سلطان پور

× یہ شاہ صاحب اگروہی ہیں جو گیروے کپڑے پہنتے اور سر ننگا رکھتے ہیں۔ تو ان شاہ صاحب کو میں جانتا ہوں۔ آپ خوش شکل خوش لباس بھی ہیں۔ اور اصلی اٹاوہ کے باشندے ہیں۔ میرے سامنے تو ہمیشہ توحید وسنت کی تائید اور اس قسم کی بدعتی اور شرکی رسوم کی تردید کیا کرتے ہیں۔ دہلی میں ہمارے مکرم دوست مولوی محمد حسین صاحب سوداگر کو نکہ کے ہاں ہفتہ وار وعظ کی مجلس ہوتی ہے۔ اوس میں بھی آپ کا وقت ہوتا ہے۔ اور خوب توحید وسنت بیان کیا کرتے ہیں غرض اچھے اچھے مشہور اہلحدیثوں سے خصوصاً اس خاکسار سے شاہ صاحب کو بہت محبت ہے اس لئے تردد ہے۔ کہ یہ واقعات جو آپنے لکھے ہیں ان شاہ صاحب کے متعلق نہ ہونگے۔ شاہ محمد شفیع صاحب کی نظر سے اہلحدیث کہیں گذرے۔ تو مناسب ہے شاہ صاحب اس کے متعلق خود ہی جواب باصواب

تکفیر کے فتوے

ہمارے علماء و فضلاء۔ اہل فقہ و محدثین کو قرآن مجید پر تدبر کی بڑی ضرورت ہے۔ خدا تعالےٰ نے تمام انسانی اقوال کو خواہ وہ انبیاء کے ہوں خواہ اوصیاء کے اور تمام اجتہادات کو بمقابلہ وحی کے رد فرما دیا ہے۔ اور صرف عمل بالوحی کی ہدایت فرمائی ہے۔ اور ارشاد ہے۔ ھذا کتابنا ینطق علیکم بالحق انا کنا نستنسخ ما کنتم تعملون ترجمہ۔ یہ ہماری کتاب صداقت کے ساتھ بولتی ہے (جو کچھ پوچھنا ہو۔ اسی سے پوچھو) اور ہم ان اقوال انسانی کو درج کرتے ہیں۔ جن پر تم عمل کرتے ہو۔ سبحان اللہ۔ خدا نے اپنی پاک کتاب کو ناطق قرار دیا ہے۔ یعنے یہ (ہر وقت قیامت تک) تمہاری ہر بات ہر مسئلہ کا کافی وشافی جواب دینے کے لئے تیار ہے۔ پس قرآن سے بڑھکر کون مفتی اور مجیب ہو سکتا ہے۔

صاحبو۔ غور کرو۔ اس وقت کوئی رسول ہم میں زندہ موجود نہیں۔ اور ارشاد ہے انک لا تسمع الموتیٰ الآیہ۔ اے رسول سلام علیہ تو مردوں کو کچھ نہیں سنا سکتا۔ اور ارشاد ہے وما انت بمسمع من فی القبور الآیہ یعنے تو مردوں کو قبروں میں سنانے والا نہیں۔ مگر کتاب (قرآن) ازلی ابدی حی وقائم۔ رسولوں کا رہنما اور مرشد۔ قیامت تک زندہ اور ناطق ہے۔ پس اسکو چھوڑ کر مردوں سے اپنے ضروری دین و دنیا کے مسائل پوچھنا یا ان کے اقوال پر جن میں اختلافات بھرے ہیں۔ اور انکو کوئی مانتا ہے کوئی نہیں مانتا۔ اور اکثر انسانی اقوال میں کفر و اسلام تک کا خود مختلف فرقوں کے نزدیک فرق ہے انکو واجب العمل قرار دینا بدقسمتی۔ یا ابوالہوسی اور ہوائے نفسی ہے۔ اگر مسلمان صرف اس زندہ رسول کو پیشوا مانیں۔ تو آج ہی جنگ ہفتاد و دو ملت کا دنیا سے مونہہ کالا ہو جائے۔ اور سب متحد و متفق ہوکر یکجان کروڑ قالب بن جائیں

کیونکہ اختلافات انسانی اقوال نے ڈالا ہے۔ نہ کہ معاذ اللہ قرآن کریم نے۔ قرآن میں تو یہ حکم ہے۔ وَکُوْنُوْا رَبَّانِیِّیْنَ (ربّ والے بن جاؤ)

کیا واقعی ہمارے ملاؤں میں یہ طاقت ہے کہ حجروں میں بیٹھکر اپنی لال کتاب سے مسلمانوں کی تکفیر کر سکتے ہیں۔ یعنے جسے چاہیں۔ کافر بنا سکتے ہیں۔ یا مومن۔ یہ تو خدائی طاقت ہے۔ پڑھو ومن یھدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ (یعنے جسکو خدا ہدایت کرے۔ اس کا کوئی گمراہ کرنے والا نہیں۔ اور جسکو گمراہ کرے اسکا کوئی ہادی نہیں) ایسی قدرت و طاقت کے استعمال پر ہم اپنے متبرک یا متکبر علماء کو مبارکباد دیتے اور تحسین کرتے ہیں۔

مسلمانوں کو کافر بنانے والے پہلے خود کو تو کفر کے دائرے سے نکال کر مومن بنائیں۔ اگر تکفیر کے معنی مقلدین سے ہیں۔ تو علماء غیر مقلدین (اہلحدیث) ہی سے اپنی نسبت فتوے لیں۔ کہ وہ مقلدین کو کیا سمجھتے ہیں۔ اہلحدیث کی کتابیں۔ رسالے اور فتوے دیکھیں۔ جن میں تقلید کو نہ صرف بدعت بلکہ کفر قرار دیا ہے۔ اور قرآن مجید سے اس کے ثبوت میں یہ آیہ پیش کرتے ہیں اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَھُمْ وَرُھْبَانَھُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ ترجمہ۔ بنالیا انہوں نے (کافروں نے) اپنے بزرگوں اور راہبوں کو خدائے واحد کے مقابلے میں خدا۔ اور اگر تکفیر کے معنی اہلحدیث ہیں۔ تو وہ غور کریں۔ کہ اہلقرآن انکو کیا سمجھتے ہیں۔ وہ یہ آیت پیش کرتے ہیں۔ وَمَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْکٰفِرُوْنَ۔ یعنے جو لوگ ما انزل اللہ (قرآن) کے سوا کسی انسانی کتاب یا اقوال کے موافق حکم لگاتے ہیں۔ کافر ہیں۔ جب مبتدا اور خبر معرفہ ہوتے ہیں۔ اور پھر ضمیر فصل ہوتی ہے۔ تو حصر در حصر مستفاد ہوتا ہے۔ یعنے بڑے کافر یہی لوگ ہیں۔ جو دو جرموں کے مرتکب ہوتے ہیں اول تو قرآن کو رد کرتے ہیں۔ پھر اس کی جگہ انسانی کتابوں پر عمل کرتے ہیں۔ ان سے بڑھکر کون کافر ہوگا۔ پڑھو۔ اِنَّ الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَآ اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ ترجمہ۔ جو لوگ ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں۔ (عمل نہ کرنا جھٹلانا بلکہ رد کر دینا ہے) یہی لوگ ناری ہیں ہمیشہ نار میں رہیں گے

یہی حالت باہم شیعہ۔ سنی۔ احمدی غیر احمدی۔ (مرزائی غیر مرزائی) کی ہے۔ کہ ہر فریق دوسرے فریق کو کافر مطلق سمجھتا ہے۔ الغرض جدہر دیکھو اسلام میں کافر ہی کافر نظر آئیں گے

ہیں کعبہ میں سب اپنے ہی یاران روشناس
وہ کون ہے جو بادۂ دیر مغاں نہیں

قرآن میں تو کسی کو کافر بنانے کا حکم کیوں ہونے لگا۔ اس میں تو یہ حکم ہے۔ لَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰٓی اِلَیْکُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا یعنے جو شخص تمہیں سلام کرے۔ اسے یہ نہ کہو۔ کہ تو مومن نہیں۔

حدیث میں بھی تکفیر کی سخت ممانعت ہے۔ پڑھو من استقبل قبلتنا وصلے صلوٰتنا واکل ذبیحتنا فلا تکفروہ ولا یذنب الحدیث ترجمہ جس نے ہمارے قبلہ کی طرف مونہہ کیا جس نے ہمارے جیسی نماز پڑھی جس نے ہمارے ہاتھ کا ذبیحہ کھایا۔ اسکو کسی گناہ کی وجہ سے کافر بناؤ (گناہ کی قید ہے۔ اس سے ثابت ہے۔ کہ کسی بے گناہ کو کافر بنانا تو بڑا ہی ظلم اور قرآن و حدیث کی نافرمانی بلکہ خود کو کافر بنانا ہے۔ نیز حدیث میں ہے۔ من قال لا الٰہ الا اللہ دخل الجنۃ جس نے (صدق دل سے) ایک بار کلمہ توحید پڑھا جنت میں داخل ہو گیا۔ اسلام میں تو یہاں تک رفاہ اور آسانی اور علماء اسلام کا یہ تشدد کہ تکفیر کی کھاچی چلتی رہی ہے۔ متعصب علماء نے اسلام کو اس قابل نہ رکھا۔ کہ کوئی غیر مذہب والا اس کے احاطے میں داخل ہو سکے جب ایک گروہ دوسرے گروہ کو کافر بنا رہا ہے تو اجنبی آدمی حیران ہوگا۔ کہ میں کس گروہ کا

علم الفقہ۔ فقہ کی مروجہ کتابوں اور عمومی علماء کی [illegible]

قبول کردن۔ یہاں تو کافر ہی کافر بھرے ہیں اور ایک اسلام کے ۷۲ اسلام ہیں

فاعتبروا یا اولی الابصار

ملخص از۔ عارف پھلواری۔

خیر الامور اوسطہا

ناظرین باتمکین۔ اسوقت دنیا میں تین ہی قسم کے مذہب پائے جاتے ہیں۔ ایک مذہب کے پیرو تارک الدنیا کہلایا جانا پسند کرتے ہیں۔ وہ اپنی نظر میں دنیا کی ہر ایک چیز کو حقارت سے دیکھتے ہیں یہاں تک کہ ترک اللذات اپنا معیار اخلاق سمجھتے ہیں۔ دوسرے مذہب کے خدائی مقولہ کھاؤ۔ پیو۔ اور چین اڑاؤ کی تقلید کر رہے ہیں۔ ایسے لوگ آخرت کو بالکل خیرباد کہہ بیٹھے ہیں۔ بلکہ اپنے افعال سے عملاً انکار خدا کرتے ہیں۔ اہل نظر تو ان لوگوں کا ذکر زمرۂ حیوانات میں کرنا پسند کرتے ہیں۔ اور یہ ہے بھی درست کیونکہ یہ لوگ عقل کو جو کہ خداوند کریم نے انسان کی رہنمائی کے واسطے عطا کی ہے معطل اور بیکار کر دیتے ہیں۔ صرف یہی وجہ ہے کہ ان کے اعمال میں خاتمہ کی بو تک نہیں آتی۔ ہم گو ان دونوں سے کچھ بحث نہیں۔ بلکہ صرف یہ دکھانا مدنظر ہے۔ کہ انسان جامۂ تہذیب و انسانیت میں رہ کر دنیا میں کسطرح آرام سے زندگی بسر کر سکتا ہے۔ جب ہم تیسری طرف نظر دوڑاتے ہیں۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس مذہب کا معیار اخلاق کھاؤ۔ پیو۔ لیکن حد سے مت گذرو (کلوا واشربوا ولا تسرفوا) ہے۔

ناظرین۔ یہ سنہرا اصول ہے۔ جس کی تعلیم تمام عالم اور مسلمانوں پر عقلاً و نقلاً فرض کی گئی ہے رسول اکرم (فداہ ابی و امی) نے ان دونوں مذاہب کے اصول کا نہایت عمدہ نتیجہ زبان وحی ترجمان سے فرما کر دنیا کو سبق اعتدال سکھا دیا۔ (صلی اللہ علیہ وسلم) ناظرین وہ کیا مبارک زمانہ تھا جبکہ ہم اپنے ہر ایک کام کو خیر الامور اوسطہا کے پاک ارشاد کے ماتحت انجام دیا کرتے تھے۔

افسوس۔ صد افسوس۔ جب سے ہم نے میانہ روی کو چھوڑ دیا ہے بے اعتدالیوں کے خوفناک پنجہ میں پھنسکر ذلت و ادبار کا شکار ہو رہے ہیں۔

جب ہم افعال قبیح اور مراسم مذمومہ کا رواج وار تکاب مسلمانوں میں دیکھتے ہیں۔ تو بعد غور کرنے کے ایک سرد آہ کے ساتھ یہی کہنا پڑتا ہے۔ کہ بدنام کنندہ شریعت غرا اور مخالف دین متین ہم خود ہی ہیں۔ آہ! اسلام۔ ہاں خدا کا پسندیدہ اور برگزیدہ دین اسلام تو ہم کو اعتدال کے ساتھ کام کرنے کی اجازت دیتا ہے لیکن وائے برحال ما۔ کہ ہم کھلم کھلا مخالفت پر کمر بستہ ہیں۔ اور اس کا خمیازہ افلاس اور ذلت کی صورت میں اٹھا رہے ہیں

مسلمانو! خدارا غور کرو۔ اور سمجھو۔ کیا اسلام کی تعمیل پر عمل کرنا اسی کا نام ہے۔ ورنہ یاد رکھنا کہ مستقبل قریباً غیر کمر کی وعید آپ کے اوپر چسپاں ہوگی۔ وما علینا الا البلاغ

(خادم المسلمین محمد بخش الدین اسلام نگری)

★

قادیانی مشن

الفضل قادیان کے چند پرچے ہماری نظر سے گذرے جن میں اس نے معزز ہمعصر نے موجودہ جنگ کا ذکر کرتے ہوئے ترکوں کے افعال و اعمال پر صاحبزادہ بشیر الدین محمود اور ان کے پدر عالی مقدار کی الہامی زبان سے نکتہ چینی کی ہے۔ ہمعصر مذکور کا جو دعوے اسلامی ہمدردی کا ہے۔ اس سے پبلک نا واقف نہیں ہے۔ قادیانی فرقوں کے جو مقصود۔ عقائد ظاہر کو جانتے ہیں۔ انکی نسبت اعتراض کرنے کا نہ موقعہ ہے۔ اور نہ ہمارے دائرہ بحث میں یہ بات داخل ہے۔ مگر ایک اسلامی آرگن کو باوجود اپنے مخصوص خیالات رکھنے کے یہ امر بھی مدنظر رہنا چاہئے۔ کہ طریقہ بیان تہذیب سے دور نہ ہو۔ اور اس کا طرز تحریر کہیں بدنیب و تکلیف دینے والا نہ ہو وہ صاحبان اتنا جانتے ہیں کہ کلمہ شہادتین کا قائل کہتے ہیں۔ اور ساتھ ہی ایک اسلامی سلطنت کے فنا ہونے کے خیال پر خوشی کے نقارے بجاتے ہیں۔ ہمارے نزدیک کسی طرح معافی کے مستحق نہیں ہیں۔ بلکہ یہ اخبار نویس یا ان کے دوسرے برادر جو اخبار پانیر وغیرہ میں خط لکھکر مقامات مقدسہ سے اسلامی حکومت اٹھ جانے پر اظہار طمانیت کرتے ہیں۔ بجائے ہمارے دل میں ناراضی کے جذبات پیدا کرنے کے ایک حقارت آمیز سکوت کے مستحق ہیں۔ بدقسمتی سے اسلام کی تاریخ ایسے انسان صورت حیوانوں اور دین فروش مسلمانوں سے خالی نہیں رہی ہے۔ خصوصاً ان ایام محرم میں اس کیلئے توضیح و مثال کی ضرورت نہیں ہے ؎

یک حسینے نیست تا گردد شہید
ورنہ بسیار ند در عالم یزید

ہماری وفاداری اور اعتدال پسندی کسی غیرت کی محتاج نہیں ہے جس زمانہ میں لوگ بیکار شور و شغب کرتے تھے۔ اسوقت بھی ہم نے انگریزوں کا ساتھ دیا ہے! اور ہم نے چند روزہ ہردلعزیزی کی کبھی پرواہ نہیں کی تاب کہ بعض لگ ابلہ فریبی اور رکیک خوشامدی آوازیں بلند کر رہے ہیں۔ ہمکو پورا یقین ہے کہ برطانیہ عظمے ان کے دہوکے میں نہیں آسکتی مگر ہم کو اندیشہ ہے۔ کہ کہیں ان تقریروں سے عام مسلمانوں پر الٹا اثر نہ ہو اور گورنمنٹ اپنی مہربانی سے مسلمانوں کی تسکین و تشفی کی جو کوشش کر رہی ہے ایسے چند خود نما اور خود فروش لوگوں کی تحریر و تقریر سے اسکا اثر باطل ہو جائے جذبات کا ایک خاص فلسفہ ہوتا ہے۔ کہ ایک حد تک وہ قابو میں رکھے جا سکتے ہیں لیکن اگر ان کو زیادہ دبایا جاوے تو وہ اسقدر برانگیختہ ہو جاتے ہیں

۱۷۔ نومبر کے الفضل میں ترکی حکومت کے خاتمہ کے عنوان سے ہمعصر الفضل نے جو کچھ اطمینان ظاہر کیا ہے۔ ہم اسکو قادیانی فرقہ کے جذبات کا آئینہ سمجھتے ہیں لیکن ان حالات میں محض آرزو و عمل کے قائم مقام نہیں ہو جاتی۔ اگر یہ بات صحیح ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب قادیانی کے تین لاکھ معتقد ہیں۔ تو ان میں سے بچوں اور عورتوں کو نکال کر ایک لاکھ بالغ اور قابل مرد رہ جائیں گے۔ اگر ان میں سے پچاس ہزار بوجہ بیماری یا پیری یا زیادہ عبادت و ریاضت کے جنگ پر جانے کے قابل نہ ہوں۔ تب بھی پچاس ہزار قابل جنگ والنیٹر نکل سکتے ہیں پھر اگر خاص فوجی ضروریات کیلئے پچیس ہزار آدمی اور معاف کر دئے جاویں۔ تب بھی اسی قدر

(منقول از ہمعصر جدید میرٹھ)

ahmadimuslim.de

فتاوے

تصحیح - ۳۰ ذی الحجہ کے پرچہ میں بجواب ۱۸ والا کا چھٹا حصہ ہے۔

س نمبر ۳۸ - یہود و نصاریٰ - و مجوس - و ہنود وغیرہم کفرہ کی وہ دعوتیں مسلمان کو قبول کرنی جن کا انکے مذہب سے کچھ تعلق نہ ہو - صرف اتحادی اور شوقیہ معاملہ ہو - تو شرعاً روا ہے یا نہیں؟ اور ان لوگوں کے گھر کا کھانا کھانا اور پانی پینا اہل اسلام کو مباح ہے یا حرام؟ (سائل انا ملوقی)

ج نمبر ۳۸ - جائز ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کی دعوت قبول فرمائی تھی۔

س نمبر ۳۹ - جو مسلمان کہ پارچہ بافی - خشت پزی - روغن فروشی - چونہ سازی - معماری - نان پزی اور سبزی فروشی - وغیرہ پیشے کر کے قوت بسری کرتے ہیں - انکو حقیر اور ذلیل سمجھا جاتا ہے - اور ان کے ساتھ کھانے پینے سے انکار کیا جاتا ہے - پس یہ معاملہ از روئے شرع شریف کیا سمجھا جاویگا؟ (ر م)

ج نمبر ۳۹ - یہ جہالت اور رسم کفری ہے مسلمان کو ایسے خیالات کو پاس بھی نہ آنے دینا چاہیے۔

س نمبر ۴۰ - مسلمان کو شکل نصاریٰ کے میز کرسی لگا کر بیٹھنا اور میز کرسی کے ذریعہ سے کھانا کھانا اور لکھنا پڑھنا روا ہے یا ممنوع؟ - اور نیز اہل اسلام کو گوشت خوری فرض ہے یا واجب ہے یا طبیعت کی رغبت پر منحصر ہے۔ (ر م)

ج نمبر ۴۰ - میز کرسی پر بیٹھنا - اور لکھنا تو بلا خلاف جائز ہے کرسی پر بیٹھ کر کھانا بھی جائز ہے۔ گو سنت یہ ہے - کہ زمین پر بیٹھ کر کھائے - مسلمانوں کو گوشت خوری فرض واجب نہیں - ہاں جائز ہے - طبیعت نہ چاہے تو نہ کھائے -

س نمبر ۴۱ - ایک محلہ میں ایک ہی مسجد تھی - اور محلہ کے جمیع موحدین اسی مسجد میں نماز پڑھتے تھے - اتفاق سے انہی موحدین کا ایک بیٹا سود کا کاروبار کرنے لگا - اور ایک بدعتی کے ساتھ کاروبار شروع کر دیا - بعد اس کے وہاں کے سرداروں نے روکا کہ یہ کاروبار اچھا نہیں - چھوڑ دو -

تب ان لوگوں نے کہا - کہ اچھا ہم توبہ کرتے ہیں - یہ کام نہیں کرینگے - اور بہت منت کی - مگر مولوی صاحب نے جو وہاں کے پیر اور سردار تھے - توبہ نہ کرائی - بلکہ جھڑک کر کہا - کہ مسجد سے چلا جا - بعد اس کے سردار مذکور نے ان لوگوں کا کھانا پینا شادی بیاہ بند کر دیا پھر وہ لوگ چند آدمی اور مل کر ایک مسجد علیحدہ قائم کی اس میں پنج وقتی نماز اور جمعہ پڑھتے رہے - ایک مدت تک - اب جو سردار وہاں کا ہے - کہتا ہے - کہ تم لوگ توبہ کر کے ایک ہی مسجد میں یعنے مسجد قدیمی میں نماز پڑھو - تو وہ لوگ کہتے ہیں - کہ اچھا نماز جمعہ قدیمی مسجد میں پڑھیں گے - اور اس مسجد جدید میں وقتیہ پڑھیں گے - مگر سردار کہتا ہے - کہ نہیں اس مسجد کو ایک دم توڑ دو تو اس مسجد جدید میں وقتیہ نماز ہوگی یا نہیں - اور دونوں مسجدوں کے درمیان بہت کم فاصلہ ہے یعنے تخمیناً دو سو ہاتھ کا -

اور سردار صاحب کا توبہ نہ کرانا خطا ہے یا نہیں (حاجی عبدالرؤف گورا بازار مرشد آباد)

س نمبر ۴۲ - ایک محلہ میں ایک ہی مسجد موحدوں کی تھی - اور سب لوگ اسی میں نماز وقتیہ اور جمعہ پڑھتے تھے - اتفاق سے کسی دنیاوی امور میں فتنہ فساد کر کے ایک مسجد اور قائم کیا - اور چند لوگ اس میں نماز وقتیہ اور جمعہ قائم کیا - اور کھانا پینا شادی بیاہ سب باہم بند رہا - عرصہ تک - پھر طرفین میں اتفاق ہوا - شادی بیاہ سب طرفین میں ہونے لگا - مگر جمعہ دونوں مسجد میں پڑھتے ہیں اور فرق دونوں مسجدوں میں چالیس ہاتھ کے اندازہ کا ہوگا تو سوال یہ ہے - کہ دونوں مسجد میں نماز جمعہ ہوتی ہے یا نہیں - در صورت نہ ہونے کے کس میں ہوگی کس میں نہ - (ر ر)

س نمبر ۴۳ - جماعت موحدین کی اگر کسی فعل غیر شرعی کی وجہ سے فعل حقہ نوشی چرس نوشی یا دھوتی پہننے میں پیچھے کو دھوتی لگانا اور تہ بند نہ پہننا - یہی طرح سے کسی مسئلہ فروعی کے اختلاف کی وجہ سے باہم اختلاف کر کے جمعہ اور نماز علیحدہ علیحدہ ایک ہی محلہ میں قائم کرنا کیسا ہے؟

ج نمبر ۴۱ - ۴۲ - ۴۳ - تینوں سوالوں کا مطلب ایک ہی ہے - اور بنگالہ کے دیہات میں ایسے واقعات بکثرت ہوتے ہیں - جواب سب کا یہ ہے - کہ مسجد سب کی جگہ ہے آپس کی رنجش کی وجہ سے نہ آنا چھوڑنا جائز ہے - نہ کوئی الگ مسجد بنانا درست ہے - اگر بنا دینگے - تو وہ شرعی مسجد نہ ہوگی - سرداروں کو چاہیے - کہ عدل و انصاف کریں - اور ماتحتوں کو چاہیے - کہ تابعداری کریں - [illegible] داخل غریب فنڈ

س نمبر ۴۴ - حدیث شریف میں وارد ہے - کہ لا یزنی الزانی وھو مومن - اور ایک مولوی صاحب نے وعظ میں فرمایا - کہ زانی کی دعا - چالیس روز تک خدا قبول نہیں کرتا - اب سوال یہ ہے - کہ مذکورہ حدیث صحیح ہے - تو مطلب کیا ہے - اور مولوی صاحب کے فرمان کے مطابق معلوم ہوا - کہ جب چالیس روز تک دعاء قبول نہیں ہوتی - تو اگر (خدا نخواستہ) کوئی بشر زنا کر بیٹھے - تو دعا نہ مانگے کیونکہ جب معلوم ہے - کہ چالیس دن تک دعا قبول نہیں ہوتی - تو دعا ہی کیوں مانگی جاوے (ایک سائل)

ج نمبر ۴۴ - یہ حدیث (چالیس دن تک دعا قبول نہ ہونے والی) مجھے معلوم نہیں - والعلم عند اللہ - ۳۰ پائی داخل غریب فنڈ

س نمبر ۴۵ - پرچہ اہلحدیث مورخہ ۱۱ ستمبر ۱۴ء کے صفحہ ۱۲ پر سوال ۱۵۶ و جواب ۱۵۶ کا یہ کس کتاب میں ہے - صاف حوالہ کتاب - صفحہ مع نام کے دیجیے تو بڑی عین مہربانی ہوگی - (محمد یونس خریدار ۳۵۶۳)

ج نمبر ۴۵ - نیل الاوطار جلد اول ص ۱۹۵

س نمبر ۴۶ - کیا وجہ ہے - کہ سور کا گوشت حرام ہوا - جواب تسلی بخش ہو - (ر ر)

ج نمبر ۴۶ - قرآن میں تو صرف اتنا آیا ہے فَإِنَّهُ رِجْسٌ وہ ناپاک ہے - حکماء اسلام نے کہا ہے - کہ اسکی تاثیر سے انسان بد اخلاق ہو جاتا ہے -

س نمبر ۴۷ - دونوں جہان کو پیدا کرنے سے پہلے خدا نے نور محمدی معلق اپنے نور سے رکھا تھا - تو وہ نور کہاں سے پیدا ہوا تھا؟ (ر ر)

ج نمبر ۴۷ - نور محمدی کی پیدائش والی روایات

الفوز العظیم - قرآن کریم کی [illegible]

[illegible]

متفرقات

کاغذ کی گرانی } اس عنوان سے ایک نوٹ اہلحدیث مورخہ ۲۰-نومبر میں لکھا تھا جس میں احباب کو توجہ دلائی تھی۔ کہ جنگ کی وجہ سے مصالح پریس خصوصاً کاغذ گراں ہو گیا ہے۔ بلکہ نایابی کا خطرہ ہے۔ اسی لئے کسی اخبار نے ضخامت کم کر دی ہے کسی نے قیمت بڑھا دی ہے۔ مگر اہلحدیث کیا کرے اڈیٹر اپنے آپکو خاص معنے سے اخبار کا مالک نہیں سمجھتا بلکہ اصل مالک اس کے ناظرین اور بہی خواہان اہلحدیث ہیں۔ اس لئے وہ بتلادیں۔ کہ قیمت بڑھائی جائے یا ضخامت کم کی جا دے۔ یہ بھی لکھا تھا کہ میری رائے ہے کہ بہی خواہان اس کی اشاعت پر توجہ کریں۔ تاکہ اسی گرانی کی کسر نکلجائے۔ اس نوٹ کے جواب میں صرف دو تین خط آئے ہیں۔ جو بالاتفاق یہ کہتے ہیں۔ کہ قیمت بڑھا دیجائے۔ امید ہے دیگر احباب بھی اپنی اپنی رائے سے اطلاع دیجئے۔ میں ابھی تک اپنی رائے پر ہوں۔ کہ بجائے قیمت بڑھانے کے احباب اس کی اشاعت پر توجہ کریں۔ قیمت مقید ہے

جنازہ غائب } پنجاب کے ایک بہت پرانے بزرگ مولوی حاجی عبدالرحیم صاحب ساکن قصبہ کوم ضلع لودہانہ کے انتقال کی خبر آئی ہے۔ مرحوم بڑے عابد۔ زاہد۔ متقی۔ پارسا۔ زمانہ کا گرم آزمودہ تھے۔

جناب حافظ عبد الہادی صاحب ایک پرانے عالم راولپنڈی میں مقیم تھے۔ مرحوم کے انتقال کی بھی خبر آئی ہے۔ ناظرین سے التماس ہے کہ دونوں بزرگوں کے حق میں دعا مغفرت کریں۔ اور جنازہ غائب پڑھیں۔ اللھم اغفرلھم وارحمھم

محمدیہ کمپنی } کا سرمایہ فی روپیہ ۱۳ تقسیم ہوا ہے ۳۰-نومبر کے بعد جنکو روپیہ دیا گیا۔ اون کی فہرست درج ذیل ہے

حاجی محمد علی محمد فضل الرحمن مئو ناتھ بھنجن۔ بابو عبدالرحمن کرم روت۔ ڈاکٹر غلام مصطفےٰ دیبھو لیو

جان محمد جیلپور۔ حکیم علی محمد۔ حافظ قادر بخش منشی عبداللہ جگیاں غلام فرید۔ حافظ عبدالمعبود مع متعلقین آمرہ۔ مولوی عبدالتواب علی گڑھ۔

اور بھی جو صاحب چاہیں منگا لیں۔ بقایا کے وصول کرنیکی کوشش ہو رہی ہے۔

تلاش دوا } مولانا حافظ عبدالمنان صاحب محدث وزیرآبادی کا بڑا صاحبزادہ مولوی حکیم عبدالباری سلمہ عرصہ سے کھانسی وبخار میں مبتلا ہے حال میں اسکو قریباً آدھ سیر خون آیا ہے۔ حافظ صاحب ممدوح بذریعہ اخبار ناظرین اہلحدیث کو توجہ دلاتے ہیں۔ کہ عزیز مرحومت کے لئے کوئی دوا تجویز کریں۔

مخلص احباب خلوص سے دعا کریں۔ کہ خداوند تعالےٰ جناب حافظ صاحب کو اس ضعیفی میں ہر ایک قسم کی تکلیف سے محفوظ رکھے۔ آمین

دوا دینے کو طیار ہوں } اہلحدیث مجریہ ۹-محرم میں ایک صاحب خریدار اخبار اہلحدیث چک ہزارہ ضلع شاہپور سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ مجھے ناظرین اہلحدیث میرے مرض کا (جسمیں وہ عرصہ دراز سے مبتلا ہیں) مجرب وسہل نسخہ بتادیں۔ تو میں شکریہ میں ایک سال کے لئے اخبار اہلحدیث کسی کے نام جاری کرا دونگا۔ آپ اون کو اطلاع دیں۔ کہ وہ کسی سخت بدعتی کے نام اخبار جاری کرا دیں۔ تو میں نسخہ بھی اور تیار شدہ دوائی دینے کو تیار ہوں۔ میں امید کرتا ہوں کہ سائل کو دوائی سے یقیناً فایدہ ہوگا۔ انشاءاللہ تعالےٰ

افسوس ہے کہ ایسی مزمنہ اور خطرناک مرض (جسکو لاعلاج کہا جاتا ہے) کے عوض میں صرف ایک پرچہ جاری کرنیکا وعدہ فرماتے ہیں۔ جس کی قیمت صرف دو روپیہ سالانہ ہے۔ اگر وہ چار ایسے اشخاص کے نام اخبار اہلحدیث جاری کرادیں جنکو اہلحدیث سے سخت نفرت ہو۔ تو میں انکا شرطیہ علاج بلاکسی معاوضہ کے کرنے کو طیار رہوں۔ اگر وہ ایسا نہ کریں۔ تو خیر ایک ہی شخص کے نام حسب وعدہ جاری کرادیں۔ اور مجھے اطلاع دیں۔ میں نسخہ اور دوائی روانہ کر دونگا۔ خاکسار

راقم نورالدین حکیم حاذق موحد چیدوانہ (لاہور)

سوال طبی } مونڈھے پر درد شروع ہو کر دینے دونوں شانوں کے بیچ میں (یہ کثرت احتلام صبح کے نہانے کا باعث سمجھا گیا۔ وعرصہ ایک ہفتہ کے اندر کمر پر آگیا۔ استعمال روغن وسینکو سے بائیں جانب کمر سے ٹخنے تک رگوں میں درد سوزش لئے ہوئے ہو گئی ہے۔ اور بعض جگہ دبانے مونڈھا وغیرہ مارنے سے درد نہیں معلوم ہوتا ہے۔ چلنے وسیدھا کھڑا رہنے دیر تک قیام میں رہنے سے درد زیادہ ہوتا ہے۔ یہ حالت عرصہ آٹھ مہینہ سے ہے۔ اس لئے ناظرین اخبار اہلحدیث کو اطلاعاً عرض کرتا ہوں کہ اگر اس مرض کا کوئی نسخہ معلوم ہو۔ اور وہ کم قیمت کا ہو۔ تو براہ مہربانی صاف طور سے ذیل کے پتہ سے عنایت فرمادیں۔ یا بذریعہ اخبار کے۔ دوسرے یہ کہ تلاش مشین کپڑے کے تانا بنانے کا اگر کسی صاحب کو پتہ وقیمت معلوم ہو۔ تو بذریعہ اخبار کے مطلع فرمادیں (حسینی میاں محلہ گورکھپور ڈاکخانہ مہندسر ضلع بستی پور)

شفاخانہ یونانی گوجرانوالہ کی مجربات

حبوب دافع جریان وکثرت احتلام } ان حبوب سے لاعلاج کثرت احتلام دور ہو جاتا ہے ضعف دماغ اور سرعت کو رفع کرنے کے علاوہ منی کے بڑھانے اور گاڑھا کرنے میں ان سے بہتر کوئی دوائی نہیں۔ قیمت عمر علاوہ محصولڈاک

طلاء - اس کے استعمال سے وہ امراض جو کہ جوانی کی بے اعتدالیوں سے پیدا ہوتے ہیں ۱۰ دن کے اندر دور ہو جاتے ہیں۔ اور عضو مخصوص اصلی حالت پر آجاتا ہے اسکی استعمال سے فربہی۔ درازی۔ اور قوت مردمی حسب دلخواہ حاصل ہوجاتی ہے۔ قیمت ہمر علاوہ محصولڈاک

تپ لرزہ } اس دوائی سے تپ لرزہ خواہ کیسا ہی پرانا اور سخت کیوں نہ ہو۔ دو تین دفعہ کے استعمال سے دور ہو جاتا ہے قیمت ۱۲ر علاوہ محصول

شربت دافع بواسیر خونی } بواسیر خونی کے دفع کرنے میں اکسیر ومجرب ہے قیمت عہ فی تولہ

مینیجر شفاخانہ یونانی چشمہ چوک گوجرانوالہ

توحید و تثلیث اور الہامات [illegible]

انتخاب الاخبار

غریب فنڈ - میں ایک آنہ از منشی عبدالرؤف صاحب امرادوتی - از نتیجے فنڈ عہ ۔ سابقہ کل ۴ عہ - از رضا علی لشکر گوالیار (سائل) عہ میزان کل ۴ عہ - ایک اخبار بنام سائل مذکور جاری کیا گیا - باقی رہے ۱۲ (محاسب)

جرمن جنگی جہاز ایمڈن کا کپتان اور قیصر جرمن کا بھتیجا انگریزی جنگی جہاز لمبورن میں سوار کر کے انگلستان بھیجے گئے ہیں۔ جہاں وہ بطور جنگی قیدیوں کے رکھے جائیں گے

ولیعہد جرمنی کی نسبت تین قسم کی افواہیں سنی جاتی ہیں۔ بلجی افسر جو پیرس پہنچے ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں۔ کہ وہ مارا گیا ہے۔ اخبار ڈیلی کرانیکل کے نامہ نگار کا بیان ہے۔ کہ وہ سخت زخمی ہو کر سٹراسبرگ میں زیر علاج ہے لیکن حال کی بعض پولینڈ کی خبروں سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ پولینڈ میں فوج کے ہمراہ دیکھا گیا ہے۔

جرمن کے ایک اخبار نے جو قانون پیشہ لوگوں کا اخبار ہے لکھا ہے۔ کہ جرمنی کے ۵۲۱ وکیل میدان جنگ میں کام آ چکے ہیں۔ جن میں بڑے بڑے قانونی پروفیسر پرائیوی کونسلر۔ اور جج وغیرہ بھی شامل ہیں

شاہ معظم (جارج پنجم) میدان جنگ میں تشریف لے گئے۔ جہاں انہوں نے زخمیوں کو دیکھا - اور افواج کے افسروں اور پریسیڈنٹ فرانس سے ملاقات کی

گذشتہ ہفتہ کے اخبار میں۔ روسیوں کی جرمنوں پر جس شاندار فتح کا ذکر کیا گیا تھا - وہ خبر غلط نکلی صحیح خبر صرف اتنی تھی کہ جرمن فوج محصور ہو گئی تھی لیکن انکی کمک پہنچ گئی اور وہ صاف بچ نکلی

روسیوں کو یقین ہے کہ اگرچہ جرمن فوج بچکر نکل گئی ہے لیکن عنقریب انہیں کامل فتح حاصل ہو گی کیونکہ روسی فوج کو بھی زبردست کمک پہنچ گئی ہے

آسٹروی فوجوں نے بلغراد دارالخلافہ سرویا پر قبضہ کر لیا ہے۔

سرویہ کی سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ کہ آسٹرو ویلی کی ایک عظیم فوج سرویہ کے دو اہم مقامات پر قابض ہو گئی ہے۔

سرویہ کی سرکاری رپورٹ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے بھی بمقام لیزارویز آسٹرویوں کو شکست دیکر ان کے دو ہزار سے زیادہ سپاہی گرفتار کر لئے ہیں۔

روسیوں کا سرکاری بیان مظہر ہے۔ کہ جرمنوں نے لوڈز کے جنوب مغرب میں جارحانہ کارروائی شروع کر دی ہے۔ کیونکہ انہیں زبردست کمک پہنچ گئی ہے۔

جرمن اس جنگ میں ایک قسم کی بے آواز توپ استعمال کر رہے ہیں۔ اس کے گولے سے نہ تو چلتے وقت آواز سنائی دیتی ہے۔ اور نہ ہی گذرتے وقت البتہ جب گولہ پھٹتا ہے۔ تو اسکی آواز سنائی دیتی ہے

جرمن نے بحری حملہ کے خوف سے بلجیم کے ساحل کو مستحکم کر لیا ہے

ٹائمز کا جنگی نامہ نگار اندازہ لگاتا ہے۔ فلینڈرز (بلجیم) کی لڑائیوں میں ۳ لاکھ سپاہی کام آ چکے ہیں۔ ان میں سے ۲ لاکھ جرمن - ۵۰ ہزار انگریز - ۵ ہزار ہندوستانی ہیں۔ اور باقی فرانسیسی و بلجیمی۔

جرمنی کے مشہور کارخانہ اسلحہ سازی کروپ میں ایک غبارہ باز نے کئی بم پھینکے - اور خود بچکر نکل آیا۔ نقصان کا اندازہ نہیں ہو سکا۔

فرانس میں متحدہ (انگریزی - فرانسیسی - بلجیمی اور ہندوستانی) سپاہ نے اس ہفتہ معقول پیش قدمی کی۔ کئی قصبوں پر قبضہ کر لیا۔

ترکوں کی افواج چار حصوں پر منقسم ہیں۔ جن میں سے پہلے لشکر کا مرکز اڈریانوپل ہے۔ اس لشکر کا سپہ سالار جنرل سانڈرس جرمنی ہے۔ اس لشکر کا کام بلغاریوں کے رویہ کی جانچ پڑتال ہے

دوسرا لشکر قسطنطنیہ میں ہے۔ اس کا سپہ سالار جمال پاشا وزیر بحری ہے۔

تیسرا لشکر سرحد روس پر ہے۔ اس کا سپہ سالار عزت پاشا ہے۔ جو جنگ بلقان میں ترکی افواج کا سپہ سالار تھا۔

چوتھا لشکر (زیر دمشق شام) میں ہے۔ اور اس کا سپہ سالار غالب پاشا ہے۔

ان افواج کی تعداد کئی لاکھ ہے۔ جن میں ترک۔ شامی عرب - اور بدوی عرب سب قسم کے لوگ شامل ہیں۔

بیان کیا جاتا ہے۔ کہ روسیوں نے آسٹریا کے مقام دلشکو پر قبضہ کر کے آسٹریوں کے مشہور قلعہ بند مقام کراکو پر گولہ باری شروع کر دی ہے

پرزمسل (آسٹروی مشہور قلعہ بند شہر) کا روسیوں نے محاصرہ کر رکھا ہے اور وہاں کے لاٹ پادری نے ایک اخبار کے نامہ نگار سے بیان کیا۔ کہ پرزمسل میں ذخائر خوراک ختم ہو گئے ہیں۔ زخمیوں کی کثرت سے شہر میں تل دھرنے کی جگہ نہیں - اور اب شہر فتح ہو جانے کو ہے۔

لارڈ کچنر وزیر جنگ انگلستان نے امریکہ کے ایک اخبار کے نامہ نگار سے بیان کیا۔ کہ جنگ کم از کم تین سال تک جاری رہے گی - اور اس کا خاتمہ صرف اسی وقت ہو گا جب جرمنوں کو پورے طور پر شکست ہو جائے گی۔ (خدا جلد اس جنگ کا خاتمہ کرے)

پیرس کی سرکاری رپورٹ میں کہا ہے۔ کہ یہ ایک ایسی جنگ ہے۔ جس میں فریقین آخری وقت تک لڑیں گے۔

جب باقاعدہ فوجیں اپنا کام کر چکیں گی۔ تو پھر لڑنے والے ممالک کے وہ لوگ جنگ کے لئے تیار ہو جائیں گے - جو قواعد نہیں جانتے۔ انہیں لوگوں پر آخری کامیابی کا انحصار ہو گا۔

جرمن پارلیمنٹ نے ۲ ارب ۵۰ کروڑ پونڈ قرضہ جنگ کی منظوری دی ہے۔

جرمن وزیر اعظم نے پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے انگلستان کو جنگ کا ذمہ دار قرار دیا - اور کہا۔ کہ اسے معلوم تھا۔ کہ جرمنی کے خلاف ایک بڑی سازش کی جا رہی ہے۔ لیکن اس نے اس کا کوئی تدارک نہ کیا۔

پنجاب میں بہت سے پریسوں اور اخباروں کی ضمانتیں ضبط ہو رہی ہیں - اور نئی طلب ہو رہی ہیں (خدا حافظ)

سیرت البخاری - امام بخاری کی سوانح عمری ۔ مجلد

قائم رہیں یا ہمارے ان ویبال لانبیں بیتظیر قرآن مجید جو خط جلی قلم متبرجم ترجمہ بید وقیس اردو مع

تفسیر وحیدی کامل بحاشیہ مصنفہ جناب مولانا مولوی وحید الزمان صاحب المخاطب نواب وقار نواز جنگ بہادر ساکن حیدرآباد دکن

[illegible]

حسبتہم لؤلؤا منثورا ⑲ واذا رایت ثم رایت نعیما وملکا کبیرا ⑳ عالیہم

تو سمجھے موتی ہیں بکھرے ہوئے اور (اے پیغمبر) جب تو بہشت کو دیکھے تو دہاں (ہر طرح کی) نعمت اور بڑی بادشاہت (کا سامان) دیکھے گا۔ بہشت والوں کے اوپر کی

[illegible]

تصدیق جناب مولانا مولوی وحید الزمان صاحب حیدرآبادی متعلقہ قرآن مجید

[illegible]

تقریظ جناب مولانا مولوی عبد الجبار صاحب مرحوم غزنوی

[illegible]

سند جہ بالا اٹھارہ خوبیوں والے قرآن مجید و دیگر ہر قسم کی دینی کتابیں ملنے کا پتہ شیخ احمد اللہ شیخ محی الدین تاجر کتب و مالک مطبع احمدی کشمیری بازار لاہور

تیرھویں صدی ہجری کے مجدد

۵/۲۰ مع

یعنی

حضرت مولانا اسمٰعیل شہید کے پیشوا حضرت مولانا سید احمد صاحب بریلوی کے

نادر حالات ۔ واقعات و مکتوبات

جو باتباع سنت حضرت سرور کائنات بھوکے ہی رہتے ۔ لیکن جن کو جناب رسول مقبول صلعم کی جسمی زیارت نصیب ہوئی ۔ جن کو غیب سے خوان نعمت ملا کرتے تھے ۔ جن کی سواری کے جانور حرام غذا نہ کھاتے تھے ۔ جب وہ نواب امیر خاں والئی ٹونک کی فوج میں بطور سپاہی کام کرتے تھے ۔ تو انگریزی سپہ سالار فوج آپ کے ہمراہ دشمن کے دست میں آ گیا ۔ اور جنگ سے تائب ہوا جن کے دشمن آپ کو قتل کرنے آتے تھے ۔ تو مرید دوست بیعت ہو جاتے جن کے خدام کو ہمیشہ غیب سے خرچ ملتا ۔ جن کی دعا سے شیعہ عالم رویا میں خود حضرت سرور کائنات روحی فداہ سے نصیحت پا کر رافض سے تائب ہوا جن کی دعا سے دیوانے ہشیار اور کسبیاں تائب ہو کر نیکوکار ہو گئیں ۔ جو نجح کے زمانہ میں انگریزوں نے انکو دعوت دی ۔ جن کی مخالفت سے بڑے بڑے ہوشیار مجنون ہو گئے ۔ جن کے ہاتھ پر ایک مالدار ہندو سیٹھ سچا خواب دیکھ کر مسلمان ہوا ۔ اسی ضمن میں مولانا اسمٰعیل شہید اور مولانا عبد الحی کے حالات بھی مذکور ہیں ۔ جو نہایت دلچسپ ۔ مفید اور سراپا نصیحت ہیں ۔ اصلی قیمت دو روپے تھی ۔ ۱ عہ

رسائل شبلی یعنی علامہ شبلی نعمانی مرحوم کے علمی تاریخی رسائل کا مجموعہ جس میں ذیل کے دس رسالے شامل ہیں ۔ (۱) اسلامی شفاخانے ۔ مسلمانوں نے اپنے عہد میں کہاں اور کیسے کیسے شفاخانے بنوائے (۲) اسلامی کتبخانے ۔ اسلام میں کتبخانوں کی ابتدا و ترقی کے حالات ۔ (۳) حقوق الذمیین ۔ اسلامی زمانہ میں غیر مذاہب کی رعایا کو کیا کیا حقوق حاصل تھے ۔ (۴) الجزیہ ۔ جزیہ کس قسم کا ٹیکس تھا ۔ اور کن اصولوں پر مقرر ہوا تھا (۵) الخطبہ ۔ قدیم عربی و عجمی خطبات کا تذکرہ (۶) النقد علی تمدن اسلامی ۔ ناول نویس کے غلط بیانیوں کی گرفت (۷) کتبخانہ اسکندریہ (۸) شہید گنجنامہ کے واقعات اور اس امر کا تاریخی ثبوت کہ اس کے جلانے والے مسلمان تھے (۹) تراجم ۔ علمی دنیا میں کن کن زبانوں سے مسلمانوں نے کیا کیا ترجمے کئے ۔ (۱۰) اسلامی مدارس اور قدیم تعلیم ۔ مسلمانوں نے کہاں کہاں درسگاہیں قائم کی تھیں ۔ اور ان میں تعلیم کا کیا نصاب تھا ۔ (۱۰) ہیئت کنانس اور مسلمان مسلمانوں نے کیا کیا کلیسیں بچا رکھی نہیں ۔ ۱۲ ـــ

تقلید اور عمل بالحدیث کی اس میں مباحث مذکور ہیں (۱) مذاہب اربعہ کے جاری ہونے سے پہلے زمانہ کا کیا حال تھا ۔ مذاہب تقلیدی کی بنیاد پڑنے کا زمانہ اور اسکا سبب (۲) ان چاروں مذاہب کی پابندی کا کل طرح سے کب پیدا ہوا ۔ ان چاروں مذہبوں میں اختلاف ہونے کا سبب (۳) اجتہاد اور عمل بالحدیث میں کیا فرق ہے (۴) تقلید اور عمل بالحدیث پر مستدل اور غیر مقلد کا مباحثہ (۵) قول فیصل بنسبت تقلید و عمل بالحدیث مصنفہ نواب محسن الملک بہادر ۸

ملنے کا پتہ منشی مولا بخش کشتہ امرتسر ڈھاب کھٹیکاں

مومیائی

۱۳/۵۲

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل و دق دمہ ۔ کھانسی ۔ ریزش اعضا و دردسینہ کو رفع کرتی ہے ۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ۔ ان کیلئے اکسیر ہے ۔ دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے ۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے ۔ دماغ کو طاقت بخشنا اسکا معمولی کرشمہ ہے ۔ بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے ۔ چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے ۔ مرد ۔ عورت بوڑھے ۔ بچے ۔ جوان کو مفید ہے ۔ ہر موسم میں استعمال کیجا سکتی ہے

ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوتی

قیمت

فی چھٹانک ۱۲/ دو چھٹانک ۱ روپیہ ۸ آنہ پاؤ بھر تجتہ سے محصولڈاک

محالات غیر سے محصول علاوہ

تازہ شہادات

جناب حیدر علی حسین سوداگر محلہ دریبہ ہاسے رقمطراز ہیں :۔ ایک ڈبیہ مومیائی یہاں آپ کے کارخانہ سے منگایا ۔ استعمال کرنا شروع کر دیا ۔ شکر خدا کا جیسی تعریف آپ نے اخبار میں پڑھا ۔ واقعی ویسا ہی پایا صرف چار یا پانچ یوم میں ہمکو فائدہ معلوم ہو گیا براہ مہربانی جلد (۵) ڈبیہ بذریعہ ویلیو پے ایبل روانہ کریں (۳ نومبر ۱۹۱۲ء)

جناب سیٹھ ابراہیم صاحب قینچہ والے کوریلا ضلع تھانہ سے تحریر کرتے ہیں :۔ پیشتر کئی مرتبہ مومیائی منگوائی گئی بفضلہ تعالیٰ فائدہ مند ثابت ہوئی ۔ لہٰذا آدھ پاؤ (دو ڈبیہ) بصیغہ ٹکٹ ارسال فرما دیں (۶ نومبر ۱۹۱۲ء)

ملنے کا پتہ

پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر

حضرت خلیفۃ المسیح ... ۱۹۱۲ - الفاروق - ... حضرت امیر المومنین ... رضی اللہ عنہ ... ۲۱ نومبر ... ۱۹۱۲

اہلحدیث ... پریس لاہور میں ... گوپال ... نے چھاپا ۔ اور مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک نے امرتسر سے شائع کیا ۔

یہہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شایع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ مجلد واپس ہونگے
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔ اور نا پسند مضامین محصولڈاک آنے پر واپس ہو سکیں گے۔

اخبار اہلحدیث
امرتسر

پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

نمبر ۷ جلد ۱۲

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ شے
روساء و جاگیرداران سے " للعہ
عام خریداران سے " سے
" ششماہی بہ
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ یعنی
" ششماہی ۳ شلنگ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و اڈیٹر اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۔ مورخہ ۲۹ محرم ۱۳۳۳ھ مطابق ۱۸ دسمبر ۱۹۱۴ء یوم جمعہ

آریہ لیڈر کا مصالحانہ لیکچر

پنجابی آریوں کی دونوں پارٹیوں میں دو بزرگ ایسے ہیں۔ جن کی بابت ہمارا نیک گمان ہے کہ وہ دل کے نیک ہیں۔ مذہب کو راہ نجات جانکر پیرو بنے ہوئے ہیں۔ گو ہم اون کے مخالف اون پر بہت کچھ اظہار خفگی کرتے ہیں۔ ہمیں خطرہ ہے۔ کہ وہ لوگ ہمارے ایسا کہنے سے ہم پر بھی خفا ہونگے مگر ہم اپنے دل کی بات کو چھپانا نہیں چاہتے۔ وہ دونوں بزرگ کون ہیں۔ ایک لالہ منشی رام جی دوسرے لالہ ہنسراج صاحب۔ ان دونوں صاحبوں سے ہمارا تقریری مناظرہ بھی ہو چکا ہے۔ اسلئے ہم شہادت دے سکتے ہیں۔ کہ بلحاظ متانت اور بلحاظ وجاہت یہ دو صاحب آریہ سماج میں نمونہ ہیں۔

لاہور کی دونوں سماجوں کے سالانہ جلسے گذشتہ نومبر میں ہوئے تھے۔ ان دونوں صاحبوں نے اپنی اپنی سماج میں لیکچر دئے جن میں اسلام اور اہل اسلام کا خصوصیت سے ذکر تھا۔ اس لئے وہ لیکچر ہمارے ریویو کے ذیل میں آ سکتے ہیں۔

لالہ منشی رام جی کا لیکچر مصالحت بین الاقوام پر تھا۔ مگر جن دلائل اور واقعات سے آپنے اس ضروری مسئلہ کو حل کیا۔ افسوس ہے۔ کہ وہ دلائل اور واقعات آپکی تائید کی بجائے تردید کرتے ہیں۔ (بقول پرکاش) آپنے کہا کہ مذہبی اختلافات کے باوجود بھی ہم سب بھائی بند ہیں۔ اس لئے ہمیں آپس میں بھائی بندوں کا سا برتاؤ کرنا چاہئے۔ جیسے سوامی دیانند کی تحریروں سے ظاہر ہوتا ہے۔

ہم حیران ہیں۔ کہ سوامی دیانند کی تحریرات ملک میں شایع ہیں۔ اون میں جس قسم کا برتاؤ دیگر مذاہب کے ساتھ کیا گیا ہے۔ اوس کا نمونہ کئی ایک فقرے بذریعہ اہلحدیث ہم دکھا چکے ہیں۔ کہ کسی مذہب کے بزرگوں کو نہیں چھوڑا گیا۔ یہاں تک کہ استاد غالب کا شعر تھوڑے سے تصرف کے ساتھ چسپاں ہوتا ہے ؎

غالب برا نہ مان جو پنڈت بُرا کہے
ایسا بھی کوئی ہے کہ سب اچھا کہیں جسے

سوامی دیانند کی ستیارتھ پرکاش موجود ہے جسکو ہندوستان کے کل آریہ مستند اور صحیح مانتے ہیں اوس میں ایک ایک قوم کی تردید کا ایک ایک باب ہے۔ تردید کی تو کوئی شکایت نہیں۔ شکایت ہے۔ تو اون وزن دار گالیوں کی ہے۔ جو سوامی جی کے بے شگاف قلم سے نکلی ہوئی شگاف ذاتی ہونگی۔

چونکہ ہم اون گالیوں اور دل آزاریوں کی مکمل فہرست مکرر سہ کرر شایع کر چکے ہیں۔ اس لئے اوس ساری کو نقل کرنا نہیں چاہتے۔ صرف ایک

تغلیب الاسلام

دو مثالیں دکھاتے ہیں۔ جو مفصل دیکھنا چاہے وہ ہماری کتاب تغلیب الاسلام اور سوامی کا علم دیکھے۔

(مثال ۱) کیسے موذی پیغمبر ہیں۔ کہ خدا سے دوسروں کے لئے دگنا عذاب دینے کی دعا مانگتے ہیں۔

(ستیارتھ اردو طبع اول صفحہ ۴۰۲)

(۲) محمد صاحب سب پر غالب ہوتے۔ تو سب سے زیادہ عالم اور نیک چلن کیوں نہ ہوتے (صفحہ ۴۲۱)

یہ دو مثالیں درحقیقت دریا کو سوئی کے ناکے میں دکھانے کی مثال ہیں۔ ورنہ سوامی دیانند نے تو کسی قوم کے بزرگوں کو نہیں چھوڑا۔ بالکل سچ ہے ؎

کسے نماند کہ دیگر بہ تیغ ناز کشی
مگر کہ زندہ کنی خلق را و باز کشی

پھر ہم نہیں سمجھتے۔ کہ لالہ منشی رام جی نے آریوں کو دل آزاری چھوڑ کر مصالحت کرنے کی ہدایت کی ہے یا در پردہ اتباع سنت سوامی کی تاکید فرما کر آگ برسانے کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اس کا جواب ناظرین صحیح دے سکتے ہیں۔

لالہ صاحب نے آریہ دہرم کو آشتی کا مذہب ظاہر کرنے کے لئے موجودہ جنگ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

جس وقت دنیا میں خیالی دہرم کی بجائے عملی دہرم تھا۔ اس وقت ایک رشی بیتر سنیاسی لڑنے والوں سے کہتا ہے۔ کہ جنگ بند کر دو ایک بھی کشتری آگے نہیں بڑھتا۔ تلواریں میانوں میں چلی جاتی ہیں۔

یہ ہدایت جیسی معقول ہے ہمارے خیال میں بغرض ہدایت فرضی ہے۔ ورنہ ویدوں میں تو ہم کو یہ ہدایت ملتی ہے۔ جسکو سوامی دیانند نے خود پیش کیا۔

"اے دشمنوں کے مارنے والے اصول جنگ میں ماہر بے خوف و ہراس۔ پر جاہ و جلال عزیزو اور جوانمردو! تم سب رعایا کے لوگوں کو خوش رکھو۔ پرمیشور کے حکم پر چلو۔ اور بد فرجام دشمن کو شکست دینے کے لئے لڑائی کا سرانجام کرو۔ تم نے پہلے میدان میں دشمنوں کی فوج کو جیتا ہے۔ تم نے حواس کو مغلوب اور روئے زمین کو فتح کیا ہے تم روئیں تن اور فولاد بازو ہو۔ اپنے زور و شجاعت سے دشمنوں کو تہ تیغ کرو۔ تاکہ تمہارے زور بازو اور ایشور کے لطف و کرم سے ہماری ہمیشہ فتح ہو۔"

(رگوید آدی بھاشیہ بھومکا صفحہ ۱۴۳)

وید بھگوان کی اس ہدایت کو مدنظر رکھکر کوئی آریہ کہہ سکتا ہے؟ کہ آریہ دہرم میں جنگ کی ہدایت نہیں۔ پھر اس قسم کی لفظی مصالحت سے کیا فائدہ؟

لالہ صاحب نے یہ بھی کہا ہے۔ کہ جو لوگ گورو نانک جی اور دیگر سکھ گوروں کی ہتک کرتے ہیں۔ وہ آریہ سماج کی کوئی خدمت نہیں کرتے ہم بھی اس رائے کی تائید کرتے ہیں۔ مگر دیکھنا یہ ہے۔ کہ ایسا کرنے کی بنیاد کس نے رکھی۔ سوامی جی کی ستیارتھ موجود ہے جنہوں نے گرو نانک جی کا ذکر بڑے شاندار الفاظ میں کیا ہے جس کو ہم نقل کرنا نہیں چاہتے۔ ہاں صرف اتنا سمجھتے ہیں۔ کہ آریہ سماج نے جو کچھ برتاؤ دیگر مذاہب سے کیا ہے۔ یا کرتی ہے۔ یہ کوئی تعجب انگیز بات نہیں بلکہ بحکم ؎

مامریداں رو بسوئے قبلہ چوں آریم چوں
رو بسوئے خانہ خمار دارد پیر ما

درحقیقت سوامی دیانند جی کی پوری پیروی ہے

ہاں لالہ صاحب نے یہ خوب فرمایا۔

"میں مانتا ہوں۔ کہ آریہ لوگ بہت کچھ صبر کرتے ہیں"

اس فقرے نے جس قدر ہم کو متعجب کیا کسی نے نہیں کیا۔ آریہ اور صبر؟ آج تک دنیا بھر کی کسی تحریر یا تقریر میں یہ دو لفظ جمع نہ ہوئے ہونگے ؎

ضدان مفترقان ای تفرق

لالہ صاحب نے لاہور کے مسلمانوں کا جنہوں نے آریہ سماج کے جلسے کے نگر کیرتن (شہر گردی) میں رکاوٹ پیدا نہ کی۔ بلکہ امداد دی۔ بہت مسرت سے شکریہ ادا کیا۔ ہم بھی اس میں لالہ صاحب کا ساتھ دیتے ہیں۔

لالہ صاحب نے ان مسلمانوں کے حق میں جو تعزیوں کے ماتم میں مشغول تھے۔ کہا۔ کہ وہ اپنے دینی فرائض میں تھے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ لالہ صاحب کو اسلامی لٹریچر سے کچھ معقول واقفی نہیں۔ ورنہ وہ ایسے مخالف اسلام کاموں کو اسلامی فرائض نہ فرماتے۔

ہم دیکھتے اور سنتے ہیں۔ کہ لالہ منشی رام جی اور لالہ ہنسراج جی کچھ دنوں سے اسلام اور اہل اسلام کی طرف قدم بڑھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس لئے ہم بھی اس پیشقدمی کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے کہتے ہیں ؎

کون کہتا تھا کہ تم ہم میں جدائی ہوگی
یہ اوائی کسی دشمن نے اڑائی ہوگی

قادیانی مشن

الحق کی غلط بیانی

ناظرین اہلحدیث ہمارے دوست منشی قاسم علی سابق ایڈیٹر الحق کو جانتے ہونگے۔ جنہوں نے لودہانہ میں بطور انعام کے ہمکو سو روپیہ مرحمت فرمایا تھا جب سے اوس فیصلہ حقہ کے مطابق آپ پر ڈگری ہوئی تھی۔ آپنے اہلحدیث کے کسی مضمون کا جواب نہ دیا تھا۔ مگر اخبار الحق مورخہ ۲۷ نومبر میں آپنے یہ دعوے کیا ہے۔ کہ ہم اہلحدیث کا جواب دیتے رہے۔ اور کس خوبی اور کس نیت سے دیتے رہے ہیں۔ اوسکا ذکر اونہی کے الفاظ میں نقل ہے۔ ملاحظہ کیجئے۔

"ہم نے اب تک جس طریق پر الحق کو چلایا اس

سے ناظرین نے اندازہ لگا لیا ہو گا۔ کہ ایک ہم نے ایک دفعہ سے زیادہ تغیر اپنی پالیسی میں کیا ہے۔ اور یہ تغیر جب کبھی کیا گیا خلیفہ وقت کی اطاعت اور فرمانبرداری کو مدنظر رکھ کر کیا گیا۔

ایک وہ وقت تھا۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے برخلاف ہم نے اس پرچہ کو وقف کر رکھا تھا۔ اور تمام کوشش یا اکثر حصہ ہماری کوششوں کا اس امر میں صرف ہوتا تھا۔ کہ ان کے اعتراضات کا پورا پورا جواب دیا جاوے۔ سو خدا کے فضل سے وہ کام پورا ہو گیا۔ مگر صرف ایک قسم کے مضامین لکھنے اور ایک ہی شخص کے گلے کا ہار ہونے سے اخبار کی ہر دلعزیزی اور اس کے وسیع فائدے کم ہو جاتے ہیں۔ اس لئے جب ہم کو حضرت خلیفۃ المسیح اول کا یہ حکم ملا۔ کہ بجائے ایک فرد واحد کے ساتھ جنگ کرنے کے الحق کے مضامین کا دائرہ اور وسیع کیا جاوے۔ اور بجائے مولوی ثناء اللہ صاحب کو نشانہ بنانے کے عام مخالفین اسلام کے جواب اور خود اسلام اور احمدیت کی خوبیاں اپنے پرچہ میں لکھا کریں۔ تو فی الفور ہم نے اس حکم کو سر آنکھوں پر رکھا۔ اور وہ پرچہ جو ایک ہفتہ میں ایک خاص رنگ اپنے اندر رکھتا تھا۔ دوسرے ہفتہ میں وہی دوسری آن بان کے ساتھ شایع ہوا۔ ایسا ہی معاملہ اس وقت پیش آیا ہے۔ اخبار پیغام صلح اور ہمارے لاہور کے معزز مخالفین کی طرف سے جو جو باتیں ہمارے مقابل میں معترضانہ رنگ میں پیش کی جاتی تھیں ان کا ترکی بہ ترکی جواب شایع کرنا ہم نے اپنا فرض سمجھ کر اخبار کے کل کے کل صفحات انہی تنازعات کے لئے وقف کر رکھے تھے۔ اور ابھی ہمارے پاس اس سلسلہ کو لمبا کرنے کا بہت

بڑا ذخیرہ تھا۔ کہ اتنے میں حضرت خلیفہ ثانی کی طرف سے ہمارے نام ایک ہدایت نامہ صادر ہوا۔ کہ ان کے نزدیک کسی قسم کی سختی مناسب نہیں۔ اور آئندہ ان تنازعات کے بارہ میں خاموشی اختیار کرنا بہتر ہے۔ پس اس اطاعت کے بموجب جو ہم پر اولی الامر کی فرض ہے۔ ہم آج سے اپنے نفس کی خواہشات کو ترک اور اپنی محنت کو بالکل تلف کر کے ایک نئی زندگی کا پہلو اپنے اخبار کے لئے اختیار کرتے ہیں۔

(الحق ۱۳ نومبر)

اہلحدیث۔ اس بیان میں اگر کوئی صداقت ہے تو ایڈیٹر الحق مہربانی کر کے ان مضامین کی فہرست شایع کرے۔ جو بعد مباحثہ اہلحدیث میں نکلے۔ اور ان کا جواب الحق نے دیا۔ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ الحق نے ہمارے مضامین کی طرف توجہ ہی نہیں کی۔ یہ محض لفاظی ہے جیسی کہ مرزا صاحب قادیانی کہا کرتے تھے۔ کہ ہم نے سب مخالفوں کے جوابات دیکر منہ بند کر دئے۔ اب آئندہ کو ضرورت نہیں۔ اب ہم کفار کی طرف متوجہ ہونگے۔ وغیرہ۔ مگر واقعات بتلا سکتے ہیں۔ کہ اس دعوے کا ثبوت بجز الفاظ کے اور کچھ نہیں

اظہار مسرت ﴿ لودہانہ کے مباحثہ میں شکست کھا کر منشی قاسم علی اور اون کے احباب نے یہ مشہور کرنا شروع کیا تھا۔ کہ یہ مباحثہ منشی صاحب کی ذات خاص سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کا اثر تمام قوم پر نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس میں ہمارے امیر (حکیم نور الدین صاحب) کی اجازت شامل نہیں۔ مگر الحق کے مندرجہ بالا اقتباس سے صاف ثابت ہے۔ کہ منشی قاسم علی صاحب نے کبھی کوئی کام جو مذہب کی حمایت کے متعلق ہو۔ بلا مرضی اور بغیر حکم خلیفہ کے نہیں کیا۔ نہ اب کرتے ہیں۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ ہے۔ کہ لودہانہ کا مباحثہ اور اوس کی شکست کا اثر مرزا صاحب کے تمام مریدوں پر ہونا چاہئے

چالنس ﴿ مرزائی جماعت کی تسکین کی خاطر ہم ایک موقع اور بھی دے سکتے ہیں۔ چونکہ وہ

بقول الحق خانگی جنگ سے فارغ ہو چکے ہیں اس لئے اوسی مسئلہ پر پھر ایک دفعہ طبع آزمائی کو ہم طیار ہیں۔ انعام وغیرہ و شرائط کی بابت پہلے طے کریں

جنگ یورپ
میں
السلام علیکم

اسلام نے جیسا دعوے کیا ہے۔ کہ دنیا کے سب لوگ خدا کی مخلوق ہونے کی حیثیت سے برابر ہیں۔ تعلیم بھی ایسی دی ہے جس سے اُن کا باہمی رابطہ معلوم ہو۔ دو آدمیوں میں ملاقات کے وقت سب سے پہلے جو لفظ بولا جاتا ہے وہ اون کے مذہب پر دلالت کرتا ہے۔ اسلام نے بوقت ملاقات جو لفظ مقرر کیا ہے وہ السلام علیکم ہے۔ جب دو مسلمان ملکر ایک دوسرے کو السلام علیکم کہتے ہیں۔ تو اس لفظ کا حظ اور لطف وہی جانتے ہیں۔ جن کو کبھی کبھی دشت غربت میں اس کے سننے کا موقع ملا ہو گا۔

ولائت کا مشہور اخبار "مانچسٹر گارڈین" لکھتا ہے۔ کہ میدان جنگ میں فرانس کی فوج میں مراکو کے "مور" اور ہندوستان کے **پٹھان** جب ایک دوسرے سے ملاقی ہوئے۔ تو ایک دوسرے کی زبان سے بالکل ناواقف تھا۔ مگر جونہی ایک طرف سے "السلام علیکم" کی آواز اور دوسری طرف سے "وعلیکم السلام" سے جواب سنا تو دونوں جماعتیں بہت خوش ہوئیں۔ لطف یہ کہ سوائے اس لفظ السلام علیکم کے کوئی بھی کسی کی زبان نہیں سمجھتا تھا۔ اس ایک لفظ میں کیا تاثیر تھی۔ کہ دونوں فوجوں کو اس نے زنجیر کی طرح باندھ دیا۔

اے اسلام! تیری ہر ایک بات میں ملاپ کے اصول مدنظر ہیں۔ سلام ایک ہے۔ کلمہ ایک ہے نماز ایک ہے۔ کعبہ ایک ہے۔ قرآن ایک ہے

ahmadiyyamuslim.de

روزہ ایک ہے۔ ان سب یکجائیوں پر حکم ہے۔

المومنون کالبنیان یشد بعضہ بعضا

مسلمان ایک دیوار کی طرح ہیں۔ جس کی ایک اینٹ دوسری اینٹ کو تھامتی ہے

آہ! ہم نے ان سب یکتائیوں اور یکجہتیوں پر کہاں تک عمل کیا۔ اس کا جواب وہ علمائے کرام اچھا دے سکتے ہیں۔ جن کا اصول ہے ؎

ہم اور غیر دونوں یکجا ہم نہ ہونگے
ہم ہونگے وہ نہ ہونگے وہ ہونگے ہم نہ ہونگے

حدیث شریف میں ہے۔ المسلمون کرجل واحد
تمام مسلمان ایک جسم کی طرح ہیں۔ کیا معنے؟
ان اشتکی راسہ اشتکی کلہ ان اشتکی عینہ اشتکی کلہ

ایک انسان کا اگر سر دُکھے تو سارا انسان دکھتا ہے۔ اگر اس کی آنکھ دکھے۔ تو سارا دکھتا ہے مطلب یہ کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے سارے دکھ درد میں شریک ہونا چاہئے۔ یہی معنے ہیں ؎

خنجر چلے کسی پہ تڑپتے ہیں ہم امیر
سارے جہاں کا درد ہمارے جگر میں ہے

اخباری احتساب

گورنمنٹ پنجاب کا خیال ہے۔ کہ لاہور میں ایک محکمہ احتساب (سنسر) قایم کیا جاوے۔ جو اخبارات کے مضامین دیکھکر چھپنے کی اجازت دو۔ پیسہ اخبار نے پہلے مخالفت کی تھی مگر بعد حکیم ؎

بباید گفت اینک ماہ و پروین

تائید بھی کر دی۔ اور اخبارات ابھی تک کشمکش و پیچ میں ہیں۔

اہلحدیث ایک مذہبی اخبار ہے۔ اس قسم کے معاملات میں رائے دینے سے ہمیشہ پرہیز کرتا رہا ہے۔ لیکن چونکہ اس احتساب میں ایک فائدہ بھی نظر آتا ہے۔ اس لئے اہلحدیث بھی بڑے زور سے اس محکمہ احتساب کی تائید کرتا ہے۔ بشرطیکہ وہ فائدہ حاصل ہو سکے

فائدہ یہ ہے۔ کہ جب گورنمنٹ کا احتساب اخبار کے مضامین کو پاس کر چکے گا۔ تو آئے دن کی ضمانتوں سے نجات حاصل ہوگی۔ کیونکہ جس اخبار کے مضامین یہ محکمہ پاس کر دیگا۔ اس اخبار کو کسی قسم کا قانونی خطرہ نہ رہے گا۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔

لیکن اگر یہ فائدہ حاصل نہ ہوا۔ تو کہا جائیگا ؎

پڑھی نماز جنازے کی میری غیروں نے
مرے تھے جن کے لئے وہ رہے وضو کرتے

ایسے مسلمانوں کی ضرورت نہیں

حدیث شریف میں آیا ہے۔ الناس کالمائۃ الابل لا تجد بہا راحلۃ۔ جسکا مطلب کسی بزرگ نے فارسی شعر میں ادا کیا ہے۔ جو کسی قدر ترمیم کے ساتھ یہ ہے ؎

آنچہ بر جستیم و کم دیدیم و بسیار ست و نیست
نیست جز مسلم درین عالم کہ بسیار ست و نیست

یعنے باوجود کروڑوں کی تعداد کے مسلمانوں کا شمار بہت کم ہے۔

آج کل کسی خان بہادر قاضی عزیز الدین نے ایک رسالہ لکھا ہے۔ جسکا نام ہے "ترکی حماقت" اس رسالہ میں ترکوں کی حماقت ثابت کرتے ہوئے قاضی صاحب نے یہ بھی لکھدیا ہے۔

"گورنمنٹ کا مقامات مقدسہ واقع عرب پر قبضہ کر لینا مناسب ہوگا"

اتنے ہی بیان سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ یہ قاضی صاحب بھی جونپوری قاضی کے بھائی بندوں میں ہیں۔ جن کو پولٹیکل معاملات میں یہانتک دسترس ہے جسکا دوسرے لفظوں میں یہ مطلب ہے کہ

"بازی بازی باریش بابا بازی"

گورنمنٹ خود تو یہ اعلان کرے۔ کہ ہم اتحادی دول نے فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ مسلمانوں کے مقامات مقدسہ پر کبھی کارروائی نہ کی جائے گی۔ مگر قاضی صاحب یہ رائے دیں۔ جس کو ایک واقف حال اور مشکلات کے لحاظ سے جو ایسے وہم میں پیش آنے والی ہیں۔ تصور کر کے بھی کانپ جائے خدا بھلا کرے۔ آنریبل خواجہ غلام الثقلین صاحب کا جنہوں نے صوبہ متحدہ (اودھ و الہ آباد) کی کونسل میں اس کتاب کی ضبطی کے متعلق سوال بھیجے ہیں۔ تاکہ ملک میں بدامنی نہ پیدا ہو۔

تاریخی واقعہ ہے۔ کہ خلیفہ مہدی (ابو الد ہارون الرشید) کو کبوتر بازی کا شوق تھا۔ ایک خوشامدی مولوی نے حدیث بنائی۔ کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کبوتر بازی میں گناہ نہیں۔ مہدی چونکہ خود عالم تھا۔ اس کے دل میں خیال آیا۔ کہ میری وجہ سے جھوٹی حدیث بنائی گئی ہے۔ اس ڈر میں فوراً حکم دیا کہ سب کبوتر ذبح کر دئے جائیں

اسی طرح گورنمنٹ سے بھی توقع ہے۔ کہ ایسے دلشکن اور فتنہ پرداز رسالہ کو صرف ضبط نہ کریگی بلکہ مصنف صاحب کو فہمائش ہوگی۔ کہ آیندہ کسی زمانہ میں آپ اپنے قلم کو تکلیف نہ دیا کریں۔ کیونکہ ایسی ہمدردی اس سے کم نہیں۔ کہ شیخ سعدی مرحوم کا شعر اس پر چسپاں کیا جائے ؎

ترا اژدہا گر بود یار غار
ازاں بہ کہ جاہل بود غمگسار

مجلس مباحثہ

۱۹۱۰ء سے میرا بحث یکجہدوں پر نفرتھا۔ اب ستمبر ۱۹۱۲ء میں مجھے بابو بجے کمار دت صاحب شاستری کی معرفت پنڈت موہن کشن و پنڈت شنکر ناتھ صاحبان سناتن دھرم نے مذہبی بحث کا زبانی چیلنج دیا ہے چونکہ میں بوڑھا ہوں کمزور ہوں اور ہندوستان کے مسلمان صلح پسند ہیں بحث کی طرف متوجہ نہیں اس واسطے میں ہردوئی میں مباحثہ کرنے سے مجبور ہوں آپ خیر اسلام ہیں اگر پنجاب میں کوئی صاحب کوئی جگہ تجویز کر دیں تو مباحثہ ہو جاوے اور دلوں کے بخارات نکل جاویں

آپ میرے اس خط کو بلا کم و کاست چھاپ دیں شاید ناظرین سے کوئی صاحب جگہ تجویز کر دے۔ خط و کتابت کا پتہ

المسائل والوسائل

(از جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی)

ناظرین اہلحدیث - السلام علیکم -

گرچہ دیر آمدم خیر آمدم شتیر

جن دنوں خاکسار رنگون کو گیا تھا مسودہ مضمون المسائل والوسائل بالتمام لکھکر گیا تھا اور خیال میں یہی تھا کہ سارا مسودہ دفتر اہلحدیث میں بھیج چکا ہوں - جب یورپ میں جنگ عام چھڑ گئی اور اخباروں کا رُخ اسی طرف ہو گیا - اور اپنا مضمون المسائل والوسائل نظر نہ پڑا - تو خیال گذرا کہ شاید ہوائے زمانہ سے وہ مضمون معرض التوا میں رکھا گیا ہے - آخر جب اخبار کے متعدد نمبر اس مضمون کے بغیر نکلے - تو حیران ہوا - کہ شاید مولانا مولوی صاحب سے مضمون گم ہو گیا ہو گا - کئی ایک دوست جو اس مضمون کے دیکھنے کے مشتاق تھے - سوال کرتے لیکن خاکسار یہی جواب دیتا - کہ میں تو سارا مضمون تیار کر کے اور مولوی صاحب کی خدمت میں بھیجکر گھر سے روانہ ہوا تھا - معلوم نہیں کیوں نہیں چھپتا لیکن سبحان من لا یضل ولا ینسیٰ - کہ اگلے روز کاغذات کی پڑتال کرتے کرتے اتفاقاً بقیہ مضمون کا کاغذ نظر پڑ گیا - شکر بھی کیا اور تاسف بھی کیا - کہ میں تو یہی سمجھ رہا تھا - کہ مضمون مولوی صاحب سے گم ہو گیا ہو گا - لیکن وہ اپنے پاس سے نکلا - سو اب بقیہ مضمون دفتر اہلحدیث میں آپ صاحبوں کے دیکھنے کے لئے بھیجتا ہوں - واللہ الہادی

کچھ اپنی بابت

مَیں خود جب رنگون سے آیا ہوں - مولوی صاحب کی دعا[1] کی برکت سے نقل و حرکت سے ناچار رہا ہوں - اب خدا کے احسان سے اچھا ہوں - چنانچہ اس مضمون کا بھیجنا پہلا کام ہے - انشاء اللہ اس کے بعد اور مضامین بھی بھیجتا رہوں گا - امید ہے - مولوی صاحب نے لکھا ہے - کہ ہم نے اپنی دعاء واپس لے لی ہے شاید اسی سبب سے اچھا بھی ہو گیا ہوں (خاکسار ابراہیم سیالکوٹی)

یہ ایک اجمالی کلام ہے - جس کی شرح یا شانِ نزول جب تک نہ ہو - سمجھا نہیں جا سکتا - خطرہ ہے کوئی صاحب یہ سمجھیں کہ ہمنے مولوی ابراہیم صاحب (مصنف تاریخ اہلحدیث) کے حق میں بد دعا کی ہو گی اصل بات یہ ہے - کہ آپ جب رنگون گئے - تو وہاں کی آب و ہوا سے یا وہاں کے کسی خارشی دوست کی صحبت سے اُن کو خارش کا عارضہ ہوا - اور وہی خارش نے تنگ کیا - تو ادہر کا رُخ کیا - چونکہ احباب اہلحدیث تاریخ اہلحدیث کی تکمیل کے لئے بے صبر ہیں - اب کی دفعہ شعبان میں جب مولوی صاحب رنگون جاتے ہوئے امرتسر کے اسٹیشن پر ملے - تو ہمنے پوچھا کب آؤ گے - آپ نے کہا - دیکھیں - یہ سنکر بے ساختہ میرے مونہہ سے نکلا - خدا کرے آپکو خارش ہو - تو جلدی آئیں دل میں تھا کہ آکر کارِ مفوضہ کو انجام دیں -

امید ہے ناظرین اہلحدیث اور سوتی سی یہ دعا سنکے - تو بلحاظ اس اہم کام کے سب آمین کہتے - لیکن یہ خیال نہ تھا - کہ دعا کا ایسا اثر ہو گا - کہ مہینوں تک تکلیف رہیگی جب یہ تکلیف زیادہ بڑھ گئی - تو مَیں مع اپنے مکرم دوست منشی برکت علی صاحب معروف اعلیحضرت لودہانوی آپکی عیادت کو سیالکوٹ پہنچا - دیکھا تو کسی قدر تکلیف تھی - اس کے بعد پھر کئی دنوں تک اطلاع نہ آئی - تو ہمنے لکھا - کہ ہمارے پنجابی نبی مرزا صاحب قادیانی نے ہوشیارپور کے ایک مرحوم رئیس کو لکھا تھا - کہ مَیں نے جو آپ کے حق میں نیک دعا کی تھی - جس کے اثر سے آپ فلاں تکلیف سے بچ گئے تھے اس کی تصدیق لکھ بھیجیے - ورنہ میں اس دعا کو واپس لے لوں گا -

میں بھی اپنی دعا خارش کو واپس لیتا ہوں اور دعا خیر کرتا ہوں - کہ خدا آپ کو صحت بخشے (بشرطیکہ تکمیل تاریخ سے پہلے پھر رنگون نہ جائیں)

ناظرین! آپ بھی میری اس دعا اور شرط میں مجھ سے متفق ہیں؟ - ضرور ہونگے یہ ہے اس اجمال کی تفصیل جس کی طرف مولوی صاحب نے اجمالی اشارہ کیا ہے اب اصل مضمون سنئے - (اڈیٹر)

سوال نمبر ۸ - کلام اللہ میں جو معجزے نبیوں سے صادر ہوئے ہیں - ان کو آپ حقیقت مانتے ہیں یا مجاز پر حمل کرتے ہیں - جیسے ابراہیم علیہ السلام سے جانوروں کا بُلانا - اور داؤد علیہ السلام سے لوہے کا موم ہونا - اور عیسےٰ علیہ السلام سے مردوں کا زندہ ہونا -

الجواب - معجزات کیا قرآنیہ اور کیا حدیثیہ سب حقیقی ہوتے ہیں - جب تک حقیقتاً قلب ماہیت نہ ہو معجزہ کس طرح ہو سکتا ہے؟ ہاں کسی خاص امر کے معجزہ ہونے یا معجزہ نہ ہونے میں اختلاف ہو سکتا ہے - سو اس کی بنا اس بات پر نہیں ہے - کہ فریق ثانی مطلقاً امر معجزہ سے منکر ہے - بلکہ اس خاص امر کی صورت اعجازی کے ثبوت میں اختلاف ہوتا ہے - سو اس کا کوئی حرج نہیں[2]

طیور ابراہیم علیہ السلام کی نسبت خاکسار کی تحقیق یہی ہے - کہ وہ حقیقۃً زندہ کر کے دکھائے گئے تھے - لیکن قرآن شریف کے الفاظ میں اس کا فیصلہ قطعی نہیں - فہم و استنباط و استدلال کے دخل سے خالی نہیں - اس لئے فریق ثانی اگر یہ کہے - کہ زندہ جانوروں کو بلا کر سمجھایا گیا تھا - کہ جس طرح یہ جانور تم سے مانوس ہو کر تمہارے بُلانے سے دوڑے چلے آتے ہیں - اسی طرح مردے ہمارے حکم سے جی اٹھیں گے - تو یہ بعید نہیں - کیونکہ محسوسات سے معقولات کی تفہیم قرآن و حدیث میں بکثرت وارد ہے - چنانچہ صحیح بخاری شریف میں آنحضرت

[1] دفتر سے دریافت نہ کر لیا - اسی لئے تو فہم رائی حجت نہیں (اہلحدیث)

[2] حاشیہ بصفحہ کالم اول دیکھو

میرا جواب - اتفاق کا سبق دینے والا رسالہ عنقریب ...

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی سوال کیف یاتیک الوحی کے جواب میں فرمایا تھا۔ کہ احیانا یاتینی مثل صلصلۃ الجرس۔ تو یہ گھنگرو کی آواز سے تشبیہ محض تفہیم کے لئے تھی کہ سائل اس سے آشنا تھا۔ ورنہ وحی کی حقیقت دیگر ہے۔

اسی طرح ہوسکتا ہے۔ کہ سوال کیف تحیی الموتی کے جواب میں ایسی معروف صورت بتلائی جاوے جس سے سائل آشنا ہے کیونکہ استعمال فہن کا فائدہ اس سے بھی ہوسکتا ہے۔ قرآن مجید میں اس کیلئے صرف فَصُرْهُنَّ اِلَیْكَ وارد ہے۔ جس کی دو قرأتیں ہیں اول بضم صاد جو معروف و متواتر ہے۔ اور اس کے معنے مایل کرنے اور سدھانے کے ہیں۔ دوسری بکسر صاد جس کے معنے قطع کرنے کے ہیں۔ تفسیر معالم میں جس نے صرف سدھانا مراد لیا۔ اس نے قرأت متواترہ کی بناء پر کہا۔ اور جس نے قطع کرنا وغیرہ مراد لیا اس نے دوسری قرأت کی بناء پر کہا۔ لہذا کسی فریق پر الزام نہیں۔ تفسیر جلالین میں بھی اس کے معنے امِلهن لکھے ہیں۔ اور حضرت شاہ عبدالقادر صاحب نے بھی یہ ترجمہ کیا ہے۔ "پس ہلا انکو" قرأت متواترہ کے رو سے استدلالی طور پر سمجھایا گیا اور دوسری قرأت کے رو سے عیانی طور پر دکھایا گیا۔ واللہ علی کل شئی قدیر۔

ہاں اگر یہ امر حدیث میں علی التعیین وارد ہوچکا تو کوئی گنجائش باقی نہ رہتی۔ لیکن کوئی حدیث مرفوع اس باب میں ثابت نہیں ہوئی۔ اور جو امور قرآن و حدیث سے منطوق نہ ہوں۔ اور علماء کے فہم و استنباط وغیرہ کے نتائج ہوں۔ یا اُن کی بنا غیر مرفوع روایات پر ہو۔ اُن میں علماء مختلف ہو جائیں۔ تو ایک دوسرے پر الزام نہیں آسکتا جیسا کہ حجۃ اللہ کی عبارت میں سوال نمبر ۷ کے جواب میں گزر چکا۔ فتدبر۔

اسی طرح داؤد علیہ السلام کے ہاتھ میں لوہے کا موم ہو جانا۔ قرآن مجید میں مذکور نہیں صرف اَلَنَّا کا لفظ ہے۔ جس کے معنے نرم کرنے کے ہیں اور نہ حدیث مرفوع میں مذکور ہے۔ لہذا فریق ثانی کا صورت اعجازی سے انکار اس وجہ سے نہیں کہ وہ ایک پیغمبر برحق کے ہاتھ میں معجزہ سے لوہے کا موم ہونا ممکن نہیں جانتا بلکہ اس وجہ سے ہے کہ اس کا ثبوت قرآن و حدیث میں نہیں پایا گیا اگرچہ خاکسار کی تحقیق میں اس لوہے کا نرم ہونا بھی اعجازی صورت میں تھا۔ لیکن چونکہ اس کی بنا بھی استدلال و رعایت قواعد و اصول پر ہے۔ لہذا منطوق نہ ہونے کے سبب دوسرے فریق کو الزام نہیں دے سکتا۔

باقی رہے معجزات عیسویہ وہ تو سب کے سب حقیقی ہیں۔ ان میں تاویل کی گنجائش نہیں۔ نہ نقلاً نہ عقلاً۔ کیونکہ وہ سب ثبوت رسالت میں پیش کئے گئے ہیں۔ اور ثبوت رسالت میں بعد از دعوے رسالت وہ امر پیش ہوسکتا ہے جس سے دوسرے پر حجت پوری ہو سکے۔ اور ماسوا رسول کے دوسرے میں موجود نہ ہو۔ اور ظاہر ہے کہ یہ سب امر مجازی صورت میں انبیاء وغیر انبیاء میں برابر پائے جاتے ہیں۔ پس انکی سوائے حقیقت کے اور کوئی صورت جائز نہیں۔

سوال نمبر ۹

(الف) نقل مطابق عقل ہے یا عقل موافق نقل یا کہیں خلاف اور کہیں موافق۔

الجواب۔ نقل صحیح (منطوق آیت قرآنی و حدیث مرفوع) اور عقل سلیم میں تعارض نہیں ہوسکتا جیسا کہ سابقاً سوال نمبر ۳ کے جواب میں امام ابن تیمیہ رحمہ کی کتاب منہاج السنۃ۔ کے حوالہ سے گذر چکا ہاں شرعیات میں کسی امر زیر بحث کا شارع علیہ السلام سے ثبوت ضروری ہے۔ جب ثابت ہو گیا تو بس وہ بالکل موافق و مطابق معقول ہے۔ اگر کسی کی سمجھ میں نہ آوے۔ تو اس کی سمجھ کا قصور ہے۔ لیکن اگر نقل اور عقل میں تعارض ایسے امر میں ہے۔ کہ ایک طرف دلیل ظنی ہے۔ یا نقل صحیح نہیں۔ یا عقل سلیم نادار ہے۔ تو بہر حال فیصلہ یقینی کی طرف ہو گا۔ خواہ وہ نقلی ہو خواہ عقلی۔ امام ابن قیم رحمہ نے بھی اس امر کو اعلام الموقعین میں بہ بسط تمام ذکر کیا ہے۔ کہ شریعت میں ایسا کوئی امر نہیں۔ جو خلاف عقل یا قیاس ہو۔ اگر کسی کو مخالفت نظر آوے۔ تو ضرور ہے کہ یا تو وہ روایت ثابت نہیں۔ یا وہ امر شریعت میں منطوق نہیں۔ اور کسی آدمی نے خود سمجھ لیا ہے۔ یا اس شخص کی عقل ناقص ہے۔ اور قیاس فاسد ہے۔

آخری سوال نمبر ۱۰

استوی علی العرش میں اہلسنت والجماعت کا کیا عقیدہ ہے۔ اور معتزلی کا کیا؟

الجواب۔ اس امر میں اہل سنت کے دو فریق ہیں مفوضین و ماولینﺻﮧ۔ خاکسار کا مسلک تفویض کا ہے۔ حضرت شاہ صاحب حجۃ اللہ میں غیر

عہ کیونکہ جو لوگ امر معجزہ کے سرے سے منکر ہیں وہ کسی معجزہ کو بھی نہیں مانتے اور ان کے انکار کی بنا اس بات پر ہے کہ کوئی شے بغیر علت کے موجود نہیں ہو سکتی۔ اور علت تامہ بشرائطہا موجود ہو تو معلول کا تخلف نہیں ہو سکتا لیکن ہمارے نزدیک علت و معلول کا سلسلہ سب کچھ خدائے قادر کے ہاتھ میں ہے۔ وہی علت بناتا ہے وہی معلول کو موجود کرتا ہے۔ وہ کسی چیز کا محتاج نہیں۔ لا موثر الا اللہ الصمد

ہر چیز اس کے کلمہ کن کے ماتحت ہے

کبھی موجود سے ایجاد کرنا نام رکھتا ہے

مگر لوح عدم پر نقش کرنا کام رکھتا ہے

منہ

صہ جسکی تفصیل کتب عقاید میں موجود ہے ۱۲ منہ

× میرا اعتقاد بھی یہی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہی اپنی ذات اور صفات کو جانتا ہے۔ یہی معنے تفویض کے ہیں۔ بزرگیوں ان مناظرہ میں جہاں پر مخالف کسائی تفویض کافی نہیں ہوتی۔ اور دوسرا مسلک (تاویل) بھی اہل علم بلکہ بعض محدثین سے منقول ہے۔ اس لئے وہاں تاویل کیا کرتا ہوں۔ اس فرق کو جو لوگ نہیں جانتے۔ وہ مجھ پر ناراضگی کا اظہار

کی قسم میں فرماتے ہیں۔

واتفقوا علی اثبات الاستواء علی العرش والوجہ والضحک علی الجملۃ ثم اختلفوا فقال قوم انما المراد معان مناسبۃ فالاستواء ھو الاستیلاء

علماء نے اثبات استواء علی العرش پر اور وجہ اور ضحک پر اجمالی تو اتفاق کیا ہے۔ لیکن (تفسیر میں) مختلف ہوئے کسی نے کہا کہ ان ظاہر کے سوا ان کے مناسب معانی مراد ہیں۔ پس استواء سے مراد استیلاء (غلبہ) ہے

والوجہ الذات وطواھا قوم علی غیرھا وقالوا لاندری ما اراد بھذہ الکلمات وھذا القسم لست استطیع ترفع احدی الفرقتین علی صاحبتھا بانھا علی السنۃ (ص مطبوعہ مصر)

اور وجہ سے مراد ذات ہے۔ اور بعض نے تو بحالِ خود غیر مفہوم چھوڑ دیا اور کہا کہ ہم نہیں جانتے کہ ان کلمات سے کیا مراد ہے اس قسم (غیر منطوق) کی نسبت میں کسی فریق کو دوسرے پر ٹھیک طور پر ترجیح نہیں دے سکتا کہ فلاں گروہ اس امر میں سنت پر ہے۔

اسی طرح کتاب الاسماء والصفات میں امام بیہقی استاد ابو منصور سے نقل کرتے ہیں

وفیما کتب الی الاستاذ ابو منصور بن ابی ایوب ان کثیرا من متاخری اصحابنا ذھبوا الی ان الاستواء ھو القھر والغلبۃ ومعناہ ان الرحمن غلب العرش (تبصرہ ص)

کہ انہوں نے جو تحریر میری طرف لکھی اس میں یہ بھی لکھا تھا کہ ہمارے متاخرین اصحاب میں سے بہت سے اس طرف گئے ہیں کہ استواء سے مراد غلبہ ہے۔ اور اس آیت کے یہ معنے ہیں کہ رحمٰن نے عرش پر تصرف کیا اور اس پر اپنا حکم چلایا۔

باقی رہا سائل صاحب کا یہ سوال کہ اس امر میں معتزلی کا کیا عقیدہ ہے۔ سو اس کی نسبت معروض ہے کہ ہر شخص اپنے عقیدے کو خوب بیان کر سکتا ہے۔ دوسرے کی اسے کیا پڑی ہے۔ اس لئے کسی معتزلی سے دریافت کریں۔ اہل حدیثیم دغا را نشناسیم

علم کلام میں ایک طوفان بے تمیزی برپا ہو گیا ہے کہ منطوق و غیر منطوق امور میں فرق نہ کر کے علماء کے فہم و استنباط کی بنا پر بھی مذاہب مدون ہو گئے۔ اور ہر ایک نے اپنے فہم کو سنت قرار دیا۔ اور دوسرے کے قیاس کو الحاد و زندقہ۔ حالانکہ اہل سنت ہونے کے یہ معنے تھے۔ کہ امور منصوصہ میں سنت کے خلاف اعتقاد نہ رکھیں۔ اور غیر منصوصہ امور پر مذہبی تفریق کی بنا نہ رکھیں۔ کیونکہ جس امر کی تفصیل اور جگہ نہ کی صاحب شریعت سے ثابت نہیں۔ اس امر میں اگر علماء میں اختلاف پڑے۔ اور فرق رہے کہ پڑے تو وجہ اس کے کہ ایک کا فہم دوسرے پر حجت نہیں۔ کوئی فریق دوسرے کو الزام نہیں دے سکتا۔ اسی طرح استواء علی العرش تو بیشک ثابت ہے۔ لیکن اس کی کیفیت ماثور نہیں ہے۔ تو اب الزام کیسا۔ یہی امر حضرت شاہ صاحب سمجھا رہے ہیں۔ خدا کرے کہ لوگوں کی سمجھ میں آ جائے۔ اللہ تعالیٰ رحمت کرے حضرت شاہ صاحب پر جنہوں نے اس امر پر تنبیہ کی۔ اب علماء کا کام ہے کہ اسے معقول پا کر قبول کریں یا اس سے بہتر لائیں۔ تمت والحمد للہ

خاکسار محمد ابراہیم سیالکوٹی

مذاکرہ علمیہ نمبر ا

بابت حدیث

ایاک والظن فان الظن اکذب الحدیث

مولانا المکرم دام فیضکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مزاج اقدس! اس حدیث شریف کے متعلق جو سوال ہوا ہے۔ اس کے جواب میں تحریریں شائع ہوئی ہیں ایسے موقع میں خاکسار قلیل البضاعۃ بھی بفحوائے

ع بگفتا گرچہ من کاسد قماشم
کہ در سلک خریدارانش باشم

اپنی ناقص تحریر ہدیہ خدمت عالی کرتا ہے۔ اور جناب کی عنایات کریمانہ سے بذریعہ اخبار اہلحدیث اس کی اشاعت کا امیدوار ہے۔

حدیث شریف زیر بحث میں ظن سے ظن باطل مخالف شریعت و فطرت مقصود ہے۔ اور حدیث سے حدیث نفس و وسوسہ مراد ہے۔ حدیث کا معنے حدیث نفس بھی ہوتا ہے۔ اس دعوے کے لئے یہ دونوں حدیثیں شاہدین عدلین ہیں

(۱) عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تجاوز لامتی ما حدثت بہ انفسھا ما لم یتکلموا او یعملوا بہ (صحیح مسلم شریف)

(۲) صلی رکعتین لا یحدث فیھما نفسہ ای بشیئ من الدنیا کما فی الترمذی ذا لیفہ حدیث الاخرۃ او فی معانی القرآن (مجمع البحار)

اور اکذب کا معنے خلاف واقع ہے۔ اب حدیث شریف کا ترجمہ یہ ہوا کہ ظن باطل سے بچو۔ باطل ظن بدترین وسوسہ ہے۔ اب موضوع اور محمول دونوں فعل قلب ثابت ہوئے۔ اور دونوں میں اتحاد بالذات اور تغائر بالاعتبار ہونے سے حمل صحیح ہو گیا۔

بیشک یہ حدیث تمام اخلاق ذمیمہ کے لئے بیخ کن ہے۔ ظن جانب مرجح کو کہتے ہیں۔ جب انسان کے دل میں وسوسہ نفسانی سے کسی بدی کی ترجیح پیدا ہوتی ہے۔ اس میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ کیونکہ دل بادشاہ ہے۔ اور تمام اعضاء و قوے اس کے محکوم و مامور ہیں۔ جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے۔ ان فی الجسم لمضغۃ اذا صلحت صلح الجسد کلہ واذا فسدت فسد الجسد کلہ الا وھی القلب۔

یعنے جسم میں گوشت کا لوتھڑا ہے جب تک وہ درست رہتا ہے۔ تمام بدن ٹھیک رہتا ہے۔ اور جب وہ خراب ہو جاتا ہے۔ تمام بدن خراب ہو جاتا ہے۔ خبردار! وہ دل ہے۔ آدمی جب تک اس ظن باطل سے اپنے کو بچائے رہے گا کل برائیوں سے محفوظ رہے گا۔ اور اس احتیاط میں غفلت کرنے سے انواع اقسام کے گناہوں میں گرفتار ہو جائیگا اور گناہ کے کاموں کو نیکیوں پر ترجیح دیگا۔ مثلاً اسی غفلت سے انسان کے دل میں سود خواری

ahmadimuslim.de

کے منافع دنیاوی جو پیش نظر ہیں۔ ماجح اور آخرت کی سفرتیں جو پردہ غیب میں ہیں مرجح نظر آتی ہیں بَلْ تُؤْثِرُونَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى سے یہ خیال پیدا ہوتا ہے۔

غفور است ایزد تو ساغر بنوش

اور ایمان کی صفت الایمان بین الخوف والرجاء اس کے دل سے چلی جاتی ہے۔ اسی نفس امارہ کا مغالطہ ہے۔ کہ انسان اپنے مخالف کے جائز اور خیر کاموں کو شر اور بدنیتی پر محمول کرتا ہے۔ اور یہ ظن ممنوع کا ایک فرد ہے۔

علیٰ ہذا القیاس انسان طرح طرح کے ظنون فاسدہ اور وساوس میں مبتلا ہو کر اخلاق ذمیمہ کا شکار ہو جاتا ہے۔ اسی لئے صوفیہ کرام رحمہم اللہ تعالےٰ نے اپنی تصانیف میں امراض قلب کے اسباب علامات و معالجات بالتفصیل لکھا ہے۔ من شاء فلینظر ھناک۔ والسلام احسن الختام

راقم عبد اللہ فضلی تعلیمیافتہ مدرسہ اصلاح المسلمین (پٹنہ)

اڈیٹر: مسائل مذاکرہ کے متعلق چند مضمون اور ہیں۔ آئندہ پرچوں میں درج ہونگے ہر مذاکرہ کے لئے وقت کی تحدید ہونی چاہئے اس لئے اعلان ہے ہر مذاکرہ کے لئے دو مہینوں کی مدت مقرر ہوتی ہے۔ کیونکہ انتہائی مقام افریقہ ہے جہاں اہلحدیث جاتا ہے اتنی دور میں کہ وہاں قریب ایک مہینے میں ڈاک پہنچتی ہے وہاں کے اہل علم اگر ایسے مذاکرات میں شریک ہونا چاہیں۔ تو انکا جواب آنے کو بھی ایک مہینہ چاہئے۔

اس لئے دو مہینوں میں جو مذاکرہ پر جتنی تحریریں آیا کرینگی۔ ان پر مذاکرہ ختم کیا جایا کریگا

ضروری نوٹ

مضمون نگار صاحبان مہربانی کر کے ہر ایک غیر اردو عبارت کا اردو میں ترجمہ کر دیا کریں۔ کیونکہ اخبار کی زبان اردو ہے اور حتی الامکان مضمون صاف اور خوشخط لکھا کریں۔

تعاقب

بخدمت عالی جناب مولٰنا و بالفضل اولٰنا حامی دین متین ابوالوفا ثناء اللہ صاحب دامت فیضہم۔ بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ و مغفرتہ کے عرض یہ ہے کہ پرچہ اہلحدیث جلد ۱۲ نمبر ۴ کے صفحہ ۸ پر جو عبد الحکیم نامی نے سوال عش۱ کیا ہے۔ اس کے جواب میں جناب نے لکھا ہے کہ

"صورت مرقومہ خلع کی نہیں۔ بلکہ طلاق ہے خلع میں بحکم فیما افتدت بہ عورت کی طرف سے عوض دیا جاتا ہے۔ جو صورت مرقومہ میں نہیں۔ لہٰذا عدت تین طلاق ہوگی اور عدت کے اندر کا نکاح صحیح نہیں"

اب خاکسار اپنی ناقص تحقیق کے مطابق یہ عرض کرتا ہے کہ صورت مسئول عنہ خلع کی کیونکر نہ ہوئی۔ حالانکہ شرط فیما افتدت بہ تو سوال میں موجود ہے۔ کیونکہ سائل نے تو سوال میں یہ لکھا ہے۔ کہ

"بعد اس کے والد ہمسمات مکان پر زوج کے آکر کہا۔ کہ ایک طلاق نامہ لکھ دو۔ بعد اس کے شوہر نے ایک طلاق نامہ اس طرح پر لکھا کہ تم نے ہمکو زوجیت سے خلاص دیا۔ اور ہم نے تجھکو تین طلاق دیا۔ اور عورت نے مہر کو چھوڑ دیا۔ اور یہ نسبت زیور اور دان جہیز کے والد زوج نے زوج کی طرف سے ایک روپیہ واپس کر دیا۔ بعد ازاں جب چودہ روز گذرا تو ہمسمات مذکورہ سے بکر نے نکاح کر لیا"

اس سوال سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ زید نا کے نے بوقت نکاح مہر ٹھہرایا تھا مگر ادا نہیں کیا تھا جسکو ہندہ نے زوجیت سے خلاصی دینے کے وقت چھوڑ دیا۔ (اور والد زوج نے جو ایک روپیہ واپس کر دیا۔ وہ تو ہندہ کے باپ نے جو اسکو دان جہیز دیا تھا اس کے عوض تھا جسکو مہر سے کوئی تعلق نہیں) پس اتر دین علیہ حسن لیقتہ تو پایا گیا جو شرط خلع کا ہے جب اس بنا پر خلع ہوا۔ تو بعد گذرنے چودہ روز کے اگر اس عرصہ میں ہندہ حائضہ ہوئی تھی۔ تو بکر کا نکاح کرنا صحیح ہوا (اس کے نزدیک جو عدت خلع کی ایک حیض کہتے ہیں) اور اگر حیض نہیں لائی تھی۔ تو نکاح صحیح نہیں ہوا۔ ھذا ما ظہر لی اپنی ناقص تحقیق کے مطابق خاکسار نے عرض کیا اگر میری سمجھ میں غلطی ہو۔ تو مطلع فرماویں فقط والسلام خیر الختام عزیز دار ۳۸۰۶ محمد اسرائیل

اڈیٹر: سوال زوج کے ایک روپیہ سے جہیز زیادہ تھا۔ اور جہیز اور مہر وغیرہ کو عورت کی طرف سے فدیہ قرار دیا جاوے تو آپکی رائے صحیح ہے لولا علی لہلک عمر

اولیاء اللہ اور تصوف

اس سلسلہ میں ابھی بہت سی باتیں لکھنی باقی ہیں۔ سردست ایک عجیب بات ہدیہ ناظرین کی جاتی ہے۔

ایک کتاب تصوف کی ابھی مجھے ملی جسکا نام ہے۔ خلاصہ تواریخ مشائخ چشتیہ جس میں حضرت خواجہ محمد سلیمان صاحب تونسوی کے ملفوظات کا انتخاب بھی ہے۔ اور یہ بھی مشائخ چشتیہ میں سے ہیں

اگرچہ تذکرۃ الاولیاء و رسالہ قشیریہ وغیرہ کتب تصوف کے دیکھنے سے بہت سی دلچسپ باتیں لوگوں کو معلوم ہونگی۔ جیسے حضرت ابراہیم ادہم کہ معظمہ پہنچے۔ تو بیت اللہ سے مکہ معظمہ کو خالی پایا۔ بہت حیرت سی ہوئی۔ پھر بعد کو معلوم ہوا کہ رابعہ بصریہ حج کو آرہی تھیں۔ بیت اللہ اپنی جگہ سے اٹھکر انہیں کے استقبال کو چلا گیا تھا۔ اس لئے مکہ بیت اللہ سے خالی ہو گیا تھا۔ اب پھر لوٹ کر آگیا۔ (تذکرۃ الاولیاء)

یا ایک بڑھیا کا حضرت سری سقطی کے حجرہ میں جھاڑو دیتے ہوئے دیکھکر ان کی بہن کا یہ اعتراض کرنا کہ مجھسے جھاڑو نہیں دلواتے۔ اور ایک غیر محرم سے جھاڑو دلواتے ہو یہ سنکر سری سقطی کا جواب دینا۔ کہ بہن دل فارغ نکے اور مشغول ہستہو

نکاح و طلاق کے مسائل اور بیوی خاوند کے حقوق کا بیان

اس لئے گویہ عورت دنیا ہے۔ ہمارے عشق میں جل رہی تھی۔ اور ہم سے محروم تھی۔ اب اسنے حق تعالے سے اجازت چاہی۔ کہ ہمارے زمانہ سے اوسکو بھی کچھ حصہ ملے۔ اس لئے ہمارے حجرہ کی چار دیواری سو دی

یا حکیم ترمذی صوفی کا اپنے تصنیف کردہ اجزار کو دریا میں پھینکوانا۔ اور دریا سے کھلے ہوئے صندوق کا نمودار ہوکر اجزار کو لے لینا۔ اسپر حکیم ترمذی کا یہہ فرمانا۔ کہ میںنے تھوڑا سا صوفیائے کرام کے علم سے لکھا تھا۔ لیکن وہ اس قسم کے مطالب تھے۔ کہ تمامی عقلیں ان کی حقیقت کے دریافت سے عاجز و قاصر تھیں اور یہ میرے بھائی خضر علیہ السلام کی فرمائش تھی انہوں نے مجھسے مانگے تھے۔ اور وہ صندوق بھی انہیں کے حکم سے لائی تھی۔ اور حق تعالے نے اس دریا کو حکم دیا ہے۔ کہ یہ صندوق مع کتاب بھائی خضر کے پاس پہنچا دیوے۔ (دیکھو تذکرۃ الاولیار حال حضرت حکیم ترمذی صوفی)

یہاں مجھے بعض ان کی وہ خوش گپی دکھانی منظور ہے جس سے معلوم ہو۔ کہ ان اقطاب اور ابدال کو جو خدا رسیدہ اور خدائی کارخانہ کے شریک سمجھا جاتا ہے۔ یا دنیا کے انتظام کی حکومت ان کے ہاتھ میں دی گئی ہے۔ جناب رسول اللہ صلعم کی روایات اور احادیث میں انہیں کیا خیال کرنا چاہئے۔ اور اس میں ان کی کیا حالت ہے۔

کتاب خلاصہ تواریخ مشائخ چشتیہ کے صـ۱۶ میں ہے۔ کہ اس موقع پر (یعنے اہل وصال کی تذ معین کے ذکر پر) ایک شخص نے علمار میں سے (حضرت سلیمان تونسوی سے) سوال کیا۔ کہ گیارہویں جو بڑے پیر صاحب کے نام سے مقرر ہے وہ کیسی امر ہے۔ حضور نے (یعنے حضرت سلیمان تونسوی نے) جواب میں فرمایا۔ کہ کتاب سخاوۃ الاولیا میں اس کا اجرار خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لکھا ہے۔ (یعنے بڑے پیر صاحب کی گیارہویں خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے۔ یا اس کا حکم دیا تھا۔ سبحان اللہ) آگے لکھتے ہیں صـ۱۶ اور نیز پیر صاحب ہر مہینے میں گیارہویں کرتے تھے

پس اس صورت میں گیارہویں جائز ہے۔ والحمد للہ علی ذالک انتہی صـ۱۷ مطبوعہ رضوی پریس دہلی

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑے پیر صاحب کی گیارہویں کرنا یا اس کا حکم دینا شاید اس سے زیادہ کوئی پریشان اور خبط بات ہو۔ جسطرح شیعوں نے بہت سی باتیں محرم کے ماتم کرنے کے بارے میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کی ہیں۔ وہی حال ان صوفیوں کا ہے۔ تم اسی پر قیاس کر دو کہ موجودہ تصوف کیسا جامع اوہام ہے۔ اور صوفیوں نے کسقدر غلط بیان جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر باندھا ہے۔ اور موجودہ تصوف کی کتابوں میں کسقدر اوہام بھرے ہیں۔ اس لئے ان تصوف کی کتابوں کو جو اخلاق کی درستی کرنے والی خیال کی جاتی ہیں۔ ان روایات کاذبہ کی وجہ سے مخرب اخلاق ہی نہیں۔ بلکہ مخرب عقاید اسلامیہ کہنا چاہئے۔

اسی لئے علم حدیث کی اصول کی کتابوں میں عموماً اہل اصول نے اسپر مسلمانوں کو متنبہ کیا ہے۔ اور محدثین نے ہمیشہ مسلمانوں کو اسطرف توجہ دلائی ہے۔ قال العراقی فی الالفیۃ۔

والواضعین للحدیث اضرب
اضرھم قوم لزھد نسبوا
قد وضعوھا حسبۃ فقبلت
منھم رکونا لھم ونقلت
فقیض اللہ لھا نقادھا
فبینوا بنقدھم فسادھا

یعنے جھوٹی حدیثوں کے گھڑنے والوں کی مختلف قسمیں ہیں ان میں سب سے ضرر رساں وہ جماعت ہے۔ جو زہد یعنے تصوف کی طرف منسوب ہوئی۔ اس لئے کہ انہوں نے یعنے صوفیوں نے جھوٹی روایتیں ثواب کی غرض سے بنائیں۔ اور چونکہ عام لوگ ان کی طرف مائل تھے۔ اس سے وہ صوفیوں کی گھڑی ہوئی جھوٹی روایتیں مقبول ہو گئیں۔ اور منقول ہو کر شایع ہو گئیں۔ لیکن اللہ سبحانہ نے ان پر ناقدین حدیث کو مسلط کیا۔ کہ انہوں نے ان صوفیوں کی روایات کاذبہ کو الگ کر دیا۔ اللہ سبحانہ ان محدثین کو جزائے خیر دیوے۔ تم اسمار رجال (میزان الاعتدال وغیرہ) کی کتابوں کو اٹھا کر دیکھو۔ زیادہ تر واضعین حدیث اور متہمین یہی صوفی یا شیعہ رواۃ ملیں گے۔ اور عجیب و غریب روایتیں انکی پاؤ گے۔ اسپر بھی امام احمد جیسے حنبل کے بارے میں یہ خیال رکھنا کہ وہ ان صوفیوں کے معتقد تھے یا اپنے صاحبزادہ کو ان کے پاس بھیجتے تھے۔ ایک عجوبہ ہے۔ کیونکہ ایسا شخص بلا شبہ ان کا سخت مخالف ہوگا۔

(عبد السلام از مبارک پور)

اڈیٹر۔ فن اور اہل فن الگ الگ ہیں کسی بے علم صوفی کا قرآن و حدیث کے خلاف کہنا اونکا ذاتی فعل ہے جیسا کہ علمار ظاہر میں سے کسی کا یہ کہنا حنفی مذہب کی تقلید پر یہ دلیل ہے۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی حنفی تھے تو اس سے علم ظاہری کی استدلالی قوت پر شبہ وارد نہیں ہوسکتا۔

تصوف جس کی تعلیم قرآن و حدیث کرتے ہیں وہ ایک اچھی چیز ہے۔ چنانچہ آپنے بھی اپنے دوسرے مضمون میں تسلیم کیا ہے۔ جو درج ذیل ہے۔

تصوف اور اسکی حقیقت

اخبار اہلحدیث ۶ ذی الحجہ نمبر ۱ جلد ۱۲ میں جناب مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب نے رسالہ صوفی سے ایک مضمون نقل کرکے جس میں تصوف کی تعریف مختلف صوفیوں سے اخذ کرکے لکھی گئی ہے، یا جس منکرین تصوف اور مادحین تصوف کے صلح کرائی ہے۔ اور صلح کا طریقہ انہیں کی عبارت میں منقول ہے۔ اور اسپر جو عرض کرنا ہے۔ وہ آگے آتا ہے۔

کہ تصوف در اصل آیت وتبتل الیہ تبتیلا کی عملی تفسیر ہے۔ گو نام اس کا جدید ہے مگر کام اس کا قدیم ہے۔ لیکن جو رسوم اور بدعات زمانہ حال کے صوفیوں میں مروج ہیں وہ اس قسم کے ہیں۔ جو علمائے ظاہری میں بھی رواج پذیر ہیں۔ (آگے تحریر فرماتے ہیں، ہاں صوفیوں کے

اشغال وغیرہ اس تصوف کی ذات اور ماہیت میں داخل نہیں۔ وہ بھی طریق تعلیم کی طرح مختلف ہیں۔ کوئی آسان سہل الوصول ہے کوئی مشکل اور عسیر الوصول۔ پنجاب میں علم صرف و نحو کی تحصیل میں بہت وقت صرف ہوتا ہے۔ کیونکہ بڑی محنت اور پختگی سے پڑھتے ہیں ہندوستان میں اتنی دیر نہیں لگتی کتابوں کا بھی اختلاف ہے۔ مگر اصل مقصود در تعلیم دینیات میں اختلاف نہیں اسی طرح علم تصوف کو بھی سمجھنا چاہئے۔" انتہی

اسپر ہماری یہ عرض ہے توجہ سے ملاحظہ ہو کہ تصوف اگر صرف آیہ کریمہ وتبتل الیہ تبتیلا کی تفسیر ہے جیسا کہ جناب نے فرمایا۔ آیہ کریمہ لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ کی تفسیر ہے۔ جیسا کہ ایک دوسرے پرچے میں فرمایا۔ یا محض اتباع سنت نبویہ کا نام ہے جیسا کہ اس مذکورہ نمبر کے پہلے کسی دوسرے نمبر میں رسالہ نظام المشائخ دہلی سے جناب نے نقل فرمایا تھا یا شیخ شبلی کا یہ فرمانا۔ صوفی خلق سے دور مگر حق کے وصال سے مسرور ہوتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ تو ہم کیا۔ بلکہ کسی مسلمان کو اس کے عین شریعت ہونے میں انکار نہیں اور اس بات کا اظہار بارہا اسی اخبار اہلحدیث میں کیا جا چکا ہے۔ لیکن یہ خیال فرمائیے کہ اس کی تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھلے بندوں۔ دن دہاڑے جبل ابو قبیس پر چڑھ کر با واز بلند تعلیم فرمائی اور آپ کے اصحاب نے (رضی اللہ عنہم) اوسے تمام دنیا میں پھیلایا۔ اور اسی معنے سے امام بخاری رحمہ جیسے متبع سنت محدث۔ یا امام ابو حنیفہ رحمہ جیسے فقیہ۔ یا دیگر صحابہ و تابعین کا شمار صوفیوں میں بعض لوگوں نے کیا ہے۔ لیکن ہمیں تو اس تصوف میں کلام ہے جس کی تعلیم چپکے چپکے سینہ بسینہ آپنے فرمائی جس کی بابت تقریباً ایک لاکھ صحابہ میں سے صرف شاہ مرداں یا کچھ ابو بکر صدیق ؓ ہی میں تھی۔ اور بس۔ اور جس کے بارے میں حضرت ابوہریرہ ؓ کی یہ حدیث پیش کی جاتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مجھے دو باسن ملے ایک کو آپنے پھیلا دیا۔ لیکن دوسرا اگر پھیلاؤں۔ تو میرا گلا کاٹا جاوے۔ جس کے بارے میں فرمایا گیا ہے

علم حق در علم صوفی گم شود

یا فرمایا گیا۔ فاقسم علیہ بی وغیرہ

وہ تصوف جس کے لئے مقامات مقرر کئے گئے ہیں جس کی تعلیم کے لئے خانقاہیں قائم ہوئیں اور اوس میں طالب کے لئے ہر مقام پر ایک حالت ہوا کرتی ہے۔ جو بالمرید ہونے اور بیعت کرنے کے انہیں حاصل ہو سکتی جس کے سامنے یہ اسلام کے ارکان خمسہ کی پابندی بے حقیقت سی ہے جس کے بارے میں ذوالنون مصری فرماتے ہیں۔ سجادہ مرید ہے۔ جو اطاعت گذاری میں اپنے مرشد کو خود باری تعالےٰ پر ترجیح دے (تذکرۃ الاولیاء) وہ تصوف جس کا جزو لاینفک مسئلہ ہمہ اوست یا مسئلہ فنا و بقا ہے۔ وہ تصوف جس میں مراقبے کئے جاتے ہیں۔ قلب پر ضرب لگائی جاتی ہے۔ وہ تصوف جس کے بارے میں تصریح کی گئی ہے۔ کہ شریعت اور شے ہے۔ اور طریقت اور شے۔ وہ تصوف جس کے بارے میں کہا گیا۔ کہ پاس انفاس یا حبس دم کے ذریعہ سے قلب میں ایک خاص قوت آجاتی ہے۔ یا اوس میں ایک خاص قوت مخفی کا ظہور ہوتا ہے۔ جس سے قلب پر عجائبات کا ظہور ہونے لگتا ہے۔ اور غائب چیزوں کا ادراک کرنے لگتا ہے۔ یا اوس سے خرق عادات امور صادر ہونے لگتے ہیں۔

لیکن اگر تصوف وہی تھا جس کے پابند امام مالک تھے۔ یا حسن بصری تھے۔ تو منکرین تصوف کو کوئی موقع تعرض نہیں۔ اگر تصوف وہی تھا۔ جو عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ یا جابر بن عبد اللہ یا حضرت عمر رضی میں یا عموماً صحابہ میں تھا۔ تو معترضین تصوف کو کوئی موقع سخن نہیں۔ نام جدید ہوا کرے۔ اسم کے بدلنے سے کبھی معنے نہیں بدلتا۔ لیکن ہمیں تو اس تصوف میں کلام ہے۔ جو سری سقطی۔ بایزید بسطامی۔ ذوالنون مصری۔ ابو یزید طیفوری میں تھا۔ جس کا سلسلہ بواسطہ معروف کرخی کے جناب سیدنا شاہ مرداں تک پہنچایا جاتا ہے۔ اور بیعت لی جاتی ہے۔ اور سینہ در سینہ اسکا اجرا ہوا۔ اور ہے۔

بلا شبہ آیہ تبتل الیہ تبتیلا کے اصل مخاطب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور یہ حکم اگر خاص نہیں ہے تو آپ کی امت بہ تبعیت آپ کے اس کی مخاطب ہے۔ اور بلاشبہ آپ نے اسپر عمل کیا۔ اور عمل کر کے دکھایا جس طرح اقیموا الصلوٰۃ یا اقیموا الصلوٰۃ ہے کہ آپنے اقامت صلوٰۃ پر عمل کر کے لوگوں کو دکھایا لیکن ہمیں یہ عرض کرنی ہے کہ آپنے جو طریقہ تبتل کا عملاً تعلیم فرمایا ہے۔ یا اوسپر عمل کیا۔ آیا یہ وہی طریقہ ہے جو ان صوفیوں میں پایا جاتا ہے۔ اور جو بلا کم و کاست دفتر حدیث میں موجود ہے۔ یا دونوں میں مغائرت ہے۔ اگر وہی ہے تو تعدد کیسا؟ اور دونوں میں مغائرت کیسی۔ اور یہ نقشبندی۔ مجددی۔ قادری۔ چشتی۔ شاذلی۔ صابری کیا چیز ہے۔ جن میں تمام تر مغائرت ہے۔ کہ ایک کو دوسرے سے تعلق نہیں ہے۔ لیکن جناب کا تمثیلاً یہ فرمانا کہ مقصود سب کا ایک ہے۔ اگرچہ طریقے مختلف ہیں جس طرح تحصیل صرف و نحو کہ سب کا طریق مختلف ہے۔ اور کتابیں بھی مختلف ہیں۔ لیکن مقصود سب کا ایک ہے۔ (تعلیم دہی) یہ تمثیل نہیں۔ ورنہ بلاشبہ لازم آئیگا۔ کہ یہ رہبان لوگ جو اپنے طریقہ پر متبتل ہیں۔ یا یہ جوگی لوگ یا برہمن لوگ۔ یا سادھو لوگ یا ناگا لوگ۔ جو بالکل تارک الدنیا ہو کر پہاڑوں پر اپنے ایجاد کردہ طریقے کے مطابق متبتل ہو جاتے ہیں۔ سب صوفی ہو جائیں۔ اور ولی اللہ و مقبول بارگاہ ہوں۔ اور ان کا تصوف مقبول ہو۔ حالانکہ اصدار عجائبات میں وہ انکے برابر ہیں۔ بلاشبہ صوفیوں کے ایجاد کردہ اشغال جیسے تینتیس ۳۳ دوائر معروفہ کی مشاقی (دائرہ امکان۔ دائرہ ظلال۔ دائرہ سیف قاطع دائرہ حقیقت کعبہ۔ دائرہ لاتعین وغیرہ) یا سلطان الاذکار کے خاص طریقہ کی مشاقی یا لطائف قلبیہ کی مشاقی۔ کیا اسکی تعلیم آپنے اپنے اصحاب کو عملاً یا قولاً فرمائی تھی یا نہیں۔ اگر فرمائی تھی۔ تو علی الراس والعین۔ ورنہ بلاشبہ یہ ایجاد کردہ اشغال جو کچھ اپنی تاثیر رکھتے ہوں۔ اس سے انکار نہیں۔ کسی طرح بارگاہ الٰہی کے مقرب نہیں بن سکتے۔ کیونکہ آپنے اسکی تعلیم نہیں فرمائی۔ نہ عملاً نہ قولاً جس طرح براہمہ مصر یا چین کے بودھوں یا ہندوستان کے برہمنوں یا سادھوؤں کے طریقے یا حکماء المسلمین کے ایجاد کردہ طریقے جو انہوں نے

اہلحدیث کانفرنس کا حساب

بابت ماہ ذیقعدہ و ذی الحجہ ۱۳۳۲ھ

میں بیمار تھا۔ اس کے علاوہ ماہ ذی قعد کی آمدنی بھی کم تھی۔ اس لئے اب ذی قعدہ و ذی الحجہ دونوں مہینوں کا حساب یکجائی شایع کرتا ہوں۔ اہلحدیث برادران کو چاہئے کہ وہ کانفرنس کے مصارف کے لئے توجہ کا سلسلہ قایم رکھیں۔ یہ اس جماعت کا قومی کام ہے۔ سب کی امداد کے بغیر کیونکر چل سکتا ہے لہذا ہر ایک اہلحدیث کو اس کانفرنس کی مدد دینی اور دلوانی چاہئے۔

فرد حساب ماہ ذیقعدہ ۱۳۳۲ھ

وصول چندہ بابت ماہ گذشتہ معرفت منشی صفدر علی محصل ـ

ازحاجی کرم الٰہی محمد شفیع صاحب سوداگر صدر بازار عـ

ازجناب ضمیر الحق صاحب سوداگر کلاہ عـ

ازحاجی عبدالغفار صاحب مینجر کوٹھی حاجی علیجان صاحب عـ

ازحاجی محمد بشیر الدین صاحب و حافظ احسان اللہ صاحب ـ

از محمد اسمٰعیل صاحب سوداگر کلاہ ـ

از شیخ مہر الٰہی صاحب سوداگر بوٹ ـ

ازحاجی فضل الٰہی محبوب الٰہی صاحب سوداگر عـ

از خلیفہ عبداللطیف و حافظ محمد اسحاق صاحب ـ

ازحاجی عبداللہ ثناء اللہ صاحب ـ

از شیخ نور الحسن سعید الحسن صاحب ـ

از محمد صدیق صاحب چاندنا عـ

ازمیاں محمد علی صاحب از مقام بیر ضلع بہاولپور عـ

۱۳ شوال و ستمبر بذریعہ منی آرڈر معرفت مولوی عبدالرحمن صاحب جو کوٹھی پر حاجی علیجان صاحب مرحوم صادر ہوا۔ از اندرون محلہ تیتال پورہ آنہ فنڈ ـ چندہ ممبری ـ کل میزان ـ

فرد حساب بابت ماہ ذی الحجہ ۱۳۳۲ھ

چندہ شہر دہلی معرفت منشی صفدر علی محصل ـ

ازحاجی کرم الٰہی محمد شفیع صاحب سوداگر عـ

حاجی ضمیر الحق صاحب سوداگر کلاہ عـ

حاجی محمد عبدالغفار صاحب مینجر کوٹھی حاجی علیجان صاحب مرحوم ـ

جناب محمد اسمٰعیل صاحب کلاہ فروش عـ

حاجی محمد بشیر الدین صاحب و احسان اللہ صاحب ـ

عبدالوہاب و احسان اللہ صاحب ـ

حاجی کرم الٰہی صاحب سوداگر صدر بازار ـ

شیخ نور الحسن سعید الحسن صاحب سوداگر ـ

شیخ نور الٰہی مقبول الٰہی صاحب سوداگر ـ

فضل الٰہی محبوب الٰہی صاحب سوداگر ـ

خلیفہ عبداللطیف و حافظ محمد اسحاق صاحب ـ

حاجی محمد صدیق صاحب پارٹی رحیم اللہ صاحب سوداگر بوٹ ـ

حاجی عبداللہ محمد ثناء اللہ صاحب ـ

چندہ بر تقریب عید اضحٰی آنہ فنڈ معرفت حاجی شیخ حمید اللہ صاحب ـ

ایک بندہ خدا معرفت حاجی محمد بشیر الدین صاحب بابت کھال قربانی آمدہ محمد صدیق صاحب بٹن والے ـ

— — — — —

چندہ معرفت جناب مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب جنرل سکرٹری ـ

عبدالرزاق صاحب ... ـ

ابراہیم صاحب از کوٹہ راجپوتانہ آنہ فنڈ ـ

از جناب محبوب الدین صاحب از ڈلیہ ـ

محمد سلیمان صاحب و خدا بخش صاحب بھوانی ـ

مولوی گل محمد صاحب از بستی کمہرو ضلع مظفر گڑھ ـ

جناب منشی محمد حفیظ الدین صاحب اسسٹنٹ ریونیو افسر الکہرہ ریاست کوٹہ راجپوتانہ عـ

از مقام بنداد آنہ فنڈ ـ

از امرتسر آنہ فنڈ ـ

از قادر بخش از پیر تیور آنہ فنڈ ـ

چندہ معرفت مولوی محمود صاحب بنارسی واعظ کانفرنس از موضع سریاں ضلع بنارس ـ

از موضع جمال پور عـ

وصول چندہ معرفت مولوی عبدالستار حسن صاحب واعظ کانفرنس عـ

جناب مولوی ابن حسن صاحب جدید ممبر کانفرنس عـ

سید محمد اکرام صاحب عـ

سید عبدالرحمن صاحب عـ

متفرقات آنہ فنڈ عـ

از لیاقت علی صاحب ساکن ... ضلع بدایوں عـ

مولوی محمد اکرم صاحب از سیوان ـ

حکیم محمد صاحب جفت فروش موضع اوجھانی کمجہ دروازہ ـ

ملا فقیر اللہ صاحب قیمت پارچہ برائے قمیص ۱۳

عبداللہ صاحب خود نقد عوض سلائی پارچہ ۳ کل ۱۰

کفایت اللہ خاں ـ

میزان ۱۰

میزان آمد ماعـ ۱۲

خرچ ماہ حال ماعـ ۱۱

سید عبدالسلام جائنٹ سکرٹری اہلحدیث کانفرنس دھلی۔

مدرسہ احمدیہ سیتا مڑھی ضلع مظفرپور

بارہ برس سے یہ مدرسہ قوم ہی میں جاری ہے اس کی بنا چندہ پر ہی تھی لیکن اب قوم کی توجہ نہ ہونے کے باعث مدرسہ کی حیات و ممات کا معاملہ درپیش ہے۔ اس مدرسہ میں حفظ قرآن مجید کی تعلیم جاری ہے بحمداللہ اس وقت تک سینکڑوں طلبہ حافظ قرآن مجید ہو کر نکلے ہیں لہذا مسلمانوں سے درخواست ہے کہ جس ہمدرد اسلام سے جو کچھ ہوسکے امداد کرے تاکہ اس مدرسہ کے بقا کے لئے کوئی مستقل انتظام کیا جاوے جس سے شعار اسلام قائم رہے۔ والسلام

المشتہر محمد عبداللہ مہتمم مدرسہ احمدیہ سیتا مڑھی ضلع مظفرپور

ahmadimuslim.de

فتاوے

س نمبر ۴۸ - ایک عورت ہے۔ اوس کے پہلے شوہر سے ایک لڑکی ہے جسکی عمر آٹھ سال کی ہے۔ شوہر کے مرنے کے بعد عورت نے ثانی عقد کر لیا ثانی شوہر کا نام نواب خاں ہے۔ اب اس لڑکی کا عقد شوہر ثانی نے یعنے نواب خاں نے ایک شخص سے کر دیا باجازت اپنے اور اوسکی والدہ کے۔ اور ملا صاحب نے لڑکے سے اقرار کرایا۔ کہ نواب خاں کی لڑکی تمہاری زوجیت میں دیجاتی ہے۔ قبول ہے۔ اب چند آدمی اس امر میں اصرار کرتے ہیں۔ کہ نکاح ناجائز ہے کیونکہ پہلے شوہر کا نام نہیں لیا گیا۔ اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں علماء دین۔ جائز ہے یا نہیں (خریدار اہلحدیث)

ج نمبر ۴۸ - لڑکی کا نام صحیح لیا ہو۔ تو نواب خاں کی بیٹی کہنے سے نکاح میں خلل نہیں آ سکتا۔ مجازاً اوس کی بیٹی کہی جا سکتی ہے۔ کیونکہ اوس کی ربیبہ ہے۔ امر داخل غریب فنڈ

س نمبر ۴۹ - لڑکا و لڑکی کے عقیقہ کرنے سے ماں باپ کو کیا نفع ہوتا ہے۔ ہم نے ایسا سنا ہے کہ جس لڑکے کا عقیقہ ہوتا ہے۔ اور وہ نابالغی میں فوت ہو جاتا ہے۔ تو وہ لڑکا قیامت میں اپنے ماں باپ کی سفارش کریگا۔ خدا سے یہ بات صحیح ہے۔ یا کہ غلط اور عقیقہ سنت ہے۔ یا کہ مستحب اور مرحوم کی طرف سے عقیقہ جائز ہو۔ تو جو مرتبہ زندگان میں عقیقہ کرنے سے ہوتا ہے۔ وہ مرتبہ ہوگا یا نہیں اسکا جواب مدلل تحریر ہو (محمد عیسےٰ از رسولپور)

ج نمبر ۴۹ عقیقہ کرنا سنت ہے۔ حدیث میں اس کو بچوں کی قربانی کہا ہے۔ مرحوم سے مراد اگر وہ بچہ ہے۔ جو مر چکا ہے۔ اوسکا تو کوئی عقیقہ نہیں اگر مرحوم سے مراد کوئی ایسا شخص ہے جس کے گھر میں اوس کے مرنے کے بعد بچہ پیدا ہوا ہے تو ایسے مرحوم کی طرف سے جائز ہے بچہ تو جو کوئی بھی چھوٹا مرے اگر اوس کے ماں یا باپ نے صبر کیا ہوگا۔ تو سفارش کریگا۔

س نمبر ۵۰ - جو لوگ سلائی کرتے ہیں۔ اون لوگ کی دو طرح کی خاصیت ہے۔ اول یہ کہ جو گاہک کپڑا واسطے سینے کے دے۔ اسمیں سے بلا اجازت گاہک کے چوری سے چرا لیتے ہیں۔ اگر گاہک کو خبر بھی ہو جائے تو چرایا ہوا کپڑا نہیں دیتے ہیں۔ دوسرا یہ کہ جو لوگ پرہیزگار ہیں وہ یہ بیان کرتے ہیں کہ گاہک کا کام بنا کر جو کپڑا بچتا ہے۔ وہ لے لیتے ہیں۔ یہ چوری نہیں ہوتی۔ ۳ یا خاصیت اول اور خاصیت ثانی دونوں ایک شان حرام ہے یا فرق ہے (محمد عیسےٰ از رسولپور)

ج نمبر ۵۰ بغیر اجازت اصل مالک کے کسی چیز کا رکھنا جائز نہیں۔ اس لئے پہلے اور پچھلے دونوں جرا محض بیر ابیاء ہیں۔

س نمبر ۵۱ - جس وقت چاول وغیرہ غلہ جات کا فی روپیہ چھ صاع نرخ ہو۔ اس وقت زید اپنے خریدار سے کہتا ہے کہ اگر نقد قیمت دوگے۔ تو وہی چھ صاع کے حساب سے دونگا۔ اور اگر دو ماہ کے بعد دوگے تب چار صاع فی روپیہ دونگا۔ دریافت طلب یہ ہے۔ کہ یہ بیع جائز ہے یا نہیں۔ اور حدیث ابی هریرہ نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیعتین فی صفقة واحدة۔ اور حدیث ابی عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده ولا شرطان فی بیع (مشکوٰۃ المصابیح باب المنہی عنہا من البیوع) ان تینوں حدیثوں کا کیا مطلب ہے۔ اور بیع مذکور الصدر کی نہی پر دلالت کرسکتی ہے یا نہیں۔

ج نمبر ۵۱ - مشتری مبیع کو اٹھاتے ہوئے آواز دے کہ مجھے یہ صورت منظور ہے۔ تو مبیع مذکور جائز ہے اور اگر آواز نہ دے۔ بلکہ گو مگو میں بات رہے تو حدیث مذکور میں داخل ہے۔ مزید تحقیق نیل الاوطار میں ملاحظہ ہو۔ ۳۰ پائی داخل غریب فنڈ۔

س نمبر ۵۲ - ایمان اور اسلام کس کو کہتے ہیں۔ جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ ایمان کی ستر سے اوپر شاخیں ہیں ان میں سے افضل لا الہ الا اللہ کہنا ہے۔ اور سب سے کمتر کسی تکلیف دہندہ چیز کا راستہ سے ہٹا دینا ہے۔ مسلمان کو بھی شرعی احکام کے تعمیل کرنیکے طریق تین قسم سے ہیں۔ دل سے اعتقاد۔ زبان سے اقرار بدن سے عمل ہے۔ اب سوال زیر بحث سے صاف واضح ہو رہا ہے کہ یہ تین اقسام ہی ایمان میں داخل ہیں۔ اب میں پوچھتا ہوں اسلام کس چیز کا نام ہے اور اسلام کیا کرنے کو کہیں گے۔ احاطہ وسیع ایمان سے کوئی امر شرعی خارج نہیں ہو سکتا۔ جو اسلام کہلایا جائے۔ کیا ان چھ باتوں میں سے ایک کے بھی تارک ہونے سے ایمان جاتا رہیگا۔

ج نمبر ۵۲ - ایمان دل کا فعل ہے۔ اور اسلام ظاہری اعضاء کا جن حدیثوں میں ستر سے زائد شاخوں کا ذکر آتا ہے۔ یہ ایمان وہی ایمان ہے۔ جو قرآن مجید کی اس آیت میں ہے۔ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ۔

ایماندار وہ ہیں۔ اللہ کا ذکر سنکر جن کے دل کانپ جاتے ہیں۔ اور جب اللہ کے حکم سنتے ہیں۔ تو اون کے ایمان زیادہ ہوتے ہیں اور وہ خدا ہی پر بھروسہ کرتے ہیں اس آیت میں کامل الایمان لوگوں کا ذکر ہے۔ اسی لئے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ان حدیثوں کے ایک ایک کام پر باب باندھا ہے یہاں تک کہ راستہ صاف کرنا بھی ایمان میں داخل کیا ہے۔ اگر یہ مراد ہو۔ کہ یہ کام اصل ایمان کے اجزاء ہیں۔ تو انتفاء جزء سے انتفاء کل ثابت ہو کر مطلق ایمان کی نفی ثابت ہوگی۔ تو کہا جائے گا کہ جو شخص راستے سے اینٹ پتھر نہ ہٹائے۔ وہ بے ایمان ہے جیسا کہ مع تذبیح اور مرتد کی بیوی پر طلاق ہے تو کیا اینٹ سے چھوٹے کام چھوڑنے پر طلاق ہوگی؟ کوئی نہیں کہتا۔ ہاں کمال ایمان میں نقصان ضرور آئیگا مگر اصل ایمان میں نہیں (مفصل فتح الباری ملاحظہ ہو)

س نمبر ۵۳ - ماہ محرم میں عَلَم یا پنجہ چوٹی تانبہ وغیرہ کو اکثر لوگ تیار کرتے ہیں اوسکو ہر قسم کے نقش و نگار کئے ہوئے کپڑے باندھتے ہیں جسکو اس ملک دکن میں ڈھٹیاں کہتے ہیں وے ڈھٹیاں کہ یہاں کے سوداگر لوگ خرید و فروخت کرتے ہیں۔ اونکی خرید و فروخت جائز ہے یا منع

ج نمبر ۵۳ - ان کی خرید و فروخت کرنا مثل شراب کے ہے۔

لہ سوال نمبر ۵۲-۵۳ بہت عرصہ کے ہیں۔ مگر کاغذ گم ہوگیا تھا اس لئے جواب دینے میں دیر ہوئی سائل صاحب معاف فرماویں (اڈیٹر)

متفرقات

جنگ یورپ کے نقصان کا اندازہ ایک امریکن ماہر جنگ نے تخمینہ کیا ہے۔ کہ اخیر اکتوبر تک فریقین جنگ کے بیس لاکھ نفوس کام آئے ہیں۔ ابھی نومبر اور دسمبر کے مہینے علاوہ ہیں حالانکہ ان دو مہینوں میں لڑائی کی شدت رہی ہے۔ تاہم اگر رفتار جنگ برابر بھی سمجھی جائے۔ تو اس حساب سے اس مدت میں بھی دس لاکھ سے تو کم کام نہ آئے ہونگے۔ لڑائی کی ہولناکی کا اندازہ اسی سے ہوسکتا ہے۔ کہ بندوقوں کے فیر کم ہوتے ہیں عموماً توپ کے گولے چلتے ہیں۔ ایک شخص کا بیان ہے کہ دیکھتے ہوئے توپ کے ایک گولہ سے ۲۴-۲۰ آدمیوں کا جسم ریزہ ریزہ ہوکر اڑ گیا۔ (العظمۃ للہ)

سیتا مڑھی کے مقدمہ کا خاتمہ ناظرین کو علم ہوگا۔ یہ مقدمہ ہیں مسلمانوں کی طرف سے قربانی البقرہ کے استحقاق کا دعوے تھا۔ وہ دعوے ہائیکورٹ کلکتہ میں بحق مسلمانان فیصلہ ہوا۔ تو فریق ثانی نے ولایت کی پریوی کونسل میں اپیل کرنے کی درخواست کی۔ قاعدہ یہ ہے کہ ولایت میں اپیل کی درخواست پہلے ہائیکورٹ کے جج دیکھتے ہیں بھیجنا از روئے قانون جائز جانتے ہیں۔ تو بھیجنے کی اجازت دیتے ہیں۔ ورنہ نہیں۔

خبر آئی ہے کہ ججان ہائیکورٹ کلکتہ نے اس درخواست کو نہ بھیجنے کا فیصلہ کرکے ہمیشہ کے لئے اس تنازعہ کا دروازہ بند کردیا۔ شکر ہے اس نواح کے مسلمانوں کو چین ہوا۔ الحمد للہ

مولانا شبلی مرحوم کے انتقال کے متعلق مولوی ابو حامد محمد عثمان صاحب بنگلوری نے چند اشعار لکھے ہیں جن میں سے ایک یہ ہے ؎

شبلی از اسہال خونی فوت شد
موت شہیدا موت شبلی شد عیاں*

کتاب سیرت نبوی جو مرحوم نے بیگم صاحبہ بھوپال کے زیر حفاظت تصنیف کرنی شروع کی تھی بحکم ممدوحہ اس کی تکمیل جناب مولوی حمید الدین صاحب بی اے عمزاد برادر مرحوم اور مولوی سید سلیمان صاحب کے سپرد ہوئی ہے۔ امید ہے جلدی تکمیل ہو جائیگی۔

جنازہ غائب اور دعاء مغفرت میری ہمشیرہ فوت ہوگئی ابراہیم از بانکی پور

میرا بھائی انتقال کرگیا۔ انا للہ۔ اسمٰعیل از رنگون۔

مستری نورالدین کی اہلیہ محترمہ فوت ہوگئی انا للہ۔ محمد نذیر از آسنسول۔

ناظرین سے دعا ہے۔ کہ ان مرحوموں کا جنازہ غائب پڑھیں۔ اور دعاء مغفرت کریں۔ اللھم اغفرلھم وارحمھم

آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کا اجلاس راولپنڈی

جن صاحبان کرام کانفرنس کے جلسہ راولپنڈی میں تشریف لانے والے ہیں۔ ان کی خدمت میں اس امر کے گذارش کرنیکی ضرورت معلوم ہوتی ہے کہ راولپنڈی میں سردی زیادہ ہوتی ہے۔ اور ہر ایک صاحب کو اپنے پہننے کے کپڑے اور بستر کافی گرم ہمراہ لانا ضروری ہوگا۔ مسلمانان راولپنڈی کو اس امر کا پختہ یقین ہے۔ کہ یہ سردی کی زیادتی ان کے محترم و معزز برادران دین کو راولپنڈی کے جلسہ میں تمام اطراف ہندوستان سے کثرت کے ساتھ تشریف لانے اور جلسہ کو نہایت پر رونق اور نتیجہ خیز بنانے اور مغربی ہندوستان کے اپنے مسلمان بھائیوں کو ملاقات کا موقع دینے سے مانع نہ ہوگی۔ اور راولپنڈی کا مسلمانان ہندوستان کی باہمی واقفیت اور موانست کے دائرہ کو بہت وسیع کرنے والا ثابت ہوگا۔ اور مسلمانان ہندوستان کو اسی امر کے معلوم کرنے کا موقع ملے گا۔ کہ گو راولپنڈی کوئی تاریخی یا مجلسی مقام نہیں ہے۔ لیکن وہ ایک ایسی آبادی کا مرکز ہے جس میں مسلمانوں کی تعداد نوے فی صدی سے بھی زیادہ ہے۔ اور وہ ایسی اقوام کی نسلیں ہیں۔ کہ اگر ان کی تعلیمی پر خاص توجہ سے کی جائے۔ تو ہندوستان کے تعلیم یافتہ مسلمانوں میں ایک قابلقدر اور از بس کارآمد اضافہ ہوگا۔

انعقاد جلسہ کی تاریخیں ۲۷-۲۸-۲۹ دسمبر مقرر ہوئی ہیں لیکن باہر سے تشریف لانے والے مہمانوں کے استقبال کا انتظام ۲۶ دسمبر کی صبح سے شروع کردیا جائے گا۔ اور اسی وقت سے ان کے لئے کھانا تیار کرایا جائیگا۔ اگر کوئی صاحب ۲۶ دسمبر سے پیشتر تشریف لانے والے ہونگے۔ اور اطلاع فرمائیں گے۔ تو استقبالیہ کمیٹی ان کی خدمت کا انتظام حسب اطلاع کردیگی کھانے کا انتظام اس سے پیشتر حسب ٹھیکہ دار کے ساتھ کرنیکی تجویز کی گئی تھی۔ اور اعلان کیا گیا تھا۔ اسمیں کامیابی نہیں ہوئی۔ اور اس امر کو ملحوظ رکھکر کہ کھانے کی جنس نہایت اعلیٰ قسم کی ہو اور کوئی شکایت کسی قسم کی پیدا نہ ہو۔ اب یہ معلوم ہوا ہے اور یہی قرار دیا گیا ہے۔ کہ درجہ اول کھانے کی قیمت بارہ آنے فی وقت ہوگی۔ اور درجہ دوم یعنی نوکروں کے لئے پانچ آنے فی وقت۔ اور انگریزی کھانے کی قیمت تین روپے یومیہ ہوگی۔ استقبالیہ کمیٹی معزز مہمانوں کی آسائش کا انتظام کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھیگی۔ اور یہ امر انکی مشکوری کا باعث ہوگا۔ کہ تشریف لانیوالے حضرات راولپنڈی پہنچنے کے وقت سے استقبالیہ کمیٹی کے سکرٹری کو اطلاع فرمائیں گے۔

(خاکسار سراج الدین احمد بیرسٹرایٹ لا سکرٹری استقبالیہ کمیٹی راولپنڈی۔

دوا دمہ ۲۰ نومبر کے پرچہ میں کسی نے دمہ کی دوا پوچھی ہے۔ یہ شائع کردیجئے مجرب ہے۔

بانس کی پتی دو تولہ شہد خالص ۴ تولہ۔ اول بانس کی پتی کو آدھ سیر پانی کے ساتھ پیسیں بعد اس کے شہد خالص ۴ تولہ ڈالکر خوب ملا کر بوقت صبح پیا کریں انشاء اللہ دو ہفتہ میں مرض دفع ہو جائیگا والسلام

(خاکسار عبدالرحمن مالک سعد بنارس)

* من مات فی البطن فهو شهيد (رواه مسلم) منه

انتخاب الاخبار

افسوس ہے کہ بنگالی زبان کے اخبار محمدی کلکتہ سے ۵ ہزار کی ضمانت طلب ہوئی ہے یعنی اخبار محمدی کو نذر کچی

افسوس ہے۔ کہ امرتسر میں پھر طاعون نمودار ہے

گورنمنٹ ہند نے کماگاٹا مارو جہاز کے مسافروں کو جو بجبگا میں بلوہ کے الزام میں گرفتار تھے۔ رہا کر دیا

امریکہ کے اخباروں میں جو یہ خبر شایع ہوئی تھی کہ بقول لارڈ کچنر جنگ تین سال تک جاری رہے گی اسکی سرکاری طور پر تردید ہو گئی۔

۸ دسمبر کو جزائر فاک لینڈ (جنوبی امریکہ) کے قریب انگریزی جنگی جہازوں نے ۵ جرمن جنگی جہازوں کو مصروف پیکار کر کے ان میں سے چار کو غرق کر دیا اور ایک بھاگ گیا جسکا تعاقب کیا جا رہا ہے

لوڈز کو جہاں روسی اور جرمن فوجیں مصروف پیکار رہیں۔ روسیوں نے خالی کر دیا۔ اور جرمن اسپر قابض ہو گئے

روسی بیان ہے۔ کہ لوڈز کو خالی کر کے پیچھے ہٹتے وقت ہمارا کچھ بھی نقصان نہیں ہوا

جرمن کہتے ہیں۔ کہ لوڈز کو روسیوں نے سخت نقصان اٹھا کر خالی کیا ہے۔

جرمنی میں جو تازہ فہرست مقتولین اور مجروحین کی شایع ہوئی ہے۔ اس میں نقصان کی تعداد ۷ لاکھ ۵۸ ہزار ۴ سو ۴۲ ہے۔

ملک سویڈن کے تین تجارتی جہاز جرمنی کی سرنگوں سے ٹکرا کر غرق ہو گئے۔

جرمنی کے ایک مسلح تجارتی جہاز نے ایک انگریزی تجارتی جہاز کو غرق کر دیا۔

سباسٹپول (واقعہ روس) کی خبر ہے کہ ترکی جنگی جہاز ایک بحری سرنگ سے ٹکرا گیا۔ جس سے اسے ایسا سخت نقصان پہنچا ہے۔ کہ وہ بصد مشکل قسطنطنیہ پہنچ سکا۔

صوفیہ (دارالخلافہ بلغاریہ) میں خیال ہے۔ کہ جبتک ہو سکا۔ بلغاریہ غیر جانبدار رہے گا۔

جرمنی اور آسٹریا کی فہرستوں سے پایا جاتا ہے کہ گذشتہ چار ماہ میں ان کے نقصانات کی روزانہ اوسط بیس ہزار رہی ہے۔

سرویہ کی وزارت نے استعفا دیدیا ہے۔ ایم پے سکس بحیثیت وزیر اعظم نئی وزارت مرتب کر رہے ہیں

سرویوں کی سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ کہ آسٹریا کے دو جیش شکست کھا کر بدحواسی سے بھاگ گئے۔ اور ان کے دس ہزار قیدی۔ پچاس توپیں اور کثیر التعداد گولی بارود سرویوں کے ہاتھ آیا

آسٹریا نے اپنی سرکاری مراسلت میں اس امر کا اعتراف کیا ہے۔ کہ سرویہ کی زبردست فوجوں کے اندر گھسنے میں آسٹروی فوج کو ناکامی ہوئی۔ اور وہ پیچھے ہٹنے پر مجبور ہوئی۔

آسٹریا کی سرکاری اطلاع میں اس بات کا دعویٰ کیا گیا ہے۔ کہ آسٹروی سپاہ نے روسیوں کو تمام ویلیز سے بھگا دیا ہے

انگریزی ہوابازوں نے انٹورپ پر اشتہار پھینکے۔ اشتہاروں میں لکھا تھا۔ کہ باشندگان شہر ۱۲ دسمبر کو انٹورپ میں اتحادی افواج کے داخلہ کے منتظر رہیں۔

انٹورپ میں جرمن ۷۵ ہزار تازہ دم فوج بھیجنے والے ہیں

برن کیا وٹے جاپانی پارلیمنٹ میں بیان کیا کہ جرمنی کو الٹی میٹم بھیجنے کی یہ وجہ تھی کہ کیاچو جرمنی سے واپس لیکر اسے پھر مشرق سے منسلک کیا جاوے۔

لارڈ ہالڈین نے لنڈن میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہم فرانس کی شاندار سپاہ کے پہلو بہ پہلو اپنے حقوق کے لئے لڑ رہے ہیں۔ اور آخر دم تک لڑتے رہیں گے۔

قیصر جرمنی کو علیل ہے۔ مگر فوجی رپورٹیں برابر سنتا ہے۔

نیویارک (امریکہ) میں ممالک یورپ کا خاردار تاروں کی جو جنگ میں استعمال کئے جاتے ہیں۔ اس قدر مانگ آئی ہے کہ اس تار کو تیار کرنے کے لئے جدید کارخانے قایم کئے گئے ہیں

گورنمنٹ ہند نے اعلان کیا ہے۔ کہ مختی بے نے شدید مقاومت کے بعد اطاعت قبول کر لی ہے۔

انگریزی فوج نے زخمیوں کے علاوہ ۱۱ سو سپاہی اور ۹ توپیں گرفتار کیں

رپورٹ کی گئی ہے کہ جرمن آب دوز کشتیوں نے دو مرتبہ ڈوور کی بندرگاہ میں داخل ہونے کی کوشش کی۔ مگر انہیں پسپا کیا گیا لیکن محکمہ بحری کو اس کی تصدیق نہیں ہوئی۔

روسی رپورٹ مظہر ہے۔ کہ انہوں نے سرائے اور کشنکال پر قبضہ کر لیا ہے۔ ترکی فوج جانبازی سے مقابلہ کرنے کے بعد وان کی سمت بھاگ گئی

جرمنوں نے پیرس کے گرجا گھر اور قدیم کلاتھ ہال کو اپنی بھاری توپوں کی مدد سے تباہ کر دیا۔

کیف (روس) کے قلعہ میں ابتک ۱ لاکھ ۳۰ ہزار آسٹروی اور جرمن سپاہی ۱۲ ہزار افسر قیدی ابتک پہنچ چکے ہیں۔

یونانی اخبارات لکھتے ہیں۔ کہ وزیر اعظم یونان نے ترکی سفیر کو مطلع کیا ہے۔ کہ اگر ترکی میں سکونت رکھنے والے یونانیوں کو تکلیف پہنچی۔ تو اس سے ہر دو ممالک کے دوستانہ تعلقات کا رشتہ از سر نو قائم کرنے میں دقت پیش آئے گی۔

کہتے ہیں۔ کہ وزیر اعظم رومانیہ نے انگلستان میں ایک شخص کو چٹھی میں لکھا ہے۔ کہ رومانیہ اتفاق ثلاثہ کے ساتھ شامل جنگ ہو گا لیکن اس میں تاریخ شمولیت نہیں لکھی۔

ولیعہد انگلستان کو میدان جنگ کی فوج میں لفٹنٹ کا عہدہ عطا ہوا ہے

مارننگ پوسٹ کا نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ کونٹ تیزا وزیر اعظم ہنگری نے جرمنی میں قیصر سے ملاقات کے وقت کہا تھا کہ اگر تین جرمن آرمی کور ہنگری کی مدد کو نہ پہنچے۔ تو میری وزارت مستعفی ہو جائے گی۔

بم کیس کلکتہ کے ملزم نگیندرا نے اب تک کوئی اظہار نہیں دیا۔ اور جس بیان کو اس سے منسوب کیا جاتا ہے وہ

ترکی جنگ کی خبر نہیں آئی گو یقین ہے کہ وہ بھی مشغول پیکار ہے۔

ahmadimuslim.de

شفاخانہ یونانی گوجرانوالہ کی مجربات

حبوب دافع جریان و احتلام

ان حبوب کے لا علاج کثرت احتلام دور ہو جاتا ہے ضعف دماغ اور سرعت کو رفع کرتے کے علاوہ منی کے پتلے پن کو گاڑھا کرنے میں ان سے بہتر کوئی دوائی نہیں قیمت عصر

طلا - اس کے استعمال سے وہ امراض جو کہ جوان کی بے اعتدالیوں سے پیدا ہوتے ہیں۔ ۱۴ - دن کے اندر دور ہو جاتے ہیں۔ اور عضو مخصوص اصلی حالت پر آ جاتا ہے۔ اس کے استعمال سے فربہی - درازی اور قوت مردمی حسب دلخواہ حاصل ہو جاتی ہے۔ قیمت عہ

تپ لرزہ } اس دوائی سے تپ لرزہ خواہ کیسا ہی پرانا اور سخت کیوں نہ ہو - دو تین دفعہ کے استعمال سے دور ہو جاتا ہے۔ قیمت ۱۲؍

شربت دافع بواسیر خونی } بواسیر خونی کے دفع کرنے میں اکسیر و مجرب ہے قیمت فی بوتل عہ

مینجر شفاخانہ یونانی چشمہ چوک گوجرانوالہ

نصرۃ الواعظین با وصاف سید المرسلین

یہ کتاب بے نظیر طرز میں غافل مسلمانوں کی آنکھ کھولنے کو نور قلب کے سرور اور ان کے ایمان کو قوت و تازگی بخشنے والی - واعظین کو بہت مفید خصوصاً مدارس اسلامیہ کے طلبہ کو جو بغرض مہارت وعظ ایسی کتب کی تلاش میں رہتے ہیں۔ از حد سود مند ہے۔ اس میں دس بیان ہیں۔ اور ہر بیان پہلے قرآن عظیم کی وہ آیت پڑھ کر جس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت و بزرگی عیاں ہوتی تھی شروع کیا گیا ہے اور اس کا ترجمہ و شان نزول اور اس کے متعلق حکم و نکات لطائف و اشارات بیان کئے گئے ہیں اور ہر بیان میں اسی آیت کے موافق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف فضائل خصائل و شمائل در احادیث و روایات صحیح و مواعظ و اشعار رائقہ لائے گئے ہیں اور موقع بموقع بڑے دلچسپ نظمیں اس میں مثنوی مولانا روم علیہ الرحمۃ کی حسب حال ہر بیان کا لطف دوبالا ہو گیا۔ حجم کتاب ۱۶۰ صفحہ قیمت فی جلد ۸؍ علاوہ محصول - درخواست میں اخبار کا حوالہ ہو

مولوی محمد حشمت علی بانس بریلی محلہ گڈھیا

تیرہویں صدی ہجری کے مجدد

یعنے حضرت مولینا سید احمد صاحب بریلوی کے حالات و مکتوبات - مرتبہ مولوی محمد جعفر صاحب تھانیسری جو باتباع سنت حضرت سرور کائنات محض امی تھے لیکن جنکو جناب رسول مقبول صلعم کی جسمی زیارت نصیب ہوئی جن کو غیب سے خوان نعمت ملا کرتے تھے۔ جن کی سواری کے جانور حرام غذا نہ کھاتے تھے۔ جب وہ نواب امیر علی خاں والی ٹونک کی فوج میں بطور سپاہی کام کرتے تھے۔ تو انگریزی سپہ سالار فوج آپ کے ہمراہ دشمن کے دستہ میں آ گیا اور جنگ سے تائب ہوا جن کے دشمن آپکو قتل کرنے آتے تو مرید و دست بیعت ہو جاتے جن کے خدام کو ہمیشہ غیب سے خرچ ملتا جن کی دعا سے شیعہ عالم رویا میں خود حضرت سرور کائنات روحی فداہ سے نصیحت پا کر رفض سے تائب ہوا جن کی دعا سے دلوالے ہنشیا اور کسبیاں تائب ہوکر نیکوکار ہو گئیں۔ جن جو حج کو گئے تو رستے میں انگریزوں نے ان کو دعوت دی - جن کی مخالفت سے بڑے بڑے ہوشیار مجنون ہو گئے - جن کے ہاتھ پر سالار سند سکھ سچا خواب دیکھ کر مسلمان ہوا غرض اس بزرگ کے حالات و کرامات کے پڑھنے میں موصوف کی کتاب منگا کر ملاحظہ فرما دیں۔

قیمت علاوہ محصول ایک عہ صرف

ملنے کا پتہ **مینجر صوفی پنڈی بہاؤالدین ضلع گجرات**

دفتر اہلحدیث کی کتابیں

تفسیر ثنائی } پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے **اردو** } معلوم ہوتی ہے۔ ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے۔ تفسیر کے دو کالم ہیں ایک میں الفاظ قرآنی مع ترجمہ بامحاورہ کے درج ہیں۔ دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کی گئی ہے۔ نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دئے گئے ہیں لیسے کہ باید و شاید۔ تفسیر سے پہلے ایک مقدمہ ہے جس میں بھی ایک زبردست دلائل عقلی و نقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے۔ ایسا کہ مخالف کو بھی (بشرط انصاف) بجز لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہ ہو۔ تفسیر سات جلدوں میں ہے جن میں چھ جلدیں طبع شدہ ہیں

جلد اول	سورہ فاتحہ - بقرہ	قیمت عہ
" دوم	سورہ آل عمران و نساء	" عہ
" سوم	سورہ مائدہ - انعام - اعراف	" عہ
" چہارم	تا سورہ نحل ۱۴ پارہ	" عہ
" پنجم	تا سورہ فرقان	" عہ
" ششم	تا سورہ یٰسین	" عہ

چھ جلدوں کے یکمشت خریدار سے مع محصول للعہ

الانصاف فی حق الاحناف - احناف کے جواب میں - قیمت ۳؍

سیرۃ البخاری - حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ کی سوانح عمری - قیمت عہ

الفاروق - حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سوانح عمری مولفہ مولوی شبلی عہ

البرہان العجاب - فاتحہ خلف کے ثبوت میں از مولانا بشیر احمد سہسوانی ۴؍

اے گائڈ ٹو پرشین بک روٹس اینڈ پلورلز

اس کتاب میں فارسی عربی الفاظ کے مصادر اور ان کی انگریزی درج ہے۔ سکولوں اور کالج کے طالب علموں کے لئے بہت مفید ہے ۱۰؍

حدیث نبوی اور تقلید شخصی - دونوں پر بحث قیمت ۳؍

مناظرہ نگینہ مشہور و معروف مناظرہ جو نگینہ میں آریوں سے ہوا تھا۔ قیمت ۴؍

ترک وید - غازی محمود (دھرمپال) کی تازہ تصنیف جس میں ویدوں کے غیر الہامی ہونے کا ثبوت ہے قیمت ۶؍

ملنے کا پتہ

مینجر دفتر اہلحدیث امرتسر

مومیائی

۱۴/۵۲

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سِل و دِق دمہ کھانسی۔ ریزش اور سکر دردی سینہ کو رفع کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے۔ دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اسکا معمولی کرشمہ ہے۔ بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے۔ چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد۔ عورت۔ بوڑھے۔ بچے۔ جوان کو مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال کی جا سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوتی

قیمت

فی چھٹانک ۱۲ عہ دو چھٹانک ۱۲؎ پاؤ بھر ۶ ؎ سے مع محصول ڈاک

ممالک غیر سے محصول علاوہ

تازہ شہادت

جناب ایم عبد الغفور صاحب امام باڑہ کلکتہ سے تحریر فرماتے ہیں حضور سے میں چند مرتبہ مومیائی منگوا چکا ہوں جو نہایت مفید ثابت ہوئی ہے۔ اس لئے میں آج ایک اپنے دوست کے لئے لکھتا ہوں کہ ایک چھٹانک مومیائی ذیل کے پتہ سے بھیدیں ــــ (۸ ر نومبر ۱۹۱۶ء)

جناب محمد اعظم الله صاحب مؤذن جامع مسجد بانڈلہ بربہا سے تحریر فرماتے ہیں۔ ایک دوست نے ایک ڈبیہ مومیائی آپکے کارخانہ کی مجکو دیا۔ شکر اللہ پاک کا کہ وہ مومیائی بہت فائدہ مند ثابت ہوئی۔ براہِ کرم پاؤ بھر بذریعہ ویلو جلد بھیجیں۔ انشاء اللہ اور بھی جلد طلب کرونگا۔ (۲۱ نومبر ۱۹۱۶ء)

ملنے کا پتہ

پروپرائٹر دی میڈلین ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر

تیرھویں صدی ہجری کے مجدد

۲/۵ ۱۲

یعنے

حضرت مولانا اسمعیل صاحب شہید کے پیشوا حضرت مولانا سید احمد صاحب بریلوی کے

نادر حالات مفید واقعات و مکتوبات

جو باتباع سنت حضرت سرور کائنات محض اُمّی تھے۔ لیکن جن کو جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی جسمی زیارت نصیب ہوئی۔ جن کو غیب سے خوان نعمت عطا کرتے تھے۔ جن کی سواری کے جانور حرام غذا نہ کھاتے تھے۔ جب وہ نواب امیر خاں والئی ٹونک کی فوج میں بطور سپاہی کام کرتے تھے۔ تو انگریزی سپہ سالار فوج آپکے ہمراہ دشمن کے ورغہ میں آ گیا اور جنگ سے تائب ہوا۔ جن کے دشمن آپ کو قتل کرنے آتے۔ تو مرید و دست بیعت ہو جاتے۔ جن کے خدام کو ہمیشہ غیب سے خرچ ملتا۔ جن کی دعا سے شیعہ عالم رویا میں خود حضرت سرور کائنات روحی فداہ سے نصیحت پاکر رفض سے تائب ہوا۔ جن کی دعا سے دیوانے ہوشیار اور کسبیاں تائب ہو کر نیکوکار ہو گئیں۔ جیو نج نجر گئے۔ تو راستہ میں انگریزوں نے انکو دعوت دی۔ جن کی مخالفت سے بڑے بڑے ہوشیار مجنون ہو گئے۔ جن کے ہاتھ پر ایک لالہ ہندو سچا خواب دیکھکر مسلمان ہوا۔ اسی ضمن میں مولانا اسمعیل صاحب شہید اور مولانا عبد الحی کے حالات بھی مذکور ہیں۔ جو نہایت دلچسپ۔ مفید اور سراپا نصیحت ہیں۔

اصلی قیمت دو روپے۔ خریداران اہلحدیث سے ۱؎

تقلید اور عمل بالحدیث } اس میں سات تذکرے ہیں

(۱) مذاہب اربعہ کی بنیاد پڑنے کا زمانہ اور اسکا سبب (۲) ان چاروں مذاہب کی پابندی کا طریق کب سے ہوئی۔ (۳) مذاہب اربعہ کے جاری ہونے سے پہلے زمانہ کا حال (۴) ان چاروں مذہبوں میں اختلافات ہونے کا سبب (۵) اجتہاد اور عمل بالحدیث میں کیا فرق ہے (۶) تقلید اور عمل بالحدیث پر مقلد اور غیر مقلد کا مباحثہ۔ (۷) قول فیصل بہ نسبت تقلید و عمل بالحدیث کے مصنفہ نواب محسن الملک بہادر مرحوم

ملنے کا پتہ منشی مولا بخش کشتہ امرتسر ڈاب کھٹیکاں

راجپوت پرنٹنگ ورکس لاہور میں ٹھاکر ملن گوپال سنگھ پرنٹر نے چھاپا اور امرتسر سے مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری فاضل مالک نے شایع کیا

یہہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شایع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیے

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جملہ واپس ہونگے

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔ اور ناپسند مضامین محصول ڈاک آنے پر واپس ہوسکیں گے۔

اخبار

اہلحدیث

امرتسر

نمبر ۸ جلد ۱۲

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۸ روپے

روسا و جاگیرداران سے ؍؍ للعہ

عام خریداران سے ؍؍ ۳ روپے

ششماہی ۲؍

ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۶ پنس

ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہوسکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و ایڈیٹر اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے۔

امرتسر۔ مورخہ ۷ صفر المظفر ۱۳۳۳ھ مطابق ۲۵ دسمبر ۱۹۱۴ء یوم جمعہ

امرتسر میں میونسپل الیکشن

قابل توجہ گورنمنٹ پنجاب

حکومت خود اختیاری کی پہلی منزل میونسپل کمیٹیاں ہیں جو عرصہ ہوا۔ لارڈ رپن کی فیاض گورنمنٹ نے دیسیوں کے شہری انتظامات کے لئے عطا کی تہیں۔ لارڈ موصوف نے اس تجویز میں جو دیسیوں پر احسان کیا تہا۔ علم سیاست کے جاننے والوں سے مخفی نہیں مگر آج تک ہم نے اس میں کہاں تک ترقی کی۔ اس کے ثبوت کے لئے ہماری میونسپل کمیٹیوں میں لائق ممبروں کا وجود کافی دلیل ہے۔ نہ ان ممبروں میں کافی تعداد علمدار ممبروں کی ہوتی ہے۔ نہ صاحب الرائے معاملہ فہم۔ بلکہ بہت سے ایسے ہوتے ہیں۔ جن کو اور تو اور۔ میونسپلٹی کے قواعد کا بہی پتہ نہیں ہوتا۔ اس لئے بسا اوقات رائے دینے میں کچھ کا کچھ کہہ جاتے ہیں

گورنمنٹ نے لوکل سلف اس لئے دیا تہا۔ کہ رعایا کے لوگوں کو ممبران کے انتخاب کی قابلیت پیدا ہو مگر ان کی قابلیت کا حال یہ ہے۔ کہ سالہا سال سے امرتسر میں انتخاب ہی نہیں ہوتا۔ پھر کیا ہوتا ہے؟ صرف یہ کہ دو فریقوں کو پرچے تقسیم ہوتے ہیں۔ تو امیدواروں کی طرف سے ان پر مختلف قسم کے طریقوں سے دباؤ ڈالکر پرچے وصول کرلئے جاتے ہیں جو مجلس میں ایک جگہ شمار کرکے باہمی حساب سے ممبران آپ ہی منتخب ہوکر رپورٹ کردیتے ہیں۔ جسکو حکام بہی اپنے آرام کی خاطر جانچ جانچ منظوری دیدیتے ہیں۔ یہ ہے امرتسر کے سالہا سال کے الیکشن (انتخاب) کی صورت کیا لارڈ رپن کا منشا یہی تہا؟ ہرگز نہیں

افسوس سنا جاتا ہے۔ کہ امرتسر کے بیدار مغز ڈپٹی کمشنر مسٹر کنگ نے اس کی کچھہ اصلاح کی ہے یعنے یہ قانون بنایا ہے۔ کہ پرچے قبل از وقت نہ ملا کریں۔ بلکہ ٹہیک اسی روز ملا کریں۔ جو رائے دینے کا دن ہو۔ جس کی صورت یہ ہے۔ کہ ادہر لیں اور اندر ہی دوسری طرف دیکر باہر نکل جاویں۔ اس اصلاح سے وہ خرابی تو امید ہے رک جاویگی۔ مگر ابھی امرتسر کے الیکشن میں ایک بڑی بھاری خرابی ہے جس کی طرف ہم صاحب ڈپٹی کمشنر کو اور گورنمنٹ کو توجہ دلاتے ہیں۔

پنجاب کے شہروں میں انتخاب کے طریقے مختلف ہیں امرتسر میں یہ طریقہ ہے۔ کہ ہندو۔ ہندو کو اور مسلمان مسلمان کو ممبر منتخب کرے۔ بہت اچھا مگر یہ دستور قابل اصلاح ہے۔ کہ ایک ممبر کو سارے شہر کے رائے دہندہ واد دے سکتے ہیں۔ اس میں امیدواروں اور رائے دہندہ لوگوں کو تکلیف ہے۔ سب سے پہلے ہم رائے دہندوں کی تکلیف کا ذکر کرتے ہیں ایک رائے دہندہ پر سارے امیدوار زور ڈالکر

سیرۃ الفاروق - حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سوانحعمری مؤلفہ مولانا شبلی

اوسکو پریشان کر دیتے ہیں۔ اوس کی شان بالکل اس شعر کی مصداق ہوتی ہے ؎

جو کسی کس کے دل میں ترددہاتھوں ہو گئے آقا قتل
کہ سی کو۔ چھری کو۔ بانک کو۔ خنجر کو پیکاں کو

انتخاب کے بعد رادہندگان کو کوئی کام ہو تو کسی خاص ممبر سے اپنا تعلق نہیں پاتے۔ کہ اوسکو اپنی تکلیف سنائیں ممبران کو یہ تکلیف ہوتی ہے۔ کہ سارے شہر کے رادہندگان سے ملنا اور دیکھنا پڑتا ہے۔ بعد انتخاب جب ممبر بنتے ہیں۔ تو تمام شہر کے رادہندگان ان پر اپنا استحقاق جتاتے ہیں۔ کسی کی طرف توجہ نہ کریں تو اونکی بدنامی ہوتی ہے۔ غرض وہی ہوتا ہے۔ جو اتنے بڑے تعلق کی صورت میں ہوتا ہے۔

ان وجوہات کی بنا پر امرتسر کے الکشن کا انتظام بھی مثل لاہور۔ وغیرہ شہروں کے کر دیا جاوے۔ کہ شہر کے چند حصے کئے جاویں۔ ہر حصے میں اوسی کے مطابق ممبر ہو سکیں۔ مثلاً آٹھ ممبر ہوتے ہیں۔ تو شہر کے آٹھ حصے کر کے ہر ایک حصہ سے ایک ممبر لیا جاوے جو امیدوار اوس حصے کی طرف سے منتخب ہو۔ اوس حصے کا ممبر سمجھا جاوے۔ اس میں رادہندگان کو بھی آسانی ہے۔ اور ممبران کی ذمہ واریاں بھی وسیع نہیں ہونگی

مسٹر ٹنگ جیسے بیدار مغز ڈپٹی کمشنر سے امید ہے۔ کہ اس خرابی کی طرف بھی توجہ کرینگے۔

اسی طرح امیدواروں اور رادہندوں کی حیثیت کا قانون بھی قابل ترمیم و لائق اصلاح ہے۔ جس کی بابت ہم نئے قانون (جو ابھی تک شایع نہیں ہوئے) دیکھکر مناسب عرض کریں گے۔

دعوئے نبوت و مہدی آخر الزمان (بجز) مرزا قادیانی کے علاوہ محمد علی بابی وبہائی نے ۔۔۔ سے کیا تھا اور صبح ۔۔۔ انگریزی خوان شامل ہو رہے ہیں۔ اگر اس مذہب پر کسی صاحب نے کچھ لکھا ہو یا کسی صاحب کو معلوم ہو۔ تو بذریعہ اخبار اہلحدیث مطلع فرما دیں

(صوفی خریدار اخبار)

قادیانی مشن

خواجہ کمال الدین کی آمد پر قادیان میں سناٹا

مرزائی جماعت میں خواجہ کمال الدین صاحب ایک خاص شخصیت رکھتے ہیں۔ ایک زمانہ تھا۔ کہ قادیانی جماعت اس بات کا فخر کیا کرتی تھی کہ ہمارے لیکچرار جب تقریر کرتے ہیں۔ تو اونکی تقریروں میں اللہ تعالے کی طرف سے ایک خاص تاثیر ہوتی ہے۔ جو ہمارے سلسلہ کی سچائی کی دلیل ہے۔

ان لیکچراروں میں چوٹی کے لیکچرار خواجہ کمال الدین تھے۔ ہم بھی مانتے ہیں۔ کہ خواجہ صاحب اچھے لیکچرار ہیں۔ گو ہم اس بات کے قایل نہیں ہیں۔ کہ آپ بے مثال ہیں۔

خواجہ صاحب کی لیکچراری سے بڑھکر اون کی وہ خدمات ہیں۔ جو انہوں نے ولایت میں اشاعت اسلام کے متعلق کی ہیں۔ جسکا ہم کو بھی بحیثیت پنجابی ہونے کے فخر کرنا چاہئے۔ مگر باوجود اس بے مثال خدمت کے خواجہ صاحب عرصہ تین سال کے بعد جب لاہور آئے۔ اور آتے ہی اوسی روز آپ کا لیکچر ہوا۔ جس وقت وہ لیکچر دے رہے تھے۔ قادیانی پارٹی کی طرف سے جلسہ گاہ کے باہر ایک اشتہار تقسیم ہو رہا تھا۔ جس کا مشتہر مرزا صاحب کے اخص صحبت سے الہامی ہے۔ آپنے بہت سے الہامات لکھے ہیں۔ منجملہ خواجہ صاحب کے متعلق یہ لکھا ہے۔

"ایک رات خواب میں دیکھا۔ کہ جماعت کے بہت لوگ جمع ہیں۔ جن میں سے چند آدمی الیس پردہ میں بیٹھے دریافت کیا۔ یہ کون ہیں۔ جواب ملا۔ یہ حضرات مسیح موعود پر ایمان نہیں رکھتے۔ جیسے خواجہ صاحب کو سرے سے ہی حضرت صاحب پر ایمان نہ تھا"

ہمنے سمجھا۔ یہ اشتہار ایک شخصی رائے ہے قادیان کے دربار خلافت کی آواز کو سننا چاہئے۔ بعد انتظار اخبار الفضل آیا۔ تو خواجہ صاحب کے آنے یا اونکی خدمات کا ذکر تک نہ پایا۔ ہاں اون کے ذکر نہ کرنے کی وجوہات میں ایک مفصل مضمون ملا۔ جو بالاختصار درج ذیل ہے۔

ہمارے تعلقات کس کے ساتھ ہوں؟ وہ کتاب حکیم جو ہماری زندگی کے لئے رہنما ہے۔ اور جو ایسا نور ہے۔ کہ جس کی روشنی میں ہم بے کھٹکے منزل سعی کو طے کر سکتے ہیں۔ اس میں ارشاد ہوتا ہے۔ کہ لَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ کہ تم ظالموں کی طرف ذرا بھی مائل نہ ہو ورنہ تمہیں بھی وہ آگ چھو جائے گی جس میں وہ خود پڑے ہیں۔ یعنے اگر تمہارے تعلقات ان لوگوں کے ساتھ ہوں جن کے اعمال یا ایمان میں کسی قسم کی بھی ظلمت یا نقص ہے۔ تو ضرور ہے۔ کہ ان تاثیرات سے تم بھی متاثر ہو۔ اور پھر انجام کے لحاظ سے تم ان نتائج میں شامل ہو گے جن میں وہ ظالم خود گرفتار ہونے والے ہیں۔ پس ہماری مواکلت۔ مجالست و موانست۔ وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ کے مطابق انہی سے ہونی چاہئیں۔ جو صاحب ایمان ہوں اور جو ایک دوسرے پر نیک اثر ڈالیں۔ اور باہمی ارتباط و اتحاد سے روحانیات میں ترقی کر سکیں۔ نہ ان لوگوں سے جن کی صحبت ایک زہر کا اثر رکھتی ہے۔ اور جن سے ایک گھڑی کا تعلق بھی لبرت ساری نیکیوں کو داغدار بنا دے سکتا ہے۔ پس ہمارے بھائیوں کو چاہئے کہ وہ ہر وقت چوکس رہیں۔ اور اپنے گرد و پیش کے حالات پر نظر ثانی کرتے رہیں۔ تا ایسا نہ ہو کہ وہ اپنے لئے کوئی مصیبت ہیڑ رہے ہوں۔ شیطان کے حملے کئی رنگ میں ہوتے ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ خطرناک وہ حملہ ہے۔ جو نیکی کے لباس میں اور اپنا بن کر ہو۔ ہمارے باپ آدم پر بھی جو حملہ ہوا وہ بھی اسی رنگ میں ہوا کہ ابلیس ان کے پاس خیرخواہی کا لباس پہن کر آیا وَقَاسَمَهُمَآ اِنِّيْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ اور کہا کہ هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا يَبْلٰى۔ کہ میں تجھے ایسی حکمت سے آگاہ کرنا چاہتا ہوں۔ جو کبھی تباہ نہ ہو۔

حالانکہ جس بات کی طرف وہ انہیں لے جانا چاہتا تھا۔ وہ سراسر تباہی انگیز تھا۔ اللہ کے فضل نے دستگیری کی اور حضرت آدم اس خوفناک منصوبہ سے بچ گئے۔ شیطان کے حملے ابھی ختم نہیں ہوئے۔ کہ وہ لاحتنکن ذریتہ۔ کہہ چکا ہے۔ نیز ایک ہی ہتھیار ہے اور ایک ہی کاری حربہ ہے۔ جو اس نے کسی داؤ کو چلنے نہیں دیتا۔ وہ کیا ہے لاحول اور بدصحبت سے بچنا۔ اور اپنے آپ کو کسی صادق کے قدموں میں ڈالنا۔ ہماری جماعت کے افراد کے لئے بڑی بشارت کا مقام ہے۔ کہ ان کا تعلق ایک ایسے صادق سے ہے جو بڑی گدی اور نبوت کا تاج اپنے سر پر رکھتا ہے۔ پھر اس کی وفات کے بعد وہ بے پناہ نہیں بلکہ اپنے آپ کو ایک حصن حصین میں سمجھتے ہیں۔ لاحول کے لپیٹوں سے ہر وقت انہیں مسلح رہنا چاہئے اور دعاؤں میں مشغول کہ یہی راہ ہے شیطانی حملات سے بچنے کی۔ ہر وہ بد روح جو خدا سے دور ڈالنے والی ہے یا کسی صادق کے مقرر کردہ مرکز سے قطع تعلق کا مشورہ دینے والی اس سے دور رہو۔ اور اس کی قسموں اور خیر خواہانہ نرم باتوں میں نہ آؤ۔ کہ ان کی زبانوں پر شہد ہے۔ مگر دلوں میں زہر۔ تم ان کی شکلیں دیکھتے ہی انہیں پہچان جاؤ اور جس قدر بھی جلد ممکن ہو۔ ان سے اپنے آپ کو بچا لاؤ۔ کہ جس راہ پر وہ تمہیں چلانا چاہتے ہیں۔ وہ جہنم کو لے جانے والی ہے تم اپنے آپ کو اس راہ پر ثابت قدم رکھو۔ جو تمہارے لئے خدا نے مسیح موعود کے وقت اور پھر اس کی وفات کے بعد معاً نمایاں کی۔ اور جس پر چل کر تم نے آج تک سکھ پایا کیونکہ انشاء اللہ آئندہ بھی تمام آرام اور سکھوں اور راحتوں کی ضمانت اسی میں ہے کہ تمہارا تعلق کسی ایک خدا کے مقرر کردہ سے ہو۔ اور ہر مصیبت و ابتلا کے وقت اس کی حفاظت میں اس طرح آسکو۔ جس طرح کہ مرغی کے پروں کے نیچے بچے آ جاتے ہیں۔ کیونکہ جو بھیڑیں ایک چرواہے کی ضرورت نہیں سمجھیں اور اپنے آپ کو ایک سبزہ زار میں پاکر بالکل بے پرواہ ہو جاتی ہیں۔ ضرور ہے۔ کہ وہ ناگاہ کسی وقت کسی بھیڑیئے کے حملے سے ہلاک ہوں۔ جو شاخ اپنی موجودہ سرسبزی پر گھمنڈ کرکے ہشیندہ کسی جڑ سے اپنا تعلق نہ رکھے وہ آخر ایک روز خشک ہو گی۔ بس میرے بھائیو۔ میرے دوستو۔ میرے عزیزو۔ تم ہوشیار رہو۔ اور اپنے امور کی ہدایات پر کاربند ہو جاؤ۔ جو انتظام اور طریق عمل اس نے تمہارے لئے پسند کیا۔ وہی بہتر ہے۔ اس کے سوا جو تجویز ہے۔ وہ بظاہر کیسی خوشنما نظر آئے۔ اسے کبھی اختیار نہ کرو۔ کہ اس میں تمہاری ہلاکت ہے۔ جن لوگوں سے اس نے تمہیں قطع تعلق کرنے کو کہا۔ ان سے قطع تعلق ہی رکھو۔" (الفضل ۲۰ دسمبر ۱۹۳۳ء)

اہلحدیث۔ اس مضمون کا صاف مطلب ہے۔ کہ خواجہ کمال الدین اور ان کی لاہوری پارٹی بلکہ جتنے لوگ ایسے ہیں۔ جنہوں نے خلیفہ ثانی قادیانی سے بیعت نہیں کی×۔ وہ سب اس آیت میں داخل ہیں۔ جو ظالموں کے حق میں وارد ہے۔ لَا تَرْكَنُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا۔ اس کا جواب ہم کیا دے سکتے ہیں۔ خواجہ صاحب اگر خلیفہ قادیان کی بیعت نہ کرنے سے ظالم ہیں۔ تو ہم رسول قادیان کی علیحدگی سے اظلم۔ اس لئے ہمارا جواب کیا وقعت رکھ سکتا ہے۔ مناسب ہے۔ کہ لاہوری پارٹی خود ہی جواب دے۔

قابل غور نکتہ کہ ہاں خواجہ صاحب اور ان کی جماعت کیلئے ایک قابل غور نکتہ ہے۔ جو رہ کر ہمارے قلم سے نکلتا ہے۔ جناب حضرت مسیح علیہ السلام کا قول اناجیل میں منقول ہے۔ کہ "درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے"۔ عربی مثال۔ الثمرۃ تنبئ عن الشجرۃ۔ اس کی تصدیق کرتی ہے۔ مرزا صاحب اور مرزائی جماعت ہمیشہ اس بات کا فخر کیا کرتی تھی کہ ہمارے اندر صحبت مسیح سے جماعت ایسی صلحاء ایسی نیک دل ایسی اسلام سے منور ہے۔ کہ طبقہ اول (صحابہ) کا نمونہ ہے۔ اسی لئے مرزا صاحب نے رسالہ خطبہ الہامیہ میں لکھا تھا۔ جو کوئی میری جماعت میں داخل ہوگا۔ وہ صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں شامل ہو جائیگا۔ بہت خوب!

مگر آج جو خواجہ صاحب اور ان کی پارٹی کی نسبت ایسے زرین موقع پر جبکہ تمام اہل اسلام خواجہ صاحب کی خدمات پر نظر کرکے ان کو عزت سے یاد اور فخر سے یاد کیا۔ قادیانی پارٹی سے اس قسم کا سلوک جو مندرجہ بالا اقتباسات سے پایا جاتا ہے۔ کہاں تک ان کی وسیع النظری اور اسلامی ہمدردی اور نور نبوت سے نورانیت کا ثبوت دیتا ہے؟ یہ ایک نکتہ قابل غور ہے۔ حالانکہ یہ وہ جماعت ہے جسکو مرزا صاحب سے بہت گہرا تعلق نہ صرف روحانی بلکہ جسمانی بھی ہے۔ تو کیا مخالفین مرزا صاحب کو یہ کہنے کا حق ہے کہ وہ اس راہ پر بضد مصر رہیں۔ کہ خود مرزا صاحب بھی کم و بیش اسی قسم کی وسیع النظری رکھتے تھے۔ فافہم وتدبر۔

خلافت حضرت علیؓ اور آیت انفسنا

اس عنوان کے ذیل میں اہلحدیث مجریہ ۸۔ دسمبر میں ذکر کیا گیا ہے۔ کہ شیعہ نے دعوے کیا تھا۔ کہ قرآن مجید کی آیت مباہلہ میں اللہ تعالے نے جناب مرتضیٰؓ کو آنحضرت صلعم کا نفس کہا ہے۔ اس لئے جناب مرتضے خلیفہ بلا فصل ہیں۔

اس کے جواب میں فاضل ایڈیٹر صاحب اہلحدیث نے آیات قرآنیہ کی شہادت سے کہا۔ کہ آیت مباہلہ میں انفس کے لفظ سے مراد قومی برادری ہیں۔ لیکن ایڈیٹر اصلاح شیعہ کی ان آیات سے تسلی نہیں ہوئی۔ وہ ان آیات کے بعد لغت عرب سے سننا چاہتے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔ "قرآن مجید کی تفسیریں موجود ہیں عرب کے لغات اور ان کے محاورات اور استعمالات کی کتابیں بہت کثرت سے شائع ہیں۔ مہربانی فرما کر کسی ایک کا تو حوالہ دیا ہوتا۔"

× یعنے خلیفہ قادیانی سے بیعت نہیں کرتے (اہلحدیث)

اجتہاد و تقلید –

القرآن العظیم — قرآن مجید کے [illegible]

شیخ سعدی مرحوم کے قول سے

ہر کس کہ بقرآں و خبر زو نرہی
آنست جوابش کہ جوابش ندہی

کے مطابق تو مناسب تھا کہ ہم خاموش رہتے۔ لیکن اس خیال سے کہ نقل ہر دلیل سے ثبوت میں زیادہ قوت ہو جاتی ہے۔ ہم محض ان کا تعنت رفع کرنے کے لئے کتب لغت کے حوالہ سے بھی ثابت کرتے ہیں۔ کہ اہل لغت نفس کے معنے اخ (برادر) بھی لکھتے ہیں۔

فن مناظرہ میں تعنت اسے کہتے ہیں۔ کہ خصم کافی دلیل کے ہوتے اس پر نقض کرنے کے بغیر دوسری دلیل کا مطالبہ کرے۔

قرآن کی آیات کے ہوتے انکو دیگر کتب کی شہادت کی ضرورت شاید اس لئے معلوم ہوئی کہ قرآن مجید بوجہ اس قرآن سے مختلف ہونے کے جو غار سر من رای میں امام غائب کے پاس ہے۔ قابل احتجاج نہیں ہے سبحان اللہ۔ اسی کنبے کے لوگوں کی نسبت فرمایا ہے۔

فبای حدیث بعد اللہ وآیاتہ یؤمنون

قرآن مجید عربی لٹریچر میں حقیقۃً بے نظیر کتاب ہے خالص عربوں میں سے کسی بڑے سے بڑے معاند فصیح و بلیغ سے بھی اس کی مثل نہ بن سکی۔ اس کی عبارت کی چستی۔ اس کے الفاظ کی نشست۔ اس کے کلمات کی موزونی۔ اس کے معانی کی باریکی و بلندی۔ اس کے محاورات کی زبان زدگی۔ غرض جملہ اوصاف نے جو علم ادب میں ضروری ہیں۔ مخالفین کی زبان بندی کر کے ان کو سکتے کے عالم میں کر دیا۔ اور حیرت کے دریا میں ڈبو دیا۔ لیکن افسوس اس نسبے استناد و استشہاد غیر کافی جانا گیا۔ تو ایسے شخص کے نزدیک جو زبان سے اس کے کلام اللہ ہونے کا اقرار کرتا ہے۔ اور متقی ہونے کا دم بھرتا ہے ؎

گر مسلمانی ہمینست کہ شیعہ دارد
وائے گر بس امروز شود فردائے

جی تو یہ چاہتا ہے کہ آپ کو اور فاضل ایڈیٹر اہلحدیث ہر دو صاحبان کو بتادیں۔ یا دہلی میں بلا کر لغت عرب کا وہ صفحہ آنکھ سے دکھا دیں۔ جس پر نفس کے معنے اخ (بھائی) و برادر لکھے ہیں۔ تاکہ آپ پہ عقدہ کھل سکیں کہ یہ کتاب ہمارے پاس موجود نہیں ہے۔ نیز حضرت مولانا آپ سے ملاقات کرکے مسئلہ خلافت کے متعلق بھی ایک فیصلہ کن گفتگو کر لیں۔ جس کیلئے انکو مدتوں سے ارمان ہے۔ لیکن شاید آپ ہماری دعوت کے قبول کرنے سے انکار کر دیں گے۔ اس لئے ہم نقد لغت کا حوالہ نقل کئے دیتے ہیں

دیکھئے جناب! اور خوب غور سے آنکھ صاف کرکے دیکھئے۔ لسان العرب مطبوعہ مصر جلد ہشتم حرف سین فصل النون بذیل مادہ نفس صفحہ ۱۱۹ سطر ۱۵ میں لکھا ہے۔ وَالنَّفْسُ الْاَخ۔ پھر سطر ۲۰ میں لکھا ہے۔ واما النفس بمعنے الاخ فشاهدہ قولہ سبحانہ فاذا دخلتم بیوتاً فسلموا علی انفسکم انتہی

فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ۔

میں ہوں وہی
خاکسار سیالکوٹی

میاں صاحب کے مدرسہ حدیث کی نزع کی حالت

قابل توجہ

تلامذہ و عقیدتمندان میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ہائے وہ جامع حسنات و کمالات و برکات جس نے خدا اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی محبت میں اعزا کو چھوڑا۔ وطن چھوڑا۔ آرام چھوڑا۔ دنیا سے دل سے منہ موڑا۔ مناصب جلیلہ پر خاک ڈالی۔ ہائے وہ فرشتہ تمثال ستودہ خصال جو عمر بھر قرآن مجید کا دلدادہ و شیدائی اور حدیث شریف کا شیفتہ و فدائی بنا رہا۔ اور ہائے وہ تقدس مآب۔ اخلاق کا پتلا جس نے مدت العمر قرآن و حدیث کی خدمت میں اپنا تن۔ اپنا من۔ اپنا دھن صرف کیا ہو۔ ہائے وہ برگزیدہ بزرگ جس نے قرآن و حدیث کا درس قریب اسّی سال کے دے کر ہزاروں عالمان حدیث بنا چھوڑے۔ اور ہائے وہ بخاری زمان اور بیہقی دوران جس کی زبان پر مدت العمر ہر روز ہر گھڑی۔ ہر لحظہ۔ اور ہر آن قال اللہ اور قال الرسول کے سوا اور کچھ نہ رہتا تھا۔ اور ہائے وہ خدا کا سچا عاشق اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جانثار والا جسکا حدیث مدرسہ مصر۔ زنجبار۔ حبش۔ طرابلس تونس۔ الجزائر۔ حجاز۔ عراق۔ عجم۔ شام۔ روم چین۔ تبت۔ بخارا۔ بلخ۔ سمرقند۔ کاشغر۔ کابل۔ پنجاب۔ ممالک متحدہ۔ بہار۔ بنگال۔ برما دکن۔ بمبئی۔ وغیرہ کے طالبان حدیث و قرآن کا مرجع بنا ہوا تھا۔ اور جس مدرسہ کی شہرت کا یہ حال تھا۔ کہ ؎

آوازہ جس کے فیض کا تا شام و روم ہے
یہ اوس سرچشمۂ علوم کا دار العلوم ہے

مگر افسوس صد افسوس۔ ہزار افسوس میاں صاحب کے بعد اس مدرسہ کی جو حالت ہو گئی۔ وہ ناگفتہ بہ ہے اور جس کی اجڑی حالت کے اظہار کی مجھے طاقت نہیں اور نہ ضرورت۔ عیاں راچہ بیاں ؎

نہ وہ نالوں کی شورش ہے نہ وہ آہوں کی دہائی ہے
ہوا کیا وقت کو پیارے گلی کیوں آج سونی ہے

مجھ پر کوئی خفا ہو۔ تو ہووے۔ اور مجکو کوئی برا کہے تو خوب دل کھول کے کہہ لے۔ مگر میں یہ عرض کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ میاں صاحب کے شاگردوں نے میاں صاحب کا حق استادی جیسا کہ چاہئے ادا نہ کیا۔ اور میاں صاحب نے جس پودے کو اپنے دل و جگر کے خون سے عمر بھر سینچا تھا۔ اوس کو انہوں نے کبھی پانی تک نہ دیا۔ اور نہ ہی بلا سے خواہ وہ پھلے پھولے یا مرجھائے۔ یا جل جاوے۔ اگر میاں صاحب کی مزار پر کوئی جائے۔ اور کان لگا کر سنے۔ تو یہی آواز آئے گی۔ کہ ؎

ایسی امید نہ تھی آپ سے اے جان جہاں
مدرسہ نام کو پوچھا نہ کبھی میرے بعد

میاں صاحب کے شاگردان بالواسطہ یا بلاواسطہ کو اب جائز نہ ہونا چاہئے۔ کہ وہ مدرسہ کی امداد سے (خواہ رقمی ہو یا علمی) ایک منٹ کے لئے بھی تغافل اور تساہل سے کام لیں۔ کیونکہ مدرسہ زبان حال سے

کچھ رہا ہے کرے

ہم نے مانا کہ تغافل نہ کرو گے لیکن
خاک ہو جائیں گے ہم تمکو خبر ہونے تک

اسوقت صرف ہندوستان میں میاں صاحب کے شاگردوں کی تعداد لاتعد ولاتحصی ہے جن میں سینکڑوں ایسے ہیں۔ جو تھوڑی بہت مالی امداد کر سکتے ہیں۔ اور بہت سے ایسے ہیں جن سے علمی امداد بہم پہنچ سکتی ہے۔ لہذا جو مالی امداد دینا چاہیں۔ وہ مالی امداد دیں۔ اور جو علمی امداد دیں وہ علمی امداد دیں۔ تاکہ میاں صاحب کا لگایا ہوا پودا جو مرجھانے والا ہے۔ پھر پھلے پھولے اور جس سے میاں صاحب کی روح خوش ہو ہم سے حق استادی ادا ہو۔ اور خدا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوں جس کی صورت یہ ہے۔ کہ مولانا حافظ عبد اللہ صاحب غازیپوری جو خوش قسمتی سے آجکل دہلی میں درس دیتے ہیں انکو صدر مدرس بنایا جاوے۔ اور دیگر اہل علم بھی اس مدرسہ میں رکھے جاویں۔ اور یہ مدرسہ از انتظام اہلحدیث کانفرنس کر دیا جاوے۔ اور کانفرنس کی طرف سے مولانا سید عبد السلام صاحب نبیرہ حضرت میاں صاحب مرحوم مہتم مدرسہ بنائے جاویں۔ امید ہے اہل قلم اس تحریک کے متعلق تائیدی مضمون بھیجیں گے۔ تاکہ یہ مدرسہ اہلحدیث کی ضروریات کا پورا کفیل ہو سکے۔

ہزار آفرین ہے مولوی ابو الحسن عبد الرحمن صاحب لبناوری پر جو اپنے پیارے استاد میاں صاحب کے مدرسہ کی خدمت ابتک کئے چلے جا رہے ہیں ؎

نہ ستائش کی تمنا نہ صلہ کی خواہش
دیکھیے تو ہم بھی ہیں کیا صبر وقناعت پتلے

مدرسہ زیر بحث کی شاخیں حسب ذیل قرار دی جانی چاہئیں۔

(۱) مدرسہ حدیث فیروز آباد (مولانا حافظ عبد المنان صاحب کی)
(۲) مدرسہ حدیث بنارس (مولوی محمد ابو القاسم صاحب کی)
(۳) مدرسہ حدیث آرہ (مولوی محمد ابراہیم صاحب مرحوم کی)

اور جو عالم ان سب سے تیار ہوں وہ اہلحدیث کانفرنس کے سفیر یا مشنری مقرر کئے جائیں

اگر میری اس تجویز سے میاں صاحب کے تلامذہ عقیدتمندان اور ناظرین وسامعین اخبار اہلحدیث متفق ہوں۔ تو میں اس فنڈ میں ماہانہ دعم گزارا کرونگا۔ اور اہلحدیث کانفرنس فنڈ میں بھی دعم ماہانہ چندہ دیا کرونگا۔ اور ان سب سے بھی مجھکو قوی امید ہے۔ کہ وہ مجھ سے حقیقی طور پر اتفاق کریں گے۔ یعنی "تعلیمی فنڈ" اور "اہلحدیث کانفرنس فنڈ" میں تھوڑا بہت جتنا ہو سکیگا۔ ماہانہ چندہ دینے کا اعلان بقید رقم اخبار اہلحدیث میں فرمائیں گے۔ اور ماہ بماہ چندہ مولانا مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب کے پاس بھیجا× کریں گے تاکہ مولوی صاحب ممدوح حسب صوابدید مدارس ما فوق کے امداد اور اخراجات میں رقم مجتمعہ صرف کر سکیں۔

اے صاحبو قوم کی خبر لو
قطروں کا سا اتفاق کر لو
قطروں ہی سے ہو گی نہر جاری
چل نکلیں گی کشتیاں تمہاری

(راقم العاجز عبد الحمید انصاری از حیدرآباد دکن)

اڈیٹر - آپکی یہ تجویز اس قابل نہیں کہ اسپر انکار یا اقرار سے بحث ہو۔ بلکہ اس قابل ہے کہ آج سے بہت دن پہلے پاس کی گئی ہوتی۔ لیکن جو وقت کسی کام کے لئے اللہ کے علم میں ہوتا ہے۔ اوسی وقت وہ کام ہوتا ہے۔ مجلس شورےٰ کانفرنس میں بہت دفعہ یہ سوال پیش ہوا ہے۔ کہ اہلحدیث کا کوئی ایسا مدرسہ نہیں جہاں انکی ضرورت کے مطابق پوری درسی کتابوں کی تعلیم دی جاتی ہو۔ اس لئے دہلی کے متفرق مدارس کو ایک کر دیا جائے اس تحریک کی جہانتک میرا علم ہے۔ مولانا سید عبد السلام صاحب نے میرے ساتھ خاص علیحدگی میں زور سے تائید فرمائی۔ یہ کہا کہ میاں صاحب مرحوم کا مدرسہ سب جماعت کا ہے اسی کو کیوں ترقی نہ دی جائے۔

میرے خیال میں اس وقت اہلحدیث کے پاس اتنا سرمایہ ہے۔ کہ اگر اس کو یکجا کیا جائے تو عزت سے بسر ہو سکتی ہے۔ بانیان کانفرنس کے دل و دماغ میں جو منصوبے ہیں۔ اون کو پیشتر کسی ایک دفعہ ظاہر کر چکا ہوں جب ہم (خاکسار اور بھائی ابراہیم) بسر کردگی مولانا عبد العزیز مدظلہ بطور وفد نکلے تھے۔ تو بڑے بڑے منصوبے گانٹھے جاتے تھے اگر اون کو ظاہر کیا جاوے۔ تو خطرہ ہے۔ بدگمان لوگ اونکو شیخ چلی کی بڑ کہدیں گے۔ لیکن جن لوگوں کو اوسی وفد کا کسمپرسی میں [illegible] مجسم محبت مولوی محمد حسین صاحب و حافظ محمد حسین صاحب سوداگران کوچہ زینت محل دہلی اترنا اور وہاں کے کمرے میں پہلا جلسہ بغرض اشاعت اغراض کانفرنس کے منعقد ہونا یاد ہوگا۔ اوس کے بعد کانفرنس کی رفتار اور آوازہ قبولیت اون کے کانوں میں پہنچا ہوگا۔ وہ ان خیالات کو شیخ چلی کی بڑ نہیں جانیں گے۔ بلکہ یہ کہیں گے ؎

اگرچہ قطب تجھ سے ٹلے تو ٹل جائے
ہمالہ باد کی ٹھوکر سے گو پھسل جائے
اگرچہ بحر بھی جگنو کی دُم سے جلجائے
اور آفتاب بھی قبل از عروج ڈھلجائے
کبھی نہ صاحب ہمت کا حوصلہ ٹوٹے
کبھی نہ ہووے سے اپنی جبیں پہ بل آئے

ہاں اب تو خدا کے فضل سے اہلحدیث کانفرنس ہندوستان کی معزز با وقعت مجالس اور انجمنوں سے ہے۔ تو پھر کیونکر نہ ہم اون منصوبوں کے پورا ہونے کی توقع رکھیں ناظرین منتظر ہونگے۔ کہ وہ منصوبے کیا ہیں اس لئے میں اونکو زیادہ بیتاب کرنا نہیں چاہتا وہ منصوبے ایسے نہیں ہیں۔ جن کو منصوبہ کہنا جائے۔ بلکہ وہ ایسے ہیں۔ کہ اون کو کانفرنس کا نصب العین کہنا بجا ہے۔

وہ منصوبہ یہ ہے۔ کہ جماعت اہلحدیث کا ایک اتنا بڑا مدرسہ دہلی میں ہو۔ جس میں تمام ضرورتیں پوری ہوں۔ ہر قسم کے علوم کی باقاعدہ تعلیم ہو

[illegible]

× اہلحدیث کانفرنس کے باضابطہ امین کوٹھی حاجی علی جان ہے بعد تکمیل تجویز ہذا کل چندہ وہاں ہی جانا چاہئے (اڈیٹر)

ahmadimuslim.de

علماء واعظین۔ مناظرین۔ اور مصنفین پیدا ہوں۔ اس مدرسہ کی ایک عالیشان عمارت ایسی عمارت ہو جس میں کتبخانہ بھی اتنا بڑا ہو۔ کہ ہر قسم کی کتابیں اس میں مہیا ہوں۔ اوسی میں ایک دار التصنیف ہو۔ اوسی میں مجلس شوریٰ ہو۔ اوسی میں جلسے ہوا کریں۔ اوسی میں دار المناظرہ ہو۔ اوسی میں مطبع ہو۔ اوسی میں دار الاقامہ ہو۔ مدرسین کو معقول مشاہرے ملے۔ طلباء کو کافی وظیفے

اس کے لئے سر دست پچاس ہزار روپیہ کا اندازہ کیا گیا ہے۔ جس کی بابت پہلے ایک دفعہ اہلحدیث میں اعلان ہوا تھا۔ کہ موسم سرما میں وفد نکلیگا۔ انشاءاللہ۔ لیکن جنگ کی وجہ سے تمام منصوبے رکے گئے۔ مگر بیٹھے نہیں۔ ہم بھی باقی دنیا کے ساتھ ہیں۔ جہاں اور انجمنوں حتے کہ سلطنت کے بھی بہت سے کام ابھی جنگ کی وجہ سے بند ہیں۔ ہمارا بھی یہی۔ کیونکہ ہم سب ایک جہاز پر سوار ہیں۔ یہی معنے ہیں سے

ہمرہ یاراں دوزخ ہمرہ و یاراں بہشت

میں مطلب سے بہت دور چلا گیا۔ میری غرض یہ تھی کہ مولوی عبدالحمید صاحب نے جو تحریک پیدا کی ہے۔ اس کا نقشہ ناظرین کو سناکر درخواست کروں۔ کہ اس کے متعلق اپنی اپنی رائے سے ممنون فرماویں۔ حضرات علماء و روساء و دیگر ذی رائے صاحبان کا خصوصیت سے انتظار رہے تاکہ آیندہ سالانہ جلسہ پر اس کی کوئی صورت پیدا کی جاسکے

سفر رنگون

(ایک مدراسی گریجوایٹ صاحب سے گفتگو۔ سلسلہ کے لئے دیکھو اہلحدیث مجریہ ۵ ستمبر ۱۹۴۱ء)

لطیفہ۔ اس سلسلہ میں آگے صرف ایک تحریر ۱۲ ستمبر کے اہلحدیث میں شائع ہوئی ہے۔ اور ابھی بہت باقی ہے جب یہ مضمون سابق یعنے رنگون سے دفتر اہلحدیث میں بھیجا ہوا ہے تو جاپان کے واقعات نے رنگون اور کلکتہ کے درمیان سلسلہ خط و کتابت اور آمدورفت کا بند کردیا۔ یہ بندش قریباً تین ہفتے رہی۔ سوائے تار برقی کے پیغام کی کوئی صورت نہ تھی۔ اس لئے اگلا مضمون بھیج نہ سکا۔ یکم اکتوبر کو بندش کھل گئی۔ اور خدا خدا کرکے کرشنا جہاز روانہ ہوا۔ اس بعد خاکسار کو بخار تھا۔ اور رات نہایت اضطراب میں گذاری تھی۔ دست آور دوائی پی تھی۔ گو روانگی کو جی چاہتا تھا۔ لیکن روانہ نہ ہوسکا۔ اس کے بعد اصرار کرکے دوستوں کو منوا لیا۔ اور انہوں نے بادل ناخواستہ مجھے ۱۹ اکتوبر کے جہاز لنکا میں روانہ کردیا۔ ۱۶ اکتوبر کو گھر میں پہنچا اور مولانا شیر اسلام کی دعا کے اثر سے گھر میں اب تک جیسے دن گذار رہے ہیں۔ وہ مولانا صاحب کو بھی خوب معلوم ہیں کر خود آنمکرم کو بھی عیادت کے لئے سیالکوٹ میں تشریف لانا پڑا۔

یہ تو حاشیہ کی باتیں ہیں اصل لطیفہ غیبی یہ ہے کہ گھر پہنچ کر بھی بیماری کی وجہ سے سفر رنگون کا سلسلہ مکمل نہ کرسکا۔ گو کئی ایک شائقین نے اس کی نسبت شوق بھی ظاہر کیا۔ ایک خط کے بعد ۱۲ دسمبر کے اہلحدیث میں ۱۲ ستمبر کے اہلحدیث کا دو ورقہ بھی جس پر سفر رنگون کا مضمون تھا۔ لپٹا ہوا آیا۔ میں حیران ہوکر سوچنے لگا۔ کہ دیگر مضمون تو میں نے ابھی تک بھیجا نہیں۔ کیا مولوی صاحب نے اسی مضمون کو دوہرا کر ناظرین کو قند مکرر کا مزہ چکھانا چاہا ہے لیکن غور سے دیکھا۔ تو وہ وہی ۱۲ ستمبر کے پرچہ کا دو ورقہ تھا۔ اب سوچ میں پڑا۔ کہ آیا یہ دو ورقہ سہل لگنے والے دفتری کی غلطی سے رکھا گیا۔ یا مولوی صاحب نے میری تذکیر و یاد دہانی کے لئے عمداً رکھوایا۔ بہرحال اس کی کچھ وجہ ہو۔ مجھے تذکیر کا فائدہ ہوا۔ کہ مردِ عبرت ہیں مبارک بندہ البیت تحفہ کرے کہ میں اپنے اور دوسروں کے واقعات کو نظر عبرت سے دیکھوں۔ وَكَاَيِّنْ مِّنْ آيَةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَمُرُّوْنَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ (یوسف پ۱۳) یعنے زمین و آسمان میں بہت سے نشانات ہیں جن کے پاس سے یہ لوگ گذر جاتے ہیں۔ لیکن ایسے حال میں کہ روگرداں (بے پرواہ) ہوتے ہیں!!

آج ۲۰ دسمبر کو خدا تعالے کا نام لیکر اس سابق مضمون سے آگے شروع کرتا ہوں۔ وَمَا تَوْفِيْقِيْ اِلَّا بِاللّٰهِ

مسئلہ تناسخ

دوست خودکشی کے متعلق میری تقریر کو سنکر مدراسی عیسائی گریجوایٹ نے بہت خوشی ظاہر کی اور بلا چون وچرا اُسے تسلیم کرلیا۔ اور قرآن شریف کے حسن بیان اور حسن تعلیم کی داد دینے لگے۔

اس کے بعد کہنے لگے۔ کہ اچھا میں آپ سے چند مذہبی سوال حل کرنا چاہتا ہوں۔ امید ہے کہ آپ نہایت خوبی سے انکو حل کریں گے۔ اور میری تسلی کردینگے۔

خاکسار۔ جو کچھ مجھے یاد ہے۔ اس سے حتی الوسع کوشش کرونگا۔ کہ وہ مشکلات حل ہوجاتیں۔ امید ہے کہ آپ بھی اُسے معقول پاکر قبول فرمالیں گے۔

مدراسی صاحب۔ آپ لوگ (مسلمان) تناسخ ارواح کو مانتے ہیں یا نہیں۔

خاکسار۔ نہیں۔

مدراسی صاحب۔ خدا عادل ہے۔ رحیم بھی ہے حکیم بھی ہے۔ اس کا ہر فعل باحکمت اور مبنی بر مصلحت ہوتا ہے۔ دنیا میں لوگوں کی حالتیں۔ رنج وراحت۔ بہسانی وتنگی۔ تندرستی و بیماری تنگدستی و فراخی۔ اختیار و لاچاری دولتمندی و ناداری میں مختلف ہیں۔

اس اختلاف کی بنا کسی سبب پر ہے۔ یا خدا تعالے کا جبری حکم ہے۔ جسے جیسا چاہا بنادیا۔ حالانکہ اگر بغیر سبب کے ہوتا۔ تو ہر ایک مساوی حق تھے۔ اگر اس میں اختلاف و امتیاز کا سبب لوگوں کے پہلے جنم کے گناہ نہیں تو خدا تعالے کے عدل و رحم میں فرق آئے گا۔ اور اس کا فعل مبنی بر حکمت نہیں ہوگا۔ لہذا تناسخ کو ماننا پڑیگا۔ کہ خدا تعالے جسے جس حالت میں رکھتا ہے وہ اسکی اپنی کمائی کا نتیجہ ہے۔ خدا تعالے عادل ہے۔ اس نے رحم کو چھوڑ کر جبر سے کسی کی حالت تنگی و ترشی اور رنج و مصیبت میں نہیں کردی۔

خاکسار۔ بیشک یہ سوال بہت مشکل ہے۔ اور اس نے دنیا کے فلاسفروں کی عقل کو قدیم سے چکر میں ڈال رکھا ہے۔ لیکن سے

کس ندانست کہ منزل گہ مقصود کجا ست

اینقدر ہست کہ بانگ جرسے مے آید

بغیر وحی ربانی کی ہدایت کے اس عقدہ کو کسی نے بھی راہ

حساب کو نہ پایا۔ اور سب ادہر اُدھر ہاتھ پاؤں مارتے رہے۔ میرا علم گو ناقص ہے۔ مگر خدا کے فضل سے یہ مسئلہ ایسے سہل طریق پر بیان کرونگا۔ کہ فلسفیوں کی الجھنیں بھی کھل جائیں گی۔ اور آپ کو بھی سمجھ آجاویگی۔ اگر میں کسی خاص مذہب (مراد یہاں مذہب اسلام) کے دلائل مذہبی حیثیت سے بیان کروں۔ تو شاید آپکو یہ وہم گذرے کہ میں اس مذہب کی حمایت کے لئے ایسا لکھتا ہوں۔ یا اگر کسی خاص مذہب (مراد ہنود دھرم) کے دلائل پر نقض کر کے ان کو کمزور ثابت کرنے کی کوشش کروں۔ تو شاید آپ یہ خیال کریں۔ کہ چونکہ میں اس مذہب کا قائل نہیں ہوں اس لئے اس کے مسائل و دلائل کو باطل جانتا ہوں۔ سو آپ کو ان اوہام سے دور رکھنے کے لئے میں ایسے دلائل بیان کرونگا جن کی بنا ان امور پر ہو جن کو جملہ مذاہب تسلیم کرتے ہیں یا از روئے عقل سلیم سب مذاہب کو تسلیم کرنے چاہئیں۔ خواہ کوئی مذہب انہیں حق جانتا ہو۔ اور دوسرا باطل۔ تاکہ ہم فرقہ بندی کی کشمکشوں سے نجات پاکر ایک مرکز پر آسکیں اور تقلیدی پیروی سے الگ ہو کر مقام تحقیق پر قائم ہو سکیں اور بفحوائے اَللّٰهُمَّ اَرِنَا الْاَشْيَاءَ كَمَا هِيَ۔ چیزوں کی اصل اہمیت کو معلوم کر کے اپنے اعتقادات و مسلمات کی بناء دلیل و برہان پر رکھ سکیں۔

دنیا میں خدا تعالےٰ نے لوگوں کی حالتوں میں جو اختلاف و امتیاز کر رکھا ہے۔ اس کا اصلی سبب بتانے سے پیشتر میں خدا تعالےٰ کی ان تین صفات کے متعلق کچھ بیان کرتا ہوں۔ جو آپ نے اپنے سوال میں بیان کی ہیں۔ امید ہے۔ کہ ان کے ٹھیک سمجھ میں آجانے سے یہ مسئلہ صاف ہو جائے گا اور جس نے اس مسئلہ میں غلطی کھائی۔ اسی لئے کھائی۔ کہ وہ خدا تعالےٰ کے عدل و رحم اور حکمت کے حدود کو ملحوظ نہیں رکھ سکا۔ گویا جس طرح یہ تین صفات اس سوال کی بناء ہیں اسی طرح اس کے جواب کی بھی بنا ہیں۔

عدل کہتے ہیں کسی حقدار کو اس کا حق وہی بغیر کم و کاست کے دینا۔

اور رحم کہتے ہیں کسی کے حال پر ترس کھانے کو۔

اور حکمت کہتے ہیں۔ کسی فعل کو مقتضائے مصلحت سے کرنے کو۔

سو ہر انسان اپنی مخلوقیت کا اقرار کرنے کے بعد خیال کر سکتا ہے۔ کہ اپنے وجود و قیام میں اپنے آرام کی صورتیں میں خدا تعالےٰ سے اپنی مرضی کے مطابق استحقاق طلب کر سکتا ہوں۔ یا میرا فیصلہ محض اس کے رحمت کے سپرد ہے ؎

لائی حیات آئے قضا لے چلی چلے
اپنی خوشی نہ آئے نہ اپنی خوشی چلے

جب یہ بات اچھی طرح ذہن نشین ہو جائے۔ کہ ہم اپنی ہستی و بقا میں خدا تعالےٰ کے ارادے کے ماتحت ہیں۔ وجوباً خدا تعالےٰ کو نہیں کہہ سکتے۔ کہ ہم کو زندہ رکھ۔ اور نہ اپنے وجود کے وقت اس پر کوئی حکم چلایا تھا۔ کہ ہمیں موجود کر۔ تو اس بقا و زندگی کی آسائشیں کس طرح استحقاقاً طلب کر سکتے ہیں۔ کیونکہ انعامات کا مرتبہ بقا پر موقوف ہے۔ اور بقا کا درجہ وجود کی فرع ہے جب ہمارا پیدا کرنا اس پر واجب نہیں۔ اور نہ ہمارا زندہ رکھنا اس پر لازم تو زندگی کی چیزیں ہماری من مانی مراد کے موافق دینی کب لازم ہیں۔ لہذا صاف روشن ہے۔ کہ اس ذات سرمدی سے جو کچھ بھی حاصل ہوا۔ اور جو کچھ ہوگا محض اس کے فضل و کرم سے ہوا۔ اور ہوگا۔ ہم کون اور ہمارا استحقاق کیا۔ سب کچھ اسی کی عطا ہے۔

مدراسی صاحب۔ اس میں شک نہیں۔ کہ جس صورت میں ہماری ہستی خدا تعالےٰ کے ارادے کے ماتحت ہے۔ تو ہم خدا تعالےٰ پر کوئی استحقاق نہیں رکھ سکتے۔

خاکسار۔ تو بس یہ مضمون صاف ہے۔ الحمد للہ کہ فلسفیوں کی وہ الجھن جس نے انکو حیران کر رکھا تھا۔ ایک ایسے نکتہ میں کھل گئی۔ اب فرمائیے جب ہمارا استحقاق ہی کوئی نہیں تو اس ذوالجلال سے کونسے عدل کی خواہش کریں۔ کیونکہ عدل کی بناء اس بات پر ہے۔ کہ مقابل میں کسی کا حق ثابت ہو۔ جب خدا تعالےٰ پر ہمارا کوئی حق ہی نہیں۔ تو معلوم ہوا۔ کہ خدا تعالےٰ ذوالجلال کی نسبت عدل و ظلم کا سوال پیدا نہیں ہو سکتا۔ پس جو کچھ کرے۔ وہ سب اس کے فضل و کرم اور اس کی رحمت و ربوبیت کے تقاضے سے ہے۔

اس امر کے لئے میرے پاس اور دلائل بھی ہیں لیکن وہ بہت باریک ہیں۔ اور ان کا سمجھنا علم تصوف کی چاشنی پر موقوف ہے۔ اس لئے اسی سادہ اور سہل دلیل پر اکتفا کرتا ہوں۔

رحم کے متعلق میں کچھ اور بیان کرنا چاہتا ہوں۔ کہ اس رحیم و کریم خداوند تعالےٰ کی رحمت کا ظہور اسی رنگ میں ہونا چاہئے۔ جو اسے خود منظور ہو۔ نہ کہ جیسا ہم قرار دیں۔ کیونکہ جب تقریر بالا سے ثابت ہو گیا۔ کہ خدا تعالےٰ پر ہمارا کوئی استحقاق نہیں ہے۔ تو پھر وجوباً کسی خاص صورت رحمت پر اصرار کرنا محض تحکم ہے۔

مدراسی صاحب۔ بیشک یہ درست ہے۔ کہ منعم مختار جس طرح چاہے۔ انعام کرے۔ کوئی دوسرا اسکو کسی خاص صورت انعام پر مجبور نہیں کر سکتا۔

خاکسار۔ پس جب یہ بھی معلوم ہو گیا۔ کہ خدا تعالےٰ کی رحمت اس کے اپنے اختیار میں ہے۔ اور کسی دوسرے کو اس میں کچھ بھی دخل نہیں۔ تو اب معلوم کریں۔ کہ اس کارخانہ عالم میں کوئی بھی جاندار ایسا نہیں۔ جسے اس کے انعامات مخصوصہ سے بہرہ نہ ملا ہو حتے کہ وہ بھی جسے آپ معذب و گرفتار بلا سمجھتے ہیں۔ سب سے پہلے تو انعام خلعت ہستی کا عطا کرنا اور اس کے بعد بقا کی منزل کو پورا کرنا ہے۔ جسے دوسرے لفظوں میں ایک وقت مقررہ تک زندہ رکھنا کہہ سکتے ہیں۔ اگر کسی کو کوئی تکلیف و رنج ہے۔ تو عارضی ہے۔ اور بہ نسبت انعامات و فضل کے کمتر۔ اسی معنے میں قرآن کریم میں لکھا گیا ہے۔ عَذَابِيْٓ اُصِيْبُ بِهٖ مَنْ اَشَآءُ وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ (سورہ اعراف پ ۹) یعنے میرا عذاب تو صرف اسی کو ہو گا جسے میں (عذاب کرنا) چاہوں۔ لیکن میری رحمت ہر شے پر چھائی ہے۔

اگر کوئی شخص کسی کے مدت العمر رنج یا بیماری یا افلاس و ناداری کو پیش کر سکے۔ کہ ایسے بہت سے اشخاص ہیں جنہوں نے عمر بھر میں خوشی کا دم کبھی لیا ہو گا۔ تو میں اس کے جواب میں کہوں گا۔ کہ اس مثال کے پیش کرنے والے کی اور اگر رنج و مصیبت میں عمر بسر کرنے والے کی بھی یہی رائے ہو۔ تو اس کی یہی نظر سے خدا تعالےٰ کے افضال و انعامات غائب ہو گئے۔ ع

حَفِظْتَ شَيْئًا وَغَابَتْ عَنْكَ اَشْيَاءُ

یعنے تو نے ایک بات کو تو یاد کر لیا۔ اور بہت باتوں کو بھلا دیا۔ ایسا آدمی شکر گذار نہیں ہو سکتا۔ اور

ahmadimuslim.de

خدا تعالیٰ کے انعام کو نہیں جان سکتا۔ اسی لئے ہمارے ہادی برحق نے ہمیں ہدایت فرمائی ہے۔ کہ تم اپنے سے حقیر تر آدمی کی طرف دیکھو تاکہ اپنی برتری کو سمجھ کر خدا کا شکر کرسکو۔ کہ ہم کو اس درجہ میں نہیں رکھا۔ اور نیز فرمایا۔ کہ جب کسی مبتلائے مصیبت کو دیکھو۔ تو کہو کہ خداوند قدوس تعریف کا مستحق ہے۔ جس نے مجھے اس بلا سے جس میں اس شخص کو مبتلا کیا ہے۔ محفوظ رکھا ہے غرض دنیا میں کوئی متنفس آپ کو نہیں ملیگا۔ جو خدا تعالیٰ کے کثیر انعامات مخصوصہ سے بہرہ نہ رکھتا ہو۔ انسان کو غلطی لگتی ہے۔ تو اس سے کہ جو نعمت دوسرے کے پاس ہے۔ وہ مجھکو بھی حاصل ہونی چاہئے۔ اور چونکہ وہ مجھکو حاصل نہیں اس لئے مجھپر خدا تعالیٰ کا کوئی بھی انعام نہیں۔ اور یہ بالکل الٹی منطق ہے۔ اس کا مطلب بھی یہ ہے کہ مجھکو طلب کا استحقاق نہیں۔ تو شکایت کیسی؟ اور اس نظر سے بھی کہ جب اس کی رحمت اس کے اپنے اختیار میں ہے تو تخصیص نعمت پر اصرار کرنے کے کیا معنے؟ اور اس وجہ سے بھی کہ نعمت کی صورت صرف وہی نہیں۔ جیسے شاکی و غیر قانع شخص نے سمجھا۔ اور جانا۔ بلکہ ان کا حصر انسان کے علم سے باہر ہے۔ اسی معنے میں فرمایا۔ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا (ابراہیم پ ۱۳) یعنے اگر تم خدا کی نعمتوں کا شمار کرو۔ تو ان کا احاطہ نہیں کرسکو گے"۔ پس دیکھنا یہ چاہئے۔ کہ مجھ ناچیز پر جسے خدا نے محض اپنی عطا سے یہ وجود بخشا۔ اور اتنی عمر تک مہلت دیکر میری کفالت اور تربیت کی۔ کوئی انعام ہے یا نہیں۔ قطع نظر اس سے کہ کسی اور کو کیا انعام بخشا۔ اور مجھے کیا دیا۔ یہاں مقابلے کا سوال نہیں۔ بلکہ وجود نعمت کا سوال ہے۔ اسی امر کیلئے فرمایا۔ وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا وَلِلنِّسَاۗءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ وَسْـَٔـلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا (نساء پ ۵)

یعنے خدا نے جو تم میں سے ایک کو دوسرے پر برتری دے رکھی ہے۔ اس کا کچھ ارمان نہ کرو۔ مردوں نے جیسے عمل کئے ہوں۔ انکو ثواب ہیں حصہ) ان کا حصہ اور عورتوں نے جیسے عمل کئے ہوں۔ انکو ثواب ہیں حصہ) ان کا حصہ۔ اور تم (ہر وقت) اللہ سے اس کا فضل مانگتے رہو۔ بیشک اللہ ہر چیز سے واقف ہے"۔ یعنے ہر ایک کو اوس کے مناسب عطا کرے گا"۔

اب میں تیسری صفت حکیم کے متعلق کچھ بیان کرنا چاہتا ہوں۔ اور اسی کے ضمن میں آپکے سوال کا اصلی جواب بھی آجاویگا۔ کہ دنیا میں اختلاف حالات کی اصلی وجہ کیا ہے؟ میں پہلے بیان کرچکا ہوں۔ کہ حکمت کہتے ہیں کسی فعل کو مقتضائے مصلحت سے کرنے کو دنیا کا اختلاف حالات بہت بھاری حکمت پر مبنی ہے اور اسی سے سارا انتظام چل رہا ہے۔ ورنہ بادشاہی اور محتاجی کی نسبت قائم نہ رہے۔ دنیا کے سب کام کاج حالت سکون میں ٹھیرے رہیں۔ آپ تھوڑی دیر کیلئے مذہبی نظر کو بند کرکے اور سابق خیالات سے الگ ہو کر اس بات کو سوچیں۔ کہ اگر خدا تعالیٰ کے انعام ہر فرد بشر پر مساوی طور پر تقسیم ہوتے جیسا کہ ایک ناشکرگذار انسان خیال کرتا ہے۔ تو دنیا کے بڑے بڑے کارخانے جن میں ہزاروں آدمی کام کرتے ہیں۔ کیسے چلتے اور کیوں چلتے کیونکہ بوجہ مساوی انعام پانے سب سرمایہ دار ہوتے۔ اور مزدور کوئی نہ ہوتا۔ اب ذرا اس سے بھی اوپر نظر کریں کہ دنیاوی ترقی میں سب سے بڑی ترقی صاحب تخت ہونا ہے اگر مساوی نعمتیں ملتیں۔ تو سب بادشاہ ہوتے۔ بلکہ کوئی بھی نہ ہوتا۔ کیونکہ شاہی نسبت تو تب قائم ہو جب اس کے مقابلے میں کوئی رعیت بھی ہو لیکن جب سب کوئی یکساں حالت میں ہے۔ تو بادشاہ کون اور رعیت کون؟ صرف ان دو تصورات سے میں آپ کو یہ جتانا چاہتا ہوں۔ کہ کارخانہ دنیا کا انتظام جس کا نام فلاسفروں کی اصطلاح میں نظام وجودی ہے۔ بغیر اختلاف حالات کے قائم رہ نہیں سکتا پس خدائے حکیم کی حکمت نے یہ چاہا۔ اور وہ بالکل مناسب ہے کہ نوع انسان کو انسانیت میں یکساں پیدا کرکے لوازمات حیات اور اسباب و متاع میں مختلف کرکے دنیا کے انتظام کو اس وقت تک کہ اسے اس کا قیام و نظام منظور ہے قائم رکھے۔ اسی امر کیلئے قرآن مجید میں فرمایا ہے نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا (زخرف پ ۲۵)

یعنے دنیا کی زندگی میں ان لوگوں کی روزی تو ہم تقسیم کرتے ہیں۔ اور ہم ہی نے ان میں سے بعض کا درجہ بعض پر اس لئے فائق کیا ہے۔ کہ یہ آپس میں ایکدوسرے کو ماتحت بنا سکیں"۔

پس اختلاف حالات خداوند تعالیٰ کا ایک ایسا حکیمانہ فعل ہے جس پر انتظام دنیا کا سارا دارومدار ہے۔ اس کا سبب سوائے خدا تعالیٰ کے اس ارادے کے جو میں نے ذکر کیا۔ کچھ اور قرار دینا انتظام دنیا کے اسرار کو نہ سمجھنا ہے۔ اور گناہوں کو اس کا سبب قرار دینا تو بہت ہی باطل ہے خصوصاً پہلے جنم کے گناہوں کو بلکہ اس سے اوپر اس سے بیشتر کسی جنم کو ماننا ہی سراسر باطل ہے۔ کیونکہ (باقی باقی) سیالکوٹی

مذاکرہ علمیہ نمبر ۱۰

ایاک والظن فان الظن اکذب الحدیث

تقریباً دو تین ماہ سے حدیث معنونہ بالا کے متعلق اخبار اہلحدیث میں مذاکرہ علمیہ جاری ہے۔ اکثر* علماء نے اپنے خیالات ظاہر کرکے ناظرین کو عموماً و اہل علم حضرات کو خصوصاً اس طرف متوجہ کیا ہے۔ مضمون زیر بحث یہ ہے۔ کہ فان الظن اکذب الحدیث میں حمل اکذب الحدیث (جو فعل ہیں فعل الجوارح ہے) ظن (جو فعل قلب ہے) پر کیونکر صحیح ہوا۔ مختلف علماء کی تقریریں اس بحث میں شایع ہوئی ہیں۔ اور سبنے اس اشکال کو دفع کرنے کیلئے موضوع قضیہ (ظن) کو تاویل کرکے مثل محمول قضیہ (اکذب الحدیث) کے افعال جوارح سے ثابت کرنیکی کوشش کی ہے۔ میرے خیال میں یہاں موضوع قضیہ میں تاویل کرنیکی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ موضوع (ظن) فعل قلب ہے۔ اور وہ بالکل اپنے اصلی معنے پر ہے۔ ہاں الف اور لام تعریف کے داخل ہونے سے اوس کی نکاوت دور ہوکر ایک خصوصیت پیدا ہوگئی ہے جس نے اس میں موضوع واقع ہونیکی صلاحیت پیدا کردی ہے۔ بالظن

* اکثر نہیں بلکہ بہت کم (اڈیٹر)

سے مراد مطلق ظن یعنے گمان غالب ہے۔ بلکہ ظن مخصوص جسکو فرمان آسمانی ان بعض الظن اثم نے واضح کر دیا۔ اب رہا یہ شبہ کہ محل اکذب الحدیث جو افعال جوارح سے ہے۔ ظن پر جو افعال قلوب سے ہے۔ کیونکر صحیح ہوا۔ کیونکہ حمل میں اتحاد موضوع ومحمول یا انطباق موضوع بصفت محمول ضروری ہے۔ اور صورت ملحوظ عنہا میں بوجہ تغایر محلین اتحاد یا انطباق ناممکن ہے۔ اس شبہ کا مدار دو باتوں پر ہے

(۱) اس تشبیہ میں ظن کو اکذب الحدیث فرمایا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ظن بھی حدیث کی ایک قسم ہے۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ کیونکہ حدیث یعنے خبر ہے۔ اور خبر کا تعلق زبان سے ہے۔ اور ظن کا تعلق یا صدور قلب سے ہے

(۲) صدق وکذب خبر کی صفتیں ہیں یعنے خبر کا مطابق واقع کے ہونا صدق ہے۔ اور واقع کے مطابق نہ ہونا کذب اور خبر فعل لسان ہے۔ لہٰذا ظن جو فعل قلب ہے متصف بصدق وکذب نہیں ہو سکتا۔

جواب ۱ حدیث مفہوم مطلق ہے۔ اس کے دو فرد ہیں۔ حدیث النفس و حدیث اللسان۔ اسکو منحصر فی فرد واحد کرنا غلطی ہے۔ من یدعی خلافہ فعلیہ البیان۔ نیز حدیث شریف میں ہے۔ ان اللہ تجاوز عن امتی ما حدثت بہ انفسہا ما لم تتکلم او تعمل۔ اس حدیث سے یہ استشہاد مقصود ہے کہ خطرات و وساوس قلبیہ جو بلاشک افعال قلب ہیں ان کو حدیث النفس کہا گیا ہے۔

جواب شبہ نمبر ۲ صغریٰ مسلم ہے۔ لیکن کبریٰ میں کلام ہے۔ خبر ایک امر نفسانی ہے۔ اس کا مسد بتعبیر جوارح ہیں۔ جوارح اسی وقت میں واسطہ پڑتے ہیں جب خبر غیر کو دی جاوے۔ لیکن جب اپنے ہی جی کو سمجھایا جاوے یا دل ہی دل میں باتیں کی جاویں۔ اس وقت جوارح کا واسطہ نہیں رہتا۔ ایک موحد کے دل نے شہادت دی لا الٰہ الا اللہ کوئی شک نہیں۔ کہ یہ خبر قلبی صادق ہے دوسرے مشرک کے قلب نے کہا۔ ان عبادۃ الصنم وسیلۃ النجاۃ لاریب۔ یہ خبر قلبی کاذب ہے۔ حالانکہ جوارح سے تعبیر نہیں کیا گیا۔ زید قائم ایک جملہ خبریہ ہے۔ یہ جس طرح زبان سے ادا ہونے کے بعد محتمل صدق وکذب ہے۔ اسی طرح ذہن میں بھی محتمل صدق وکذب تھا۔ علیٰ ہذا کسی مصلح قوم کی کوششوں کو بنظر عداوت دیکھکر اپنے ذہن میں یہ بدظنی کرنا کہ یہ شخص اپنی شہرت یا جاہ طلبی کی غرض سے یہ کوششیں کر رہا ہے۔ ان الظن اکذب الحدیث (ای اکذب احادیث القلب) کا مصداق ہے[۱] خواہ اس ظن کو جوارح سے ظاہر کرے یا نہ کرے۔

مثال ایک سرگروہ اہلحدیث (جنکا نام ظاہر کرنا مناسب نہیں) ایک مختصر سے جلسہ میں ارشاد فرماتے تھے۔ کہ چونکہ مولوی ثناء اللہ دام اللہ فیوضہ علی رؤس اہلحدیث ہر فرقے و جماعت کی انجمنوں والوں کے شاندار جلسوں میں مدعو ہوا کرتے تھے۔ اور جماعت اہلحدیث میں کوئی انجمن ایسی نہ تھی جس کے سالانہ یا ششماہی جلسوں میں مولوی ثناء اللہ کو دوسرے فرقوں کے علماء یا خواص کو دعوت دینے کا موقع ملتا۔ گویا مولوی ثناء اللہ کی مثال اس وقت ایک بانجھ (عقیم) عورت کی سی تھی کہ دوسروں کے عقیقوں اور ولیموں میں تو شریک ہوتی ہے مگر وہ اپنی کسی تقریب میں دوسروں کو نہیں بلا سکتی۔ اسی ندامت کے مٹانے کے خیال سے مولوی ثناء اللہ نے کانفرنس اہلحدیث کی بنا ڈالی تاکہ ان کے سالانہ جلسہ میں دوسرے لوگوں کو مدعو کریں۔ بس یہی ان کا مقصود اصلی ہے۔ کہ شمالی ہند کے مختلف شہروں میں دھوم دھام سے سالانہ جلسہ ہو جایا کرے۔ انہیں اشاعت توحید و سنت سے غرض ہے۔ نہ ترقی جماعت اہلحدیث کی منظور یہ مثال بھی ان الظن اکذب الحدیث کا مصداق ہے یہ ظن جس وقت سے ظان کے قلب میں جاگزین ہوا اسی وقت سے اکذب الحدیث کا مصداق تھا۔ زبان سے ادا کرنے کو اس میں دخل نہیں

اس مقام پر بظاہر ایک شبہ پیدا ہوتا ہے۔ اس کا دفعہ کرنا بھی ضرور ہے۔ وہ یہ ہے کہ جب ظن کے اوپر اکذب الحدیث کا اطلاق ہوا۔ تو ظن سے دروغگوئی کا گناہ بھی عائد ہوگا۔ اور ظان لعنۃ اللہ علی الکاذبین کا مستحق ہوگا۔ حالانکہ افعال قلب سے تاوقتیکہ جوارح سے ان کا صدور نہ ہو۔ مواخذہ نہیں ہے

حدیث شریف میں وارد ہے۔ ومن ہم بسیئۃ فلم تکتب لہ شیئا فان عملہا کتبت لہ سیئۃ

جواب۔ بے شک بعض افعال قلوب پر مواخذہ ہوتا ہے کوئی وجہ نہیں کہ افعال قلوب (جو متبوع ہیں) تو مواخذہ نہ ہو۔ اور افعال جوارح (جو تابع ہیں) مواخذہ ہو۔ دیکھئے مدار ایمان یقین قلبی پر ہے۔ اگر کسی کے دل میں وحدانیت یا ربوبیت یا حقانیت اسلام وغیرہا میں شک ہو۔ تو اسکی تمام نیکیاں ضائع ہو جاتی ہیں۔ کبر وریا و سمعہ (ان سب کا تعلق قلب سے ہے) پر مواخذہ ہونا اظہر من الشمس ہے علاوہ اس کے فرمان والا شان ان اللہ لا ینظر الی صورکم واموالکم ولکن ینظر الی قلوبکم واعمالکم رواہ مسلم موجود ہے۔ اور سب سے قوی دلیل یہ ہے۔ کہ احکم الحاکمین نے خود ہی فیصلہ کر دیا ہے۔ اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم۔ اس آیۃ شریفہ میں نفس ظن (جو فعل قلب ہے) پر حمل اثم کا بالمواطاۃ ہوا ہے۔ اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ حدیث فان الظن اکذب الحدیث میں آیت ہی کا معنے واضح کیا گیا ہے۔ اور جن حدیثوں سے سمجھا جاتا ہے۔ کہ افعال قلوب پر مواخذہ نہیں۔ وہ دو طرح کی ہیں۔

(۱) وہ جن میں ارادہ فعل کا ذکر ہے۔ جیسے حدیث من ہم بسیئۃ فلم تکتب لہ شیئا الخ ومثل ذلک

(۲) وہ جن میں خطرات کا ذکر ہے۔ جیسے حدیث ان اللہ تجاوز عن امتی ما حدثت بہ انفسہا الخ ونحو ذلک

جواب نمبر ۱۔ ارادہ گناہ معصیۃ لذاتہ نہیں۔ اصل گناہ وہ فعل ہے جو ارادہ سے سرزد ہوتا ہے۔ لہٰذا ارادہ پر مواخذہ نہیں ہے۔ بخلاف ظن (بدگمانی) کے کہ وہ معصیۃ لذاتہ ہے نہ لغیرہ کما قال اللہ تعالیٰ ان بعض الظن اثم

جواب نمبر ۲۔ خطرات قلبیہ افعال اختیاریہ قلب نہیں بلکہ یا تو توہمات قوت واہمہ ہیں۔ یا مکائد شیطانیہ اسی واسطے ایسے خطرات کے ہجوم کے وقت تعوذ کا حکم ہے۔ کما ھو مصرح فی بعض الاحادیث۔ بخلاف ظن کے کہ افعال اختیاریہ قلب سے ہے۔ اسی واسطے انسان کو عموماً

[۱] میرے خیال میں یہ بدگمانی نہیں۔ بلکہ حسن ظن ہے۔ کیونکہ اس مثال کا مطلب میں یہ سمجھا ہوں (اس قائل کے خیال میں) مولوی ثناء اللہ کی وجہ سے جماعت اہلحدیث بے اولاد سے صاحب اولاد ہو گئی۔ الحمد للہ (اڈیٹر)

[۲] اصل سوال یہی ہے جسکو آپ نے اب شروع کیا ہے۔ تو اس سے پہلی تقریر بے محل ہے؟ (اڈیٹر)

داخل ایمان کو خصوصاً حکم تاکیدی ہے۔ کہ وہ بدگمانی سے دور رہیں۔ اور اپنے قلب کو ایسے افعال کی طرف سے باز رہنے پر مجبور کریں۔

ھذا تلخیص ما عندی وفی المقام مباحث ولا مخافۃ التطویل لا وردتہا واللہ اعلم وعلمہ اتم

میں نے عربی عبارتوں کا ترجمہ اس وجہ سے نہیں کیا کہ یہ مذاکرہ ایسا نہیں ہے جس سے عوام کو دلچسپی ہو۔

حررہ الراجی رحمۃ ربہ القوی خلیل الرحمٰن المہواروی الاعظمی

لہٰذا مہربانی کر کے نامہ نگاران ہر غیر اردو عبارت کا اردو میں ترجمہ کیا کریں۔ کیونکہ اخبار کی زبان اردو ہے۔ (اڈیٹر)

اس مذاکرہ کے متعلق تین مضمون اور ہیں وہ درج کر کے اسکو بند کیا جاوے گا۔ بحث کافی ہو چکی ہے۔ اڈیٹر

مواظبت کرنا وظائف ماثورہ پر رستہ ہے اللہ کے قرب کا

اہل بصیرت نے جان لیا ہے۔ کہ نجات کی صورت بدون اللہ سے ملنے کے نہیں ہوتی ہے۔ اور ملنا اللہ سے بغیر مرنے کے نہیں ہو سکتا ہے ؎

بے فنائے خود میسر نیست دیدار شما
میفروشد خویش را اول خریدار شما

اور ملنے کی راہ سوائے اس کے کوئی نہیں ہے۔ کہ بندہ اللہ کا محب اور عاشق ہو۔ اور اسی حال پر مر جاوے۔ اور نسبت و محبت بدون ذکر محبوب کے میسر نہیں ہوتی ہے۔ اور معرفت اللہ کی ذات و صفات و افعال کے کچھ موجود بھی نہیں ہے ؏ الا کل شیئ ما خلا اللہ باطل یعنے اللہ کا نام سچا جھوٹا ہے سب جستجو۔ دوم ذکر و فکر تبھی میسر ہوتا ہے۔ کہ دنیا اور دنیا کے شہوات اور لذات کو رخصت کر دے۔ اور اس مقدار زائد سے جو کہ زندگی کے لئے ضروری نہیں ہے۔ علیحدہ ہو جاتے ؎

کار دنیا کسے تمام نکرد
ہر چہ گیرید مختصر گیرید

اور یہ سب باتیں اُس وقت ہوتی ہیں۔ کہ آدمی اپنی رات دن کی تمام اوقات کو ذکر و فکر میں دو بار رکھے۔ لیکن نفس کی سرشت یہ ہے۔ کہ وہ ایک طرح کے ذکر و فکر کرنے سے تھک جاتا ہے۔ اور ایک طرز پر صبر نہیں کرتا لَن نَّصبِرَ عَلیٰ طَعَامٍ وَّاحِدٍ۔ اور اللہ نہیں تھکتا ہے۔ جب تک کہ بندہ نہ تھکے۔ اس لئے اس جبلت نفس کی بھی رعایت ضروری ہے۔ کہ ہر وقت میں ایک نئے ڈھنگ کا وظیفہ اس کے لئے چاہئے تاکہ اس تبدیل ذائقہ سے اسکی لذت بڑھے۔ اور رغبت زیادہ ہو۔ اور دوام رغبت کی وجہ سے وہ ہمیشہ اُس وظیفہ پر جما رہے۔ اس لئے تقسیم وظائف کی مختلف طور پر کی گئی ہے۔ ذکر و فکر کا تمام اوقات یا اکثر ساعات کو حاوی ہونا چاہئے۔ کیونکہ نفس اپنی طبیعت سے طرف لذات دنیا کے جھکتا ہے۔ اگر نصف وقت دنیا کی تدبیرات و امور مباحہ کی خواہشوں میں صرف ہو گا اور نصف وقت عبادت میں آ برابری دونوں قوتوں کی باقی نہ رہیگی۔ کہ نصف اول کو میل طبع کی وجہ سے ترجیح ہوگی۔ گو دیکھنے کی جہت سے دونوں وقت برابر ہیں دل دنیا کی تلاش میں خراب و تجرد رہتا ہے۔ اور عبادت کی طرف دل کا پھرنا بناوٹ اور بزدلی سے ہوتا ہے۔ لہٰذا عبادت میں دل کا اخلاص و حضور کبھی میسر آ جاتا ہے۔ اور کبھی نہیں۔ پس جو شخص کہ جنت میں بے حساب جانا چاہے۔ اسکو ضرور ہے۔ کہ وہ اپنے سارے اوقات طاعت و عبادت میں لگائے رکھے۔ اور جو کوئی اپنی حسنات کا پلہ بھاری رکھنا چاہے۔ وہ اپنے اکثر اوقات اسی طاعت و عبادت میں بسر کرے۔ اور جو شخص ایسا ہے کہ وہ کچھ اچھے کام کر رہا ہے۔ اور کچھ برے۔ تو اسکا معاملہ خطرناک ہے۔ بایں ہمہ۔ اللہ کے کرم سے ناامیدی نہیں ہے۔ بلکہ معافی کی توقع لگی ہے خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَّآخَرَ سَیِّئًا عَسَی اللّٰہُ اَن یَّتُوبَ عَلَیْہِمْ رات دن کے اوقات کو ذکر و فکر میں لگائے رکھنا نور بصیرت سے دیکھنے والوں کو تو منکشف ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر جسکو بصیرت نہیں ہے۔ تو وہ اللہ تعالیٰ نے خطاب سے جو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا سمجھ لے یا ایمان سے خیال کرے کہ ان خطابات سے کیا بات نکلتی ہے۔ حالانکہ حضرت سب بندوں سے زیادہ تر قرب و منزلت میں تھے۔ جیسے یہ خطاب اِنَّ لَکَ فِی النَّھَارِ سَبْحًا طَوِیْلًا اور فرمایا۔ وَاذْکُرِ اسْمَ رَبِّکَ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا وَمِنَ اللَّیْلِ فَاسْجُدْ لَہٗ۔ پھر یہ سوچو۔ کہ جو بندے اللہ کے کامیاب ہیں۔ اللہ جل شانہ نے اُن کی کیا صفت بیان کی ہے۔ تَتَجَافٰی جُنُوْبُہُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّہُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَالَّذِیْنَ یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّہِمْ سُجَّدًا وَّقِیَامًا۔ کَانُوْا قَلِیْلًا مِّنَ اللَّیْلِ مَا یَہْجَعُوْنَ وَبِالْاَسْحَارِ ہُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ اس طرح کی آیتیں بہت ہیں۔ پس ان سے ثابت ہوا۔ کہ اللہ تعالیٰ کی طرف کا رستہ اوقات کی نگرانی اور انکا وظائف سے معمور رکھنا ہے ؎

غافل ز احتیاط نفس یک نفس مباش
شاید ہمیں نفس۔ نفس واپسیں بود

(راقم محمد ابراہیم پولیس جمعدار پنشنخوار از دارو و ملک برار)

کس کی تقلید کی جاوے

زید جس کے تمام اعمال احاطہ تقلید کے اندر ہیں وہ ایک لائق منشی اور معمولی پیماندوں کا حلیہ رکھتا ہے اور دینی تعلیم میں صرف قرآن شریف با ترجمہ جانتا۔ البتہ صوم و صلوٰۃ وغیرہ کے مسائل میں اچھا واقفیت فقہ حنفی کی چند کتابیں پڑھا ہوا ہے۔ بال بچے دار ہے۔ عمر والدش کو مزہم ہے۔ کہ وہ غیر مقلد ہے۔ زید اگرچہ مقلد ہے لیکن استعانت ان اولیائے کرام سے جو فوت شدہ یا نظر سے غائب ہوں کو شرک سمجھتا ہے۔ اسقاط مروجہ اس علاقہ میں بعد از نماز جنازہ طالب العلم۔ مولوی۔ مساکین ایک جگہ گول دائرہ بنا کر بیٹھ جاتے ہیں۔ اور ایک گٹھڑی میں میوہ۔ شیرینی اور پیسے اور ایک یا متعدد قرآن شریف باندھ کر ولی میت دائرہ میں اس گٹھڑی کو میت کی اسقاط میں امام محلہ کو بخشدیتا ہے۔ اور امام صاحب منظور کر کے اپنی دائیں جانب کے آدمی کو بخشتے ہیں اور ملک کر دیتے ہیں۔ وہ اسی طرح دوسرے اور دوسرا تیسرے کو علیٰ ہذا القیاس سب کتاب اللہ کے وہ گٹھڑی دائرہ میں تین چکر لگاتی ہے۔ بعد ازاں قرآن شریف خواہ ایک ہو خواہ زیادہ۔ امام خود لے لیتے ہیں۔ اور تھوڑی سی شیرینی

اور چند روپے اپنی جیب میں ڈالکر ولی میت کی اجازت دیتے ہیں کہ وہ باقی ماندہ اسقاط کو حاضرین مساکین پر تقسیم کر دیوے) تیجا۔ ساتواں۔ چہلم۔ اور گیارہویں عرس وغیرہ رسومات کو بدعت جانتا ہے۔ اور ہیچ قسم باقی رسومات میں بعض کو بدعت بعض کو حرام اور بعض کو کفر و شرک بیان کیا کرتا ہے۔ اسپر لیا اوقات باپ بیٹے کا تکرار ہو جاتا ہے۔ اس شہر کے قاضی صاحب جو اپنے نفس پر سے دوزخ کی آگ حرام کرنے کی خاطر اسی محرم میں پاکپٹن کے آستانہ سے گذر کر حال ہی واپس تشریف لائے ہیں۔ انہوں نے لنگر کی روٹی (جو کا نکڑہ جس سے ان کے نزدیک کھانے سے عقیدہ صاف ہوتا ہے) عمر کے گھر بھیجا۔ زید کی والدہ نے تبرک جان کر اس بے اندر حصہ زید کو دیکر کہا بیٹا فلاں خانقاہ کا خوردہ ہے بسم اللہ کرکے کھالے۔ زید نے جواب دیا کہ اس کے کھانے میں کوئی ثواب نہیں میں نہیں کھاتا۔ اس پر عمر کو غصہ آیا۔ اور زید کو گالیاں دینی شروع کیں۔ زید باہر نکل گیا۔ ۱۰ محرم کی رات کو جب زید گھر میں داخل ہوا۔ تو عمر نے اسقاط مرجہ اور عرس اور خوردہ مذکورہ اور استعانت وغیرہ پر بحث چھیڑ کر زید کو مار پیٹ شروع کی۔ اس وقت کا نظارہ عجیب تھا۔ زید کہتا تھا کہ میں مقلد ہوں۔ اور عمل امورات متنازعہ پر خارج از تقلید ہے۔ ہرگز انکو جائز نہیں کہونگا۔ عمر اس کو داڑھی سے پکڑ کر گھسیٹتا تھا۔ اور کہتا تھا۔ کہ تو منافق اور شیطانی اور مرتد وہابی ہے۔ تقلید میں یہ سب باتیں داخل ہیں۔ زید مظلوم کی بیوی اور چھوٹے چھوٹے بچے اس ظلم کو دیکھ رہے تھے۔ دو گھنٹے کامل زید کی یہ حالت تھی۔ کہ کبھی تو بیرلات سہتا۔ سونٹا چلتا تھا۔ اور کبھی داڑھی سے پکڑ کر گھسیٹا جاتا تھا۔ قریباً آٹھواں حصہ بال داڑھی کے اکھڑ گئے۔ بالوں کی کھینچا تانی سے عجب اور ٹھوڑی غریب کی سوجھ گئی۔ آخر کار وہی قاضی صاحب موصوف پاکپٹن کے حاجی شہر کے امام مسجد شور و پکار پر تشریف لائے۔ پردہ کیا گیا۔ مولوی صاحب اندر آ کر رونق افروز ہوئے زید کا خیال تھا۔ کہ مولوی صاحب اچھے خاصے فقیہ ہیں امید ہے کہ منصفی کر کے مجھے اس ظلم سے نجات دینگے۔ لیکن افسوس مولوی صاحب نے پہنچتے ہی پہلے جو الفاظ کہے۔ وہ یہ ہیں کہ دیہا! تو لامذہب۔ اور بیدین۔ اور غیر مقلد بن گیا ہے۔ ادھر ادھر کی ضعیف بے سند حدیثیں پڑھنے سے تیرا ایمان خراب ہو گیا اگر تو سلوک کی کتابیں پڑھتا۔ تو اسطرح لامذہب نہ ہوتا تیرا یہی علاج ہے۔ اور پھر بیٹھک اسقاط مرجہ اور عرس وغیرہ رسومات پر دلایل بیان کرنے شروع کئے۔

اسقاط مرجہ کو حیلہ بناکر ایوب علیہ السلام کے حیلہ پر قیاس کیا۔ اور عرس کو بارہ وفات کے سانچے میں ڈھال کر محبت اولیاء اللہ پر مبنی ٹھہرایا۔ سمیع ہونے کا ثبوت درود نماز ایہا النبی رحمۃ اللہ وبرکاتہ سے پیدا کرکے اولیاء اللہ کو بجائے قاضی الحاجات کل مشکلات دور دور سے پکارنا جائز قرار دیا۔ سچی ہوں تو ایسے ہے

گر ہمیں مکتب است و ایں ملا

کار طفلاں تمام خواہد شد

مولوی صاحب کی تقریر پر زید نے صرف اتنا کہا۔ کہ مولوی صاحب! میں نے تاحال کوئی کتاب حدیث پاک کی کامل نہیں پڑھی۔ البتہ ادھر ادھر سے سنی سنائی حدیثیں چند ایک یاد ہیں۔ اور اسوقت میں نے کوئی حدیث اپنے قول کے ثبوت میں پیش نہیں کی۔ البتہ میں مدعی تقلید ہو کر کہتا ہوں کہ امورات متنازعہ پر عمل کرنا خارج از تقلید ہے۔ اور آپ تو مقلد ہیں۔ ان باتوں کے ثبوت میں آپ کو چاہیے تھا۔ کہ قول امام اعظم سے پیش کرتے۔ نہ کہ خود اجتہاد کرنے بیٹھ جاتے ہو۔ یہ جواب بھی عمر کو گستاخانہ معلوم ہوا۔ مولوی صاحب نے آئیں بائیں شائیں کرکے زید کو غیر مقلد ہی ٹھہرایا۔ اور تشریف لے گئے۔ دوسرے دن زید کی داڑھی پھر عمر نے تھوڑی بہت اکھاڑی اب زید حیران ہے کہ ایک تو وہ فلا تقل لہما اف ولا تنہرہما کے زیر تعمیل ماں باپ سے مرادو نہیں کر سکتا۔ دوم وہ اگر امورات متنازعہ میں والد کا اتباع نہ کرے۔ تو والد اسکو عاق کرتا ہے۔ اور بددعائیں دیتا ہے سوئم اگر ان کو جائز جان کر ان پر عامل ہو جائے۔ تو وہ حیران ہے کہ اب کس کی تقلید کی جائے

امید ہے کہ آپ بذریعہ اخبار اہلحدیث زید کی تسلی تشفی کرنے کے علاوہ ایسی راہ دیں گے جس پر عمل کرنے سے وہ مظلوم قدرے آرام پا دے گا۔ اللہ تعالیٰ آپکو جزائے خیر عطا فرمائے آمین

(خریدار عـ ۳۵۶۲ از ایبٹ آباد)

اڈیٹر۔ صورت مرقومہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اتباع کا حکم ہے جس طرح انہوں نے اپنے باپ اور قوم سے برتاؤ کیا تھا۔ اسی طرح شخص مذکور کرے۔ یعنے باپ اور دیگر اقربا کی رسوم شرکیہ میں شریک نہ ہو مگر ادب اور ادائے حقوق کا ہمیشہ خیال رکھے۔ خدا مدد کرے گا انشاء اللہ۔ باقی رہی اس بات کی تحقیق کہ یہ رسومات مروجہ حنفی مذہب میں ہیں یا نہیں سو اس کا طریق آسان ہے۔ فقہ کی کسی معتبر کتاب کو اٹھا کر دیکھ لیں۔ اگر اس میں یہ رسوم ملجاویں۔ تو سمجھیں کہ حنفی مذہب میں داخل ہیں۔ نہ ملیں تو خارج ہیں اور زیادہ کرید کرنے کی کیا حاجت ہے؟

قربانی آہو وغیرہ } اہلحدیث ۱۵ اکتوبر میں ہرن کی قربانی کے متعلق ایک سوال نظر آیا تھا۔ حدیث شریف سے تو یہ ثابت نہیں۔ بلکہ محدثین لکھتے ہیں کہ اونٹ گائے بکری کے اسوا قربانی ناجائز ہونے پر اجماع ہو چکا ہے۔ مگر امام حسن بن صالح سے ہرن کی قربانی آئی ہے۔ یہ حضرت اگر آج ہوتے تو شذوذ و خرق اجماع کے جرم میں کوئی نہ کوئی فتوے بیٹھے ہوتے مگر خدا بھلا کرے۔ اگلے علمائے امت کا کہ کسی نے کچھ ان کے حق میں سخن معلوم نہیں ہے

(۲) حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے خود آنحضرت صلعم کے ہمراہ گھوڑوں کی قربانی کرنے کا ذکر ہی ملتا ہے۔ اور (۳) ابو ہریرہ جیسے جلیل القدر صحابی سے مرغ ہی کرنا آیا ہے۔ دیکھئے سبل السلام ج ۲ صفحہ ۲۰۲ اور تلخیص حبیر جلد ۲ صفحہ ۳۸۹ میں حافظ ابن حجر نے تخریج کی۔ امام سہیلی کا حوالہ دیا ہے

واللہ اعلم

ابو داؤد محمد عبد اللہ از بہاولپور

aimmamuslim.de

فتاوے

تصحیح طلب۔ اخبار اہلحدیث مورخہ ۳۰ ذی الحجہ کو سوال ۵۴ کا جواب آپنے جو تحریر کیا ہے۔ خدا پاک کمائی کے سوا کچھ قبول نہیں کرتا۔ سو گذارش ہے۔ سائل کا سوال ہے۔ کہ چمار نے کے ہاں کی ضیافت کا کھانا جائز ہے یا نہیں جس کا جواب آپ یہ دیتے ہیں۔ کہ خدا پاک کمائی کے سوا کچھ قبول نہیں کرتا۔ اسکو پورے طور سے خلاصہ کر کے تحریر فرماویں۔ کہ کھانا جائز ہے یا نہیں (محمد عثمان از دہلی)

جواب۔ سوال میں چونکہ صدقہ وخیرات کا ذکر تھا۔ اس لئے یہ جواب بہ کفایت کی گئی۔ ورنہ مفصل جواب یہ ہے۔ کہ اوس کی خیرات قبول ہے نہ اوسکا کھانا جائز ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔ کل لحم نبت بالسحت فالنار اولی بہ۔ جو گوشت حرام سے پلا ہوگا۔ اوسکو آگ ہی کھائیگی

س نمبر ۵۴۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ حضرت کی امت میں تہتر فرقے ہونگے۔ اُن میں سے ایک فرقہ جو حضرت اور حضرت کے اصحاب کے طریقے پر ہوگا جنتی ہوگا۔ باقی سب فرقے دوزخی ہیں۔ فرماتے اب ہر ایک فرق اس بات کا مدعی ہے کہ ہم حضرت کے طریق پر ہوں۔ باقی سب گمراہ ہیں

آنحضور سرور عالم نے پھر دوسری جگہ ارشاد فرمایا ہے (علماء میں جو اختلاف پایا جائے وہ عین رحمت ہے)

اب یہ فرماتے۔ کہ جن علماء نے بوجہ اختلاف کے اپنا اپنا فرقہ علیحدہ کر لیا ہے تو کیا اس حدیث سے یہ تصور نہیں ہو سکتا۔ کہ تہتر فرقے ہو جاویں۔ تو کیا مضائقہ۔

ج نمبر ۵۴۔ بیشک ہر فرقہ ناجی کا دعوے کرتا ہے مگر اس کی پہچان بالکل آسان ہے۔ حدیث مذکور کا مطلب یہ ہے کہ جو ایمانی عقاید رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے سکھائے۔ اور جن پر صحابہ رہے جو فرقہ اونہی پر ہوگا۔ وہ ناجی ہے۔ اس کی پہچان آسان ہے کہ ہر فرقہ اپنے اعتقادات کو صحابہ کے اعتقادات سے ثابت کر دے پس ہم اوس کو ناجی سمجھیں گے۔ حدیث شریف میں جو اختلاف امت کو رحمت کہا گیا ہے۔ اوسکا مطلب وہ فروعی مسائل ہیں جن کے اختلاف سے ایمانی عقاید خراب نہیں ہوتے۔ جس کی مثال حدیث بخاری سے ملتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے چند صحابہ کو بنی قریظہ کی طرف بھیجکر حکم فرمایا کہ نماز عصر اون کے موضع ہی میں پڑھنا۔ راستے میں جب سورج قریب الغروب ہوا۔ اور موضع بھی قریب آ گیا۔ تو صحابہ میں اختلاف ہوا۔ بعض نے کہا حضرت کی یہ مراد نہ تھی۔ کہ نماز قضا کر دینا۔ بلکہ آپکی مراد تھی۔ جلدی جانا چنانچہ ہم پہنچ گئے ہیں۔ اس لئے ہم تو نماز وقت پر پڑھیں گے۔ بعض نے کہا ہم تو حکم کے مطابق وہاں پہنچکر ہی پڑھیں گے۔ آخر بعد واپسی یہ معاملہ حضور کی خدمت میں پیش ہوا۔ صحیح بخاری کے لفظ ہیں لم یعنف واحداً منہم (بخاری جلد ۲ صفحہ ۵۹۱) یعنی حضور نے کسی فریق پر ناراضگی نہ فرمائی۔

س نمبر ۵۵۔ ایک شخص مرض بواسیر میں مبتلا ہے جس سے اس کا خون مدت تک جاری رہا لیکن علاج کرنے سے خون بند ہو گیا ہے۔ اور مقعد پر زخم بن گئے ہیں جس سے ہر وقت سفید جیسا پانی جاری رہتا ہے۔ اور مریض مذکور ہر وقت چوت چڑھے رہتا ہے۔ اب شرعی حکم کس طرح ہے کیا اس مریض کو ہر نماز کے ساتھ استنجا اور وضو کرنا لازم ہے۔ یا فقط وضو کرنے کی حاجت پڑے گی۔ اس صورت میں جب اس نے بول و براز نہ کیا ہو۔ (خریدار ۳۴۳۳)

ج نمبر ۵۵۔ بموجب حدیث پاخانہ یا پیشاب کے سوراخ سے کچھ نکلے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ شخص مذکور کو جو رطوبت نکلتی ہے۔ وہ زخموں سے نکلتی ہے اندر سے نہیں۔ اس لئے اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ العلم عند اللہ۔ اللہ اوسکو شفا بخشے۔ ۲ پائی داخل غریب فنڈ

س نمبر ۵۶۔ زید نے خالد کی معرفت بکر کی طرف بند چٹھی ارسال کی۔ خالد نے چٹھی پہلے خود کھولکر پڑھی اور من بعد بکر کو دیدی۔ اس میں راقم اور مکتوب الیہ دونوں کو رنج پہنچا۔ اب سوال یہ ہے۔ علاوہ دونوں کے رنجیدہ ہونے کے بروئے شریعت خالد کو چٹھی کھولکر پڑھنی جائز ہے یا ناجائز۔

نوٹ۔ نیز مذکورہ بالا امر کی بابت آج کل گورنمنٹ کا کیا قانون ہے۔ (عبدالعزیز سوداگر پشاور)

ج نمبر ۵۶۔ اگر چٹھی بند تھی۔ اور خالد کو اوس کے دیکھنے کی اجازت نہ تھی۔ یا اذن سے باہمی مراسم ایسے نہ تھے جن کی وجہ سے وہ آپس میں ایسا برتاؤ کر لیا کرتے ہوں اور کسی کو رنج نہ ہوتا ہو۔ تو ان سب صورتوں میں خالد ایک قسم کی خیانت کا مرتکب ہوا۔ اوس کو دونوں طرف سے معافی مانگنی چاہئے۔

گورنمنٹ کا قانون کسی وکیل سے پوچھ لیں۔ ۲ پائی داخل غریب فنڈ

س نمبر ۵۷۔ ہم مسلمان ملازمین منٹگمری سے خانیوال تک دورے میں رہتے ہیں۔ اس سفر میں نماز قصر کا کیا حکم ہے۔ قصر کریں۔ یا نہ (احمد الدین فارسین)

ج نمبر ۵۷۔ قصر کسی سفر میں بھی واجب نہیں صرف جائز ہے۔ سفر مذکور میں جائز ہے۔ پوری پڑھیں تو اچھا ہے۔

س نمبر ۵۸۔ دینی مدرسہ میں جو صدقات خیرات آتے ہیں۔ بوقت ضرورت اون صدقات کا مدرسین کی تنخواہوں میں دینا جائز ہے یا نہیں۔

(ایک سائل از بنگال)

ج نمبر ۵۸۔ مدرسین کی تنخواہ بھی در اصل طلباء ہی کے لئے ہے۔ اگر مدرسین کو تنخواہ نہ ملے گی تو تدریس بھی بند ہو جائیگی۔ پھر نہ مدرسہ نہ طالب علم رہیں گے اس لئے مدرسین کی تنخواہ میں صدقات اور زکوٰۃ کا دینا اوسی طرح جائز ہے۔ جس طرح عاملین کو زکوٰۃ میں سے دینا جائز ہے۔ ا ر داخل غریب فنڈ

س نمبر ۵۹۔ ایک امام نماز کے لئے مقرر ہے۔ ایک شخص اوس سے کسی دنیاوی وجہ سے ناراض ہو کر الگ ہو گیا ہے۔ اور چند آدمیوں کو ملا کر الگ امام بنا لیا۔ جمہور نمازی امام اول کے ساتھ ہیں۔ کیا اوس شخص کا یہ فعل جائز ہے؟

(نادر بخش از کلکتہ مٹیا برج)

ج نمبر ۵۹۔ اگر محض نفسانیت اور دنیاوی رنجش سے ایسا کیا ہے۔ جیسا کہ سوال سے مفہوم ہے۔ تو یہ جائز نہیں۔ دنیاوی رنجش کو دینی کام میں نہیں لانا چاہئے۔ قرآن مجید اور حدیث شریف میں منع ہے۔ ا ر داخل غریب فنڈ

اطلاع۔ جو صاحب فتوے بھیجیں وہ غریب فنڈ کا ضرور خیال رکھیں۔ غریب فنڈ ایک ایسی مد ہے جس سے بیشمار کم استطاعت مستفید ہو کر دعا خیر کرتے ہیں۔

ahmadimuslim.de

متفرقات

حساب دوستاں مندرجہ ذیل نمبر کے احباب کی قیمت ماہ جنوری میں ختم ہے۔ ۱۵ جنوری ۱۹۱۵ء کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔ خدانخواستہ کسی صاحب کو منظور خریداری منظور نہ ہو یا چندے مہلت چاہتے ہوں تو واپسی ڈاک اطلاع دیکر مشکور فرمائیں تاکہ وی پی واپس آنے سے دفتر کا ناحق نقصان نہ ہو۔ مینیجر

۲۳۰-۲۲۶-۲۵۷-۲۵۱-۲۶۰-۲۶۴-۲۷۵
۲۹۴-۸۸۷-۹۵۰-۹۹۳-۱۰۳۲-۱۰۳۶
۱۰۴۳-۱۳۱۸-۱۳۲۵-۱۳۳۹-۱۳۶۹
۱۵۷۳-۱۵۷۵-۱۵۸۲-۱۵۸۳-۱۵۸۰-
۱۶۶۲-۱۶۸۴-۱۸۳۰-۱۸۳۵-۱۸۴۱-
۱۸۵۵-۱۹۵۶-۲۱۶۲-۲۱۶۵-۲۱۶۸-
۲۱۶۹-۲۱۷۲-۲۱۷۴-۲۱۷۵-۲۴۹۸-۲۶۰۶
۲۶۲۶-۲۶۳۳-۲۶۳۹-۲۶۴۲-۲۶۴۵
۲۶۵۲-۲۶۵۵-۲۶۶۵-۳۰۶۰-۳۰۷۲
۳۰۷۴-۳۰۷۶-۳۰۷۷-۳۰۷۹-۳۰۸۱
۳۰۸۲-۳۰۸۵-۳۰۸۸-۳۰۸۹-۳۰۹۰
۳۰۹۱-۳۰۹۳-۳۰۹۴-۳۰۹۵-۳۰۹۷
۳۰۹۸-۳۱۰۰-۳۱۰۸-۳۱۱۰-۳۱۱۳
۳۱۱۸-۳۱۲۱-۳۱۲۴-۳۱۲۵-۳۲۷۷-۳۴۲۴
۳۴۲۱-۳۴۲۳-۳۴۳۵-۳۴۳۶-۳۴۳۷
۳۴۳۸-۳۴۳۹-۳۴۴۰-۳۴۴۱-۳۴۴۲-۳۴۴۳-
۳۴۴۳-۳۴۴۴-۳۴۴۵-۳۴۴۶-۳۴۴۷
۳۴۴۸-۳۵۴۰-۳۵۵۹-۳۵۶۵-۳۵۶۶
۳۵۶۴-۳۵۸۲-۳۷۳۰-

گرانی کاغذ وغیرہ کے نشر دیکھکر آج تک جتنے احباب کی رائیں آئی ہیں یہی لکھتے ہیں کہ قیمت بڑھا دی جائے مگر ہم تا حال اسی دام پر ہیں جس کی وجہ سے بہت نقصان ہوتا ہے قیمت کا بڑھنا بہت سے احباب کو ناگوار ہوگا اس لئے بجائے قیمت بڑھانے کے ہی خواہان اہلحدیث اس کی اشاعت پر توجہ کریں۔ تو گرانی کی کسر نکل سکتی ہے بہر حال یہ فیصلہ احباب کی رائے اور عمل پر ہے۔ جلدی توجہ کریں۔

شکریہ احباب مسٹر شوکت علی خاں صاحب اپنے ان احباب کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے ان کی اہلیہ مرحومہ کے انتقال پر تعزیت کے تار اور خطوط وغیرہ بھیجے۔

ناظرین دعا کریں۔ خدا مرحومہ کو بخشے۔ اور خانصاحب کو غم البدل عطا کرے۔ آمین

ریویو قادیانی جماعت کی طرف سے ایک رسالہ اس مضمون کا نکلا تھا کہ بعد زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نبوت جاری ہے۔ چونکہ یہ عقیدہ جملہ اہل اسلام کے خلاف ہے اس لئے اس کتاب کا رد بہت ضروری تھا۔

انجمن تائید الاسلام لاہور نے اس کا رد چھپوایا۔ جو قابل دید ہے۔ اور بہت سے معلومات کا ذخیرہ ہے قادیانی مناظرات سے دلچسپی رکھنے والے اصحاب کو اس کا دیکھنا مفید ہوگا۔ قیمت بلا محصول ۲ ملنے کا پتہ۔ منشی پیر بخش صاحب سکرٹری انجمن تائید الاسلام لاہور دروازہ بھاٹی۔

تریاق احسن یہ ایک طبی کتاب ہے جس کے مصنف کا دعوٰی ہے۔ کہ اس میں امراض متعفنہ وبائیہ وغیرہ کا بیان مع آسان علاج کے کیا گیا ہے۔ بعض مواقع پر آیات قرآنی کو بے محل لکھا گیا ہے۔ مصنف کو اپنے موضوع میں رہنا چاہئے تھا۔ قیمت فی نسخہ عمر جو ضخامت اور صورت کے لحاظ سے زیادہ ہے۔ ملنے کا پتہ۔ حکیم محمد احسن جنڈیالوی امرتسر۔

تفسیر آسمانی سبحان من یشاء الشانی یہ تفسیر سورہ فاتحہ کی ہے۔ اس کی خوبی خود اسی سے ظاہر ہے۔ کہ مصنف صاحب علوم ظاہری سے تو بہرہ ور نہیں مگر مرزا صاحب کی مریدی میں ان کے الہام قسمت ثانیہ کا مظہر بنے ہیں اس لئے آپ قادیانی اور لاہوری دونوں پارٹیوں سے الگ سلسلہ کے بانی ہیں۔ خلیفہ اول قادیانی سے بھی آپکو خلاف تھا۔ آپ بجائے خود مدعی خلافت ہیں۔ خلیفہ اول (خدا معلوم کیوں؟) آپکو مراقی کہتا تھا۔ بہر حال یہ تفسیر گو سورہ فاتحہ کی تفسیر نہیں۔ بلکہ مصنف کے دل و دماغ کے خیالات ہیں تاہم قادیانی فرقہ کے اندرونی حالات دکھانے کیلئے اچھی ہے۔ قیمت عمر پتہ۔ عائذ باللہ۔ امور من اللہ۔ نائب رسول اللہ۔ محمد عبداللہ

تیماپور ضلع لنگسگور (دکن)

جواب طبی استفسار مندرجہ اہلحدیث ۲۷ نومبر ۱۹۱۴ء پہلے کسی طبیب کے مشورہ سے منضج و مسہل کی تدبیر کرلیں۔ تو بہتر ہے۔ بعد معجون بررالساعۃ پہلے کچھ کم شروع کرکے نصف ماشہ تک عصر کے بعد خالی پیٹ کھایا کریں۔ یہ معجون بونا کا کام دیتا ہے۔ بنا بنایا منگا لیں۔ ترشی اور بزرگ اور ترش اشیاء سے پرہیز ہے۔ واللہ الشافی

ابوداؤد عبداللہ داؤدی شفاخانہ بہاولپور۔

جواب التماس مندرجہ اہلحدیث ۴ دسمبر شیخنا و شیخ الکل سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی کی سوانح بنام الحیات بعد الممات آپ کے پوتے مولوی ابوالحسن صاحب سے بہ پتہ پھاٹک حبش خاں دہلی ملے گی۔ قیمت تخمیناً عہ ہوگی۔ اس میں بزمرہ تلامذہ آنجناب از لاہور و پنجاب احقر کا نام بھی شرفیاب پائینگے ابوداؤد عبداللہ ساکن برکھائی متصل چونیاں والہ حال بہاولپور۔

بنک زمیندارہ بجواب مذاکرہ مندرجہ اہلحدیث ۴ دسمبر۔

زمانہ کی ہوا کھائے ہوئے علماء کی تو کبھی نہیں جاتی مگر مسلمات شرع کے دائرہ میں گھرے ہوئے تو کوئی کم ہی ایسے ہونگے جو کسی بھی ایسے سود میں بہبود خیال کریں۔ جو کسی راس المال کے بعلاوہ قرض دینے پر مقرر ہو۔ مرفوعاً اگرچہ ضعیف مروی ہے۔ مگر صحابہ کے آثار سے ثابت ہے۔ کہ کل قرض جر نفعاً فہو ربوا۔ یعنی قرض پر جو فائدہ بھی اٹھائیں وہ بیاج ہے۔ ھذا والله اعلم (ابوداؤد محمد عبداللہ)

انجمن اسلامیہ گورکھپور کا جلسہ

۲۹-۳۰-۳۱ دسمبر کو ہوگا۔ حضرات علماء کرام نے شرکت جلسہ منظور فرمائی ہے۔ جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب دہلوی۔ جناب مولوی بشیر احمد صاحب عثمانی دیوبندی۔ جناب مولوی مرتضٰے حسین صاحب دیوبندی جناب مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب شیر اسلام امرتسری جناب مولوی ابوالقاسم صاحب بنارسی جناب مولوی عبدالمجید صاحب بنارسی فاضل۔ جناب مولوی قطب الدین صاحب بہ لکسی جی ہریم چاری ہیمل سنہ سہوانی۔ اور موصوف کے ہمراہ اور دو لیکچرار ہونگے۔ صہ

۴ جناب مولوی اسرار الحق صاحب طوطی ہند رہتک۔ جناب مولوی عبدالسمیع صاحب مدرس مدرسہ دار العلوم دیوبند۔ جناب مولوی نظام الدین صاحب ججری۔ جناب خواجہ کمال الدین صاحب

[illegible]

انتخاب الاخبار

جنگ کی بابت اتنا یقینی ہے۔ کہ ہر طرف جاری ہے تفصیل عنداللہ۔

جرمن افسر جو ترکی فوج میں بظاہر مسلمان ہو کر مسجدوں میں نمازیں پڑھتے ہیں۔ ان کے بٹنوں پر کلمہ شریف لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا ہے۔

مصر کے ملک کو انگریزی گورنمنٹ نے الحاق کر کے اپنا ایک صوبہ قرار دے لیا ہے۔

چار جرمن جنگی جہازوں نے انگلستان کے شمال مشرق ساحل کے قلعہ بند مقامات سکاربرو وہیٹبی اور ہارٹل پول پر گولہ باری کی۔

ہارٹل پول میں ایک گولہ گیس کے ذخیرہ پر پڑا۔ جو پھٹ کر مشتعل ہو گیا۔

ہارٹل پول میں ۵۵ شہری آدمی ہلاک اور ۱۱۵ زخمی ہوئے۔

سکاربرو میں ۱۳ ہلاک اور ۲۰ زخمی ہسپتال میں پہنچے ہیں

وہیٹبی میں دو ہلاک اور ۲ زخمی ہوئے۔

محکمہ جنگ انگلستان نے اعلان کیا ہے۔ کہ ہارٹل پول کے توپخانے نے دشمن کے جہازوں کو نقصان پہنچایا

جرمن مسلح تجارتی جہاز کارمورنٹ جزیرہ گوام میں غرق کر دیا گیا ہے۔

ایک انگریزی آبدوز کشتی نے درہ دانیال میں داخل ہو کر ترکی جنگی جہاز مسعودیہ پر تارپیڈو پھینک کر اسے غرق کر دیا

مسعودیہ کے آدمی کشتیوں پر سوار ہو کر بچ گئے

۱۳- دسمبر کو انگریزی بیڑے نے درہ دانیال پر گولہ باری کی۔

وینس (اٹلی) کی خبر ہے۔ کہ آسٹریا کی دو تباہ کن کشتیاں سرنگوں سے ٹکرا کر غرق ہو گئیں

روس کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ گذشتہ ستمبر بحیرہ بالٹک میں جرمن جنگی جہاز فریڈرک کارل غرق کر دیا گیا تھا۔ اور اس کے ۵۰ آدمی ہلاک ہو گئے تھے۔

پیرس کی سرکاری اطلاع سے پایا جاتا ہے کہ برطانوی بیڑہ نے ولیسٹنڈ (واقع بلجیم) پر جو جرمنوں کے قبضہ میں ہے۔ گولہ باری کی۔

جرمن فیلڈ مارشل وان ڈر گولٹز نے (جو آجکل بلجیم کا حاکم ہے) ایک ملاقات کے دوران میں کہا۔ کہ جرمنی ایک سال تک جنگ جاری رکھنے کے لئے تیار ہے

انور پاشا علاقہ قفقاز (کوہ قاف) میں ترکی سپاہ کی کمان پر گئے ہیں۔

متحدہ افواج - فرانس اور بلجیم میں برابر پیشقدمی کر رہی ہیں

سروی فوج پھر اپنے پایہ تخت بلغراد میں داخل ہو گئی ہے۔

سرویہ کا بادشاہ بلغراد میں مع اپنے شاہزادوں کے فوجی شان و شوکت سے داخل ہوا۔

سروی اطلاع سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ سرویوں کے پاس ساٹھ ہزار آسٹری قیدی ہیں۔ اور سروی علاقہ اب آسٹرین سپاہ سے صاف ہو گیا ہے۔

سرویہ میں آسٹری سپاہ کی شکست پر ہنگری اور آسٹریا میں برہمی کے آثار پیدا ہو گئے ہیں

اہل ہنگری جرمن افسروں کو اس شکست کا باعث قرار دیتے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے ہی روس کے لئے سرویہ سے تمام آسٹری لشکر منگوا لئے تھے۔ اور اس طرح سرویہ میں آسٹری فوجوں کی کمی ان کی شکست کا باعث ہوا۔

اسٹرڈم کا تار مظہر ہے۔ کہ متحدہ سپاہ کے ہوا بازوں نے پھر مقام فری برگ پر گولے پھینکے

بخارسٹ اور صوفیہ میں جرمن گماشتے رومانیوں اور بلغاریوں کو اپنی حمایت کے لئے بھڑکانے میں مصروف ہیں

اخبار ڈیلی میل لنڈن کا نامہ نگار قاہرہ (مصر) لکھتا ہے۔ کہ انگریزوں سے لڑنے میں عرب سپاہی رضامند نہیں ہیں

اخبار ٹائمز لنڈن کا نامہ نگار دارالسلطنت روس سے لکھتا ہے۔ کہ روس کے باشندے جنگ کے سخت خلاف ہیں

گورنمنٹ بلجیم کو معلوم ہوا ہے۔ کہ جرمنوں نے بلجیم کی پراونشل کونسلوں کو حکم دیا ہے۔ کہ ڈیڑھ کروڑ پونڈ تاوان جنگ کی ادائگی کا انتظام کریں۔

جرمن اخبارات لکھتے ہیں کہ بیوٹرکوت (پولینڈ) کی جنگ میں ڈاکٹر وان بتھمن ہالوگ وزیر اعظم جرمنی کا بیٹا سخت مجروح ہو کر روسی فوج کے ہاتھ گرفتار ہو گیا ہے۔

جرمن سپہ سالار اعظم وان مولٹکے کی بجائے جنرل وان فالکن ہئین مقرر ہوا ہے۔

جنرل وان مولٹکے ابھی اسقدر تندرست نہیں ہوا۔ کہ میدان جنگ میں جا سکے۔

لوڈز کے معرکوں میں روسیوں کا ۲۰ ہزار آدمیوں کا نقصان ہوا ہے۔

روسیوں نے پولینڈ میں پھر اپنی حالت کو درست کر لیا ہے۔ اور وہ اپنے مورچوں کو درست کر کے جرمن حملوں کو پسپا کر رہے ہیں۔

کراکو کے جنوب میں سخت لڑائی ہو رہی ہے

روسیوں کی اطلاع سے منکشف ہوتا ہے۔ کہ جرمن وسچولا کی سپاہ کو مزید کمک پہنچا رہے ہیں تاکہ وارسا کو فتح کر لیں۔

روسیوں کی مراسلت مظہر ہے۔ کہ جرمن علاقہ ملاوا میں سرحد کی طرف پسپا کر دئے گئے۔ دریائے وسچولا کے بائیں کنارے پر جرمنی کے سخت حملوں سے روسی کسقدر پیچھے ہٹنے پر مجبور ہوئے

بنگال میں ڈکیتیاں - کلکتہ ۱۵ دسمبر کی خبر ہے۔ کہ دو اہم ڈکیتیوں کی خبر آئی ہے۔ جن میں سے ایک ضلع ہوگلی میں واقع ہوئی۔ اور دوسری کھلنا میں ذریعہ ہیں آئی۔ دونوں وارداتوں میں ڈاکوؤں نے زور و جبر کا استعمال کیا۔ اور بہت سا مال و اسباب لے کر بھاگ گیا۔

پیسہ اخبار لکھتا ہے۔ کہ سنا ہے۔ کہ دفتر اخبار سندو لاہور اور یونین سٹیم پریس کے متعلق ہی خالصہ اخبار لاہور کے دفتر کی بھی تلاشی کی گئی تھی۔

سنا ہے پنڈت ہری لال شرما اڈیٹر اخبار سندو کے گھر کی تلاشی جاری ہے

سردار چندا سنگھ وکیل نابینا ہونے کو چیف کورٹ پنجاب نے فہرست وکلا سے خارج کر دیا ہے۔ وکیل کے خلاف مسٹر باسورتھ سمتھ کے مقدمہ میں ...

مومیائی

۱۵/۵۲

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل ودق دمہ۔ کھانسی۔ ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ جریان ہو کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے۔ دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا معمولی کرشمہ ہے۔ بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے۔ چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد۔ عورت۔ بوڑھے بچے۔ جوان کو یکساں مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال کیجا سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوتی۔

قیمت

فی چھٹانک ۱۲؎ دو چھٹانک ۲۳؎ یا ونجت سے مع محصولڈاک

ممالک غیر سے محصول علاوہ

تازہ شہادات

جناب احمد بنارسی کلکتہ سے رقمطراز ہیں:۔ میں نے گذشتہ سال ایک چھٹانک مومیائی منگوائی تھی۔ جس سے خدا کے فضل سے بہت فائدہ ہوا۔ مہربانی فرما کر بہت جلد ایک چھٹانک مومیائی وی پی ارسال فرما دیں۔ (۲ نومبر ۱۹۲۱ء)

جناب صاحبزادہ صاحب موضع جیگڑاہی ضلع بستی سے تحریر فرماتے ہیں عرصہ ہوا آپ کے کارخانہ سے مومیائی طلب کی گئی۔ بہت فائدہ ہوا۔ آپکی مومیائی فی الحقیقت لاجواب قابل قدر ہے۔ مہربانی کرکے آپ ایک چھٹانک مومیائی بصیغہ ویلو بہت جلد بنام مولانا عبیداللہ صاحب ناظم مدرسہ اسلامیہ روانہ کردیں۔ غالباً آپکو خیال ہوگا کہ میں کئی دفعہ منگا چکا ہوں (۱۲ نومبر ۱۹۲۱ء)

ملنے کا پتہ

پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر (پنجاب)

اسلام اور علماء فرنگ: اسلام کی عظمت۔ صداقت اور فضیلت پر یورپین عالموں۔ فاضلوں۔ مورخوں کی آراء کا مجموعہ ۳/

تیرہویں صدی ہجری کے مجدد

حضرت مولانا اسمٰعیل شہید کے پیشوا حضرت مولانا سید احمد صاحب بریلوی کے نادر حالات۔ مفید واقعات و مکتوبات

جو اتباع سنت حضرت سرور کائنات میں امام تھے لیکن جن کو جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی زیارت نصیب ہوئی جن کو غیب سے الوان نعمت ملا کرتے تھے جن کی سواری کے جانور حرام نہ کھاتے تھے جب وہ نواب امیر خاں والئی ٹونک کی فوج میں بطور سپاہی کام کرتے تھے تو انگریزی سپہ سالار فوج آپ کے ہمراہ دشمن کے دستہ میں آگیا۔ اور جنگ سے تائب ہوا جن کے وعظ کرنے آتے تو مرید و دست بیعت ہو جاتے۔ جن کی دعا سے شیعہ عالم رویا میں خود حضرت سرور کائنات روحی فداہ سے نصیحت پاکر رفض سے تائب ہوا جن کی دعا سے بوائے ہشیار اور کسبیاں تائب ہو کر نیکوکار ہو گئیں۔ سندھ دارالاسلام ہو گئے۔ اسی ضمن میں مولانا شہید کے مفید حالات اور مولانا عبدالحئی کے حالات مذکور ہیں۔ جو نہایت مفید اور سراپا نصیحت ہیں۔ علمائے کرام کے لئے عموماً اور صوفیائے عظام کے لئے خصوصاً یہ زاد راہ ہے کاغذ لکھائی چھپائی نہایت اعلیٰ۔ اصلی قیمت ۱۲ رعایتی ۸

تربیت اولاد: تربیت اولاد کے مسئلہ پر حکیمانہ بحث۔ اور بچوں کی جسمانی۔ اخلاقی اور روحانی غور و پرداخت کی سہل اور کارآمد ترکیبیں۔ ۴/

الایمان: اس کتاب میں نہایت فلسفیانہ طریق سے بتایا گیا ہے کہ مسلمانوں کا ایمان از روئے قرآن کریم کیا ہے۔ اور اس میں کیا کیا داخل ہے اور کیا کیا خارج ۶/

المرأة المسلمة: مصر کے نامور فاضل فرید وجدی آفندی کی علامۃ تالیف کا اردو ترجمہ و تلخیص جس میں علمی تاریخی۔ اجتماعی عمرانی۔ اور فلسفی دلائل سے ثابت کیا گیا ہے کہ بے پردگی عورتوں کے طبعی فرائض کے خلاف اور فطرت کے مخالف ہے۔ قابل دید ۸/

سوانح عمری مولانا روم: اس کتاب میں مولانا روم کی علمی زندگی کے نتیجہ خیز واقعات فلسفہ تاریخ کی روشنی میں لکھے گئے ہیں۔ اور فلسفہ و علم کلام میں ان کے عظیم الشان کارناموں پر نہایت وسیع بحث کرکے دکھایا ہے کہ مغربی خیال کے مطابق جس علم کلام کی آج کل اعزاز کو ضرورت ہے۔ اور فلسفہ جدید کے جو مسائل آج یورپ کی ایجاد سمجھے جاتے ہیں مولانا روم ہی اس کے بانی ہیں۔ اور مثنوی معنوی ... ۱۰/

حیات خسرو: حضرت امیر خسرو دہلوی کو اہل ایران خسرو شعرا مانتے ہیں۔ وہ فارسی لٹریچر کے مجتہد اور ایک خاص طرز کے موجد تھے۔ کابلی۔ ترکی۔ دینی۔ وغیرہ نامورانِ عجم کو ان کے اجتہاد پر ناز ہے۔ ہندی اور سنسکرت میں بھی وہ یگانۂ روزگار تھے۔ اور ہماری زبان ریختہ کی بنیاد انہی سے پڑی ہے۔ اس کتاب (حیات خسرو) میں ان کے واقعات زندگی پر ہر پہلو سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ اور ان کے کلام کے ہر صنف کا مکمل نمونہ پیش کیا گیا ہے۔ نہایت دلکش اور دلچسپ سوانح عمری ہے۔ ۱۲/

ملنے کا پتہ: منشی مولا بخش کشتہ امرتسر ڈھاب کھٹیکاں

فاتح قادیان: یعنی اس مناظرہ کی روئداد جو لدھیانہ میں مولانا ابوالوفا اور مرزائی الحق منشی کا ہوا جس میں مولانا نے فتح پاکر تین سو روپیہ انعام حاصل کیا۔ ۱/

کتاب خیر الاسلام تائید زینت الاسلام پنجابی نظم

ایک کم فہم بدعتی طالب نے زینت الاسلام کا رد لکھا تھا۔ اس رد کی تردید میں یہ کتاب ۴۱۲ صفحات میں بہ تقطیع ۲۲×۲۹ طبع ہوئی ہے قیمت قریب لاگت ... محصول ... رسومات مروجہ کا قلع قمع کیا گیا ہے۔ شائقین سنت نبوی بہ ذیل ... طلب فرمادیں۔

... از ... ضلع حصار

شفاخانہ لونانی گوجرانوالہ کے مجربات

... دافع جریان و احتلام

ان ... علاج کثرت احتلام دور ہو جاتا ہے ضعف ... اور ... کو رفع کرنے کے علاوہ منی کے بڑھانے اور گاڑھا کرنے میں ان سے بہتر کوئی دوائی نہیں قیمت عمر

طلا۔ اس کے استعمال سے وہ امراض جو کہ جوانی کی بد عتدالیوں سے پیدا ہو گئے ہیں۔ ۱۲ دن کے اندر دور ہو جاتے ہیں۔ اور عضو مخصوص اصلی حالت پر آ جاتا ہے۔ اس کے استعمال سے فربہی درازی اور قوت ... دلخواہ حاصل ہو جاتی ہے

قیمت عمر

تپ ... اس دوائی سے تپ لرزہ خواہ کیسا ہی پرانا اور سخت کیوں نہ ہو۔ دو تین دن کے استعمال سے دور ہو جاتا ہے۔ قیمت ۱۲

شربت دافع بواسیر خونی

بواسیر خونی کے دفع کرنے میں اکسیر و مجرب ہے فی اونس عمر

مہتمم شفاخانہ یونانی چوک ... گوجرانوالہ

سرمہ آسمانی

سیاہی و ... ... علیہ

یہ سرمہ ... تمام ... میں اکسیر ہے ... پانی جانا۔ ... نزول الماء کا ... جالا۔ کدورت ... یا جلد جلد دکھنے آ جانا۔ لال ڈورے پیدا ہونا وغیرہ سب میں ... تعالیٰ حکمی ہے۔ قیمت ... محصول ...

فی تولہ ... عہ ... ان ...

(نوٹ) ادویہ چشم کے ہمراہ مزاج و طبع ... حال ... کوئی خوراکی دوا بھی طلب کرنا چاہئے۔

(دیگر) شفاخانہ ہذا میں حسب ... ادویہ مرکب ہم پہنچانے کا انتظام کیا گیا ہے۔

ابو داؤد عبد اللہ سند یافتہ مدرسہ طبیہ دہلی

مالک ... دی شفاخانہ ... پور

تیرھویں صدی ہجری کے مجدد

یعنی حضرت مولینا سید احمد صاحب بریلوی کے حالات و مکتوبات مرتبہ مولوی محمد جعفر صاحب تھانیسری ... سنت حضرت مجدد کا ثبات ... جن کو جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی جسمی زیارت نصیب ہوئی جن کو ... نعمت ملا کرتے تھے ... کے جانوز ... جب وہ نواب امیر علی خان والئی ٹونک کی فوج میں بطور سپاہی کام کرتے تھے۔ تو انگریزی سپہ سالار ... کے ہمراہ دشمن کے بستے میں ... گیا ... جنگ ... جن کو دشمن ... قتل کرنے ... ہو جاتے جن کے ... عالم رویا میں ... نصیحت پاکر ... دیا ... ہو گئیں جو ... ہو گئے ... انگریزوں نے ان کو ... دی جن کی مخالفت سے بڑے بڑے ہوشیار ... ہو گئے ... دیکھ کر مسلمان ہوا ... کے حالات و کرامات ... کی کتاب منگا کر ملاحظہ فرماویں

قیمت ... محصول ... عہ

... دی ... عہ

صوفی ... بہاؤ الدین

ضلع گجرات

... دو ... جلد ...

صحیح بخاری و صحیح مسلم کی قیمتیں

تخفیف رعایت

یکم صفر ۱۳۳۳ھ سے آخر ربیع الاخر تک

صحیح بخاری مترجم حاشیہ ہشت پارہ قیمت ... رعایتی قیمت مجلد ... باجلد ... پارہ اول **صحیح مسلم** مترجم حاشیہ ... اسی پایہ کی کتاب ہے۔ اصلی قیمت ۵ رعایتی ...

... الانسان منظوم مصنفہ مولوی عبد الحی صاحب ... موضوع کلاس والا اصلی قیمت ... رعایتی ...

بس اب مسلمانوں کو مناسب ہے کہ فوراً درخواستیں بھیجکر کتابیں منگا لیں۔ کتابیں بذریعہ وی پی پیکٹ ارسال ... محصول ... وغیرہ ہر حالت میں بذمہ خریدار ہوگا۔

المشتہر

نور محمد عبد الرحمن تاجران کتب دینیہ شہر

فیروز پور دروازہ ملتان

الانصاف فی حق الاحناف ... رسالہ ... کے جواب میں قیمت ۳ر

البرہان العجاب ... ناسخ خلافت ... کے ثبوت میں از مولانا بشیر احمد سہسوانی ...

... ریڈ پلورلر ... اس کتاب میں ... کے مصادر اور ان کی انگریزی درج ہے۔ سکولوں اور ... طالب علموں کے لئے بہت مفید ہے۔

... منشی ... الہ ...

اہلحدیث پرنٹنگ ورکس ... لاہور ... چھپا۔ امرتسر سے مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب ... مالک نے شائع کیا۔